

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

علامہ اقبال کی شخصیت اور فکر و فن پر اعتراضات

(تحقیقی و تنقیدی جائزہ)

تحقیقی مقالہ برائے بی ایچ ڈی 'اردو'

مکران مہین

ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی

مقالہ نگار

محمد ایوب صابر

شعبہ اردو، پنجاب یونیورسٹی، اورینٹل کالج، لاہور

انتخاب

والدہ مرحومہ

کے نام

میرزا اسحاق

ضمایب : اقبال کے فن پر اعتراضات

۱۔ اقبال کے فن کو پرکھنے کا معیار

۲۔ فنی اعتراضات کے زاریے

- | | |
|----------------|------------------------------|
| ۱۔ روزمرہ | ب۔ نئے، سے اور کو کا استعمال |
| ج۔ عمارہ | د۔ ترکیب و تانیث |
| ۴۔ اصرار | و۔ مشروعات |
| ز۔ تغیر | ح۔ تادرائی |
| ط۔ تانوس ترکیب | ی۔ مشوم زوادر |
| ک۔ تامل (مانہ) | ل۔ تارسیق |

۲۔ منوی لکڑیں اور پل مری

۳۔ فنی اعتراضات پر ایک اور نظر

ساتراں باب : ماحصل

و۔ کتابت

پہلا باب : مخالفتِ اقبال، نوعیت اور قمریات

- ۱۔ اہل زبان
- ۲۔ ہندو
- ۳۔ ہندی قوم پرست مسلمان
- ۴۔ تنگ نظر اور فرقہ پرست مولوی
- ۵۔ اشتراکی اور دہریے
- ۶۔ حاسرین اور طالبانِ شہرت
- ۷۔ نادانی
- ۸۔ متفرق

دوسرا باب : اقبال کی شخصیت پر اعتراضات

- ۱۔ ناغوں پر اعتراضات
- ۲۔ شہرِ نوشی
- ۳۔ مائیتے اور رگ رلیاں
- ۴۔ پہلی بیوی اور بڑے بیٹے سے ناراضی
- ۵۔ سبز کا غضب
- ۶۔ انگریز دوستی
- ۷۔ مغرب دشمنی
- ۸۔ قول و فعل میں تضاد
- ۹۔ بے علمی
- ۱۰۔ مایوس انسان
- ۱۱۔ سزائیت، روانیت، دھوکہ گر
- ۱۲۔ ماری گری

تیسرا باب : تکنیکی مسائل اور بنیادی حیثیت پر اعتراضات

- ۱۔ کیا نکر اقبال مستعار ہے؟
- ۲۔ کیا اقبال کے ہاں تضاد ہے؟
- ۳۔ نکر اقبال محمود یا آفاقی؟
- ۴۔ کیا اقبال جنگ کے حامی اور اسلامی مائیت ہے؟
- ۵۔ کیا اقبال مافیِ ہرست اور رجعت پسند ہیں؟
- ۶۔ کیا اقبال اشتراکی ہیں؟
- ۷۔ کیا اقبال فردِ دشمن اور مخالفِ علم ہیں؟
- ۸۔ کیا اقبال کی حمایتِ عشق غلط اور تقدیرِ عشق مبہم ہے؟
- ۹۔ اقبال صرف شاعر یا مفکر بھی؟
- ۱۰۔ صرف شاعر و فلسفی یا کچھ اور بھی؟

برقالباب: منبری اور اہل حق نمبر ہر اعتراضات

۱۔ معرکہ اسرار خودی

- (۱) لفظ خودی اور اہل کے معنی ہر اعتراضات (ب) تصرف وجودیہ کی مخالفت ہر اعتراضات
(۲) اسرار خودی نام معقول (۳) تنقیر مافظا ہر اعتراضات (۴) انتساب ہر نمکۂ چینی
(۵) کچھ اور اعتراضات (۶) معرکہ اسرار خودی ہر شری نظر

۲۔ کفر کا ستی اور ہر مقبرہ ہر نے ۱۲۱

- (۱) ستی کفر اب کیا اقبال تادیبی رہے تھے یا نادانیت سے انا گہر خالق را تھا؟ (ج) نشیغ

باجہول باب: سیاسی اور ملی اخبار ہر اعتراضات

۱۔ تصور قومیت کے نکات و ترغیل

- (۱) وطنی قومیت اور اسلامی قومیت (ب) ہندوؤں کا رد عمل (ج) دھماکا ملی اور دھماکا ملی اور
دوسرے نیٹلسٹ زعماء کے اعتراضات (د) آزادی کے ہر ہندی قوم پرست مسلمانوں کا زاویہ نظر
(۲) آزادی کے ہر پاکستان میں قوم پرستوں کا موقف (۳) پاکستان میں وطنی قومیت کا شوشہ

۲۔ تصور پاکستان: غلط یا نیاں اور قائم اقبال ہر اعتراضات

- ۱۔ تصور پاکستان کا حقیقی تالیق کون ہے؟
ب۔ تصور پاکستان سے قائم اقبال کا رشتہ کاٹنے کی کوششیں
ج۔ مخالفین کے دعوے اور رد عمل

- (۱) اقبال نے آزاد مسلم ریاست کا نہیں بلکہ ہندوستانی مہاتما کے اندر مسلم ہوئے کا مطالبہ کیا تھا۔
(۲) اقبال تصور پاکستان سے دست بردار ہو گئے تھے (۳) پاکستان فرقہ واریت کا نتیجہ ہے جبکہ اقبال
فرقہ واریت سے باخبر تھے (۴) فرقہ واریت بنیاد پر تقسیم ہند کی تجویز پہلے دوسروں نے پیش کی۔
(۵) ۲۰۰۱ قریب اور مسلم ریاست کا نظریہ اوقاف چودھری رحمت علی نے پیش کیا (۶) تصور پاکستان اگر ہند کی پالیسی
د۔ تصور پاکستان کا تالیق کون؟ نتیجہ تحقیق

۳۔ تصور پاکستان ہر بعض دوسرے اعتراضات

- (۱) بین اسلامی سازش (۲) خلیفہ الہ آباد میں شمال کا ذکر تھا (۳) ہندوستانی مسلمان نظم اعجاز
(۴) مسلمان تقسیم: وسیع تر اصلاحات سے لہری ۱۵۱ اصلاحات اور متیل و غارتگری
(۵) ملک تقسیم: تقسیم و تقسیم کا نظریہ (۶) وہ پاکستان نہیں

حصہ باب : اقبال کے فن پر اعتراضات

۱۔ اقبال کے فن کو پرکھنے کا معیار

۲۔ فنی اعتراضات کے زاویے

- | | |
|------------------|--------------------------|
| ۱۔ راز مرہ | ب۔ نئے رستے اور نئے کمال |
| ۲۔ محاورہ | ج۔ تکریم و تائید |
| ۳۔ واضح معنی | د۔ مندرجات |
| ۴۔ تغیر | ه۔ انداز الفاظ |
| ۵۔ نیا نیا ترکیب | و۔ مشہور و نامور |
| ۶۔ مخالف رائے | ز۔ نارسیت |

۳۔ منوی لکڑیں اور مہل گڑی

۴۔ فنی اعتراضات پر ایک اور نظر

باقی باب : ماحصل

و کتبیات

دیباچہ

اقبال کا کام نظم و نظم پاکستان، اسلامی دنیا اور عالم انسانیت کے لیے انمول ہنری ضرورت ہے۔ اسلامی و انسانی اقرار کو اقبال نے معجزہ من بنا کر پیش کیا ہے۔ اقبال کی مقبولیت و عظمت کا یہی راز ہے۔ انہیں چاروں طرف مشرق کا بلند ستارہ کہا گیا ہے تاہم ان کا پیغام شرق و غرب دونوں کے لیے ہے۔ مہر ان کے لیے عالی بات ہے کہ ایک طرف اقبال کا شعری، سیاسی، ہنری کارنامہ انسانی تاریخ میں انہیں منفرد مرتبہ دلا کر رہا ہے اور دوسری طرف ہم دیکھتے ہیں کہ اقبال کی وسیع و مشہور مخالفت کی گئی ہے اور انہیں منہم کرنے کی کوششیں ہلوری صہی کے دوران جاری رہی ہیں۔ ہم نظری طور پر یہ جانتا چاہتے ہیں کہ ایسا کیوں ہوا؟ اقبال کی کئی کے مقابلہ کیا ہو سکتے ہیں؟ کیا اقبال ہر کئے جانے اعتراضات علمی نوعیت کے ہیں یا نقیب و عناد پرستی ہیں یا دونوں طرح کے ہیں؟ نالیس علمی نوعیت کے اعتراضات کی مثالیں یہی رہتی رہا ہے لیکن آخر خالصین، پاکستان کی نظریاتی اسکاں کو کچھ کلام سمجھا چاہتے ہیں، اسلامی نشاۃ ثانیہ کے عمل کو روکنا چاہتے ہیں اور چاروں قوی و ملی جتنی ہی کو براہ منہم کے در ہے ہیں تو ان کے مقاصد و عزائم کو سمجھا اور ان کا تدارک کرنا نہایت ضروری ہے۔ اقبال معصوم و مفکر پاکستان ہیں، اسلامی نشاۃ ثانیہ کے نقیب ہیں اور انسانی برادری کو، مشرق اور اقرار کی بنیاد پر منہم دیکھنا چاہتے ہیں، ان کے لیے درحقیقت اقبال کی کوششوں کا قور کرنا اپنی قوی و ملی زندگی کے لحاظ، امت مسلمہ کے روشن مستقبل اور انسانی اقرار کے فروغ کے تناظرات میں منفرد اہمیت کا حامل ہے۔

اقبال مخالف لشکر ہنری کئی چان بین کی ضرورت و اہمیت ہر اقبال دشمنی ایک مطالعہ کے پیش لفظ میں روشنی ڈالی گئی تھی۔ ایک لشکر ہنری ایک نہرست جی دی گئی تھی۔ تب میرا خیال تھا کہ اقبال کی شخصیت اور ہنری و من ہر اعتراضات کا جائزہ ہی افغانی کی سطح کا کام ہے لیکن جبر میں اسکاں ہوا کہ یہ منصوبہ بہت بڑا ہے اور پیا اجماع کی سطح کے معقول نقیبی مقالات کا متقاضی ہے اقبال مخالف لشکر ہنری جو نہرست اقبال دشمنی ایک مطالعہ میں دی گئی تھی آخرچہ وہ جی مجھ پر غی لیکن جو نہرست ہر دور ہر دور کے ہر دور میں مع ہوا، ان سمیت دستیاب ہوا رہے کا انا طرہ و ماکہ میرا مہر آزا اور دشوار تھا۔ اس کے لیے مان، محنت اور وقت کی ضرورت تھی۔ میرا ارادہ پورے منصوبے پر کام کرنے کا تھا۔ اسے میں نے اپنی زندگی کا مقصد بنالیا تھا۔ چنانچہ منصوبے کی نزاکت، وسعت، اہمیت اور ضرورت کے پیش نظر ایک بہت بڑا فیصلہ کیا اور ان وقت ریٹائرمنٹ لے لی تب ملازمت کے بار بہرں ایسی باقی تھے اور بیسویں گزشتہ سال نہرستی سال ہر کے اندر ہوا تھی۔ کام کے میاں کو بین الاقوامی سطح تک لانے کے لیے ۱۹۹۱ء میں انڈیا میں سفر کیا اور دو ماہ وہاں رہ کر انڈیا میں لائبریری سے استفادہ کیا۔ اگلے برس دہلی میں مقام اقبال پر مشفقہ، ایک بین الاقوامی سیمینار

شرکت کا موقع ملا تو وہاں سے بھی لوازم اکٹھا کیا۔

معالین کو تکلیف جس وجہ سے پہنچتی ہے، اعتراضات کو ایں تک ضرور نہیں رکھتے بلکہ اقبال کی شخصیت اور فکر کے ہر پہلو کو نشانہ بناتے ہیں۔ لہجہ ایسا ہوتا ہے گویا ان کا ہر دھڑکی صریحاً آفر ہے۔ ان کے ہر ایک باتنیں آجاتے ہیں جو ان اعتراضات کو تسلسل و تکرار کے ساتھ دہراتے ہیں۔ یہ اعتراضات متنوع اور بکثرت ہیں۔ اقبال نے ایک طوائف کو قتل کیا۔ (یہ گویا بیوت ہے کہ کوٹھوں پر بایا کرتے تھے) شراب پیتے تھے۔ عاشقوں اور دھم رلیوں میں مبتلا ہوئے۔ اپنی بیوی اور بڑے بیٹے سے ناروا سلوک کیا۔ انٹرنیٹوں کے آڈیو لارے تھے۔ قتل و قتل میں نفاق تھا۔ بے عمل تھے۔ برا حال تھے۔ مایوس انسان تھے۔ نرگسیت اور خودی و گدگد کا شکار تھے۔ اب اگر کوئی شخص ایسا اور ایسا ہو تو مسلمانوں کی رائے خفا کیونکر قبول کر سکتے ہیں۔

اقبال کی طرح نیکر اقبال کو بھی ستارہ اور مشکوک بنایا گیا۔ نیکر اقبال مستار ہے۔ ایں میں نفاق ہے۔ نیکر اقبال آناہیت کے مافی ہے۔ اقبال اعلیٰ ماحضت اور رزیت لیس ہیں۔ خودشن اور خالص علم ہیں۔ مشن کی حمایت کر کے غلطی کی ہے۔ تارایاہیت سے گھرا مشن راقا۔ پاکستان کا تصور انہوں نے پیش نہیں کیا۔ غلط اور کھٹے تھے، وغیرہ۔ اب جس کا نیکر مستار ہو اور جو نیکر نفاق کا شکار ہو، فرد دشمن، خالص علم اور تارایاہیت نواز ہو۔ ایں کے نیکر کو قوی و قلی نمبر نو کی بنیاد کیسے بنایا جاسکتا ہے۔ اور اگر تصور پاکستان اقبال نے پیش ہی نہیں کیا تو پاکستانی معاشرے کو اقبال کی بصیرت کے مطابق استوار کرنے کی ضرورت ہی کیا ہے؟

معالین اقبال کے اپنے اپنے غمزدگی اور ذاتی نقصانات و معذرت ہیں۔ اقبالیوں اہل زبان نے ان کی زبان پر اعتراضات کیے۔ یہ سلسلہ ہزاروں جاری رہا۔ اسرار غوی، شائع ہوئی تو دہری و جہوری تعویذ کے مایوں نے اقبال شکنی کی ہم چلائی۔ اس کا انگریزی ترجمہ شائع ہوا تو مشرقین کے کان کھڑے ہوئے اور اقبال کو مشرق سے الٹا غوی متاثر قرار دیا۔ ترکیب ظلمت ملا ایک ناک پہلو ہندو مسلم فہمہ توہیت تھی۔ اقبال ایسی توہیت کے روبرو نہ تھے۔ چنانچہ ان کے ظلمات الزلمات اعتراضات کیے گئے۔ فطیہ الہ آباد میں ان کے علم راست کا تصور پیش کیا تو ہندو برہمن جو گئے اور اقبال کی شخصیت و فکر کو مسخ کرنے کی کوششیں جاری کر دیں۔ ہندی قوم برہمن مسلمان ان کا ساتھ دیتے رہے۔ اسی طرح فرقہ پرستوں، اشتراکیوں، تارایاہیوں، مغربی تہذیب کے سرزنشوں اور فاسیوں نے اقبال کو طرح طرح کے اعتراضات کا ہونہ بنایا۔

معالین اقبال نے اقبال کی حمایت میں قلم اٹھانے والوں کو بھی مسترد و تعریف کا نشانہ بنایا ہے۔ ایسے ہر اقبال شناس کو وہ apostrophize کہتے ہیں۔ یہ درست ہے کہ اقبال پیسیر نہیں تھے لہذا معذور بھی نہیں تھے۔ ان سے کوئی جہاں سرزد ہو سکتی نہیں اور ہوئی بھی۔ تاہم یہ ضروری نہیں ہے کہ جو نمایاں اقبال میں نہیں ہیں، انہیں اس لیے تسلیم کیا جائے کہ معالین اقبال ایسا باہنے ہیں۔ جس التزام کا کوئی ثبوت فراہم نہیں ہوتا اسے ماننے کا کوئی جواز نہیں۔ اقبال کے لیے اقبال کے مایوں کو معذرت فرود ہونے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ اقبال نے تو اباغدادانہ زندگی بسر کی ہے اور حق کا نور پہلا یا ہے۔ معذرت تو انہیں کرنی چاہیے جو جہاں جنگوں کے دوروں پہلائے گئے نقصانات سے اب تک باہر نہیں آ سکے۔ معذرت انہیں کرنی چاہیے جو ہزاراہیں سے شعوروں کا استعمال کر رہے ہیں۔ معذرت انہیں کرنی چاہیے جنہوں نے

میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں کہ ان نے مجھے ایک بڑے اور اہم منصوبے پر کام کرنے کی توفیق عنایت کی۔ سب سے
 کوشش یہ رہی ہے کہ زیادہ سے زیادہ معروف شخصیتیں برقرار رہیں۔ تحریری اسلوب میں افسکار اور وضاحت کے اصولوں کو
 پیش نظر رکھا گیا ہے اور شکر ہے کہ بچے کی کوشش کی ہے۔ البتہ تصور پاکستان کے ضمن میں استراحت اور غلط یا خیر کی نوعیت
 ایسی ہے کہ کسی قدر شکر ناگزیر رہی۔

میں ان سب احباب اور صاحبانِ علم کا شکر گزار ہوں جنہوں نے کسی نہ کسی نوعیت کا میرے ساتھ تعاون کیا ہے۔ ان
 میں جناب و سیم جبار، جنس میاں تقیرا خضر، ڈاکٹر حیدر قریشی، ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی، محترم سہیل عمر اور۔۔۔
 ڈاکٹر حابر گلپوری کے نام خاص طور پر اہم ہیں۔ دہلی کے کرا فرماؤں میں ڈاکٹر میرالقی اور سرور راقہ سوز تامل ذکر ہیں، اور
 اُستان میں مقیم احباب میں۔۔۔ سلیم الدین قریشی، جواد علی ریاض احمد، حاجی تاج محمد، محترم نواز قریشی، محترم شریف بٹا اور
 میراثر محمد بنی کا بس شکر گزار ہوں۔

محترم الوب۔ حابر

۲۱ جون ۲۰۰۰ء

مصر کو مصر کا درجہ دیا ہے۔ مصر کو انیس مئی یا چھ مئی کے قتل صورت کے عقیدے میں نقب لگائی اور مصراتہ ان
مصراتہ ان ممالک کو مرنے دیا ہے جس کی نظر خدا کے مانے ہوئے کی خوشنودی پر ہے۔

شکرا ائیل کا ہر نام پاکستان اور عالم اسلام کی مصطفیٰ اور امامانیت کی صلاح کے ساتھ ہے۔ جسوں صریح کی آفری دہائی
میں پاکستان کے حالات سے مرعز ہو رہے تھے۔ مالم واک کے میٹر حکمران، حبیب مملوں، استعاروں قوتوں کے اشارے ہر مل
رہے تھے۔ پاکستان میں مرنے، نیکو کا ہر اور وسیع حال پیدا ہوا تھا۔ درد دانشور سر ملا کہتے تھے کہ یہ ملک اس منہل نہیں سکتا۔
اس حوالہ سے ماحول میں، انہل کے حوالے سے، اس کے پاکستان اور اسلام کے لیے کام شروع کیا۔ بے لیش تھا کہ پاکستان کو نہ
رہا ہے، یہاں ترمی آئے گی، پاکستان سے کم ہوگا اور اس کے ساتھ عالم اسلام میں تاثراتہ کردار اور کمرے کا۔ حین نصر نے ایک جگہ
دکھا ہے کہ "اثر ہم کو جوہر صورت حال کے بارے میں زیادہ سے زیادہ باسیت، عمر فقہ مصری اختیار کریں اور یہاں لیں کہ اب
کسی چیز کو بھانا دکن نہیں تب ہی حق کا اظہار سب سے اثر کار خیر ہے۔ وہاں کے اثرات عام طور پر سمجھی جانے والی صورت سے
کہیں دور تک پہنچے ہیں۔" تاہم میں باسیت کا شکار نہیں تھا۔ میری اپنی کسیت وہی تھی جو ۱۱ء میں انہل کی تھی:

سفینہ ہر مصل بنائے گا تاملہ مور ناقواں کا

ہزاروں کی ہر کٹ کش، عمر یہ رہا ہے دار ہر

پاکستان میں ترمی کا آثار ہو چکا ہے اور منہل میں اہل دار، سرل کا شعور رکھے والے اور ماحولیت راہنوں کا ہر
دکن ہو گیا ہے۔ مافی میں اکثر یہ کہا گیا ہے کہ ملکی اہل دانش کو آئے اکثر ملک و قوم کی راہنائی کرنی چاہیے۔ میرے سر کیسک
میں میں مراد یہ ہے کہ انہل کی شہیت و نکر کو مس کرنے کی حوصلہ نہیں ہوئی ہیں، کے اثرات زائل کیے ہیں اور انہل کی شہیت
اور نکر کو اہل رجب میں پیش کیا جائے۔ یہ خیال، ماسی کا ایک اہم راہب بھی ہے کہ نکر انہل کو اہل مافین اور ان
کے مطلوب نظموں کے تاثر میں ہر کما جائے۔ کوئی اہل دانش صاحب مہم اور مطلق بھی کر سکتا ہے۔ مالا ان کا ہے جو اختیار
رکھتے ہیں اور وہ لا یہ ہے کہ پاکستانی ماسٹر کو انہل کی اسلامی صورت کے مطابق استوار کیا جائے۔

زیر ہر نام کی ترتیب یہ ہے کہ پہلے اس میں انہل کی شہیت اور مکر وں ہر اعتراضات کی لومیت اور عقبات ہر، بھی نور
تہاں کے ساتھ روشنی ڈالی گئی ہے۔ یہ ماس کلیہ اہمیت کا حامل ہے۔ دوسرے باب میں انہل کی شہیت ہر حوالہ ماسٹ
کیے گئے ہیں ان کا دائرہ لایا گیا ہے۔ تیسرا باب مکر کی اسک اور دیاں۔ جبکہ ہر اعتراضات کے ماسٹر کے لیے وقف ہے۔
چوتھے باب میں مہر ہی لومیت کے اعتراضات زیر بحث لائے گئے ہیں۔ پانچویں باب میں سیاسی اور جملے ماس میں مہر
اعتراضات کا حاکم کیا گیا ہے۔ ساتویں باب ماسٹ ہر نام ہے۔

میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں کہ ان کے مجھے ایک شرف اور اہم معویہ پر کام کرنے کی توفیق عطا کی ہے۔
 کرشمہ یہ رہی ہے کہ رادد = رادد معروضہ سرکار ہے۔ فخری اسلوب میں اصعار اور حاشیہ لکھوں کہ
 بڑے طرز کا ہے اور شکر ہے۔ یہ کی کوئی ہے اللہ تعالیٰ کی اس میں اعتدال اور عطف ان کی اہمیت
 ایسی ہے کہ کسی قدر بطور تاثر میری -

میں اس سے احباب اور حاشیہ علم کا شکر گزار ہوں کہ کسی کسی توصیت کا میرے ساتھ تعاون کیا ہے۔ ان
 میں صاحب دسم - ناد، حفص بیاب سرسراہٹ، ڈاکٹر سہ قریشی، ڈاکٹر رستم الدین ہاشمی، فخر ہل شہر اور
 ڈاکٹر حامد کلروی (نام) کی مدد پر اہم ہیں۔ دہلی، کرا، برماؤں میں، ڈاکٹر عبدالملک اور سرغزراقہ سر تالی ذکر کیا اور
 اُستاد میں مقیم احباب میں۔۔۔ سلیم الدین فربانی، جودھوی ریاس احمد، حاجی تاج فخر، فخر خواہ، شی، پٹو، سرسراہٹ اور
 سرالترخ بنی کامیں شکر گزار ہوں۔

فخر الوب حابر

۲۱ جون ۲۰۰۰ء

۱۱۱۱

مناقب ابن ابی عمیر اور قمریات

پہلا باب : مخالفتِ انبل : نوعیت اور قمریات

۵۴

۱۔ اہلِ زہد - - - - - ۳

۲۔ راہِ حق پر تعصبات کے حامی - - - - - ۲۲

۳۔ مستشرقین - - - - - ۲۲

۴۔ ہندو - - - - - ۲۲

۵۔ ہندی قوم پرست مسلمان - - - - - ۵۱

۶۔ شیعہ نظر اور فرقہ پرست مولا - - - - - ۷۴

۷۔ اشتراک اور درویش - - - - - ۷۸

۸۔ ماسدین اور طالبانِ فقہیت - - - - - ۹۰

۹۔ تادیبانی - - - - - ۹۵

۱۰۔ سفر - - - - - ۱۰۱

[illegible][illegible][illegible]

ה'תשנ"ח - תרע"ב

[illegible]

مجلس شورای ملی - تهران - ۱۳۳۱ - ۱۳۳۲ - ۱۳۳۳ - ۱۳۳۴ - ۱۳۳۵ - ۱۳۳۶ - ۱۳۳۷ - ۱۳۳۸ - ۱۳۳۹ - ۱۳۴۰ - ۱۳۴۱ - ۱۳۴۲ - ۱۳۴۳ - ۱۳۴۴ - ۱۳۴۵ - ۱۳۴۶ - ۱۳۴۷ - ۱۳۴۸ - ۱۳۴۹ - ۱۳۵۰ - ۱۳۵۱ - ۱۳۵۲ - ۱۳۵۳ - ۱۳۵۴ - ۱۳۵۵ - ۱۳۵۶ - ۱۳۵۷ - ۱۳۵۸ - ۱۳۵۹ - ۱۳۶۰ - ۱۳۶۱ - ۱۳۶۲ - ۱۳۶۳ - ۱۳۶۴ - ۱۳۶۵ - ۱۳۶۶ - ۱۳۶۷ - ۱۳۶۸ - ۱۳۶۹ - ۱۳۷۰ - ۱۳۷۱ - ۱۳۷۲ - ۱۳۷۳ - ۱۳۷۴ - ۱۳۷۵ - ۱۳۷۶ - ۱۳۷۷ - ۱۳۷۸ - ۱۳۷۹ - ۱۳۸۰ - ۱۳۸۱ - ۱۳۸۲ - ۱۳۸۳ - ۱۳۸۴ - ۱۳۸۵ - ۱۳۸۶ - ۱۳۸۷ - ۱۳۸۸ - ۱۳۸۹ - ۱۳۹۰ - ۱۳۹۱ - ۱۳۹۲ - ۱۳۹۳ - ۱۳۹۴ - ۱۳۹۵ - ۱۳۹۶ - ۱۳۹۷ - ۱۳۹۸ - ۱۳۹۹ - ۱۴۰۰ - ۱۴۰۱ - ۱۴۰۲ - ۱۴۰۳ - ۱۴۰۴ - ۱۴۰۵ - ۱۴۰۶ - ۱۴۰۷ - ۱۴۰۸ - ۱۴۰۹ - ۱۴۱۰ - ۱۴۱۱ - ۱۴۱۲ - ۱۴۱۳ - ۱۴۱۴ - ۱۴۱۵ - ۱۴۱۶ - ۱۴۱۷ - ۱۴۱۸ - ۱۴۱۹ - ۱۴۲۰ - ۱۴۲۱ - ۱۴۲۲ - ۱۴۲۳ - ۱۴۲۴ - ۱۴۲۵ - ۱۴۲۶ - ۱۴۲۷ - ۱۴۲۸ - ۱۴۲۹ - ۱۴۳۰ - ۱۴۳۱ - ۱۴۳۲ - ۱۴۳۳ - ۱۴۳۴ - ۱۴۳۵ - ۱۴۳۶ - ۱۴۳۷ - ۱۴۳۸ - ۱۴۳۹ - ۱۴۴۰ - ۱۴۴۱ - ۱۴۴۲ - ۱۴۴۳ - ۱۴۴۴ - ۱۴۴۵ - ۱۴۴۶ - ۱۴۴۷ - ۱۴۴۸ - ۱۴۴۹ - ۱۴۵۰ - ۱۴۵۱ - ۱۴۵۲ - ۱۴۵۳ - ۱۴۵۴ - ۱۴۵۵ - ۱۴۵۶ - ۱۴۵۷ - ۱۴۵۸ - ۱۴۵۹ - ۱۴۶۰ - ۱۴۶۱ - ۱۴۶۲ - ۱۴۶۳ - ۱۴۶۴ - ۱۴۶۵ - ۱۴۶۶ - ۱۴۶۷ - ۱۴۶۸ - ۱۴۶۹ - ۱۴۷۰ - ۱۴۷۱ - ۱۴۷۲ - ۱۴۷۳ - ۱۴۷۴ - ۱۴۷۵ - ۱۴۷۶ - ۱۴۷۷ - ۱۴۷۸ - ۱۴۷۹ - ۱۴۸۰ - ۱۴۸۱ - ۱۴۸۲ - ۱۴۸۳ - ۱۴۸۴ - ۱۴۸۵ - ۱۴۸۶ - ۱۴۸۷ - ۱۴۸۸ - ۱۴۸۹ - ۱۴۹۰ - ۱۴۹۱ - ۱۴۹۲ - ۱۴۹۳ - ۱۴۹۴ - ۱۴۹۵ - ۱۴۹۶ - ۱۴۹۷ - ۱۴۹۸ - ۱۴۹۹ - ۱۵۰۰ - ۱۵۰۱ - ۱۵۰۲ - ۱۵۰۳ - ۱۵۰۴ - ۱۵۰۵ - ۱۵۰۶ - ۱۵۰۷ - ۱۵۰۸ - ۱۵۰۹ - ۱۵۱۰ - ۱۵۱۱ - ۱۵۱۲ - ۱۵۱۳ - ۱۵۱۴ - ۱۵۱۵ - ۱۵۱۶ - ۱۵۱۷ - ۱۵۱۸ - ۱۵۱۹ - ۱۵۲۰ - ۱۵۲۱ - ۱۵۲۲ - ۱۵۲۳ - ۱۵۲۴ - ۱۵۲۵ - ۱۵۲۶ - ۱۵۲۷ - ۱۵۲۸ - ۱۵۲۹ - ۱۵۳۰ - ۱۵۳۱ - ۱۵۳۲ - ۱۵۳۳ - ۱۵۳۴ - ۱۵۳۵ - ۱۵۳۶ - ۱۵۳۷ - ۱۵۳۸ - ۱۵۳۹ - ۱۵۴۰ - ۱۵۴۱ - ۱۵۴۲ - ۱۵۴۳ - ۱۵۴۴ - ۱۵۴۵ - ۱۵۴۶ - ۱۵۴۷ - ۱۵۴۸ - ۱۵۴۹ - ۱۵۵۰ - ۱۵۵۱ - ۱۵۵۲ - ۱۵۵۳ - ۱۵۵۴ - ۱۵۵۵ - ۱۵۵۶ - ۱۵۵۷ - ۱۵۵۸ - ۱۵۵۹ - ۱۵۶۰ - ۱۵۶۱ - ۱۵۶۲ - ۱۵۶۳ - ۱۵۶۴ - ۱۵۶۵ - ۱۵۶۶ - ۱۵۶۷ - ۱۵۶۸ - ۱۵۶۹ - ۱۵۷۰ - ۱۵۷۱ - ۱۵۷۲ - ۱۵۷۳ - ۱۵۷۴ - ۱۵۷۵ - ۱۵۷۶ - ۱۵۷۷ - ۱۵۷۸ - ۱۵۷۹ - ۱۵۸۰ - ۱۵۸۱ - ۱۵۸۲ - ۱۵۸۳ - ۱۵۸۴ - ۱۵۸۵ - ۱۵۸۶ - ۱۵۸۷ - ۱۵۸۸ - ۱۵۸۹ - ۱۵۹۰ - ۱۵۹۱ - ۱۵۹۲ - ۱۵۹۳ - ۱۵۹۴ - ۱۵۹۵ - ۱۵۹۶ - ۱۵۹۷ - ۱۵۹۸ - ۱۵۹۹ - ۱۶۰۰ - ۱۶۰۱ - ۱۶۰۲ - ۱۶۰۳ - ۱۶۰۴ - ۱۶۰۵ - ۱۶۰۶ - ۱۶۰۷ - ۱۶۰۸ - ۱۶۰۹ - ۱۶۱۰ - ۱۶۱۱ - ۱۶۱۲ - ۱۶۱۳ - ۱۶۱۴ - ۱۶۱۵ - ۱۶۱۶ - ۱۶۱۷ - ۱۶۱۸ - ۱۶۱۹ - ۱۶۲۰ - ۱۶۲۱ - ۱۶۲۲ - ۱۶۲۳ - ۱۶۲۴ - ۱۶۲۵ - ۱۶۲۶ - ۱۶۲۷ - ۱۶۲۸ - ۱۶۲۹ - ۱۶۳۰ - ۱۶۳۱ - ۱۶۳۲ - ۱۶۳۳ - ۱۶۳۴ - ۱۶۳۵ - ۱۶۳۶ - ۱۶۳۷ - ۱۶۳۸ - ۱۶۳۹ - ۱۶۴۰ - ۱۶۴۱ - ۱۶۴۲ - ۱۶۴۳ - ۱۶۴۴ - ۱۶۴۵ - ۱۶۴۶ - ۱۶۴۷ - ۱۶۴۸ - ۱۶۴۹ - ۱۶۵۰ - ۱۶۵۱ - ۱۶۵۲ - ۱۶۵۳ - ۱۶۵۴ - ۱۶۵۵ - ۱۶۵۶ - ۱۶۵۷ - ۱۶۵۸ - ۱۶۵۹ - ۱۶۶۰ - ۱۶۶۱ - ۱۶۶۲ - ۱۶۶۳ - ۱۶۶۴ - ۱۶۶۵ - ۱۶۶۶ - ۱۶۶۷ - ۱۶۶۸ - ۱۶۶۹ - ۱۶۷۰ - ۱۶۷۱ - ۱۶۷۲ - ۱۶۷۳ - ۱۶۷۴ - ۱۶۷۵ - ۱۶۷۶ - ۱۶۷۷ - ۱۶۷۸ - ۱۶۷۹ - ۱۶۸۰ - ۱۶۸۱ - ۱۶۸۲ - ۱۶۸۳ - ۱۶۸۴ - ۱۶۸۵ - ۱۶۸۶ - ۱۶۸۷ - ۱۶۸۸ - ۱۶۸۹ - ۱۶۹۰ - ۱۶۹۱ - ۱۶۹۲ - ۱۶۹۳ - ۱۶۹۴ - ۱۶۹۵ - ۱۶۹۶ - ۱۶۹۷ - ۱۶۹۸ - ۱۶۹۹ - ۱۷۰۰ - ۱۷۰۱ - ۱۷۰۲ - ۱۷۰۳ - ۱۷۰۴ - ۱۷۰۵ - ۱۷۰۶ - ۱۷۰۷ - ۱۷۰۸ - ۱۷۰۹ - ۱۷۱۰ - ۱۷۱۱ - ۱۷۱۲ - ۱۷۱۳ - ۱۷۱۴ - ۱۷۱۵ - ۱۷۱۶ - ۱۷۱۷ - ۱۷۱۸ - ۱۷۱۹ - ۱۷۲۰ - ۱۷۲۱ - ۱۷۲۲ - ۱۷۲۳ - ۱۷۲۴ - ۱۷۲۵ - ۱۷۲۶ - ۱۷۲۷ - ۱۷۲۸ - ۱۷۲۹ - ۱۷۳۰ - ۱۷۳۱ - ۱۷۳۲ - ۱۷۳۳ - ۱۷۳۴ - ۱۷۳۵ - ۱۷۳۶ - ۱۷۳۷ - ۱۷۳۸ - ۱۷۳

۱۸۴۷-۱۸۴۸

1. *Chlorophyll a* (green)
 2. *Chlorophyll b* (yellow-green)
 3. *Carotenoids* (orange/yellow)
 4. *Xanthophylls* (yellow)
 5. *Lutein* (yellow)
 6. *Anthocyanins* (red/purple)
 7. *Flavonoids* (various colors)
 8. *Anthoxanthins* (white/yellow)

הנהגתו של המושל, אשר לא ידע להעביר את המעורבות
הממשלתית למסגרת של שיתוף פעולה עם המועצה

Handwritten text in Arabic script, likely a signature or a line of poetry, located at the bottom of the page.

— ۱۷۲ —

[illegible]

$\frac{1}{2} \left(\frac{1}{2} + \frac{1}{2} \right) = \frac{1}{2}$

[Handwritten signature]

Handwritten signature: J. B. ...

ה'תשנ"ח

[illegible][illegible]

$\frac{d}{dt} \left(\frac{\partial L}{\partial \dot{x}} \right) = \frac{\partial L}{\partial x}$

הוא לא יוכל להימנע מלענות על שאלתו של הדיין, וישיב לו:

۱۳۱۲

۱۴۰۲/۰۵/۰۳ - جمعه - ۱۴۰۲/۰۵/۰۳

[Faint handwritten notes at the bottom of the page]

$\frac{d}{dt} \left(\frac{1}{r^2} \right) = -\frac{2}{r^3} \frac{dr}{dt}$

۲ - در صورتی که این قرارداد به هر یک از طرفین منتهای شود، طرف دیگر موظف است کلیه اسناد و مدارک مربوط به این قرارداد را در اختیار طرف دیگر قرار دهد.

۱۰۰ - ۱۰۱ - ۱۰۲ - ۱۰۳ - ۱۰۴ - ۱۰۵ - ۱۰۶ - ۱۰۷ - ۱۰۸ - ۱۰۹ - ۱۱۰

۳۱

— אלהי אברהם, אלהי יצחק, אלהי יעקב, אלהי ישראל —

ד'תשנ"ב י"ב כסלו י"ב תשנ"ב

- ٦ -

[illegible]

[Faint handwritten notes at the bottom of the page]

[illegible]

• $\frac{1}{\sqrt{1-x^2}} = \sum_{n=0}^{\infty} \frac{(2n)!}{2^n n!} x^{2n}$

* אברהם בן יצחק

[Faint handwritten text at the bottom of the page]

$\sigma_{\text{eff}} = \frac{\sigma}{\sqrt{1 + \left(\frac{\partial \sigma}{\partial \mu}\right)^2}}$

[Faint handwritten text at the bottom of the page]

המחבר, ר' יצחק בן יצחק, רב העיר, וכו'.

1. $\frac{1}{2} \times \frac{1}{2} = \frac{1}{4}$

[Faint handwritten notes at the bottom of the page]

[illegible]

ה'תש"ח י"ב י"ג י"ד י"ה י"ו י"ז י"ח י"ט כ' כ"א כ"ב כ"ג כ"ד כ"ה כ"ו כ"ז כ"ח כ"ט ל' ל"א ל"ב ל"ג ל"ד ל"ה ל"ו ל"ז ל"ח ל"ט

$\frac{1}{2} \left(\frac{1}{\sqrt{2}} + \frac{1}{\sqrt{2}} \right) = \frac{1}{2} \left(\frac{\sqrt{2}}{\sqrt{2}} + \frac{\sqrt{2}}{\sqrt{2}} \right) = \frac{1}{2} \left(\frac{2\sqrt{2}}{\sqrt{2}} \right) = \frac{1}{2} \cdot 2 = 1$

הנהגתו ופועליו יבא לידי חסד וחסד יבא לידי חסד

1. *Handwritten text in Hebrew script, likely a list or index.*
 2. *Handwritten text in Hebrew script, likely a list or index.*

1. *Handwritten text in Hebrew script, likely a list or index.*
 2. *Handwritten text in Hebrew script, likely a list or index.*

[Faint handwritten notes at the bottom of the page]

۱۱۱

3/10/2014 10:00 AM

קצת מן המעשה והדבר הזה הוא

[illegible]

١٠٠٠

۱۴۰۵ هـ - ۱۳۸۶ ش

14

۱۔ اہل بیت علیہم السلام کی زندگی میں جو کچھ ہوا، اس کی خبر ان کے پیروں کو پہنچتی رہی۔
 ۲۔ اہل بیت علیہم السلام کی زندگی میں جو کچھ ہوا، اس کی خبر ان کے پیروں کو پہنچتی رہی۔
 ۳۔ اہل بیت علیہم السلام کی زندگی میں جو کچھ ہوا، اس کی خبر ان کے پیروں کو پہنچتی رہی۔
 ۴۔ اہل بیت علیہم السلام کی زندگی میں جو کچھ ہوا، اس کی خبر ان کے پیروں کو پہنچتی رہی۔
 ۵۔ اہل بیت علیہم السلام کی زندگی میں جو کچھ ہوا، اس کی خبر ان کے پیروں کو پہنچتی رہی۔
 ۶۔ اہل بیت علیہم السلام کی زندگی میں جو کچھ ہوا، اس کی خبر ان کے پیروں کو پہنچتی رہی۔
 ۷۔ اہل بیت علیہم السلام کی زندگی میں جو کچھ ہوا، اس کی خبر ان کے پیروں کو پہنچتی رہی۔
 ۸۔ اہل بیت علیہم السلام کی زندگی میں جو کچھ ہوا، اس کی خبر ان کے پیروں کو پہنچتی رہی۔
 ۹۔ اہل بیت علیہم السلام کی زندگی میں جو کچھ ہوا، اس کی خبر ان کے پیروں کو پہنچتی رہی۔
 ۱۰۔ اہل بیت علیہم السلام کی زندگی میں جو کچھ ہوا، اس کی خبر ان کے پیروں کو پہنچتی رہی۔

۱۰۰	اور زبان	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰
۱۰۱	اور زبان	۱۰۱	۱۰۱	۱۰۱	۱۰۱
۱۰۲	اور زبان	۱۰۲	۱۰۲	۱۰۲	۱۰۲
۱۰۳	اور زبان	۱۰۳	۱۰۳	۱۰۳	۱۰۳
۱۰۴	اور زبان	۱۰۴	۱۰۴	۱۰۴	۱۰۴
۱۰۵	اور زبان	۱۰۵	۱۰۵	۱۰۵	۱۰۵
۱۰۶	اور زبان	۱۰۶	۱۰۶	۱۰۶	۱۰۶
۱۰۷	اور زبان	۱۰۷	۱۰۷	۱۰۷	۱۰۷
۱۰۸	اور زبان	۱۰۸	۱۰۸	۱۰۸	۱۰۸
۱۰۹	اور زبان	۱۰۹	۱۰۹	۱۰۹	۱۰۹
۱۱۰	اور زبان	۱۱۰	۱۱۰	۱۱۰	۱۱۰

۱. ...
۲. ...
۳. ...
۴. ...
۵. ...
۶. ...
۷. ...
۸. ...
۹. ...
۱۰. ...
۱۱. ...
۱۲. ...
۱۳. ...
۱۴. ...
۱۵. ...
۱۶. ...
۱۷. ...
۱۸. ...
۱۹. ...
۲۰. ...

۱۹۵۰	(در شهریستان)	۵	بال چرخ اورستین	۲۸ -
۱۹۴۶	جوانین	۱۰	کشت و زراعت سبزی	۲۱ -
۱۹۴۱	کشت و زراعت سبزی	۱۰	کشت و زراعت سبزی	۲۵ -
۱۹۳۶	کشت و زراعت سبزی	۱۰	کشت و زراعت سبزی	۲۲ -
۱۹۳۵	کشت و زراعت سبزی	۱۰	کشت و زراعت سبزی	۲۳ -
۱۹۳۰	کشت و زراعت سبزی	۱۰	کشت و زراعت سبزی	۲۴ -
۱۹۲۵	کشت و زراعت سبزی	۱۰	کشت و زراعت سبزی	۲۵ -
۱۹۲۰	کشت و زراعت سبزی	۱۰	کشت و زراعت سبزی	۲۶ -
۱۹۱۵	کشت و زراعت سبزی	۱۰	کشت و زراعت سبزی	۲۷ -
۱۹۱۰	کشت و زراعت سبزی	۱۰	کشت و زراعت سبزی	۲۸ -
۱۹۰۵	کشت و زراعت سبزی	۱۰	کشت و زراعت سبزی	۲۹ -
۱۹۰۰	کشت و زراعت سبزی	۱۰	کشت و زراعت سبزی	۳۰ -
۱۸۹۵	کشت و زراعت سبزی	۱۰	کشت و زراعت سبزی	۳۱ -
۱۸۹۰	کشت و زراعت سبزی	۱۰	کشت و زراعت سبزی	۳۲ -
۱۸۸۵	کشت و زراعت سبزی	۱۰	کشت و زراعت سبزی	۳۳ -
۱۸۸۰	کشت و زراعت سبزی	۱۰	کشت و زراعت سبزی	۳۴ -
۱۸۷۵	کشت و زراعت سبزی	۱۰	کشت و زراعت سبزی	۳۵ -
۱۸۷۰	کشت و زراعت سبزی	۱۰	کشت و زراعت سبزی	۳۶ -
۱۸۶۵	کشت و زراعت سبزی	۱۰	کشت و زراعت سبزی	۳۷ -
۱۸۶۰	کشت و زراعت سبزی	۱۰	کشت و زراعت سبزی	۳۸ -
۱۸۵۵	کشت و زراعت سبزی	۱۰	کشت و زراعت سبزی	۳۹ -
۱۸۵۰	کشت و زراعت سبزی	۱۰	کشت و زراعت سبزی	۴۰ -
۱۸۴۵	کشت و زراعت سبزی	۱۰	کشت و زراعت سبزی	۴۱ -
۱۸۴۰	کشت و زراعت سبزی	۱۰	کشت و زراعت سبزی	۴۲ -
۱۸۳۵	کشت و زراعت سبزی	۱۰	کشت و زراعت سبزی	۴۳ -
۱۸۳۰	کشت و زراعت سبزی	۱۰	کشت و زراعت سبزی	۴۴ -
۱۸۲۵	کشت و زراعت سبزی	۱۰	کشت و زراعت سبزی	۴۵ -
۱۸۲۰	کشت و زراعت سبزی	۱۰	کشت و زراعت سبزی	۴۶ -
۱۸۱۵	کشت و زراعت سبزی	۱۰	کشت و زراعت سبزی	۴۷ -
۱۸۱۰	کشت و زراعت سبزی	۱۰	کشت و زراعت سبزی	۴۸ -
۱۸۰۵	کشت و زراعت سبزی	۱۰	کشت و زراعت سبزی	۴۹ -
۱۸۰۰	کشت و زراعت سبزی	۱۰	کشت و زراعت سبزی	۵۰ -

۱۹. انقلاب صنعتی و مریضی پیشرفت

۷۵ - ۷۶ - ۷۷ - ۷۸ - ۷۹ - ۸۰ - ۸۱ - ۸۲ - ۸۳ - ۸۴ - ۸۵ - ۸۶ - ۸۷ - ۸۸ - ۸۹ - ۹۰ - ۹۱ - ۹۲ - ۹۳ - ۹۴ - ۹۵ - ۹۶ - ۹۷ - ۹۸ - ۹۹ - ۱۰۰

۱۰۱. انقلاب صنعتی و مریضی پیشرفت

۱۰۲. انقلاب صنعتی و مریضی پیشرفت

۱۰۳. انقلاب صنعتی و مریضی پیشرفت

۱۰۴. انقلاب صنعتی و مریضی پیشرفت

۱۰۵. انقلاب صنعتی و مریضی پیشرفت

۱۰۶. انقلاب صنعتی و مریضی پیشرفت

۱۰۷. انقلاب صنعتی و مریضی پیشرفت

۱۰۸. انقلاب صنعتی و مریضی پیشرفت

۱۰۹. انقلاب صنعتی و مریضی پیشرفت

۱۱۰. انقلاب صنعتی و مریضی پیشرفت

۱۱۱. انقلاب صنعتی و مریضی پیشرفت

۱۱۲. انقلاب صنعتی و مریضی پیشرفت

۱۱۳. انقلاب صنعتی و مریضی پیشرفت

۱۱۴. انقلاب صنعتی و مریضی پیشرفت

۱۱۵. انقلاب صنعتی و مریضی پیشرفت

۱۱۶. انقلاب صنعتی و مریضی پیشرفت

[illegible]

1941-1942

171 14 944

[illegible]

ان تہذیب کی تاریخ

۱۲۹۷-۱۳۰۱ هجری قمری ۱۳۰۱-۱۳۰۵ هجری قمری

101. 102. 103. 104. 105. 106. 107. 108. 109. 110. 111. 112. 113. 114. 115. 116. 117. 118. 119. 120. 121. 122. 123. 124. 125. 126. 127. 128. 129. 130. 131. 132. 133. 134. 135. 136. 137. 138. 139. 140. 141. 142. 143. 144. 145. 146. 147. 148. 149. 150. 151. 152. 153. 154. 155. 156. 157. 158. 159. 160. 161. 162. 163. 164. 165. 166. 167. 168. 169. 170. 171. 172. 173. 174. 175. 176. 177. 178. 179. 180. 181. 182. 183. 184. 185. 186. 187. 188. 189. 190. 191. 192. 193. 194. 195. 196. 197. 198. 199. 200. 201. 202. 203. 204. 205. 206. 207. 208. 209. 210. 211. 212. 213. 214. 215. 216. 217. 218. 219. 220. 221. 222. 223. 224. 225. 226. 227. 228. 229. 230. 231. 232. 233. 234. 235. 236. 237. 238. 239. 240. 241. 242. 243. 244. 245. 246. 247. 248. 249. 250. 251. 252. 253. 254. 255. 256. 257. 258. 259. 260. 261. 262. 263. 264. 265. 266. 267. 268. 269. 270. 271. 272. 273. 274. 275. 276. 277. 278. 279. 280. 281. 282. 283. 284. 285. 286. 287. 288. 289. 290. 291. 292. 293. 294. 295. 296. 297. 298. 299. 300. 301. 302. 303. 304. 305. 306. 307. 308. 309. 310. 311. 312. 313. 314. 315. 316. 317. 318. 319. 320. 321. 322. 323. 324. 325. 326. 327. 328. 329. 330. 331. 332. 333. 334. 335. 336. 337. 338. 339. 340. 341. 342. 343. 344. 345. 346. 347. 348. 349. 350. 351. 352. 353. 354. 355. 356. 357. 358. 359. 360. 361. 362. 363. 364. 365. 366. 367. 368. 369. 370. 371. 372. 373. 374. 375. 376. 377. 378. 379. 380. 381. 382. 383. 384. 385. 386. 387. 388. 389. 390. 391. 392. 393. 394. 395. 396. 397. 398. 399. 400. 401. 402. 403. 404. 405. 406. 407. 408. 409. 410. 411. 412. 413. 414. 415. 416. 417. 418. 419. 420. 421. 422. 423. 424. 425. 426. 427. 428. 429. 430. 431. 432. 433. 434. 435. 436. 437. 438. 439. 440. 441. 442. 443. 444. 445. 446. 447. 448. 449. 450. 451. 452. 453. 454. 455. 456. 457. 458. 459. 460. 461. 462. 463. 464. 465. 466. 467. 468. 469. 470. 471. 472. 473. 474. 475. 476. 477. 478. 479. 480. 481. 482. 483. 484. 485. 486. 487. 488. 489. 490. 491. 492. 493. 494. 495. 496. 497. 498. 499. 500. 501. 502. 503. 504. 505. 506. 507. 508. 509. 510. 511. 512. 513. 514. 515. 516. 517. 518. 519. 520. 521. 522. 523. 524. 525. 526. 527. 528. 529. 530. 531. 532. 533. 534. 535. 536. 537. 538. 539. 540. 541. 542. 543. 544. 545. 546. 547. 548. 549. 550. 551. 552. 553. 554. 555. 556. 557. 558. 559. 560. 561. 562. 563. 564. 565. 566. 567. 568. 569. 570. 571. 572. 573. 574. 575. 576. 577. 578. 579. 580. 581. 582. 583. 584. 585. 586. 587. 588. 589. 590. 591. 592. 593. 594. 595. 596. 597. 598. 599. 600. 601. 602. 603. 604. 605. 606. 607. 608. 609. 610. 611. 612. 613. 614. 615. 616. 617. 618. 619. 620. 621. 622. 623. 624. 625. 626. 627. 628. 629. 630. 631. 632. 633. 634. 635. 636. 637. 638. 639. 640. 641. 642. 643. 644. 645. 646. 647. 648. 649. 650. 651. 652. 653. 654. 655. 656. 657. 658. 659. 660. 661. 662. 663. 664. 665. 666. 667. 668. 669. 670. 671. 672. 673. 674. 675. 676. 677. 678. 679. 680. 681. 682. 683. 684. 685. 686. 687. 688. 689. 690. 691. 692. 693. 694. 695. 696. 697. 698. 699. 700. 701. 702. 703. 704. 705. 706. 707. 708. 709. 710. 711. 712. 713. 714. 715. 716. 717. 718. 719. 720. 721. 722. 723. 724. 725. 726. 727. 728. 729. 730. 731. 732. 733. 734. 735. 736. 737. 738. 739. 740. 741. 742. 743. 744. 745. 746. 747. 748. 749. 750. 751. 752. 753. 754. 755. 756. 757. 758. 759. 760. 761. 762. 763. 764. 765. 766. 767. 768. 769. 770. 771. 772. 773. 774. 775. 776. 777. 778. 779. 780. 781. 782. 783. 784. 785. 786. 787. 788. 789. 790. 791. 792. 793. 794. 795. 796. 797. 798. 799. 800. 801. 802. 803. 804. 805. 806. 807. 808. 809. 810. 811. 812. 813. 814. 815. 816. 817. 818. 819. 820. 821. 822. 823. 824. 825. 826. 827. 828. 829. 830. 831. 832. 833. 834. 835. 836. 837. 838. 839. 840. 841. 842. 843. 844. 845. 846. 847. 848. 849. 850. 851. 852. 853. 854. 855. 856. 857. 858. 859. 860. 861. 862. 863. 864. 865. 866. 867. 868. 869. 870. 871. 872. 873. 874. 875. 876. 877. 878. 879. 880. 881. 882. 883. 884. 885. 886. 887. 888. 889. 890. 891. 892. 893. 894. 895. 896. 897. 898. 899. 900. 901. 902. 903. 904. 905. 906. 907. 908. 909. 910. 911. 912. 913. 914. 915. 916. 917. 918. 919.

[illegible][illegible][illegible]

کا اظہار کرتے ہیں ۱۲۔ منقرضہ آبادی میں بھی اٹھی رہی ہیں۔ اور کثرت معاشہ! حالانکہ دہلیہ کا انقطاع عموماً مشرقی دہانے پر ہوتا ہے۔ سردار معراج التیم کے معاملے سے ایسے عصمت کی نصیحت کو سمجھنے میں مدد ملتی ہے۔ سردار معراج التیم کا اخیال ہر مشرقی نظام پر ہی وقت کا فضا تواریخی ماحولیت کا مندرجہ نام اس ماحولیت کے دوروں کے منقرضہ عناصر معراج ہر آٹھ ہے۔

۱۹۸۷ء کے لوہا آزادی کے موقع پر اردو میں صبح پاکستان نیوز ے ڈاکٹر طاہر انصاری اور سردار مسعود علیہم کو اردو سے منسوب کیا۔ خصوصیت یہ
آرا کشمیر کے طور پر تھے۔ انہوں نے، صحت کی دوسری دھڑکے کے مات، مظلوم انسان کو مرانا لال قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ اس وقت سے اللہ تعالیٰ نے
انسان سے ہر امت کا اثر سب کچھ ہے اور کہ جو ڈاکٹر کا (۱۷) ڈیڑھ گنا، عمر ۵۷ سال

۱۳ دسمبر ۱۹۸۷ء کو 'ابراہیم حقیقت' میں عدالتِ ماروے کی وڈیو فلم دکھائی گئی اور اگلے روز شرکاء کے تاثرات شائع کیے گئے۔
 مولانا ابراہیم رضاں بیاری نے کہا کہ سزاوار عسرا البیوم کی ہر روز سرفہرشی، امثال کے کلام اور شخصیت سے ہم واقفیت اور اجاست ہے۔ (ریڈیو کے مدیر)
 نے کہا کہ پاکستان کی حکومت اور قوام کو سزاوار عسرا البیوم کی خبروں اور سحر بیوں کا معنی سے ٹوکس لیا جا رہا ہے۔ سب ٹرنز اور عسراں نے
 اس سرٹیشن کی کہ آئندہ کی سب ٹرنز کو ملک سے باہر جانے کی اجازت دی جا رہی ہے۔ شرکاء نے یہ مطالبہ بھی کیا کہ پاکستان
 کے خلاف زیر افشانی کرنے والوں کا محاسبہ کیا جائے۔

سردار مہاشوم شاہ کے سیاسی حوسوں نے ہی سخت رد عمل ظاہر کیا۔ سردار اسلام نے انہیں غیر مقتول قرار دیا اور ان کے قاتل کا
مطلوبہ کیا۔ سلطان خود نے ان میں تحریک آزادی کو مقصد سمجھا۔ مہاشوم شاہ نے انہیں خود ساختہ مظاہر بتایا اور ان پر حرمہ ڈالنے
کا مطالبہ کیا۔^{۲۵} کے ایجنٹ فرسٹیر نے ہی ایک بیان میں کہا کہ سردار مہاشوم کے رہنماؤں نے تحریک آزادی پر حملہ نہیں کیا۔^{۲۶} عمر اللہ ٹاٹا
نے مہاشوم شاہ کے خلاف سردار مہاشوم کے بیانات کو پیش کیا۔^{۲۷} پاکستان مسلم لیگ کے ناؤرڈ ٹاک کے ۱۹۷۷ء
میں کہا کہ عقد امتہل کے شاہ میں گنتا ہی گنتا سارے کا ۱۹۷۷ء۔^{۲۸}

سردار مسالینم ماں بہ دہل چکے اور ماں میں حسرت الہی کی کمی تھی۔ اقبال کے مارے میں اس کا رونا کسی ہیں الا تو انی مائیں کا حصہ بھی نہ تھا۔
 ۱۔ اصل بات یہ ہے کہ وہ ڈنفرے والے سپر صاحب کے مرہور ہیں۔ انکی لڑائی سول کے باعث سردار بشیق کی شادی سپر صاحب
 کا حاضری سے ہوئی۔ آپ اپنے نعوت کے دانتوں میں مرہور خوجہ سے رہتے ہیں، اسے بیخ نقور کرتے ہیں۔ یہی قلم منظر
 سے "خوجہ کی ضرورت غسک لیں کرتے۔ دس جی ایں کے سراپا ہی ہوتا ہے جو مرہور مان لکھتا ہے۔ مرہور کی آرا مرہور
 ۱۰۱ اور مانے ہر مانے ہر مانے ہیں۔ غیر اسکی نعوت کی ایک ماناں دعوت صیت ہے کہ اُن میں رسول کا روح دوا سے اور مرہور
 کا روح رسول سے لڑتا ہے۔ عجب مرہور دوا اور رسول دواں سے لکھتا ہوتا ہے۔ اس صفت سے سردار مسالینم
 ۱۰۲ ۱۔ چاہے اپنے سلسلہ وار مضمون "قطعات تارے، حلقہ صمت اور حقیقت" میں لکھتے ہیں :

”مارنوں کو لا) میں کسانوں کا نشان ہی مٹا دے کہ ان قسم کے لوگوں پر ایک خود مختار وقت

اس بات پر حیرت و حیرانی مرثیوں کو ہر سہ کچھ سمجھ گئے ہیں۔ ان کو جس اہل نصرت کے ال

ہر شخص میں جو مختلف ہیسی انا پائی کر لغت ہیسی

ہست در ہر گوشہ ویرانہ رقص ی کفر ویرانہ با دیوانہ رقص

لبازار صہ ذیل اشعار میں حسن نظامی کو چٹا شکی،

اے فوج حسن کردہ اجل کردہ توی رکنوں کے ہیں ٹھیکیں وہ بھی

تم لوہر حسن کی تہی میں دھر ہیں دشمن مستند رقیباں وہ بھی

دروں کے لیے جوں ہے تم کو اگر دیروں کے لیے بنے سلیمان وہ بھی

مول فخر عبداللہ قریشی اور اشعار کے اہل سنت و اہل فطرت ہر محفل - مطلب یہ کہ حاد صہ نظامی کا نقش چڑھے - ان مادہ

کا "مصلحت" کے لیے فخر عبداللہ قریشی کے حسب دل معاشی ملاحظہ کیجیے۔

(۱) اسکر لہ آری (۱۱) حاد صہ نظامی دہلی - "مولہ" معاشی اصل کا مطلب

(۱۲) "مولہ" اسرار دہلی، "مولہ" انال - "مولہ" ۱۹۵۱ء اور ۱۹۵۲ء

۱۱. ان معاشی کے اشتہارات "مولہ" اسرار دہلی میں شامل ہیں - "مولہ" اور "مولہ" کے معاشی کے لیے دیکھیے، "مولہ" انال مادہ انال ہی

۱۲. فخر عبداللہ قریشی کا ہے مولہ "مولہ" اسرار دہلی میں معاشی معلومات دیتا ہے - "مولہ" مولہ انال کے "مولہ" اور

لاہور اس "مولہ" ہشتاد "مولہ" کے معاشی - "مولہ" کے "مولہ" اور "مولہ" کے "مولہ" ہے - "مولہ" اور "مولہ" کے "مولہ" اور "مولہ" کے

مولہ "مولہ" اور "مولہ" کے "مولہ" اور "مولہ" کے "مولہ" ہے - "مولہ" اور "مولہ" کے "مولہ" ہے - "مولہ" اور "مولہ" کے "مولہ" ہے

مولہ "مولہ" اور "مولہ" کے "مولہ" اور "مولہ" کے "مولہ" ہے - "مولہ" اور "مولہ" کے "مولہ" ہے - "مولہ" اور "مولہ" کے "مولہ" ہے

مولہ "مولہ" اور "مولہ" کے "مولہ" اور "مولہ" کے "مولہ" ہے - "مولہ" اور "مولہ" کے "مولہ" ہے - "مولہ" اور "مولہ" کے "مولہ" ہے

مولہ "مولہ" اور "مولہ" کے "مولہ" اور "مولہ" کے "مولہ" ہے - "مولہ" اور "مولہ" کے "مولہ" ہے - "مولہ" اور "مولہ" کے "مولہ" ہے

مولہ "مولہ" اور "مولہ" کے "مولہ" اور "مولہ" کے "مولہ" ہے - "مولہ" اور "مولہ" کے "مولہ" ہے - "مولہ" اور "مولہ" کے "مولہ" ہے

مولہ "مولہ" اور "مولہ" کے "مولہ" اور "مولہ" کے "مولہ" ہے - "مولہ" اور "مولہ" کے "مولہ" ہے - "مولہ" اور "مولہ" کے "مولہ" ہے

مولہ "مولہ" اور "مولہ" کے "مولہ" اور "مولہ" کے "مولہ" ہے - "مولہ" اور "مولہ" کے "مولہ" ہے - "مولہ" اور "مولہ" کے "مولہ" ہے

مولہ "مولہ" اور "مولہ" کے "مولہ" اور "مولہ" کے "مولہ" ہے - "مولہ" اور "مولہ" کے "مولہ" ہے - "مولہ" اور "مولہ" کے "مولہ" ہے

مولہ "مولہ" اور "مولہ" کے "مولہ" اور "مولہ" کے "مولہ" ہے - "مولہ" اور "مولہ" کے "مولہ" ہے - "مولہ" اور "مولہ" کے "مولہ" ہے

مولہ "مولہ" اور "مولہ" کے "مولہ" اور "مولہ" کے "مولہ" ہے - "مولہ" اور "مولہ" کے "مولہ" ہے - "مولہ" اور "مولہ" کے "مولہ" ہے

مولہ "مولہ" اور "مولہ" کے "مولہ" اور "مولہ" کے "مولہ" ہے - "مولہ" اور "مولہ" کے "مولہ" ہے - "مولہ" اور "مولہ" کے "مولہ" ہے

مولہ "مولہ" اور "مولہ" کے "مولہ" اور "مولہ" کے "مولہ" ہے - "مولہ" اور "مولہ" کے "مولہ" ہے - "مولہ" اور "مولہ" کے "مولہ" ہے

مولہ "مولہ" اور "مولہ" کے "مولہ" اور "مولہ" کے "مولہ" ہے - "مولہ" اور "مولہ" کے "مولہ" ہے - "مولہ" اور "مولہ" کے "مولہ" ہے

۳۶ مثال کے طور پر، کیجیے، اگر a اور b کو $a^2 + b^2$ دہشت لاکھ، ۱۰ مارچ ۱۹۸۸ء

۳۸۔ دیکھیے، "اسرار" — "نوائے وحدت" اور "مشرق" فورڈ ۲۷ مئی ۱۹۸۸ء۔ اس سے پہلے مسرار موسم گرہ کی طرح
ج ۲۷ ت ہی شائع ہوئے کہ "میں عائد انہماک کا ہمہ تن اہم ہو"۔ اور "ابیں ابانکی راہ" "میں سمجھتا ہوں"۔

۳۹. "لوائے وقت" (چرچر، مورخ ۸ اگست ۱۹۸۸ء)

۱۲۹ — The Reconstruction of Religious Thought in Islam. محمد اقبال

۱۲. تاریخ فوت مرتبه بر ذیل مابین ۱۳۰۱ و ۱۳۰۲

۷۴۔ معاشرہ و اصلاح کی نظر میں — صفحہ ۷۴

انہوں نے ایک سید کو قسطنطینوفیہ، ایتال کے دارالافتاء ترقی کی۔ یہ ہندو نائٹرا مل کی داسہ کو بھی اختتام کاٹا رہ جایا ہے۔
ان لیے کہ ماضی ایساں اس کی پخت پر ہیں۔ (ایساں اور میسل، حواصت ۹۰-۹۱) اسی طرح مسٹر محمد علی نے سلیم اختر کی مدد سے ایساں کی

۱۰۰۰ سے زیادہ کے لیے ایک فیصد (۱) اور ۱۰۰۰ سے کم کے لیے ایک فیصد (۱)۔

مگر ہے مرنے کی راہ تھی نصرت کے لئے، طوطی سر ہو کر نہ رہے اور نہ ہو جس پہ کہ وہ اقبال دتہ خرواظم پاکستان کے ممالک ہیں، میں سرائی

کی پشت پر نہ باعثِ اسلامی ہے اور نہ باعثِ اسلامی پاکستان کی حالت ہے۔

۲۹ شرح باب ۱۰ ص ۲۸ — ۵۰ نقل: لیل الامم، ص ۳۸۱

[illegible]

مذہبی تعصب کی گینتر ہی ہے۔ ڈاکٹر عبداللہ نے مشرقی تین محدود تائے ہیں۔ وہ من کا مطالعہ اقبال سفیدہ اور غاثر ہے۔
 وہ جس کی تحریریں دسی اور سرکاری پر اور وہ معروف مشرق کی قریب۔ فضائی ہے۔ ڈاکٹر عبداللہ کی رائے ہے کہ اقبال ہر علم اٹالے
 ۱۰۷ نے دیانت دار اپن منزل۔ لی مٹی رہی تعلق کے تحت لکھا ہے۔ ان مقالوں کی میں یہ ہے کہ اسلام کو مدریت
 (مدریت) کی طرف راغب کرے کے ملے میں اقبال اب کے دم میں ہوں آئے۔ ڈاکٹر عبداللہ اس نیچے پر بھی ہیں "اہل علم یہ ہے
 کہ یورپی لکھ والوں میں (اس) کے خلاف فتنہ کی طرف بہت گہری ہیں۔
 اقبال کے ادب میں یورپی عنصر میں ہیں ایام فوسٹر (E M Foster) اور ایل ڈکینسون (L Dickinson) کے افکار
 ہیں۔ انہوں نے اپنے روبرو روبرو سیرکس کو انگریزی ترجمہ اسرار خودی کو پڑھ کر لکھے۔ اسرار خودی کا ترجمہ شاخ ہوا تو یورپ میں
 ۱۰۷۳ء میں شائع ہوا، مگر گاہ گاہ قبول ہیں ۱۰۷۳ء میں انگریزی کا رد عمل نہ تھا کہ اقبال اقوام مشرق کو یورپی ارتقاء کے خلاف
 ۱۰۷۳ء میں آج پانچویں۔ چارویں، مشرقی مٹی کو، یورپی اقوام کو، عالم خود پر، اقبال کی تحریروں سے ضرور کیا۔ یہی نو ہے
 پہلے ڈکینسن نے، جب ذیل الفاظ میں، اپنی رائے ظاہر کی:

War is war, whatever its avowed object... And if the East
 once gets going to recover by arms a free and united Islam,
 it will not stop till it has either conquered the world or
 failed in that attempt for either case there will not be much
 left of Mr Jafar's philosophy among his coreligionists

If this book be prophetic, the last hope seems taken
 away from the East. If it comes, may indeed and by conquering the
 West. But if so, it will conquer no salvation for mankind.
 The old bloody duel will swing backwards and forwards
 across the distracted and tortured world And that is all.

Is this really Mr Jafar's last word?

اس فقرہ پر رد عمل کے پس منظر پر مبنی ہے۔ یہ خود سوائے سر کے شروع کی اور خواہ مخواہ کی شکست پر منتج ہوئی
 نام (اس) کو ایل (اس) نے اس میں چرچا کیا چرچا ہے اور جنگی سرگرمی میں اور رکھی ہوئی ہیں۔ مثال کے طور پر ہندوؤں کی صف میں نہ
 ات ہے جس آتی کہ ان "دوستاویوں" سے نا آئید تقریبی رد عمل میں چرچا کیا چرچا "سارا رد و ان ہر ہے" اسے دنیا کو کھردر رکھانے اور کوئی سوال
 نہ کیا بلکہ شک کا نام نہ لے۔ اقبال کے جس دور شعروں کو نقل کر کے ڈکینسن نے دو ادبی ہر شرماء ملے کیے ہیں (حوالہ سے پہلے
 کر پے نہیں پورا نقل کیا گیا) وہ اشعار منقول ہیں اور ان میں سر۔ یاد کر ہے ۵۔ لیکن یہ دور مشرق میں

مکتہ قوی سمجھتے ہیں کہ اسلامی مشافہۃ ۲۰ سے دنیائے اسلام معصوم اور منہمک ہو جائے گی اور اسرائیل عرب اپنی دوازد ستیوں سے ہار نہ آئے
 نو ٹک بی ٹک سے۔ چونکہ اسماعیل فروری اسلامی رفاۃ سے بدک آئینہ دار ہے کل بے ڈانکس کے معترضانہ افکار میں شہرت ہے۔ اسلامی مشافہۃ ۲۰
 کہہ دے۔ جسے شہرتیں نے انٹل کو تشریش کی تھام سے دیکھا، انہوں نے انٹل شکنی کی۔ بقول ابن اے داحر انہوں نے انٹل کو مصلحتوں
 اور بیسیائیوں دواہوں کی طرح میں غمراے کی کوشش کی۔ مصلحتوں کو بتایا کہ انٹل انٹل میں غیر اسلامی، نامربوب اور بیسیائیوں سے کہا کہ انٹل کنٹر
 ل ہے۔ ۹۔ ہر جیس میں جس اعتراضات کو حاکم انٹل نے مارا وہ ہر جیس وہ اتنا مستشرقین نے کیے تھے

اسماروری "پرفومٹر کا منصرہ" ۱۰ دسمبر ۹۲۰ ذکر، ڈانکس پر پرور سے دو پیٹھے پہلے، شائع ہوا۔ ایک مضمون "مخترعات" میں
 انکا حواہ کے لئے معاصی (Green & Fox Democracy) میں شامل ہے۔ یہ کتاب ۱۹۶۶ء میں شائع ہوئی۔ اسے
 مصر میں فوسٹر نے لکھا ہے کہ "اسماروری" کے مطالبہ صرف کتاب ہیں۔ اس میں غیر اسلامی عناصر ہیں۔ اپنے دوسرے معاصی کی طرح
 انٹل بھی بیٹھے سے متاثر ہوئے ہیں۔ انٹل کل کا راہنمائی میں ماریو حالت طے سرابا ہتے ہیں جکہ براب میں بیٹیت مسم اخلاق بیٹھے کا
 کوئی مرتبہ نہیں ہے۔ ڈانکس نے لکھا ہے کہ انٹل۔ نواہا فلسفہ معری معصی سے لیا ہے۔ بیٹھے، رتجاس اور میک بلیٹ ہے۔
 بیٹھے کا اثر مصلی طور پر بہت گہرا ہے۔ انٹل کے ہرانی جوانوں میں ٹی شہر۔ ہر کریش کی ہے۔ انٹل کا فلسفہ آفاقی ہے۔ یہ یکں اس کا الحاق
 ملاہوں کہ محدود ہے۔ سرائل بیٹ کی بعض بر سر، انسانیہ کی اخلاقی امور کو ہم سر دیتے ہیں۔ اس کی حیثیت سرمایہ کی سی ہے۔
 فوسٹر نے ہی اسے محدود ہے مصر میں لکھا کہ انٹل کا فلسفہ صداموں کا مجموعہ وٹمانے کے جانے آبادیوں کا ہے۔ سیزانٹل کی مناسبت
 سرشت پر مبنی رہی اس لیے اسے اس میں الاتواقی ذہن کا حامل ہر سمجھا۔ کتاب ۹۔ یہ کتاب قابل ہے کہ انٹل کے مغربی معترضین انٹل سے
 متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ مثلاً فوسٹر نے ۱۹۶۰ء میں لکھا تھا کہ محمد شہزاد سال سے انٹل بہت شرم ہے۔ انٹل کی نظر مہری ہی اس
 کی شوقیت میں غالباً حق کے شعور، نوود ہیں۔ ۱۹۶۶ء میں لکھا کہ انٹل فرورد اور نائٹ دوزخار شام ہے۔ میں دیگر سے اتفاق اور انٹل سے
 اس کے سر پر ہوں کل، بڑا نا انٹل کر ہوں۔ اس کے ساتھ چلتے ہوئے اس کو کو راہ ہم مردہ فوسٹ میں سرتا ہے۔

انٹل کا ایک ٹرا معترض، کھٹا کلا، کلاٹ ویل ہے۔ اس کا (۱۰) ہر اس کی بلی کتاب (Modernism in India) ۱۹۶۳ء
 میں لاہور سے شائع ہوئی۔ اس کے ۱۱ حصے اسے معقبہ رہائی لکھا ہے۔ ایسا نہیں ہے۔ سمجھتا ہے کہ ہر فوسٹ اشتراک ہے
 اور اسی نقطہ نظر سے انٹل کا مطالعہ کیا ہے۔ یہاں کل کا کل رکر محدود ہے۔ تفصیل اشتراک اور دہریہ کے زیر پرستی آئے گی
 وہ کی خبریوں سے مرید ہر اور لورڈ کے دا شور سراسر سمجھتا ہے۔ اس کے اعتراضات کا ماریو و سرب میں چربا
 رہا ہے۔ قابل استون اسے یہ کہ انٹل انٹر سروس اور اتخ اسے آر جی سے صاحب علم سمجھتا ہے متاثر ہوئے ہیں۔ آل انٹر سروس
 ہے۔ اپنے مشہور معصون "انٹل اور اس کے مکتہ ش" میں سمجھتا ہے کہ اعتراضات کو مصلی مکرے کے معر لکھا:

"انٹل ہر بہ اعتراضات ہیں وہ پچھ (اہل زان اور مانی ترقی پسندوں) اعتراضات کے مقابلے میں زیادہ دنیہ
 ہیں۔ اس وجہ سے اور ہی کہ معترض کی شکاہ صرف انٹل کی ماسوں پر ہی نہیں ہے، اس نے کل عامر اعلم کی دواہ
 بھی نہ پہلی سے گمانی ہیں۔ اس میں سے ہر اعتراض کا جواب دینے کے لیے ایک دستر چاہیے لیکن مجھے

دست؟ میں نے اس پر غور کرتے ہوئے لکھا ہے کہ پاکستان میں اقبال کے ساتھ ارادت سبھی (Abul Kalam) اب پہلے سے کہیں زیادہ ہے۔ سورے کی رائے ہے کہ "اقبال اپنی ضرورت میں جیسا ایک پتہ شاعر ہے لیکن خیالات اور قوتِ بیاں کی جتنی کے ساتھ وہ ایک معمولی شاعر سے زیادہ نہیں"۔ اس کے جواب میں روضہؒ نے لکھی ہیں کہ "قوتِ بیاں کی جتنی کے ساتھ" اقبال نے "ظہورِ اور نقل بہرِ مراد" جیسی دلیلیں کہیں نہیں سورے نے دیا کی بہترین نظموں میں لکھی ہے۔ سورے کا جواب ہے کہ "اقبال بہترین شاعر ہوئے اگر اس میں کوئی ایرر ہے تو اس پر غور کرنے کا حزمہ ہونا"۔ روضہؒ نے لکھی ہیں کہ "اقبال سنگھ شاعر کے کام کو درست اور گہرائی کا اعتبار رکھتے ہوئے دوسرے شعروں سے جڑنا۔۔۔ ان کے حوصلے پر دکھائے گئے ہیں"۔ اسی انداز میں انفرخا علیؒ نے سورے کے انفرخانات نقل کر کے لکھا ہے کہ "سیرِ مراد وارادہ" کی تصویر مختصر ہے کہ مزاح نہیں ہیں۔

الفرڈ گارم (Alfred Guillaume) نے اپنی کتاب "مس جو ۱۹۵۴ء میں شائع ہوئی، ڈیٹائی صحت اہمال پر مبنی
 لکھی ہیں اور اسل کو سبب اور مبینائی مارٹن کی طرح مس سرائے کی کوئٹس کی ہے۔" "میرم لکھا ہے کہ اہمال سے مراد تو اسلام ہے سبب
 کمر، اسلای خودی کو غیبی آزمای کا حامل قرار دیا ہے۔ اہمال، مسلمانوں کے معقول تصور کو کبیت کا ہے۔ دست اور دوزخ کے بارے میں
 اہمال کے یہاں۔ خطرناک حدت کا دور رکھتے ہیں۔ اہمال کے عقائد کہ تو ۱۸۱۵ء میں پرمی ہیں اور کہ دور مافہر کر مبینائی
 ۱۸۱۵ء پر مبینائی سے یہ خودی ہی چھوڑا، اور ماڈرن مسلمانوں کو فخر کی نصیب سمجھتے ہیں اور وہاں مکتوہ کہ کاکل کرا ہمار
 سرتے ہیں۔ مگر ۱۸۱۵ء میں کہ جب جو مسلمانوں کے تحت سرائے کی اصل کا۔ اہمال اسلای ہے تو اہمال اپنی ذمہ داری سے بھرپور ہے۔

[illegible][illegible]

۱. اردو مکتبہ دارالعلوم، جلد ۱۳، صفحہ ۲۰۹ تا ۲۳۰

۲. دلائل اقبال، جلد ۱، صفحہ ۲۶۱ تا ۲۶۲، ان میں شریعت کی حیثیت اور سریت کا غور و بحث ہے۔ چنانچہ اسی سے شریعت کی حیثیت کا اقبال کو بڑا اثر ہوا ہے۔ دیکھئے Gabriel Wing ۱۹۵۲ء

۳. اقبال (ریفر)، اپریل ۱۹۶۲ء، ص ۵۰

۴. "The Secret of the Self" شعور The Sword and the Sceptre مرتبہ رفیع حسن ص ۲۸۹-۲۹۰

۵. اقبال کے اس شعر میں کائنات کی ہر شے کو اللہ کی طرف سے تخلیق کیا گیا ہے۔

خبر منی از ہر ذی مقصود دار تو تو محمد مخلصی کار

۶. شعر محمد پر مقصود است میر محمد اس شعر میں ایک اور حیرت انگیز اقبال کا شعر ہے (کلیات اقبال، ص ۶۳)

۷. اقبال کا شعر "The Secret of the Self" شعور اقبال (ریفر) اپریل ۱۹۶۲ء، ص ۵۰

۸. دیکھئے "The Secret of the Self" شعور The Sword and Sceptre ص ۲۸۹ تا ۲۹۰

۹. اس شعر کا ترجمہ "تو ہی ہے جو کائنات کو پیدا کیا" میں شامل ہے۔

۱۰. دوسرے شعر کا ایک ترجمہ "تو ہی ہے جو کائنات کو پیدا کیا" میں شامل ہے۔

۱۱. اس شعر کا ایک اور ترجمہ "تو ہی ہے جو کائنات کو پیدا کیا" میں شامل ہے۔

۱۲. دیکھئے "The Secret of the Self" شعور The Sword and Sceptre ص ۲۸۹ تا ۲۹۰

۱۳. "The Secret of the Self" شعور The Sword and Sceptre ص ۲۸۹ تا ۲۹۰

۱۴. دیکھئے اقبال، ص ۱۳۱ تا ۱۵۱

۱۵. اقبال، ص ۱۳۱

۱۶. Modern Tendencies in Literature ص ۵۰ تا ۱۰۰

۱۷. دیکھئے Mohammedianism ص ۱۱۰ تا ۱۱۵

۱۸. اقبال کا سیاسی کاغذ، ص ۲۶۲ تا ۲۶۳

۱۹. اس شعر کا ایک ترجمہ "تو ہی ہے جو کائنات کو پیدا کیا" میں شامل ہے۔

۲۰. اقبال کا شعر "تو ہی ہے جو کائنات کو پیدا کیا" میں شامل ہے۔

۲۱. دیکھئے "The Secret of the Self" شعور The Sword and Sceptre ص ۲۸۹ تا ۲۹۰

۱۷. The Sword and Sceptre صفات ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲

۱۸. انتالیات کا تنقیری جائزہ - صفات ۱۶۲ - ۱۶۳

۱۹. اسلام - [Islam] صفات ۱۵۷ تا ۱۵۹

۲۰. انٹل روبرو، ابرار ۱۹۲۴ء، ص ۷۷

۲۱. تفہیم کیلئے دیکھیے، جہان انٹل، ص ۱۸۸

۲۲. انتالیات کا تنقیری جائزہ، ص ۱۶۱

۲۳. دیکھیے، The Sword and Sceptre - صفات ۱۸۱، ۱۸۲

۲۴. انٹل انٹل (پروفیسر ایلس مورس، ص ۲۴) ص ۱۱۲، کتب خانہ انٹل - ص ۱۲، ص ۱۲۷

۱۔ ہندو

ہندو مسلم فرقہ وارانہی کیفیت ہے جسے مسلمان اور ہندو الٹا سمجھتے ہیں۔ مسلمانوں نے کاتب الہی میں لکھا تھا کہ ہندوؤں اور مسلمانوں کے درمیان ایسی خلیج طاری ہے جو سرحدوں کی مانند ہے۔ ہندوؤں نے وضاحت کی ہے کہ ہندو مسلم میں فرقہ وارانہی اثر پذیری کے باوجود آئینہ کش کی جھری وجود دور نہ سکیں۔ ہندو اپنے معاشرے سے باہر مٹا کر دینے کو بلجھتے ہیں۔ کھانے پینے کی کوئی ہندو مسلمان ہونے کو وہ پاک سمجھتا ہے۔ ہندوؤں کی ذات بات کے خلاف ہے، یہ قول سر سٹیوڈنٹ (Sir Stauden Reed) ان دونوں کو جینے کے لیے تسلیم کر دیا۔

بال کارے لکھا ہے کہ اسلام کے ہندو قوم کو سر سے پاؤں تک دو حصوں میں چیر دیا اور آج کل کی راہ میں سے دو علاقہ دور کا خود اپنے ہی نام واقعات اپنی سے ظہور میں آگیا تھا۔ ایسی ایک ہی سرحدیں ہندو شکاری تو ہیں خود دار نام پر گئیں یہ ہندو برسرِ برآمد دوسرے سے جدا ہیں ۳۔ اور واقعہ انگریزوں کا کہنا ہے کہ مسلمانوں اور ہندوؤں کے درمیان فرقہ وارانہی خلیج ہے اس سے بظاہر نہیں کیا جاسکتا۔ یہی ہے کہ مسلمانوں کا احساس کم تھا لیکن ایک دن آیا جب ہندو نے ہندوؤں کے شہر کو سرحد اختیار کیا۔ وہ فرقہ وارانہی لایں کیں انہیں کوئی تسلیم نہ کیا اور قانونی رشتہ ان کے مسلمانوں سے ہو گیا۔ انہوں نے انہیں باہر سے شرم کی اور معبود ہوا پالا، ہندوؤں میں تم جو کر نہیں لگے مسلمان کی جینے سے! جاہل ہندو لکھا ہے کہ مسلمانوں کو انگریزوں نے جو ایسے جھوٹے بیسویں میں لائیں اور کی۔ ہندو مذہب تھا۔ مسلمان ہندوؤں کو بڑی دل دھڑپیں دے کر دیتے تھے۔ ان دنوں کے بعد وہ اپنے دل سے باہر آئے تو ہندو مسلمان کی طرح ان کے ساتھ رہے، یہاں تک کہ ان کی جدوت اختیار کر لی۔

۲

۱۹۰۵ء تک انہوں نے ہندوؤں کو قومیت کا پرچار کیا۔ ان دنوں کی شاعری میں اسلامی اور وطنی قوم پرستی کے رجحانات کا اظہار موجود ہے۔ انہوں نے اپنے سے پہلے، ہندوؤں کے دوران، وطنی قوم پرستی کا رجحان زیادہ نمایاں تھا۔ ہندوؤں نے ۱۹۰۴ء اور ۱۹۰۵ء میں پہلی گئی جلسے میں ہندوؤں نے اسلام پر بڑا اثر کی ترمیم کے مواقع دیے

اباڑا ہے عزیز ملت و آئیں نے خودوں کو

مرے اہل وطن کے دل میں کہ نکر وطن بھی ہے؟

پتھر کی عورتوں میں سمجھا ہے تو خدا ہے

فاکیر وطن کا لہو کو، ہر ذرہ دیوتا ہے

ہندو اکثریت کے لیے یہ مسلمانوں کی طرح لارہ تھا۔ مسلمانوں کے ہمسایوں میں کمرہ قومیت یہ فردا پر کھینچتے ہیں مسلمانوں کے لیے اگر مسلم راستہ کا سوال ہی نہ اٹھتا لیکن انہوں نے اسلام کی طرف آٹھنے۔ قیام پورے

[illegible][illegible][illegible]

۱۱۱. اقبال کی اسلام سے وابستگی ۱۱۱ اسلامی قومیت کی تہذیب و تمدن (۲) مسلم راستہ کے نصیب کا فیصلہ

اس وقت اقبال پر انہوں کی کو چھڑی مسمومیت جاچھڑا رہا تھا۔ انہوں نے اقبال سے یہ کہہ کر ان کی کو چھڑی مسمومیت جاچھڑا رہا تھا۔ انہوں نے اقبال سے یہ کہہ کر ان کی کو چھڑی مسمومیت جاچھڑا رہا تھا۔

ہر مصیبت کا علاج اللہ عزوجل ہی ہے۔ یہی علم کے سوا اور کچھ اشیاء دلی سے نقل کیے جاتے ہیں۔

ع تر کبے لادالوارو تا تربت خانے میں کیوں آیا؟

۱۷۔ پہلی جہاز کے ٹانگہ ٹل ریکوں غار فس میں بیٹھے؟

۷ مذہب ۱۷ اقوال خون تری پاکیزگی قلیل ہوئی

۷ جس کو ایمان آتا ہے تو پھر وہ ہے سرکارِ مہدیؑ کا

ایکوں اور سال کی عمر میں ہے۔ ہی کم سب بڑگی سے شادی کر لی۔ - پہلی بیوی اور بیٹے سے اور اس کو کب کیا اور بیٹے کو میر کی تعداد کے قمر سے نکال دیا۔ علیہ سے عاشقے میں نامانی ہوئی۔ - اس میں ان سے اور اس کی لڑکی میں آخر تک سے رہے۔ - بڑا بیوں کے لیے دل میں راز کرتے دیکھتے تھے۔ - امرا اور اداکاروں کی طرح سرائی کی۔ - اور ہر - ہے۔ - غیرت وطن ہے۔ - معتز خودی چڑھا اور خوشی جی ہر سنی ہے۔ - ساری عبرت سے لڑا تھے۔ - بار بار ہر بیت میں منسلک تھے۔ - شب اور دوسری سے، باہر بھاگنے کی خواہش تھی۔ - ۱۱۶۴ء کے قبل مان کے بھی جی ذمہ دار تھے اور عالی ادب میں ان کا کوئی منگ نہیں ہے۔^{۱۱}

ان کا اقبال پر دس - شرمات کی جے ہوئے کہ انہوں نے باکس کا معتز دیا تھا۔ - آخر وہ اپنا کرتے تو غزل رشتی ان کی اسلامی شاعری بھی برداشت کرتی تھی۔ - تاہم جن رشتی نے لکھا ہے:

"Iqbal's association with the All India Muslim League and the address he delivered at Allahabad, advocating creation of an autonomous region comprising the areas with the Muslims in majority, he shunted off from appreciating his urdu poetry, which is of course hardly possible, but urdu poetry does emerge as a great poetry; even the poems and couplets touching upon Islamic objectives do not provoke reactive response"¹²

ایک اور منہ پر لکھتے ہیں۔

"As a matter of fact the KHADI (the Self) Iqbal engaged upon is against the perspective of legendary Islamic history; it is more or less abusive and aggressive posturing which cannot but remind his role as a Muslim League"¹³

جی ای اقبال کو صرف وہ اور الزامات - گئے کہ وہ - لڑکی کے لیے - - کم اکثریت کے وہ ہیں پر - اور اس کا دلائل دیکھتے اور اس کا لکھ - دیکھ - اس کی قیادت میں باکس قائم ہوا۔

پہرہوں کی طرح سے اقبال کی حالت اس کی اس - اس سے دیکھی اس کے معتز کوست - اور معتز باکسوں کے حالت ہوئی۔ - دیکھو اس کا پورا ہوا۔ - - اقبال کے بعد بہت شوری، اقبال کو بہت براہ کج اور تالیف کی ہیں۔ - اس پر ۱۳۳۱ء کو "مفتاح" لکھا ہے:

"مفتاح میں کوئی مفہور ایسا نہیں جس نے اس کے حواس کو بہت بھر دیا۔ - وہی ہیں اور اس کے تمام غزلوں میں ایک - دو - ہے - اقبال کی شاعری میں جو لکھے ہیں - وہ کسی - کسی طرح چھوٹے - اور پرانے ہیں۔"

لا دیا تھا۔ پیراب میں ایک معروف سڑک "شمالی مین روڈ" ایک ٹرانسک میں ہے۔ ڈائریکشن کی گت میں ہر چار میل "ٹکے" لگے۔ ان کی مقامات کے لیے مین روڈ، سٹریٹس، ایتھ، ولسٹک، ہر بلا، ہر عقب، شب، صبح، پست، سفر، قابل، لغت، کتبہ اور ماؤنٹ کے اٹا کا استعمال کیے۔ ان کے علاوہ لکھ کر یہ بھی اشاریہ کسی قدر گنج دماغ پر ہے۔ دیا تھا ہر دیکھتا ہے۔

"وہ شاعر ہے، وہ شاعر ہے، ذرا مت دھڑل ہے۔ وہ کہتے ہیں، شب، صبح، پست، سفر، قابل، لغت، کتبہ اور ماؤنٹ کا شغف۔
 "ہاں ہے۔ وہ اپنی شہ نوری سے لڑائی میں کو عدا کی گم، گچی، تسم دینا رہا ہے۔۔۔ اشاریہ ہزاروں جیسی دانشمند اور لافنت و عرفی کا یہ چار سکتا ہے۔"

ماہنامہ اشاریہ تو "ہزاروں جیسی دانشمند اور لافنت و عرفی" کے فلسفے سے مسکراتی کو پانا پاتے تھے اور ان میں کامیاب جی ہر گئے۔
 "ہزاروں کے مشہور دانش ور مشہور سٹوڈنٹ تھے جس کو "شاعر منکر" (اسم) ہی درحقیقت فائدہ سرسملوں کے حرات کو کم ہی اہل سڑا ہے۔
 ڈائریکشن کی اس کے ایک دلیل معروف سڑوں "اشاریہ ہر ایک تسمیہ سفر" میں بار بار اشاریہ کی (اسم) سے وابستگی، تصور قوتست اور تصور پاکستان کو پورے تھیں دیا ہے۔" اس طرح کے بہت دالے ہیں۔ طوالت سے بچنے کے لیے انہیں سطر ادا کر دیا ہے تاہم مراق کو لڑی کا ذکر ضروری ہے۔ سنا کے علاوہ فراق کو بھی مشہور دانشوروں میں (اسم) شامل شامل ہے۔

"فائدہ اشاریہ سے شعلی خوش ہیاں "مراق کا مشہور شعور ہے۔" ہی سڑوں سے ایک معروف ڈائریکشن "مراق کے اثرات کا سلسلہ۔۔۔" مراق کے فارمان رو سے ہیں گی۔ "پڑی ٹکے ایک۔ انڈیا میں (اسم) کر،۔۔۔ لافن کو اور وقت اشاریہ کو تھیں جس کے کا ذمہ کار فرائض داتا ہے۔ "مکرم، مکرم کا فضا کو چھوڑ دیا بڑی پر۔۔۔ لافن ماؤنٹی اسٹار کر لیتے تو مشہور حس دہنا اشاریہ کے اشک علم تربیت کی آواز اس کے ہزاروں کو "ارامی کر دیا۔ وہ بہت غضبناک ہر منہ ان کی بار بار، ہیبت کی مٹائی، تمام احوال، مراق کو لڑی کی زبان بگڑتی ہے "Thus spoke Fury" کے جوتے اب میں وہ ایک ازاد عاکی طرح سے بکارتے ہیں۔ عقائد اشاریہ پر شدیرا اعتراضات کیے ہیں "ہزاروں کی مسلم ٹی ٹی کی رد داری، نال برع ترک ہے۔ مراق کہتے ہیں:

"Iqbal's poetry can produce only one impact with high sounding and seemingly dignified arguments he has excited himself to tell the Muslims to keep themselves aloof from non Muslims and make them enemies for all time to come. for it not misguiding the Muslims?"¹⁴

اشاریہ (اسم) کا کیا ہے، "مراق فوجت کی اس کی ہے، تصور ایکس پین کیا ہے۔ ان مابین ہزاروں اشاریہ کا اور مسلمانوں کا پیشہ کے لیے دشمن بن گیا ہے۔ "اشاریہ اشاریہ کی مٹائی کا محرک مدد پہی ہے۔ جانچ اشاریہ کی کیفیت، سکری اشاریہ، سڑی اور سیاسی انگاری کی کو مٹاؤ اور شغور کا پورے لایا گیا ہے۔ اشاریہ برصغیر کا (اسم) کا ترکہ داتا ہے اور (اسم) سے وابستگی کی مابین اشاریہ کے بنگا کو۔

والے اور حاشی

۱. بوالہ "زمرہ دور: حیاتِ انبال کا افسانوی دور"، ڈاکٹر بادل انبال، ۲۰۰۲ء
۲. The Emergence of Pakistan - ۱۹۴۷ء - تعین کے لیے دیکھیے، صفحات ۵۵۲
۳. بوالہ "انبال اور نئے پاکستان" ارسیتھس راولا، مشمولہ ماہ نوکری، اپریل ۱۹۵۲ء، صفحہ ۱
- ۴۔ ۵. بوالہ "انبال شناسی"۔ ملی سرکار جعفری، صفحات ۲۴۱-۲۴۳
۶. تعین کے لیے دیکھیے، عروجِ انبال، ڈاکٹر امتیاز احمد صدیقی، صفحات ۱۲۴ تا ۱۸۱
۷. "نگوہ از انبال"، مشمولہ "زاد"۔ فروری ۱۹۶۹ء، صفحہ ۱۸
- ۸۔ ۹. تعین کے لیے دیکھیے، مطالعہ انبال کے جسٹے رخ، صفحات ۲۷۸ تا ۲۸۱۔ سیر آج کی "دہلی، سوری ۱۹۵۴ء، صفحہ ۳۰
۱۰. Iqbal, The Poet and His Message، ۱۹۱۷ء

ڈاکٹر سید انبال ہی کے اس شمری فنون کو منظور کیا ہے:

ع انبال بشر اور بیشک ہے من باتوں میں وہ لیتا ہے

سہ شگفتی جی شانتی جی جگتوں کے گیت ہیں ہے

دعویٰ کے بانیوں کی ملتی ہریت میں ہے

سید انبال کو کس کی ہر راہ نہیں ہے کہ انبال کی زباں ابی ہر جس سے سماں ماریں ہیں

۱۱. ڈاکٹر سید انبال نے یہ تصور اسلام سید و مسلم منورہ نویت۔ کو نکس سائے کے لیے پیش کیا۔ اپنے مخلصوں کوئی نامہ کے لیے نام لکھنا

حق اپنے لیے وہ جاکر سمجھ سکتے تھے۔ مگر انبال کا بھی حق تھا کہ سماں قوم کو سید و مسلما سے بچانے کی کوشش کرتے۔ اور وہیت "راے لکھنے

ہیں کہ میں نے مگر شہ جہاں سے اپنے وقت کا خیر صہ اسلام اور اسی توانی کے مطالعے میں مرث کیا ہے اور میں سے میں بچتے ہر

بچا ہوں وہ ہے کہ سید و مسلم افاد ایک امر حال اور انبال مل سے ہے۔ انگریزوں کے مقابلے میں ہم نگر ہو سکتے ہیں لیکن جمہوری طرز حکومت

کے مطابق سید و سماں میں (ما حکومت قائم کرنے کے لیے ایسا افاد لکھو، مگر یہاں ہے۔) (تحریر ہنگام اور شیلٹ، دما، خود کا حید المیرا ۱۹۵۵ء)

۱۲۔ ۱۳۔ لاہوریت "راے کے خوف سے ظاہر ہوا ہے کہ ڈاکٹر سید انبال کا انداز لکھ کر حقیقت سید و سماں کے انبال کی طرز لکھ کر حق ہر جی تھی۔

۱۴۔ کتاب "مذکورہ، صفحہ ۲۰

۱۵. Iqbal and the Dawn of the New World میں رستوی کے اس رستوی کی "خود حال انبال" کا مطالعہ درج کیا ہے۔ قائم ہے کہ اس کا سہلا کا "انتر

"انبال" یعنی ایک مطالعہ میں پیش کیا ہے۔ اس کا سہلا کا "انبال" ہے کہ سہلا کے ایک دو کے اس میں رستوی کے قلم اشعارات ملتا ہیں۔

۱۶. شمس کے خود ہر حال کے "اور عزائی کو نگوہ منری" لکھا ہے (صفحہ ۲) یہ صریحاً ملتا ہے۔ رات بات کے بندہ، یہ نصیحت کے باعث مستری کا

۱۷. انبال سر کے رستوی کے "انتر" میں "انبال کو نہر" لکھا ہے۔ سید و سماں کی "نور جی شہ" لکھا ہے۔ رستوی کی ایک سال ہے۔

۱۶. شہادت پر اعتراضات کے دائرے کے بلے دیکھئے۔ دوسرا اب، ٹکری ایک ہزار اعتراضات کے لئے بالوں اور سیاسی اتحاد پر شہادت کے بلے سائون
- ۱۷۔ ۱۸۔ کتاب مکرور، صفحات ۲۱، ۲۲، ۲۳-۲۵
۱۹. کوالہ "جواہر انال کے جہر قبی گوشتے" مرتبہ لکھنؤ، ۱۹۳۲ء
۲۰. دیکھئے، کتاب مکرور، صفحہ ۲۵۔ ملاحظہ آید کہ خلافت پہلو اہل قلم کا کارنامہ ردِ اہل کی سربراہی تعصبات کے بلے دیکھئے:
- "انال کامیابی سفر"۔ مرتبہ لکھنؤ، ۱۹۳۲ء، صفحات ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰
۲۱. دیکھئے، "پارسی زبان" نئی دہلی، ۱۵ جولائی ۱۹۹۲ء، ڈائریکٹر ایسی کامیابی "انال کے کردار پر ایک باروا غلط"۔
۲۲. انال پر ایک تحقیقی نظر "منوہ" "عصری ادب"، جولائی ۱۹۹۰ء
- کنویشن مانی کے چوراہے تباہات درج ذیل ہیں۔
- "وہ (ملاحظہ انال) اہل سلسلے میں ایک پادشہی کہ رضا، نور اور شہنشاہ پشاور میں ملے
- جاتے ہیں وہ کہ ماسکی سیار پر قوم کا معجزہ، ملاحظہ ہے اور قوم میں وہ چاہے ہے مائیں ہوتی ہے۔" (صفحہ ۲۵)
- "کئی ہی طرح ہوا انال کے ایک شاکر سرکار۔ دارا: "انال کی ٹکری راد ایک دم رک کر ہی اس میں نظر ہے۔
- "انال ہی سے زیادہ ٹکری اور سرائی قوم اور وطن کا ایک اور کھانا ہے سرائی ڈاکو جس کا محور ماسوائے سربراہی"
- کے اور کچھ نہ قائم۔ (صفحہ ۲۷)
- "نور ہے۔ سے واسطہ قوم کے معجزہ، مدد ہی مابہر۔ بہرہ رسن کو ختم سرور ڈاکو اس طرح مایک ہے۔
- زیادہ جہت تاک سیاسی نتیجہ شاہری ہوئی ہے۔" (صفحہ ۳۰)
- "بہرہ رسن میں مسلم اکثریت والے، وہوں کا ایک تان کے نام سے ایک ایک ملک کا دوا، اسی مدد ہی
- دیکھئے کامیابی سلسلے پر باب ہے ہی ملاحظہ آید ہے۔" (صفحہ ۳۱)
۲۳. مران کرک پروری کامیابی رسالہ "دہلی" "انال سرور، ۱۹۴۷ء میں شائع ہوا تھا۔ ۱۰ سے ۱۱ سالہ لکھنؤ، ۱۹۴۸ء
- کے شمار میں شامل کرنا۔ ڈائریکٹر ایسی کامیابی "انال کے رائے" میں شامل ہے۔
۲۴. J. S. Spoke Firay، مرتبہ مسات پراخی شرق، صفحہ ۷۹
۲۵. رتہ نور جہر سم، صفحہ ۱۰۵
۲۱. عقائد انال، اس کا دورہ اور ان کی خواہشات۔ "منوہ" بکواسال، ۱۹۵۵ء، حوالہ دیکھئے، مرتبہ لکھنؤ، ۱۹۵۵ء، ڈائریکٹر ایسی کامیابی "انال کے رائے" میں شامل ہے۔
۲۲. مقالہ انال، "مسات انال" پیپر لکھنؤ، ۱۹۵۵ء
۲۸. "نور" اور مائیں کے بلے دیکھئے، دوسرا اب کامیابی عنوان "انال مرد ایک عظیم نام"۔

[illegible]

”ابتدائی دور میں ان کا غاظر قرآن و حدیث اور اسلام کی مبہم روایات سے متعلق جو احادیث و روایات تھیں وہی۔ اس انہوں نے یہ استعداد سرا کر لی کہ حاکم عالمی، اہل ہر دور یا محسن کو مرنے ہوئے میر ہر روزی غریبی، معالجہ قطع نظر کر لیں۔ رشتہ رشتہ وہ عسری توہمیت کی طرف تھی : اردو کی طرف بڑھتے چلے گئے اور مسلمانوں میں اس کے سب سے اہم ترین بن گئے۔“

۲۷ اکتوبر ۱۹۶۱ء کے ایک ماہ، مقام کٹانہ میں خطاب کرتے ہوئے ابراہیم علیہ السلام میں ایک نیا قانون

۱۔ جیل کروا دیا گیا۔ دہلی مقامی عدالت نے درخواست پر حکم دیا۔
 ۲۔ ۱۹۴۰ء میں دہلی میں ایک عدالت نے ایک درخواست پر حکم دیا۔
 ۳۔ ۱۹۴۰ء میں دہلی میں ایک عدالت نے ایک درخواست پر حکم دیا۔
 ۴۔ ۱۹۴۰ء میں دہلی میں ایک عدالت نے ایک درخواست پر حکم دیا۔
 ۵۔ ۱۹۴۰ء میں دہلی میں ایک عدالت نے ایک درخواست پر حکم دیا۔
 ۶۔ ۱۹۴۰ء میں دہلی میں ایک عدالت نے ایک درخواست پر حکم دیا۔
 ۷۔ ۱۹۴۰ء میں دہلی میں ایک عدالت نے ایک درخواست پر حکم دیا۔
 ۸۔ ۱۹۴۰ء میں دہلی میں ایک عدالت نے ایک درخواست پر حکم دیا۔
 ۹۔ ۱۹۴۰ء میں دہلی میں ایک عدالت نے ایک درخواست پر حکم دیا۔
 ۱۰۔ ۱۹۴۰ء میں دہلی میں ایک عدالت نے ایک درخواست پر حکم دیا۔

جود اور مسلمان ہزاروں کی شہرک رملی کے باوجود ایک ایک قومیں قس۔ اور اسلام کا موقع درست نہیں تھا۔ درست طریقہ وہی تھا
 جسے اقبال نے پیش کیا اور ۱۹۰۶ء سے ۱۹۳۸ء تک مسلسل لکھی آبیاری کی۔ یہ قدر اقبال کا یہ نظریہ ہے کہ اور اسلام آزاد اور حلالی اقصیٰ اقصیٰ ہے
 اسلام کے فلسفے کا محور توڑ دیا۔ جس کی وجہ سے مسلمانوں نے اس کی بارگاہی رد کردی اور اقبال کے طریقے کو دبا لیا۔ پاکستان کی تجویز جب لاٹکری نے بھی
 دی تو اور اسلام صحت یابوس ہوئے اور جب ان کے قریبی سہارے، مدھی، برہمنی، کال، کوئٹہ سے انہی کر لیا تو ان کے ہارنے کی انتہا رہی۔
 ”مناظرانِ قریب“ کے بے اہی دل تو انہیں ہر طرح کے اور اسلام ”امامِ اہل حق“ کے لئے بھی وہ اسلام کی مندرجہ ذیل قوت ہی کا انکار
 کر رہے تھے۔^{۱۶} شیخ محمد ابراہیم، اور اسلام کے وسیع مطالعے، تیسرے عشر ۱۰۰۰ء اور مذہبی خوش کی غرض کی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ اس میں سبھی امور پر
 کی ساری صلاحیتیں موجود ہیں لیکن انہیں انہی ملنے پر پہنچا صیبت ہوا۔ وہ شاہ ولی اللہ کا نظام حاصل کر کے۔ اس کی وجہ سے انہوں نے خود
 اور اسلام کی رانی اس کی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ”اسی رملی کی غرضیں اور رملی (رملی کی معنی ایک رملی سے جمع ہیں جو سبکیں“ اور اسلام کی
 بارگاہی ہے۔ اہم اس ایلے کی ایک وہ اور ہے۔ اور اسلام کا بغیر اسلامی قومیت کا محور ترک کر کے دینی قومیت پر مبنی اور
 اس کے ساتھ نظر ہے۔ لیکن انہوں نے اس کا راستہ چھوڑ دیا۔ اسلامی اہل حق نے اپنی وفادار کو دفع کر کے وہ شاہ ولی اللہ کا نظام حاصل کر لیا
 تو لیکن اپنی معروف سیاست اور اسلامی فکر میں تسلی کے باعث اس کے دینی مروجے کو منہج بچاؤ بیان کہہ کر مکلف کے مسئلوں سے اس کی اجازت میں
 باز عیر پڑھنا ترک کر دیا تھا۔

نور احمد اہل سے، سراجِ راستہ، لکھی اور اسلام کو پرستہ سمجھ رہے تھے۔ اور اسلام کے اہل حق کے ساتھ۔ لکھی اور اقبال کے مواقع اور
 اور۔ اور تو لیکن بڑی طرح اقبال کی سہری کی بلکہ دینی قومیت کے غرضوں میں اقبال کے مطالب، بلکہ سہری کے، باقی رہا جس
 لکھ کر دیا شیخ نے دیا ہے۔ ساتھ ساتھ کے اہل علم و دانش، لکھی اور اقبال کی روایت کو، ایک حد تک، منظر رکھا ہوا ہے اور اقبال پر
 انفرادیت کا سلسلہ سہا رہا۔ وہ دینی کو۔ اس کا حاصل ہے کہ انہوں نے عقائد اقبال کے خلاف ایک رسالہ بعنوان
 ”تہذیب قومیت اور اسلام“ تصنیف کیا جس میں ”تہذیب قومیت“ کے لئے اسلامی دہائی مزاحم کر کے کی کوشش کی اس سے پہلے
 ”تہذیب دین و دہن“ کا آثار چھپا دیا تھا۔ دوسری۔ کہ اس کا وہ علاحدہ دہائی کو ”شیخ الاسلام“ کا دورہ دیکھیں
 اور اہل حق رہتے ہیں، اقبال کو سنتِ تغیر کا۔ اس کے لئے رہے ہیں۔ اور اسلام کے اثرات علامتیت میں
 دلائل، بلکہ سہریوں تک وسیع ہیں۔ انہیں عادت کی، قوی تاریخ میں بھی اہم مقام حاصل ہے۔ جس انسان سے
 ”اس طرح عقائد اقبال کا منظرہ ساری سمجھ اور کے پہلوں کی ہے، اس طرح اور اسلام کا سہرا جامع سہری کے سامنے رافع ہے
 نیٹلسٹ مسلمان وادھائی جہیت سے ان کا کردار مرکزی تھا۔

اور اسلام آزاد، لکھی اور اقبال کے اثرات سراسر کام کر رہے ہیں۔ سہری دینی قومیت کی تائید
 اور عقائد اقبال کے خلاف اہم جاری ہے۔ تہذیب قومیت کی مادی پاکستانی علماء کو، دہریوں کا سامنا ہے۔ دراصل ان کا
 ذہنی مسئلہ دہائی کا سامنا ہے۔ اقبال کی مادی قومیت سے مادی ہے اللہ مادی نیٹلسٹ علماء اور دانشور نے اسلام کی رو
 میں یہ جانتے ہیں۔ اقبال پر اس کا اثر اعتراض یہ ہے کہ اقبال نے سہریوں کی قسم اور پاکستان کی تشکیل کا ذہن مایا^{۱۷}

[illegible]

۴۸۰

51

2

—

۱۔ اسے نیابت سے مطلع فرمائیے، تاکہ وہ اسے سرزنش نہ کرے۔

عقیدت کہنتی ہیں، دوسرے ریح و عواص میں مبتلا ہیں۔ ایسے کہ باوجود عظیم القریٰ کے ہیں ایک درجہ میرانی سے نکالنے میں آئے وقت ثابت ہوئے۔^{۴۲}

مقام اقبال نے حالات کے نام اپنے جواب میں لکھا:

”دوڑی صاحب نے یہ فرمایا ہے کہ آج کل خوش احوالوں سے آتی ہیں، اُور کا مقصود ان الفاظ سے صرف ایک امر واقعہ کو بیان کرنا ہے، توکل بڑی کو اختیار ہے ہوسکا، کہو کہ فرنگی ریاست کا طریقہ ایشیا میں بھی منقول ہو رہا ہے۔ اللہ اگر ان کا مقصود، خدا کہ میری مساعی میں ہی ہے، طریقے کو منقول کر لیں، تو پھر امت کی محاکمات باقی رہ جاتی ہے، کہو کہ کسی طریقے کو اختیار کرنے سے پہلے نہ دیکھ لینا ضروری ہے کہ آیا وہ اس طرح مطابق ہے یا نہی۔۔۔ اگر مکررہ بالاں کا مقصود ہے تو میں سے اوپر لکھا ہے، تو ان کے مشورے کو اپنے اقبال اور ریاست کی رو سے اس کی رو سے اور ان کے اس کی اس کی اس کے مطابق جانا ہوں، میرا یہ کہ ایسا مشورہ دہری صاحب کہ اس کے اقبال ہیں، اور وہ اقبال میری نظر پر کا امت ہو گا۔“^{۴۳}

دوڑی صاحب نے حالات کے نام اپنے دوسرے خط میں لکھا:

”میں میں سرور اقبال کا کوہ راہے میں تویں اقبال۔۔۔ میں ہیں، یہ ایک راہے میں تویں ہوئے دلی نظریہ ہر دہشت کی سر ہے، بیان نہیں کیا، کہو کہ تم کو ایسا کرنا چاہیے، میرا یہ کہو کہ میں سے کسی ذیل کے مشورے کو ذکر ہی نہیں کیا، نہ امر اور نہ اس کا لفظ ذکر کیا ہے، میرا کہ ہے مشورہ کو نکال لینا کس قدر غلطی ہے۔“^{۴۴}

دلی قومیت کا مشورہ نوہ دہری صاحب نے دیا تھا (حالات کے نام) کا پہلا خط ’اعجاز‘ میں شائع ہو گیا تھا (۱۰ اگست ۱۹۳۸ء کو رزماء اُحسان‘ میں شائع ہوا) اس کی توجہ اور خواہش حالات کو ہی تھی (حد دل میں مارا کر دیا تو ۱۸ مارچ ۱۹۳۸ء کو رزماء اُحسان‘ میں شائع ہوا) ان میں مقام اقبال نے وہاں اطلاعات کی فراہمی کو، دیکر، برسرِ صاف رہائے بڑی کردی اقبال کے لکھا کہ:

”دوڑی صاحب کے اس بیان میں جو احاطہ ’اعجاز‘ میں شائع ہوا، سرحد دلی الفاظ ہیں۔“

’اپلا اشر ضروری ہے کہ تمام مشورہاں ملک کو مسلم کیا جائے اور ان کو ایک ہی رشتہ میں دیکھ کر کے لایا جائے کہ بیرون میں کامرن ۱۱ جائے۔ ہندوستان کے قضاہ ماہر اور مشرق مال کے لئے کوئی رشتہ اتحاد سر مغرہ قومیت اور کوئی رشتہ نہیں، جس کی اس میں ہی (ولایت) ہی ہو سکتی ہے، ان کے عہدہ اور کوئی دوسری چیز نہیں ہے۔“

ان الفاظ۔ تو میں یہی سمجھا کہ دوڑی صاحب۔۔۔ لایا میں ہندو کو مشورہ دیا ہے۔۔۔ خط کے سرحد مال، عا ط سے

حالت ظاہر ہے کہ وہاں ایک است سے صاحب اس کا ذکر نہیں کیا، لایا میں ہندو کو حد بر طریقہ قومیت احیا کر کے

حق ان پر اعتراض کرنے کا ایسا رستہ ہے۔

[illegible]

مکتوبہ نسخہ ۱۱۴۸ کے سر قلم دو عالم، اہل کلامی نگینے ہیں کہ ہم ان کے ایک نامور علمی سے رابطہ دیکھ کر شری حرا سمجھتے ہیں۔ مثال کی

[illegible]

دور الطریقہ ہاں اسلام مخالف عناصر کے ترغیبات کو سمجھنے میں مدد دیتا ہے۔ علم و روش کے تابعی اس (۱۹۰۶ء) میں وہ شریک تھے۔

”کیا میں آپ سے غریب نہ سمجھوں کہ آپ نے اٹھ سو سال کے دورگناہی کی ہے جیسا کہ میں نے پہلے عرض کیا۔“

میر تقی میر جی کی ہر جگہ پر کہ انجیل کا سرا

۱۔ ہمارا یہ عالم ٹیکس میں مصروف نظر آتے ہیں ۔ اس کی وجہ آخر کا ہے ؟

۵۹ کہ الٹی آسمان پر چل رہا ہے

ہی نہیں بلکہ امر مروری ۱۹۲۸ء کی ایک فلم میں اقبال کو رحمت پور، آزادی کا نصف اور قوم کی لٹا ڈھرنے والا تہذیبیہ جوئے پر ہر ایک اشارہ ہے۔

ماگ کرا باب سے رحمت پور کی کمال

تہذیب آزادی کی گودی کس نے، سر اقبال نے

کچھ رہے تھے ڈاکٹر عالم یہ افضل حق سے

قوم کی لٹا ڈھرنی کس نے سر اقبال نے ۶۰

سائنس کیسٹ کی حالت کا سہرہ ہمارے میں کوئی سہروستانی (۱) کیا تھا۔ در سر ہونے لگا کہ سہروستانی تہذیبیہ خود کوئی تہذیب
خود کوں مرتب نہیں کر لیتے چاہے ہر روبرو بنار ہوئی۔ سہرو سہرہ پر ایک کے عالمی تھے۔ لیں راجھاؤں کے تیں محروم ہی تھے۔
ہمارے مسلم پارٹی کے روبرو کی حاجت کی۔ کہ جس طرحی ملن، (۲) اور ڈاکٹر انصاری شامل تھے ۶۱۔ حاجت بگ سے ترس میں پیش کیں
ہر روز ہر روز کراچی۔ ہر روزی حالت کٹی، ایشی ڈک اور ہر ٹیک نے ہر روبرو کی حالت کی۔

سرخ روج کا اشارہ ہے کہ ۱۹۳۱ء میں طرحی ملن۔ راکھس سے رستہ ۱۔ دیا اثر یہ سہرو مسلم اتحاد کا سازاں کے ان تاہر عمارت۔
حسب ذیل اشعار ۵ دسمبر ۱۹۴۰ء کے ہیں:

اگر بیتا کادل آجائے مغربی جی کی مٹی میں

تو خیروں کی نعلی سے وطن آزاد ہو جائے

رواداری کامل کے ہر ایک سفر میں پہنچے ہوں

ہر ایک میں جواب دیوں ہے آباد ہو جائے ۶۲

سرخ روج لگتے ہیں کہ مسلم زفا سے سرور۔ مقام اقبال ہی اب دور رہے جس کی دانش عالی سے سہرو رحمت اور ایک نام گنتی سے
کی، عموماً دیکھا جاتا ۶۳۔ مقام اقبال کے دیکھتے پرانے آنے لگی تھیں۔ راکھی وقت لیا۔ انہوں نے ۱۹۴۵ء میں 'دانش اقبال ملت' قائم کی جسے
۱۹۴۷ء میں 'الم بگ' میں جم کر دیا ۶۴۔ اسی سال مسلم لیگ کے ٹکٹ پر مرکزی مائوں سارا اعلیٰ کر رکھی منتخب ہوئے۔ سہرو سیاست کے بارے
میں ان کا نقطہ نظر اب سول گیا تھا ۶۵۔ دسمبر ۱۹۴۷ء کی ایک تقریر کے دوران انہوں نے ۶۶۔ سہرو میں یہی ایک ایسا لوگ کر بچانے کے ارادے سے
ار آ جاؤ۔ اور وہ دہ قری مغرب کی ہر روزی کا یہ گئے ۶۷۔ خرم پاکستان میں ہر روزی کا یہ گئے۔ ان سلسلے میں شادی ہی ہوتی رہی۔ جس
اشعار ران در (۱۹) دیکھا ہوئے۔ ایک شہر اور ایک شہر درج۔ کہہ جاتے ہیں۔

۷۔ بھارت میں جہیں وہی تو ہیں اک سادہ کر اک شاعری ہے

اک جہت کا پتا چلے ہے اک مگر ایشی آخری ہے

۸۔ مرا ہوا ملی نہیں کتنے بن کے رہے تھا پاکستان ۶۸

دھاکہ عالمی میں بیتنٹ لگا ہواں راہنما کی حیثیت سے مقام اقبال کی حالت کی اور ان ہر طرح طرح / اسراوات مائوں کے سیر ہے
دیکھتے پرانے کے سر اقبال کی رحمت کو مسلمانوں کے لیے نصرت قرار دیا۔

آزاد بھارت میں، نیٹلسٹ مسلمان، عقائد انجیل کے خلاف سے، فحشے کا شکار ہیں۔ یہودی دہشت گردوں کی طرف سے، ان کے ہی دوسرے عمروہ ہیں جو ایک دوسرے سے متصادد دعوے کرتے ہیں۔ ایک عمروہ طریقہ توحیت اور تصور پاکستان کی ماہرہ انجیل کو رحمت حقیر کا ہوتے جاتا ہے۔ دوسرے عمروہ کا دعویٰ ہے کہ تصور پاکستان سے انجیل کا کوئی تعلق نہیں۔ دلچسپ اور لمبا صورت حال کی وجہ سے پورا ہوتی ہے۔ ایک نیٹلسٹ مسلمان شرعہ مطہرات سے انجیل پر، فرقہ پرستی اور 'تقسیم ملک' کے خلاف سے مستثنیٰ ہوتا ہے اور کوئی یہودی اہل علم اسے منظرِ حرام دیتے ہوئے لکھتا ہے کہ انجیل پر فرقہ پرستی اور ۱۵۰۰ سال پہلے کی حاکمیت کا انحراف، سب سے گمراہ کن اور بدترین ہے اور انجیل کا تصور پاکستان سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

تمامی مسز اترقی ایشی کا ایک مسز آہنگ سے دوں صفوں 'مشترکہ تہذیبی فرقہ اور انجیل' سروری ۱۹۶۶ء کے کتابے کا 'ما' میں مطرور 'اشارہ' شائع ہوا۔ وہ لکھتے ہیں کہ ۱۹۳۰ء کے قریب۔ مس انجیل کے فرقہ کر بے یہودیتوں کی ہی سیاست میں 'بال ہوتی ہیں تو مجھ ہی دیکھو۔ اور فرقہ واریت کے شیعہ 'مردوں سے مل کر اور مشترکہ تہذیبی سیرتوں کی باسبالی فرقہ کے جانے، اپنے ٹکری سےوے کے تحت مسلمانوں کے، مشترعی علاقے شمال مغربی بھارت میں ایک آئینڈل اسلامی راستہ کی تعمیر کے علاوہ کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔ ... کہ لا مار مارواٹی کے نیچے میں بڑے برصغیر میں اسیت کسی کس طرح ہو میں علامت ہوئی ہے اور ہوتی رہے گی اثر چارے۔ شاعر شرق کو خواہ میں ہی کہی کا خیال آگے جوتا تو وہ موت سیرمی سیرمی شاعر کی کرتے۔ اپنے بھری مہم سیاست میں گمراہ کرتے۔

دوسری فرقہ پروری اور علاقہ کی بھری کی حامل عنوان تو تھوں کی حاکمیت کے سبب روتی کا جو نقشہ جاتا شاعر آج فرقہ واریت ہوا۔^{۶۵}

ان کے عنوان سے کتاب میں دیکھ کر لاش کیور 'معاذ انجیل' کے سوال کے تحت لکھتے ہیں:

"سروری ۱۹۶۶ء کے کتابے کا" میں، برصغیر تاجی مسز اترقی ایشی صاحب کا اشارہ، طرح کر بہت افسوس ہوا۔ کہ دوسری حکومت ہوئی۔ آج کل عقائد انجیل کے خلاف لکھتے اور ان پر تقسیم ملک اور ان کے نتائج کی ذمہ داری ڈالنے کے ساتھ ساتھ اب پر مسلم بنیاد پرستی کو بڑا دھم اور اپنے بھری مہم سیاست میں مرنا کر رہے، دوسری فرقہ پروری اور علاقہ کی بھری کی حامل عنوان تو تھوں کی حاکمیت کا خیال آگے جوتا تو وہ موت سیرمی سیرمی شاعر کی کرتے۔ اپنے بھری مہم سیاست میں گمراہ کرتے۔

... علاقہ نمیں ما شیعہ عقائد انجیل کا ۱۹۳۰ء کے مسلم ملک کے آباد کے ملک میں دیا گیا خطبہ وحدت ہے۔ لیکن کی فطرت میں عقائد انجیل۔ اور پاکستان کی پریس ملک انڈی نیٹوریشن کے اور ایک مسلم اکثریت کے یہودی کی ولایت کی قی جسے توڑ کر دھوکے سے آزاد پاکستان کے تصور کے طور پر پیش کر دیا۔ اور پاکستان کا تصور عقائد انجیل کے نام کی ذخیرہ نہیں تھی بلکہ امریکی ایکٹال قی۔^{۶۸}

پاکستان کی طرف سے بنیاد کو منظم کرنے کے لیے یہ نوع کا راز ہے۔ یہ کہ آزاد پاکستان کا تصور عقائد انجیل کے پیش نہیں کیا گیا یہ

عمری کی چال قی [ہیں سب سے میں ملاحظہ کیجیے ساتویں باب] چند یہ یہود سیاست دانوں اور دانشوروں کی بھری میں نیٹلسٹ مسلمان

میں یہ نوع ہمارے ہیں کہ عقائد انجیل کا تصور پاکستان سے کوئی تعلق نہیں۔ اب سے نیٹلسٹ دانشوروں میں آل ائمہ سروری اور

مظہر صہبائی بنایا جیت رکھتے ہیں۔ تاہم اس معاملہ کے دوسرے پہلو ایک نیشنلسٹ مسلمان عالم لاٹوکرہ صودی ہے جن کا مقصد انحال پر یہ اعتراض ہے کہ اقلیت نے تقسیم ہند اور قیام پاکستان کا تصور دیا اور یہ انحال کی غلط راہنمائی تھی۔
دوسرا حیران کن واقعہ بڑی تعداد میں گناہی اور گناہیہ لکھے ہیں اور اس کی تعاقب ساریت اور پاکستان میں عام طور پر دستیاب

ہیں۔ ان کے دو مقاصد ہیں، عمارت میں اچھی خامی دیکھ کر چوٹی۔ ان مقاصد کے مقاصد حسب ذیل ہیں:

۱۔ زمانہ کو پچایا ہے۔ ملک و سرحدیں ملک۔ کہ۔ ملکوں کے اسرار پر فکر کا جائزہ

۲۔ انحال کی شادی سے امت ٹس سے مس ہوئی یا نہیں؟ انحال کی عمارت کی مانت ہی نہ تھا۔

۳۔ انحال کے جواب میں مشہور مضامین شائع ہوئے۔ انحال کی شادی سے امت ٹس سے مس ہوئی یا نہیں؟ انحال کی عمارت کی مانت ہی نہ تھا۔
۴۔ انحال کے جواب میں مشہور مضامین شائع ہوئے۔ انحال کی شادی سے امت ٹس سے مس ہوئی یا نہیں؟ انحال کی عمارت کی مانت ہی نہ تھا۔
۵۔ انحال کے جواب میں مشہور مضامین شائع ہوئے۔ انحال کی شادی سے امت ٹس سے مس ہوئی یا نہیں؟ انحال کی عمارت کی مانت ہی نہ تھا۔
۶۔ انحال کے جواب میں مشہور مضامین شائع ہوئے۔ انحال کی شادی سے امت ٹس سے مس ہوئی یا نہیں؟ انحال کی عمارت کی مانت ہی نہ تھا۔
۷۔ انحال کے جواب میں مشہور مضامین شائع ہوئے۔ انحال کی شادی سے امت ٹس سے مس ہوئی یا نہیں؟ انحال کی عمارت کی مانت ہی نہ تھا۔
۸۔ انحال کے جواب میں مشہور مضامین شائع ہوئے۔ انحال کی شادی سے امت ٹس سے مس ہوئی یا نہیں؟ انحال کی عمارت کی مانت ہی نہ تھا۔
۹۔ انحال کے جواب میں مشہور مضامین شائع ہوئے۔ انحال کی شادی سے امت ٹس سے مس ہوئی یا نہیں؟ انحال کی عمارت کی مانت ہی نہ تھا۔
۱۰۔ انحال کے جواب میں مشہور مضامین شائع ہوئے۔ انحال کی شادی سے امت ٹس سے مس ہوئی یا نہیں؟ انحال کی عمارت کی مانت ہی نہ تھا۔

”وہ نیشنلسٹ مسلمان، عمارت انحال اور مشہور مضامین شائع ہوئے۔ انحال کی شادی سے امت ٹس سے مس ہوئی یا نہیں؟ انحال کی عمارت کی مانت ہی نہ تھا۔
عاجب نہ کرتے کیونکہ میر تقی میر کی ہمدردی میں مسلمانوں کے لیے۔ موقع خاک کا ایک پورے براہ کرم میں سے ہر قسم
کی تپسی، انتہائی، معافی اور دونوں سرکاریاں ماری رکھیں۔ ملک تقسیم کے نتیجے میں وہ صحت مند اور
تمام تعلیم اور وسیع امکانات سے یکسر محروم ہو گئے۔ یہی عمارت کی قیمت میں انہیں جو چیز ملی وہ صرف دو
چھوٹے چھوٹے خطہ ارضی میں محدود سیاسی انداز تھا اور“

دوسرے مضمون کا اختتام ان جملوں پر ہوتا ہے:

”اہل مذہب یہ ہے کہ انحال کی راہنمائی ہی درست۔ یہ تھی۔ انہوں نے اس راستہ پر قوم کو دوڑایا وہ
سزا کی مانت مانے والا راستہ ہی نہ تھا۔۔۔ سر مشہور ہندو مسلمانوں کے مسائل کا حل حیران کن تقسیم نہ تھا
بلکہ خود مسلمانوں کو ظلم و تفریق کے لالچے میں آگے بڑھانا تھا۔۔۔ انحال کا مقصد غلط راہنمائی لاکھیں ہے
نہ کہ راہنمائی کو قبول نہ کرنے لاکھیں۔“

شرط، اس محدود انداز سے قریح نظر کسی ایک ملک۔ میں راہنمائی کی طرح نیشنلسٹ مسلمان ہی۔
اسی جامع قسمت کو نظر انداز کر دیتے ہیں۔ وہ ہندو مسلمانوں کے مسائل کا حل حیران کن تقسیم نہ تھا۔
وہ حال انہیں معافی، عمارت انحال، سید قطب اور ابراہیم علی صودی کی قلم بردارہ دکھائی دیتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ انتہائی

اور قلمی ترقی کے اعلاات سیاسی انتظار (آزادی) کی دولت زیادہ رکھ جاتے ہیں۔ اللہ کے آدھی بیٹھنے والی سرحد میں آزاد
اسی ریاست قائم کی تھی۔ اس کا مباحثہ کے علاوہ ایک اضافی نظام ہی ہے جو آزادی کے بغیر مرد کے کارہائیں و باجائے۔
دیے گی اگر آزادی کی کوئی دھند نہیں ہے تو جہنم میں لے آئے کے لیے مرد پر کیوں کی؟

آل احمد سرور ملنے پایہ مقام اور دانشور ہیں۔ ۱۹۵۵ء میں وہ "انڈیا" میں آئے اور انڈیا پر اجم کے مرتب و مصنف ہیں۔ ان کا
مکرانہ "انڈیا" اور ان کے کتب خانے "پہلی مرتبہ ۱۹۵۸ء" میں "انڈیا" میں شائع ہوا تھا۔ تاہم ان احمد سرور بھارت میں
سہولت فلم تصور نہایت ہی مشکل و نمبر میں سرگرم ہیں اور اس وقت "انڈیا" کو چھپا کر دیتے ہیں۔ وہ "انڈیا" کو "انڈیا" کے مافی تانے کے
لیکن برقی کی تھیرے جیڑنا صرف بول لیا۔ "انڈیا" میں "انڈیا" کو "انڈیا" کے مافی تانے کے مافی تانے کے مافی تانے کے مافی تانے کے
، پہلی قوتیت کی شکل میں "انڈیا" میں "انڈیا" کے مافی تانے کے مافی تانے کے مافی تانے کے مافی تانے کے مافی تانے کے
کا ہر پار کیا جاسکتا ہے اور آل احمد سرور ہی کر رہے ہیں، چنانچہ ایک جگہ لکھتے ہیں:

ہندوستانی مسلمانوں کا ہندوستانی قومیت کی طرف تشریف نہیں لوانا کا اس کا تعزیرات کے سامنے درباریں کر کھڑا ہو
جاتا ہے۔ کیا یہ ہیں داغ کھرا ہے کہ "انڈیا" قومیت (پہلی قومیت) کے مرد میں کوئی خطرہ نہیں سمجھا۔^{۱۲}

آل احمد سرور، اپنی قومیت کو اس کی قومیت پر ترجیح دیتے ہیں۔ "قومیت کا لفظ دلی قومیت (Nationalism) ہی کے معنی
ہیں اسلئے کہ یہ ہے اور وہی دانشوری کے دور سے، قومیت کو اس سے لے کر لے جاتے ہیں۔

"قومیت آج دنیا کا سب سے بڑی طاقت ہے۔۔۔ ان دور کے وہ ہیں جن کی کمی قومیت ہے۔۔۔ اس میں دوسرے
مراہم ۱۲۰۰ سالوں سے شمار اور ملے ہوئے ہے، قومیت اس میں سے ملتی ہے۔۔۔ قومیت صرف جغرافیہ کی مرہون
نہیں بلکہ تاریخ، اہمیت، اقتصادی، ماد کا وحدت ہی ضروری ہے اور۔۔۔ سے زیادہ جھانگت کے احساس کی۔
قومیں بدلتی ہیں۔ وطن اور دارا کی مشترکہ اور قومیت سے ملتی ہیں۔"^{۱۳}

سرور لکھتے ہیں کہ "انڈیا" میں اس کی طرح قومیت کی طاقت کا پورا اندازہ نہیں کیا جا سکتا۔ "انڈیا" میں اس کی طاقت
کے ساتھ اس کی طاقت کا پورا اندازہ نہیں کیا جا سکتا۔ "انڈیا" میں اس کی طاقت کا پورا اندازہ نہیں کیا جا سکتا۔ "انڈیا" میں اس کی طاقت
لاؤتھ بطور قومیت پیش کرتا ہے۔ "انڈیا" میں اس کی طاقت کا پورا اندازہ نہیں کیا جا سکتا۔ "انڈیا" میں اس کی طاقت

یہ ضرور کہا جاتا ہے کہ "انڈیا" میں اس کی طاقت کا پورا اندازہ نہیں کیا جا سکتا۔ "انڈیا" میں اس کی طاقت

والی کی "انڈیا" میں اس کی طاقت کا پورا اندازہ نہیں کیا جا سکتا۔ "انڈیا" میں اس کی طاقت

کہ "انڈیا" میں اس کی طاقت کا پورا اندازہ نہیں کیا جا سکتا۔ "انڈیا" میں اس کی طاقت

آل احمد سرور کا الجہ یہ ہے کہ انہیں یہ شکایت تھی کہ جہنم میں لے آئے کے لیے مرد پر کیوں کی؟
اتنے قریب ہیں جہنم میں لے آئے کے لیے مرد پر کیوں کی؟
اسلئے کہ انہیں یہ شکایت تھی کہ جہنم میں لے آئے کے لیے مرد پر کیوں کی؟
اسلئے کہ انہیں یہ شکایت تھی کہ جہنم میں لے آئے کے لیے مرد پر کیوں کی؟

1

[illegible]

اس سے پہلے، اسی طرح، کما استعجال اس میں اصرار کیا تھا۔ اس کی اصراری ناسبت، اقبال، ان کے سیاسی تعقوتات جو رہا ہے، ۱۹۰۹ء میں، دلی غلط ہے، شائع ہوئی۔ یہاں سے لکھے ہیں کہ اقبال کے سنوں الفٹ میں لیکن اس کے سیاسی بیانات اور وہ ٹی کے بے شعری درست ذرا نہیں ہے (تعقوت کی جگہ بیانات اور وہ ٹی کے "راہ طوائف" میں) اقبال کے سیاسی تعقوتات کو سمجھنے کے لیے اس کی ستر کی طور پر دوسرا کرنا چاہیے۔ (سامری سرط) ستر میں سیاسی جاہل (م) جس پر نے اس (اسا نہیں ہے) اس لیے قاضی سے (ام) دلوام کی ہے۔ (امانی مامہ سرری مروت) اصل میں اس دلوام سے تعقوت پاکستان، جمہوریت، مذہب اور سپرستان سیاست پر کھلا، مگر اظہار خیال کا ہے۔ (تعقوت پاکستان، جمہوریت، مذہب۔ اور سپرستان سیاست پر دوسرے موضوعات کی طرح، اقبال کی اردو داری شاعری، اردو اور انگریزی ستر شمول مفاس، دلوام، بیانات اور بیانات — کریشی نظر کا ضروری ہے۔)

پہلے باب میں مس احمد نے صاحبیں کے نام اقبال کے تین نظموں کے اشعار پیش کیے ہیں، جن میں سے دوسرے عطایں، اقبال نے،
ابن اللہ آبادی کو میر کو "معلم ہوئے کی تہنیت" کہا ہے۔ بڑی کتاب کی تصنیف کا باعث اقبال اقبال کا اپنی قلم ہے جسے "شہادت" کے طور
پر بیان کیا گیا ہے۔ دوسرے باب کا عنوان "نصرت پاکستان" ہے۔ اس احمد نے اقبال کے دلوں نام قلمپس، حلقہ اولہ آباد (۱۹۲۰ء) اور
حلقہ لاہور (۱۹۲۲ء) کی سادہ پرہیز شدہ اشعار کے "پاکستان" اقبال کی پس منظر۔ وہ صرف سپردستان کے انور ایک مسلم ہوئے
کی تحریر تھی۔ (ان کے مکملے کا نام، انور، ابوبہد، ۲، نصرت پاکستان، دہلی منوں "سپردستان" کے اور مسلم ہوئے کے تحت لیا گیا ہے۔)

۱. "تہنیت" اقبال کا دوسرا پہلا نثری "۱۹۲۰ء میں شائع ہوئی" مصنفوں کے طور پر شائع ہوا اور قلمی جوہر کے مطابق
شائع کریم کے موجود یہ نثری کتاب ہے جس کی میں، اقبال پر، صاحبزادہ اور جمع کیا گیا ہے۔ "تہنیت" صنفی سلسلہ ہی ہیں
اشتراک دہیں، یہ کہتے ہیں، ان کے اقبال کی علامت اور آئینہ ہو گیا ہے۔ انہوں نے "تہنیت" سے رادہ، اپنی قریب و غایت کو پیش نظر رکھا ہے اور
ان اشعار کے معمول کے لیے معمولی طرحوں سے لیا گیا ہے۔ مثلاً "تہنیت" میں کہ اقبال سرسبز ہے جسے لوہے زرد ہو کر کہ سے لائق نظر آتی
نکہ کتاب کا مطالعہ کی ۹۸ میں صنفی کے دوسرے تہنیت تاخیر حسب حال ہیں۔

۱. اقبال دہری شخصیت کے مالک تھے ۹۹

۱. اقبال اور اقبال کی کم دہریں ایک۔ ہی رائے میں مطالعہ میں کہ "اللہ میں مگر تیار ہوئے۔"

۲. اقبال دہری شخصیت، دہریہ کے ماہر اور دہریہ سیاست دان ۹۹

۳. اقبالوں کے دہریہ میں شریک ہو کر علم مسا اور ملا۔ یا ملکی سراسر دہریہ کا ثبوت ہے ۹۹

۴. "۱۹۲۰ء اور آزادی پسند کی مشترکہ فکر" میں احمد نے "کرمشکوک" شہر، ۹۹

۵. "اللہ آباد، پاکستان" کے تصور سے اقبال مدلل ۹۹

سپردستان میں "تہنیت" ہے۔ یہ۔ ان میں جیل بھری اقبال میں ہیں، "تہنیت" جیل بھری کہا جاتا ہے۔ انہوں نے "تہنیت" کو سورتی میں،
۱۹ دسمبر ۱۹۲۹ء کو، اقبال صوفی قربانیت کے "مناجی" ایک "ن۔ اقبال کی "تہنیت" کی تھی۔ "تہنیت" نے اپنے "تہنیت" کے دوران کہا
کہ میں خود تہنیت میں اقبال کا سپرد ہوں ان کے "دہریہ" سے "۱۹۲۰ء" رکھتا ہوں۔ اسے سپردستان ہی کے لیے نہیں لوری دیا گیا ہے
زیراک "مناجی" میں میں "ن۔ تہنیت" کو "ن۔ تہنیت" کے "ن۔ تہنیت" کے "ن۔ تہنیت" سے ہیں (الواظاف) کے "مورس" کے "ن۔ تہنیت" کا "ن۔ تہنیت"
ہیں۔ اقبال کی شاعری میں قومی منافرت کا گڑا اور ہے، ایک "ن۔ تہنیت" میں "ن۔ تہنیت" ہے، ان کے "ن۔ تہنیت" کو "ن۔ تہنیت" ہے ۹۹
نہی سے "ن۔ تہنیت" سے "ن۔ تہنیت" میں "ن۔ تہنیت" کے "ن۔ تہنیت" ہے، "ن۔ تہنیت" میں "ن۔ تہنیت" ہے، "ن۔ تہنیت" میں "ن۔ تہنیت" ہے
ن۔ تہنیت سے اقبال کا "ن۔ تہنیت" ہے، "ن۔ تہنیت" میں "ن۔ تہنیت" ہے، "ن۔ تہنیت" میں "ن۔ تہنیت" ہے، "ن۔ تہنیت" میں "ن۔ تہنیت" ہے
اقبال کے "ن۔ تہنیت" سے "ن۔ تہنیت" میں "ن۔ تہنیت" ہے، "ن۔ تہنیت" میں "ن۔ تہنیت" ہے، "ن۔ تہنیت" میں "ن۔ تہنیت" ہے، "ن۔ تہنیت" میں "ن۔ تہنیت" ہے
شاعری جلیبت سے وہ "ن۔ تہنیت" کا اور "ن۔ تہنیت" شاعری جلیبت سے اس کا "ن۔ تہنیت" ہے۔ اقبال کے "ن۔ تہنیت" میں "ن۔ تہنیت" ہے، "ن۔ تہنیت" میں "ن۔ تہنیت" ہے
ن۔ تہنیت ہے۔ "ن۔ تہنیت" میں "ن۔ تہنیت" ہے، "ن۔ تہنیت" میں "ن۔ تہنیت" ہے، "ن۔ تہنیت" میں "ن۔ تہنیت" ہے، "ن۔ تہنیت" میں "ن۔ تہنیت" ہے ۹۹

لاٹری فارم کر: طمہ دیا گیا کہ اس میں مسٹروں کے آگے ہاں دیا ہے۔

۴۱۔ ایک عظیم داک : یہ مقالوں کا نہیں نہ تھا راجوں کے نصرت میں آ گیا۔

۱۳. "ماں لہو ارشانی کی" اس شعر کو اشاعرہ سرکاری درجہ تسلیم مانتا تھا۔

حوالے اور حاشی

۱. عالمگیری جلد ۱ ص ۱۶۱۰ کا حوالہ ہے۔ ۱۶۱۰ھ میں ۱۷۰۱ء میں مولانا علی قاری نے اپنی "موسمات" میں اس خطے کی تاریخ اور خبریں ۱۱۹۰ھ بتائی ہیں۔ [۲۸ ص ۲۸] اور اس کا تعلق جو کہ شیعہ اردو مسلم لبریری علی گڑھ سے ہے اور مولانا ابوالفضل علی گڑھ کے لکھا ہے کہ اس میں ایک ایسی ٹیوٹ ٹیوٹ اور دوسرے دلائل سے یہ مراد لکھا گیا ہے کہ اس خطے کے تاریخ و مظاہر، فزونی تیاک (موسم) میں ہے لیکن حوالہ ابوالفضل علی گڑھ کے یہ خطہ ۱۱۹۰ھ میں لکھا گیا تھا (موسم ص ۱۶۱۰) ساری ماحول کا حوالہ کسی نے نہیں دیا۔
۲. سترھن ریاست لکھتے ہیں کہ ۱۶۲۲ء کو گورکھ پور کے سربراہ نے مولانا علی گڑھ سے لاٹری کا سونپ لیا۔ ۱۷۱۱ء میں ۱۷۱۱ء میں لاٹری لگائی اور ایک مسابقتی فٹ بال ٹیم کے ساتھ چلی گئی۔ شائع میں آئی گئی۔ شائع کے ساتھ آئی گئی۔
۳. مولانا علی گڑھ کے لکھتے ہیں کہ ۱۶۲۲ء کو گورکھ پور کے سربراہ نے مولانا علی گڑھ سے لاٹری کا سونپ لیا۔ شائع میں آئی گئی۔ شائع کے ساتھ آئی گئی۔
۴. مولانا علی گڑھ کے لکھتے ہیں کہ ۱۶۲۲ء کو گورکھ پور کے سربراہ نے مولانا علی گڑھ سے لاٹری کا سونپ لیا۔ شائع میں آئی گئی۔ شائع کے ساتھ آئی گئی۔
۵. مولانا علی گڑھ کے لکھتے ہیں کہ ۱۶۲۲ء کو گورکھ پور کے سربراہ نے مولانا علی گڑھ سے لاٹری کا سونپ لیا۔ شائع میں آئی گئی۔ شائع کے ساتھ آئی گئی۔
۶. مولانا علی گڑھ کے لکھتے ہیں کہ ۱۶۲۲ء کو گورکھ پور کے سربراہ نے مولانا علی گڑھ سے لاٹری کا سونپ لیا۔ شائع میں آئی گئی۔ شائع کے ساتھ آئی گئی۔
۷. مولانا علی گڑھ کے لکھتے ہیں کہ ۱۶۲۲ء کو گورکھ پور کے سربراہ نے مولانا علی گڑھ سے لاٹری کا سونپ لیا۔ شائع میں آئی گئی۔ شائع کے ساتھ آئی گئی۔
۸. مولانا علی گڑھ کے لکھتے ہیں کہ ۱۶۲۲ء کو گورکھ پور کے سربراہ نے مولانا علی گڑھ سے لاٹری کا سونپ لیا۔ شائع میں آئی گئی۔ شائع کے ساتھ آئی گئی۔
۹. مولانا علی گڑھ کے لکھتے ہیں کہ ۱۶۲۲ء کو گورکھ پور کے سربراہ نے مولانا علی گڑھ سے لاٹری کا سونپ لیا۔ شائع میں آئی گئی۔ شائع کے ساتھ آئی گئی۔
۱۰. مولانا علی گڑھ کے لکھتے ہیں کہ ۱۶۲۲ء کو گورکھ پور کے سربراہ نے مولانا علی گڑھ سے لاٹری کا سونپ لیا۔ شائع میں آئی گئی۔ شائع کے ساتھ آئی گئی۔
۱۱. مولانا علی گڑھ کے لکھتے ہیں کہ ۱۶۲۲ء کو گورکھ پور کے سربراہ نے مولانا علی گڑھ سے لاٹری کا سونپ لیا۔ شائع میں آئی گئی۔ شائع کے ساتھ آئی گئی۔
۱۲. مولانا علی گڑھ کے لکھتے ہیں کہ ۱۶۲۲ء کو گورکھ پور کے سربراہ نے مولانا علی گڑھ سے لاٹری کا سونپ لیا۔ شائع میں آئی گئی۔ شائع کے ساتھ آئی گئی۔
۱۳. مولانا علی گڑھ کے لکھتے ہیں کہ ۱۶۲۲ء کو گورکھ پور کے سربراہ نے مولانا علی گڑھ سے لاٹری کا سونپ لیا۔ شائع میں آئی گئی۔ شائع کے ساتھ آئی گئی۔
۱۴. مولانا علی گڑھ کے لکھتے ہیں کہ ۱۶۲۲ء کو گورکھ پور کے سربراہ نے مولانا علی گڑھ سے لاٹری کا سونپ لیا۔ شائع میں آئی گئی۔ شائع کے ساتھ آئی گئی۔
۱۵. مولانا علی گڑھ کے لکھتے ہیں کہ ۱۶۲۲ء کو گورکھ پور کے سربراہ نے مولانا علی گڑھ سے لاٹری کا سونپ لیا۔ شائع میں آئی گئی۔ شائع کے ساتھ آئی گئی۔
۱۶. مولانا علی گڑھ کے لکھتے ہیں کہ ۱۶۲۲ء کو گورکھ پور کے سربراہ نے مولانا علی گڑھ سے لاٹری کا سونپ لیا۔ شائع میں آئی گئی۔ شائع کے ساتھ آئی گئی۔
۱۷. مولانا علی گڑھ کے لکھتے ہیں کہ ۱۶۲۲ء کو گورکھ پور کے سربراہ نے مولانا علی گڑھ سے لاٹری کا سونپ لیا۔ شائع میں آئی گئی۔ شائع کے ساتھ آئی گئی۔
۱۸. مولانا علی گڑھ کے لکھتے ہیں کہ ۱۶۲۲ء کو گورکھ پور کے سربراہ نے مولانا علی گڑھ سے لاٹری کا سونپ لیا۔ شائع میں آئی گئی۔ شائع کے ساتھ آئی گئی۔
۱۹. مولانا علی گڑھ کے لکھتے ہیں کہ ۱۶۲۲ء کو گورکھ پور کے سربراہ نے مولانا علی گڑھ سے لاٹری کا سونپ لیا۔ شائع میں آئی گئی۔ شائع کے ساتھ آئی گئی۔
۲۰. مولانا علی گڑھ کے لکھتے ہیں کہ ۱۶۲۲ء کو گورکھ پور کے سربراہ نے مولانا علی گڑھ سے لاٹری کا سونپ لیا۔ شائع میں آئی گئی۔ شائع کے ساتھ آئی گئی۔

سے لامل بنائی کے ساتھ بہرہ و محبت کا بیجاں باغ و لیں درون کے ساتھ مل کر ایک جیش ہر جائیں
(ابراہیم آزاد، ایک چھوٹے شخصیت، صفحہ ۲۲۸)

۱۶۔ جے رہے کہ ۱۹۱۲ء سنزوں مسلمانوں کے اتفاق کی بدولت کی سی "دو توں" کا رواج ملے ۱۹۱۲ء میں ایک قوم نے کی تھیں کر رہے
تو۔ ایک غیر دینی تربیت کی نگرانی بنیادیں استوار کرنا کے لیے "نئی نثری" کا سہارا ہی لے رہے ہیں۔

۱۷۔ حوج کوثر، صفحہ ۲۵۵

۱۸۔ خطبات (الواکلام) آزاد، ایم، ص ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳

۱۹۔ کہتا رہا میں اشغال اور الواکلام کی ہر راز ایک ہی معانی تھی۔ اشغال ۱۹۰۶ء میں کہا تھا:

فرہ سارے جہاں سے وہی کو عرب کے معارفے بنایا

ہمارے معارفے کی اتحاد وطن ہے (اشترقی کا) اشغال صفحہ ۱۹۶۔ خطبات اشغال صفحہ ۱۳۶

الواکلام ۲ بیان اور حاتم اشغال کا یہ شعر کس شعر مشابہ ہیں:

چین و عرب ہمارا ہندوستان ہمارا

مسلم ہیں ہم، وطن ہیں سارا جہاں ہمارا (نثر، تلی، مانگ، دراز)

۲۰۔ ابراہیم آزاد، ایک چھوٹے شخصیت، صفحہ ۳۶۸

۲۱۔ تفصیل کے لیے دیکھیے، کتاب "مکرر"، صفحات ۲۵۴-۲۵۵۔

۲۲۔ ابراہیم آزاد نے "آوازِ نثر" میں لکھا ہے کہ مسلم ملک مرت سربہ کی یاد پر سفر نہیں ہو سکتے۔ اسی بات کہنا مولوں کے
اتہ سے بڑا کریم ہے۔ اپنی صوفی کے سراسر مروت اسلام کی یاد پر صوفیوں کو ایک ریاست میں مسلک کرنے میں کامیاب رہا۔

(جوانہ تقسیم ہند، مہر و حیران، صفحہ ۱۲)

۲۳۔ حوج کوثر، صفحہ ۲۹۲

۲۴۔ ڈاکٹر "ج" ہادر گرڈ نے ابراہیم آزاد کی بیان کی یاد پر کہ "سہو ہوتا یا مسلمان ہوتا" کا اردو خیال اقبیہ ہے، اس کو بڑی
مہارت اور آہستہ سے سناؤ ہے کہ خلق نہیں ہے۔ "عالم پرورد" کا یہ ہے کہ اس سے سیکولرزم کی یاد بڑی ہے۔ (ایڈیٹڈ صفحہ ۶۱)

۲۵۔ حوج کوثر، صفحہ ۲۷۳

۲۶۔ دیکھیے، اشغال (الواکلام)، حیدر، شمارہ نومبر ۱۹۹۵ء، صفحات ۳۰۳، ۳۰۴ اور ۵۱، ۵۵

۲۷۔ حیدر، عمر، صفحہ ۱۰۶

۲۸۔ کیا ہے اشغال اور، صفحہ ۲۵۴۔ "علم کا مومن ہے" اور "وہ" "دعا شمار" ہاں درج کیے گئے ہیں

نہیں تجھ کو تاریخ سے آگے کیا؟ غفلت کی کرنے لگ کر عروسی!

نورین، خدیجہ، جس کو اپنے لیے مسلمان کرے، شک وہ پادشاہی!

۲۳. مائیکل ڈیویس، مشیر حسن خن، صفحہ ۲۳

۲۴۔ ۲۵۔ دیکھیے، مضامین قرنی، معدوم، مرتبہ قمر سرور، صفحات ۲۲۵، ۲۲۶

۲۶۔ ۲۷۔ انوار خیال، منظم انان مہرچی، صفحات ۱۳۳، ۱۳۵

۲۸. مضامین قرنی، صفحات ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۵

۲۹. حیات اقبال کے فنی گوشے مرتبہ قمر حسن خن، صفحہ ۵

۳۰. انوار خیال، صفحہ ۱۳۶

۳۱. جواد چرخ قر، صفحات ۵۶۹ - ۶۰۰

۳۲. رحمت کے بلے، دیکھیے، (۱) علم عربی، تولیت، مشہورہ ماہنامہ، سیر ۱۱۱، ص ۵۵، مشہور اقبال، ص ۲۲۲

۳۳. اقبال کے طور پر دیکھیے، ہراغ قر، مرتبہ ناجی قر، ذرا لکھی، ص ۵۶۹

۳۴. "مکتوبہ قربیت اور اسلام"، مضامین احمد علی، صفحہ ۲۲

اس باب سے ثابت ہے کہ وہ امری یورپی نیتوں پر مطرب کی غایت کر رہے ہیں۔ اس مطرب کی ترمیم، مقدمہ اقبال

کو رشتہ تین تیس برس سے زور ہے۔ انہوں نے بہ شعر ۱۹۰۹ء میں کہا تھا۔

مراہ مارے جوں سے کل کو عرب کے صحرانے بنایا

ماہمارے حصار ملت کی اتحاد وطن پس ہے (دیکھیے، حاشیہ ۱۳)

۳۵. دیکھیے، مقدمہ اقبال کا دوسرا خط، لاہور کے (۱)۔ کتاب مرکور، ص ۱۸

۳۶. کلیات اقبال اردو، صفحہ ۶۹

۳۷. مکتوبہ قربیت اور اسلام، صفحہ ۲۹

وہ امری لکھتے ہیں "اگرچہ کہ میں قربیت کی لمبی لمبی افکار پر راجع کر منظر اعلیٰ سے ثابت اٹھا نا چاہتا تھا، مگر

جناب ڈاکٹر صاحب مرحوم و مغفور کے دھمکی کی خبر شائع ہو گئی۔ لہذا۔ ایک لکھنؤ اور مولانا مع جوئے ... اسباب کے تھے بڑیاں

کر رہے تھے ... عربی مسلم بڑا کہیں اپنی معلومات اور خیالات کو مرور بالعموم ملک کے سامنے پیش کر دوں۔"

۳۸. ماہنامہ "الترتیب"، عربی و اقبال تبصر، صفحہ ۲۵۲

۳۹. اپنے ماں میں مشہور ولی قربیت کی تولیتیں وہ امری، یہی تھی اور جو ان کے چپے خط باک طاعت میں موجود ہے، اہل کی مرکورہ

علم کی سادہ ہے۔ یہ مسلم کسی، نہا پر دیکھنے کی ایک برہنہ کی گئی۔ اقبال "قوم اور ملت" کا لفظ ملو شراکت مکتوبہ قیس مرحوم

سے اقبال کر رہے تھے۔ مثلاً ۴ ماہمارے صابر ملت کی اتحاد وطن نہیں ہے اور ماں ہے نہ یکہ میں قوم رسول مثنیٰ

نفس کے لئے دیکھیے، سانویں باب لاہری مہوں "معاہدہ اور ان کے سرکاروں کے اسرار صاب"

۴۰. وہ امری کا یہ خط "مکتوبہ قربیت اور اسلام" میں صفحات ۳، ۴، ۵، ۶ درج ہے۔

۱۱۔ مزدات اقتصادات کی تحصیل کے لیے دیکھیے، "انتال اور حدودی کاغذی مصلحت اور مصلحتات ماں موری، ص ۹۱،

۱۲۔ ۱۵۱۰ م، "مقررہ قومیت اور اسلام"، صفحات (۱۵۱۵-۱۵۱۶)، ۱۸، ۲۰، ۲۳-۲۴

۱۳۔ مسند حریت، صفحہ ۱۰۷، جواز فکر، ص ۲۴۴

۱۴۔ دیکھیے، جواز فکر، ترجمہ تائی فکر، ج ۱، ص ۲۳۰

۱۵۔ ۱۸۔ "الترتیب"، مری و انتال، ص ۳۳۹، ۳۵

۱۹۔ مقتضای شیخ الاسلام، ج ۱، صفحات ۱۲۱-۱۲۲

۲۰۔ اردو ملک، ریونیو، نئی دہلی، دہائی اگست ۱۹۶۸ء، (پروٹسٹنٹس کی کتاب "کتاب اقدس اعلیٰ پر تبصرہ") ص ۱۳

۲۱۔ "اگر اس سرگرمی کا شائبہ براری ڈالنا ہے" مولانا اشفاق احمد نے فرہنگ میں لکھا ہے

۲۲۔ انتال، بک، مسلم سائی، ص ۷۹، ۵۴۔ جواز فکر، ص ۲۳۰

۲۳۔ ۱۵۵۰۔ انتال اور افریقی، جعفر بلوچ، صفحات (۱۵۱۵-۱۵۱۶)، ۱۸، ۲۰، ۲۳-۲۴۔ "مقررہ قومیت اور اسلام"، ص ۹۱، دیکھیں کہ "مقررہ قومیت اور اسلام"

۲۴۔ ایک شمارہ میں دہشت کے نام پر حضرت مسیح موعودؑ کی طرف سے لکھا گیا تھا، "مقررہ قومیت اور اسلام"۔

۲۵۔ ۱۵۵۰۔ ایضاً، صفحات (۱۵۱۵-۱۵۱۶)، ۱۸، ۲۰، ۲۳-۲۴

۲۶۔ ایضاً، ص ۷۹۔ "اگر اس سرگرمی کا شائبہ براری ڈالنا ہے" مولانا اشفاق احمد نے فرہنگ میں لکھا ہے

۲۷۔ "اگر اس سرگرمی کا شائبہ براری ڈالنا ہے" مولانا اشفاق احمد نے فرہنگ میں لکھا ہے

۲۸۔ "اگر اس سرگرمی کا شائبہ براری ڈالنا ہے" مولانا اشفاق احمد نے فرہنگ میں لکھا ہے

۲۹۔ ۱۵۵۰۔ ایضاً، صفحات (۱۵۱۵-۱۵۱۶)، ۱۸، ۲۰، ۲۳-۲۴

۳۰۔ ایضاً، صفحات ۱۲۱-۱۲۲

۳۱۔ ۱۹۳۱ء کے دوران بینٹلٹ ملا کے مصلحت میں غلامی ماننے کا:

رسول اللہؐ کے مگر میں یہ کیا انتخاب آیا

اگر مجھے یہی کیا، مگر میں یہ کیا کر رہا ہے

خدا ہی جانتا ہے جس کی لڑائی کیا ہو

مرا سے جس کی مرضی ہے راجہ کا سراپا (انتال اور غلامی ماں، ص ۱۲۱)

۳۲۔ یہ ہے کہ اس طرح منتخب ہونا کہ غلامی اور بائیس کے آزاد ہونے میں بہت فرق ہے اور جہاں جہاں

آزاد ہوا ہے، وہ کسری کے مصلحتوں کی طرح، مرکزی فتح و فوج کے مصلحت کا مظاہرہ ہے۔ یہ وہی ہے جس میں غلامی

پھر اگر اس کا فائدہ ہے، یہ مصلحت کا سراپا ہے اور اپنی جہتی کو سمجھ سنبھال قومیت میں مگر دینے کو یہ وہی ہے

۳۳۔ "مقررہ قومیت اور اسلام"، ص ۹۱، دیکھیں کہ "مقررہ قومیت اور اسلام"۔

۶۸. کتاب خانہ ، ج ۱ ، ۱۹۱۶ء صفحات ۵۵۱، ۵۴۲، ۵۴۳

۶۹. دونوں کی تصانیف کے مترجمے ترک ، انگریزی ، ہندی ، اردو ، فارسی ، ترکی اور دیگر مسلمانوں و غیر مسلموں میں پھیل چکے ہیں ۔ حکومت پاکستان
انت کتب سہرت کے مقابلے میں ان کی کتاب "تیسرا سلسلہ" کو بدنام (عام) مل چکا ہے ۔ (پروٹس کے اردو معین اور شہزادہ صفحہ ۵۹۱-۵۹۰)

۷۰. ایٹل ریویو ، نومبر ۱۹۹۵ء ، صفحہ ۳۶

۷۱. ایٹل ریویو میں یہ تحریر ایک طرح سے سوج کا مظاہرہ کر رہی ہے ۔ انہوں نے یہ بات نظر انداز کر دی کہ امریکہ اور یورپ کے
ہندوؤں کی ۔۔۔ سے لڑی فوجیں اسرائیلی سلسلے کا بنیاد تھا ۔۔۔ اور انہوں نے اقتصادی ترقی سوری کاروبار کی بنیاد پر
کی ۔ کیا ، قانون کو اس کا کرنا چاہیے ؟ یہ کہنے میں تاخیر نہ ہو ، پاکستان اور متحدہ عرب امارت کے بنیاد سے عاریت مسلمانوں کی ترقی
ہیں ، ماحول کیوں ؟ انہوں نے کہا کہ انہوں نے کہا کہ وہ مسئلہ ہندوؤں کے تھپتھپانے میں ہیں ۔ وہ مسائل پاکستان
- حل ہیں ہر ۔۔۔ اثر پاکستان اور متحدہ عرب امارت کے مابین نہ ہوتے تو متحدہ عرب امارت میں ان کے مسائل اور انہوں کے مسائل میں ہندوؤں کی
تھپتھپانے میں ہوتے ۔۔۔ (یہ سلسلے میں سربراہان کے لیے دیکھو ، انہوں نے کہا کہ وہ دنیا میں وسیع تر رواج سے گزری)

۷۲. ایٹل ریویو ، ۵۵

۷۳. ایٹل ریویو میں یہ سلسلہ ہے ۔ بنیاد پاکستان اس میں ایٹل کی رہنمائی برائے کی ضرورت تھی ۔ ایک ضرورت کو
دیکھ کر کیا سارا ، اور پاکستان میں تھپتھپانے کا سلسلہ جاری ہے ۔۔۔ اور یہی تھپتھپانے کا سلسلہ ہے ۔۔۔ ہندوستان کے مسائل
کو دیکھ کر کیا سارا ہے ۔۔۔ (سوال کے لیے دیکھو ، سائونڈ ۱ - میں معقول یہ وہ پاکستان نہیں)

۷۴. ٹیکسٹ ، آل انڈیا ، ۹۰

۷۵. ایٹل ، صفحات ۸۹ ، ۹۲ - آزاد مارچ ۱۹۴۷ء کے امریکا کے قریب (انڈیا) اور انہوں نے مشترکہ (ہندو مسلم) سہولت
کے سلسلے کو شمار کیا ۔ اپنے شہر میں انہوں نے ایٹل اور انہوں نے کہنے میں "میں سرور سے وہی نوعیت کو لے وقت کی راگی اور اسلام
کے مابین تھپتھپانے کا ۔۔۔ (انہوں نے ایٹل ، صفحہ ۵۵) اب وہ خدا بے کسی مشترکہ نازم و تھپتھپانے کی بات کرتے ہیں ۔۔۔ لائون اور
ہندوؤں کی نازم اور تھپتھپانے کے سلسلے میں متعلق ہیں ۔۔۔ اور تھپتھپانے کے سلسلے میں سرور اور لا [سرور] کی مثالیں
ہیں ۔۔۔ عرب اور ہندو مسلم تھپتھپانے کی مشترکہ راہیں ہیں لیکن ہندوؤں کے اردو کی تھپتھپانے اور عمارت میں اردو کو ضرور کیا سارا ہے
۷۶-۷۵. انڈیا ریویو ، صفحات ۸۳ ، ۸۲

۷۶. ٹیکسٹ ، صفحہ ۸۸

۷۷. انڈیا ریویو ، صفحہ ۸

۷۸. ٹیکسٹ ، ۹۰ - سرور کے کسی الزام کے باوجود کے ۔۔۔ دیکھو ، سائونڈ ۱ - میں معقول ، ٹیکسٹ ، ۸۳

۷۹. مثال کے طور پر دیکھو ، ۱۰ ، ۱۲ ، ۱۳ ، ۱۴ ، ۱۵ ، ۱۶ ، ۱۷ ، ۱۸ ، ۱۹ ، ۲۰ ، ۲۱ ، ۲۲ ، ۲۳ ، ۲۴ ، ۲۵

بزرگ ایٹل یکہ مسلم مسلمان مگر مقتدر ہندو شہزادہ ، غلام ، صوط

ان بات کے ماحول کے لیے دیکھے ساتواں باب ۲، آئینہ پاکستان، ممبرانہ "نعمت سہری" کی تحریروں میں دوسروں سے پیش کی ہے اور پاکستان کے اولین نمبر، جو دعویٰ رخصت علی۔

۱۰۲۔ مہم مصطفیٰ شاہ، "سردہ کراچی" کے مدیر اور اشرف رہے ہیں۔ کچھ ہیں کہ ۱۰ اشغال کم سہوں میں ایک ماسٹنگ شاہ اور اپنے استاد بیٹے کی طرح پائیل۔ (سردہ کراچی، جلد ۱۰، شمارہ ۲۵) "عش" اور اس کی شہرت پرست اشغال کا سہوہ کے اسم سے

کوئی تعلق نہیں۔ (سردہ کراچی، ۸۹، ۱۹۸۷) "ماہر مظلوم اور مظلوم اشغال کی مصلحت اور بڑی مصلحت تھی۔" (ایضاً، جلد ۶، شمارہ ۲) "پاکستانی ماحول میں انہی ہی سے بعض سماجی کمزوریاں اور مسائل وجود میں آئے ہیں۔ انہی بہت سے مصلحت اور منفعت ماحول سے بہتوں اور

ماحول کو آسائش دینے کے لیے اسم ایک بہت کمزور، ماحول "شاہ" (ایضاً، جلد ۵، شمارہ ۱) "تصانیف کے لیے دیکھیے، عجائبات کی کتابیں" ۱۰۳۔ وفاقی وزارت کا منصب ملنے کے بعد اسم مصطفیٰ شاہ نے سات امارتوں اور رسالوں میں ریسرچ آئے۔ مثلاً "دیکھ،

"ہلک" ۱۲ جولائی ۱۹۸۹ء۔ "نورائے وقت" ۲۵ جولائی، ۳ جولائی، ۸ جولائی، ۱۸ اگست ۱۹۸۹ء۔ "ریڈی" ۲۳ تا ۲۹ جولائی، ۱۳ تا ۱۴ جولائی ۱۹۸۹ء۔ "آخری ملام مصطفیٰ شاہ نے راجی میں "دی ہرمن" بزرگرا میں ماحول پر مبنی کتابیں لکھیں۔ (دیکھیے

روزنامہ مساعدا، مورخہ ۱۲ نومبر ۱۹۸۹ء) ان کے بیان کا ماحول کا کما۔ (روزنامہ "مورخہ ۱۲ نومبر، جلد ۱۳، نومبر ۱۹۸۹ء)

بعض دوسری مقامات بھی اشغال کے ساتھ ظالم ردارکھا ہے۔ امرامی ؟۔ میں ، اپنی تدبیر اور خطوں کے درمیان سرخوردار کیا اور دیوبندی مسلک کے علماء کے علاوہ اپنی تشیع و مسرات ہی ، سب کوئی خاص گنتہ یاں کرنے سے اس اثر ، اشغال کے اشتعالوں کی موجب رہاں برآیا ہے۔ تاہم دوسری علماء نے کراہنے کے اشغال کی روپائی سے سرپرور مائثرہ ہیں (مثلاً) بلکہ جس علماء نے اشغال کے ملامت لکھا ہے اور اشغال شکی کی کہ جس کی ہے۔ مولا استر مایں مری اور مولا ابراہیم مری بیت الامرتلما سے دوسری علماء کو کافی استغاثہ ہیں۔ دوروں اور اشغال : تاہم ہیں۔ دوسری گنتہ : سر کہ سب جو ہیں معی ملامت اشغال سے ان کے لیے اراکی ہیں کہ اشغال کے مولا تاہم ہیں البزری کی پیروی تو ہم پرستی کے ملامت ہیں اشتعال کا مظلوم لکھا خود ارماس عازر کہ ملامت دو میں شامل ہے۔

’بیلنسٹ سٹان‘ اور ہر مہرہاں مقدرہ پہلویاں توفیق کے بلور دار علی کا ذکر پہلے صفات میں آچکا ہے۔ یہ بلور دار علی اہل
کے مخالف ہیں ہی، جو علی مسلمانوں کی اہل توفیق اور مقدرہ پاکستان کے حلقہ میں ہیں۔ یہ صفت شیخ توفیق مسلمانوں کے مخالف
کو پہچان کر کے کی کوششوں میں مشغول رہے ہیں۔۔۔ مولانا غلام مصطفیٰ علی اور (چروغ توفیق کے انتشار سے غافل رہتے ہوئے) ان کے نام ان
کے مقدرہ توفیق کے مقدرہ سے اتفاق کرنا کسی صورت میں نہیں۔ انہوں نے لاٹریوں کا ساتھ دیا۔ یہ نتیجہ ہوا کہ وہ توفیق۔۔۔
توفیق کا۔۔۔ وسعت نظر کا ساتھ دیا تو۔۔۔ ان کا اور ہر معاملے میں مولانا غلام مصطفیٰ علی کی قسم کا نتیجہ ہوا کہ اس ایک مدت کو ’’توفیق علی‘‘
ہی نام کر لیا جائے کیوں کہ ان کا سر کا اہل ایسا کرنا نہیں ہوگا۔ اسلامی نظر توفیق کو درست قرار دے کر اہل کو مقدرہ
کا درجہ دیا جائے ان کے لئے حال یہ ہے۔ وہ اسی امت پر مصر ہیں کہ مولانا اہل کے مطلقہ ہیں۔ ان کے خلاف ہر امر و نہی
ہو کر، شرم بہہ دے لے لے اور جب اہل پہل کی علم اور مولانا علی کا انباری بیان ڈال کر اہل کی نظر سے گزرنا تو انہوں نے کیا کہ
اہل اہل مذمت لے کر ہر شے ہو گئی۔۔۔ اس لئے جس مولانا علی سے مخالفی کا حوالہ دیا ہو، یہی اور خود تک کہ انہوں نے اہل اہل
کے مخالفی مانگنی، انہوں نے ان کے کلمات سے فائدہ خارج نہیں کیا۔۔۔

یہ حقیقت ہے۔۔۔ اقبال تک ملا سزا بھی اور یہ معافی مانگنے کا کوئی سوال صاف ملتا ہے دیوسری ماہ ذی قعدہ ۱۳۸۱ھ
 کے مصر میں 'مقرہ قومیت اور اسلام' نامی رسالہ نکلا کر ہی ات دھند اور اصرار کے ساتھ کیا۔ اسی صورت میں قطعہ کیسے خارج ہو جاتا ہے؟
 تمام لکڑاچڑا طبی نے مذکورہ دہلیے کو مسیح قرار دیا ہے یہ مذکورہ کتاب نے معرکہ آزادی کو حال کر دیا۔ اقبال ۳۰ اکتوبر موت کو
 درست ماہ والے دوسرے اپنی 'علم' دور امنوں کے قطعہ مسٹر کی نزدیک تو عادیاتی نے فداوت بکرائی۔۔۔ اس کا کتبہ 'مروج عہدہ ماورائی'
 کے حاموں کا یہ دعویٰ ہے کہ ہم ڈاکٹر اقبال کو ایک شاعر اور نادی سے زیادہ حیثیت دیتے کو شری قری سمجھتے ہیں۔ اور پھر سورہ شہر
 کی پہلی س آیت کو پس کر کے (اور باقی آیات کو بکسر نظر انداز کرتے ہوئے) قرآن کی نظر میں اقبال کے مزار پر لے گا امنوں
 کر دیا گیا۔۔۔ ہے وہ ہے مصری سے دیوسری ملا مرد ہر کسی کی ایک خاص شکل 'مصلحت' شیخ سی سا ہر مادی رکے
 ہوئے ہیں۔ یہ صورت حال اس کا ہے۔ مسیحی طرح یہ ماہ کے جانے کو چھوڑوں مسلمانوں کا وطنیت کی سادہ صورت ہو گیا۔
 کا تصور ملا ہے، اپنے مرتے سے مرد مرچوں کا سپہارا لیا جاتا ہے، صاف کہ مرد کا معنی قرآن سوتی نے عطیاتی کا سپہارا لیا اور

موجود نہیں اصرار ہے اپنے ملک کی ذیال۔ مثل کے اس اہانت کو غلامانہ انداز میں کا اعلان قوم انبال میں عوام پر ہوا ہے

۳

انبال کے اہل تہذیب و تمدن کے اوجہ اب اور دماغ پر بلا کر صریح عافیتی بیکری شکل دے کر اور ایک دے سے ملانے کا۔ اس لیے ہیں، سڑکی
سڑک کے اہل سہتہ اس سے سطحیں ہیں اور اہل تنوع اس کے قریب ہیں۔ چوٹی کے شہر حاصل علم، انبال کی مدد کا سرور کیا ہے۔
تھے کہ ڈاکٹر ملی سرس ہے انبال کو ملی گورنر کیا ہے۔ اس وقت اور مرقہ پر۔ یہ شہر دیوہوں کے اہل انبال کی کوشش کی ہے
اس کی مال انبال سرکٹ ملی گورنر نہیں ہے۔ محصور ہے۔ اس کی ان کی کوششیں ہیں بے کسی و انبال کے حصہ۔ اور کٹر کو صوبہ اور دھرتی گورنر کو
کیوں کہا ہے؟ جس ملک اور مقصد کے اپنے مظاہرے و حالات کے اعداد میں کب سڑکی رکھا دے ہوئے ہیں۔ انبال کے حالات نامعلوم
اور قلم سڑکی کو ایک جس کے بھول سمجھتے ہیں اور صرف آئی سے رکتے ہیں ایک مرقہ۔ اسے ہر مرقہ کو سرخ دیتے ہیں اور اسے اسے
ملک کے نقطہ نظر سے انبال کو ہر مرقہ اشراف بتاتے ہیں۔

۷۔ اشتراکی اور دہریہ

مرہمیں ہیں، نرنی بسو فریب کے آثار و سراپے کے ادراک، انہال کو مبہم کر کے، ان کا دور و کرشمہ کی گئی

، منظر میں رائے پوری اور منظر میں سے، انہال کی سرگرمی، انہی استراحت کا نشاء مایا، انہی کے کھانہ انہال کی تہی، بیانی

ہے، انہی کے اور، انہی کے انہال کی موت دینی ہے۔ انہی کی طرح رنجی۔ انہی کے نرنی ہے، انہی کی طرح کی پختی ہے

اور رنجی بسو ہے، انہی کے رائے پوری نے انہال کو ماتم کا ترنوں کا، مرید کھانہ انہال کی، ملکیت اور، رنجی کے

حالت، انہی کی پوری ہے۔ انہال جہور کو خیریت ہے اور، مرادوں کی حکومت کو جہور بسو نہیں کرتا، منظر میں سے انہی کی

انہال، انہی کا بناری ہے، انہی کے بنام پر بسو پوری، انہی کے خزانے کا انہی ہے، انہال کا شہد اور، انہی کے ہے۔

نورث میں مرہم سے مہمان کا نتیجہ تھا۔

[illegible]

۱۷ مئی ۱۹۵۱ء [*United Nations Committee on the Elimination of Racial Discrimination*] کی ۱۰ (۱۰) مئی ۱۹۵۱ء کو منعقد ہونے والی نشست میں *Madame Justice* (۱۱۲) میں
 لاہور سے تعلق رکھنے والے سربراہ احمد رضا نے اپنی رائے میں اس مسئلے پر اس کی وضاحت کی۔ ان کے خیال میں یہ ایک ایسا معاملہ ہے جس کا تعلق صرف
 سے تعلق رکھتا ہے۔ اس میں کوئی اور صورت حال نہیں ہے۔ اس میں کوئی اور صورت حال نہیں ہے۔ اس میں کوئی اور صورت حال نہیں ہے۔ اس میں کوئی اور صورت حال نہیں ہے۔
 دوسری نشست ۱۹۵۱ء میں *Madame Justice* کی اس رائے کو اس میں کوئی اور صورت حال نہیں ہے۔ اس میں کوئی اور صورت حال نہیں ہے۔ اس میں کوئی اور صورت حال نہیں ہے۔
 مابین ہیں۔ وہ اس مسئلے کو اس میں کوئی اور صورت حال نہیں ہے۔ اس میں کوئی اور صورت حال نہیں ہے۔ اس میں کوئی اور صورت حال نہیں ہے۔ اس میں کوئی اور صورت حال نہیں ہے۔
 منظر کے حق میں اس میں کوئی اور صورت حال نہیں ہے۔ اس میں کوئی اور صورت حال نہیں ہے۔ اس میں کوئی اور صورت حال نہیں ہے۔ اس میں کوئی اور صورت حال نہیں ہے۔

سودہ ہے اسلم (اور اجمال) کہ اس سے پہلے کی سس، جو کچھ ملا لگا تھا وہ سید وستانی مری بہنوں کی فکر سے اس سے رو اچھا ہے۔
 دوسری کی سس، اسلم (نصیر اور انصار) کی کار آمدی تھی۔ دوسرا مادیات میں سودہ، نجم اسلمی ریاض کو جو کچھ ملا ہے۔

[illegible]

چھٹے اس میں 'احمال' کے روحانی اہلکار سے بحث ہے۔ رومانیہ کی تفسیر کے لئے، ملکی ممالک، ملازمین، لکھنے والے ہیں کہ 'احمال'، الطبع
رومانی تھے۔ رومانی کے ملی شعروں سے مزین کردہ حقائق و دریافتات کی دہائیوں میں رہنا پسند کرتے تھے۔ 'احمال' کے روحانی دور میں۔ کی
شہادت ان کے مطبوعہ قوی میں ہے جو ظاہرًا 'ڈاکٹر سے ماخوذ ہے'۔ دوسرے رومانیوں کی طرح، 'احمال' میں ایس کی
شخصیت کے سحر سے محروم ہیں۔ ان کے - ان کا تصور ایس کی ترقی تصور ایس سے مختلف ہے - 'احمال' ٹرو سکی طرح، 'ڈاکٹر'۔
اور عرویت کی تعلیم دی ہے اور تہذیب کی سرکات کو، 'ڈاکٹر' کا ہے۔ 'احمال' کی روحانیت کا ایک پہلو بارمانہ تہذیبوں ہے۔
تو رومانیہ کی تہذیب بے چارگی اور 'ڈاکٹر' کا احساں 'ڈاکٹر' کو خود پہنا ہے۔ 'احمال' پہلے اشارہ 'ڈاکٹر' میں آتا ہے۔ 'ڈاکٹر' اور
ڈاکٹر سے متاثر ہوتے ہیں جس کا ماسہ 'ڈاکٹر' پسند کرتا ہے۔ رومانی الطبع پر، کے اعانت 'احمال' ان متوجہ عرویت یا
انداز، اور 'ڈاکٹر' اور علی معروض کا کوئی 'ڈاکٹر' مل نہیں کرتے۔ تاہم یہی جو آج مسلمان عالم کو درپیش ہیں۔

یعنی مادی دلہنری کے شینز، اشرفیات وہی ہیں جو نرمل، ہر فرنگ کے سرگزردہ اشترانیکوں سے ارادہ ہر رائے ہیں۔ تاہم ہم اشترانیک
 نئے ہیں۔ انٹل کا ٹکڑا مادی ہے۔ پینرٹوں کا طریقہ منفرد ہے۔ ۱۰۔ یہ بکن بیٹھے کی مگر فٹے کے ودست الوجودی ہوتا ہے۔ کو
 انٹل کی ٹکڑا ان قرار دیا ہے۔ مادی سے مطابقتی مول ہے۔ مگر انٹل کی ترشوں میں دلہنری بہت عموماً جوئے ہیں۔ ۱۱
 مسلمانوں کا رسمہ وحی سے مطلع کر کے مادی سے فرٹا جاتے ہیں۔ مادی کی تان ال سارے ہر رائے ہے کہ مادیہ دارانہ انتظام
 اور ضرورتاً فعال کا مادیہ کیا جائے۔ یہ رائے درست ہے۔ بکن دلہنری کی نصف تازخ کا یا مول ہے۔ مادی سے انکی مانی (مادیہ)
 ہوتا ہے کہ ان کے سر دیکھ شالی اس کی مادیہ روکی کا اشترانیک مادیہ خا حکمہ ضیعت ۱۔ واضح ہے کہ مادی اشترانیک مادیہ
 سرورہ ۱۰ کے ضرورتاً مستور کا شکار رہا ہے۔ ۱۲۔ انٹل ۱۰ کی برکی کی آئینہ کے قابل ہیں۔ مگر مادیہ بروری کو ترجیح دیتے ہیں۔
 مادی کو مادیہ دار کے حرد فروری ہر روزہ ۱۰۔ مادیوں کو اسم سے مادیہ کرنا ہے۔ دلہنری کی سرورہ مادیہ کی اشترانیک ۱۰۔ ہے۔ اور
 انٹل جو کہ ہر طرح کی مادیہ ہرئی کے مادیہ ہیں۔ انکی سے دلہنری سمیت، اشترانیکوں سے انٹل ۱۰ کی ہر روزہ ۱۰۔ ہے۔

”اگر وقتِ کم کے نظرات میں غور کیا جائے تو اصل کام دنیا کا کہ غور کیا جائے تو یہ ہے کہ ہمارا حال کیا ہے۔“

عقود انتقال اسلای نظام کے مضبوط ہیں۔ اشراک کی حضرات۔ یہاں اسی کے معاملت سے اسرار مفہوم کرنے کی کوشش کریں۔ اس کوششوں میں انہیں کامیابی عجیب نہ ہوئی۔ اس کے سر ملانہ اسلای کی قیس شروع ہوئی اور انتقال کے معاملے سے اشراک کی ناکاہ کی لہو کی ماسی کا آغاز ہوا۔ کل تک جو معاملے میں وہ ہر قس کی حمایت کرتے تھے۔ کل تک جو حضرات اسلای کو اسلام کا سرور اور اشراکیت کا معاملت سمجھ کر انتقال رہی میں متلافی وہ انتقال کو اشراک کی ناکاہ کرنے پر زور قلم صرف کرتے تھے۔ وہ ہیں جنہوں نے میرت تک ہے نام کی ریش می ہارلی قس کے مطابق حتی وہ یہ کہ وہ اشراک کو Condemn نہیں کرتے اور نہ Convent کو^{۱۱}

4

اشتراکی روئ کی فکر ستر برس سے کچھ "ہیر دی" سر صغیر بن ترقی پسند دریک کی رہنمائی کی کے بعد سے ہی کم ہے "فرقہ" کا نام نہ
 ۱۹۳۹ء میں ہوا یہ فریک نہ چلی چولی اور اردو "ہر بہائی" ایم ای اسپاہیوں کے باعث اس سے جس رتوں میں کمزور
 بڑی اور بیشتر ایک مسلم دریک کے کل کا ماتہ ہر گیا "حار" میں مول منعم اللہ صرخنی بن کا فتنہ رتبہ "اکا" "ال" یہ فرقہ۔
 زمرہ رہی تو ان کا کردار اس وقت کا مال ہو گیا میں پاکستان کا بعد اللہ بن بن بن ہے اور ترقی پسند فریک "اشتراکیت" کا ہاں لڑی
 مسئلہ میں "ای" دانی اور صاحب "لم" بن بیان عمومی افاق رائے اس میں سے حور ہے کہ اسلام کمزور اور میں مایوس کا ماتہ "کا" ای
 ہے اور پاکستان کا شرع کو عقائد انہل کے "ای" اسلامی "امکار" کے مطابق ص استوار کیا جائے گا تو وہ "استعدادی" "نہ" "نہ" کم
 کم ہو جائے گی میں میں بعد بھری تک "ص" ہو تا رہے ۔

میں نے ترقی پسند فزیک کے ردال کا مصنف، شاہ پسندوں کو ٹھہرایا ہے۔ مبرا نامی لادکر ماسی طور پر کیا ہے، یہوں ۱۱۱۱
میں ۱۱۱۱ ترقی پسند معصی کے سیکڑن کی جیٹ۔ سے، اسان کو DEMOLISH (دمیر) کرے لاکم سنا یا عا میں کڑاں ان کی مایا
تدویر نہیں کی ۱۱۱۱ تاہم ہدیت مال ہول رہی تو ۱۱۱۱ فزیک کے قول۔ ہر سیر ساجوہ۔ ہمارے ترقی پسند متادوں میں انشال کیگی کے
پیش کو خود ہر ہنیر کے اشتراکوں کی تک۔ مظر منہ ہر ہی ہر قول کیا۔ ہے... سو دیت لوئیں سے انشال کی علف کی حد انا کے کے اور مری ہر
تمیر، انشالات کے اس میں، تلف باہیب کا مظر پیش کرتی ہے۔ وہ نام ماد دھوا ہوی شیتر انشال کے ماب تفسیر سہنہ بق، آج
انشال کے حضور ہر دانگسار کا پیکر ہی۔ علی سراد معری سائے ہی کہ سجاد طہیرے، مکر انشال کے بارے میں اپی رائے ہول رہی ۱۱۱۱
اعرج لادکا اشتراکی حاکمیت انشال ہر کرستہ رہے [شا علی باس ہول ہری] تاہم اشتراکیوں کا لہوی روتہ ہول گیا۔ ہی کا مانو
لانا نے قوحش گوار جہت ہوتی ہے عر ہزادہ لکھا ہے، لامل کتہ چیریں ہر ہی اختر صیں رائے ہوری۔ اپی علی نظم نہیں کی تگی، آقا ہر ہر دہ

اسی اقتباس سے سردار معزی کی اقبال شناسی کا طرزِ مرتبہ اندازہ ہو جاتا ہے۔ اس وہ اقبال کی قیس کرتے ہیں اور اقبال پر اپنے سابقہ ارادہ التزامات کا، حتیٰ الوسع، ارادہ بھی کرتے ہیں۔ مثلاً پہلے ان کا موقف تھا کہ خودی اور زورِ مصلحت کی حامل ہے اور یہ مسلمہ نا شعلت آمریب کا روپ دھار رہا ہے۔ خیالات میں مانتے ہیں کہ اقبال نے سپریمسیاں کی تشکیل اور اشتراکیت کو بھی اپنے مسلمہ خودی کا ایک حصہ بنا کر دیکھا ہے۔ سردار معزی کا تشریحی رویہ، ایک اعتبار سے، معرّفی اور سے لاشک نہیں ہے۔ وہ اقبال کے حوالے سے اشتراکیت کی ناکہ مانتے ہیں اور اصل کو بھی اس سرگرمی اور بھی اسلامی اثرات کا مظاہر کرتے ہیں۔ ان کا ایک مضمون بعنوان 'امثال اور کوسم' آل انڈیا سرور کے مرتب کردہ مجموعے 'اقبال اور سرگرمی' (۱۹۸۱ء) میں شامل ہے۔ ان میں یہ دونوں رجحانات ہمہ غائب ہیں۔ مثلاً لکھتے ہیں کہ 'مارکس نے اور زمین و آسمان سے بڑے بڑے ذرائع پیدا کر دی ہیں اور ان پر انفرادی قیے کو درام قرار دیا۔ مگر اقبال نے کیونترا کے بنیادی اصول کو تسلیم کر لیا ہے'۔

اقبال نے کسی ہی امر وی قیے کو 'درام' قرار نہیں دیا۔ حالانکہ درام قرار دیا دوسرے اسلام سے خارج ہونے کے مترادف ہے۔ اقبال نے اشتراکیت حالہ رکھنے (یعنی کوسم کے بنیادی اصول تسلیم کر کے) کو بھی دوسرے اسلام سے خارج ہو جانے کے مترادف قرار دیا ہے۔ اقبال کے لیے درام کا علم و شر کو مظاہر کرتے ہوئے، ایک دور اشتراکیت میں ماں و باپ سے کہہ نامت کرنا غلط طریقہ کار ہے۔ اقبال کے سرگرمی جو کوسم کے مال و دولت کا امیں سا ہے۔ امانت کا منہماری، قنفذ اور اصل مالک کی سرگرمی کے مطابق ان کا اقبال ہے۔ اشتراک اور اسلامی نظامِ معیشت میں، یاد و انداز ہے اشتراکیت میں ضروری ہے کہ درام پیداوار خودی ملکیت میں رہیں۔ درمیت رہیں، درمیت کارمانے بلکہ مملو مہمیت اور معمول کار اور بھی جہاں با دغ دکن ملک ایک دو ملار میں ہیں، اشتراکیت نظام میں ان کی امارت ہیں۔ اسلام ان کی امارت دیتا ہے۔ اس عامی معاملے میں اسلام اور سرمایہ داری نظام میں یکسانیت ہے۔

سرمایہ داری اور اشتراکیت میں یہ مشابہت ہے کہ دونوں مادہ پرستی پر مبنی ہیں۔ اسلامی نظامِ معیشت دونوں سے ان امتیاز سے، مختلف ہے کہ ان کی بنیادیں وحشی پر استوار ہوتی ہیں۔ سول اقبال اسلام سرمائے کی قوت سے لاپس کی عمارت دیتا ہے۔ [مطلب یہ کہ درام پیداوار قیے میں رکھنا یا نہ رکھنا] لیکن اسلام سرمائے کو حدود کے اندر ہی رکھتا ہے بلکہ معاملہ بہت زیادہ اقتصادی اور منفعہ سے محدود ہے۔ ان مقصد کے لیے، فنونِ اقبال، قرآن حکیم کے تاویلات، حرمتِ ربا اور زکوٰۃ کا نظام نو بنیاد کیا ہے۔ اقبال کہتے ہیں کہ مرنے سرمایہ داری اور روسی اشتراکیت دونوں امراط و مراط کا نتیجہ ہیں جبکہ قرآن و اصول کی راہ بتائی ہے! تاویلات، حرمتِ ربا اور نظامِ زکوٰۃ کو اسلام نے تاریخی حاطوں کی شکل دی ہے۔ قرآن نے قتلِ العود کی تلقین ہی کی ہے، جس کا مظہر یہ ہے کہ عورت، رانگ، لہجہ، دوا، ہر مریض کردہ۔ اقبال ان کی مرنے ہی نو بنیاد دیتے ہیں۔ اسلام میں مال اور درام کی تیسرے بنیادیں جینیٹ رکھتی ہے۔ دولت، درام سے لگائی جاسکتی ہے۔ درام درام ہر مریض کی جاسکتی ہے۔ اسلام ضروریات (Necessities) اور سہولیات (Comforts) پر مریض مرنے کی امارت دیتا ہے۔ (قتلِ العود پر عمل کرنے والے زیادہ ایک مسلمان سہولیات سے دست بردار ہو جاتے ہیں) لیکن تعیشات (Luxuries)

کی اجازت ہے۔ اس کے مابقی مقام اور باز۔ یہ اصطلاحیں ہیں ایک طرف و اختلاف کے جوئے جو ان کے اسلاف کو اسرائیلیت
اسرائیل داری قرار دیا ہم اس سے ماری ہرے کے شرارت ہے۔ اسی طرح انبال پر اسرائیل مان کر تاکہ وہ سربراہ اور کوئی درجہ
مطا کرتا ہے [میا کہ سرور صوری کے ترقی پسند سب میں کیا ہے] یا انبال کو اشتراکیت نامہ سرے کی کوئی سربراہ ہم اسلاف
سے ماری جوئے کے شرارت ہے۔

میان میں ترقی کے سرور صوری مکر انبال کو اسی سوشلزم قرار دیتے ہیں کہ جس میں لکھتے ہیں :
”سمت سے چپ ڈائریٹائیر“ جو اسلاف ہے۔ قریب رہ چکے تھے اور مارکسزم اور گیدسٹراہم
اسلاف۔ مادہ دل کر چکے تھے۔ اس سرور کے اشارہ کو اسی سوشلزم کا نام دیا تھا کہ اس سرور پر
اسلاف کو دہرایا ایک وقت میں نے اسلافی سوشلزم کو پہل اصطلاح قرار دیا تھا ایک اسلافی سوشلزم
پر ماری کرے کے اس سرور کی اصطلاح کو اسلاف قرار دیا۔

اسی سرور صوری کی یہ کہی کہ میں سوشلزم کو اسلاف سے جو کرے کے خواہش میں ہیں۔ مطالعہ اسلاف کا یہ اسلاف صوری ہے۔
پاکستان میں ہی انبال کو ضرور سوشلزم اسلافی سوشلزم قرار دیا گیا جس اسلاف بہر حال متہ مافی میں چکا ہے۔ وہی اسلاف میں دیکھا
اگر کہ ہے تو اسلافی سوشلزم شرک ہے۔ ڈائریٹائیر کے ماری کے مکر انبال کو اسلافی سوشلزم قرار دیا کہ وہ دل ہے۔ اشتراکیت
اور انبال کی ہنر ہم کے سرور ڈائریٹائیر اسلاف کی ترقی ان الفاظ میں کی۔

”سوشلزم میں یہ ہے۔ اور ماہیت اور اشتراکیت میں یہ ہے۔ اور ماہیت اشتراکیت والے کسلافی سروروں
کی سمیت کہ حراج ماکر لایف حاصل کرتے ہیں اور اشتراکیت والے سمیت لایف کے سروروں کے
لایف میں کراہت انھیں لاتے ہیں۔ دونوں مقام کو دیکھا دیتے ہیں :

ہر دو را باں نامہ برداشتگیب ہر دو را باں نامہ برداشتگیب
دری ایں را حراج ان را حراج دریاں ایں دو سنگ اندر راج“

ملاحظہ ہوں کہ وہ سے اشتراکیت مصر کو مکمل پیش آتی ہے۔ ہر دو را باں نامہ برداشتگیب اسلافی سوشلزم کے اشتراکیت
اشتراکیت ہر ایک ساتھ دیکھا ہے چنانچہ اسلاف کو سمیت کے الفاظ سے ماری کراہت ہے۔ سرور صوری کو اسلافی سوشلزم کے
دینا ان پیغمبر حق ماسک ہر سماعت حکم دار اسلاف

سرور صوری نے ہی۔ مکمل مکمل اسلافی سوشلزم کے خلاف تھا ہے۔ وہ لکھتے ہیں کہ ”مارکسزم کے مابقی طریقہ کے ان پیغمبر ہنر ہم کے
ساتھ شامیت کے تو اسلافی سوشلزم کی ترویج ہے“ کہ سرور انبال کے یا ماسک کی ہیں اشتراکیت کے مطالعہ کے ہے

پ. "دستار زمردی" مشمولہ، اٹکار، سردار خورشید راٹھوری، صفحات ۳۲۸-۳۲۹۔ سیردیکھیہ، غفران آباد، ۱۳۸۰ھ۔ ۸۹

۲. 'مسلم ٹاپس' مشمولہ "تعدادات جات اقبال سن"، مرتبہ ڈاکٹر نعیم مرقی، صفحات ۲۲۲ تا ۲۲۸

۱۔ اشتقاق میں کے سرگرم ستمس اور غافل مل پچا، سرگرمیہ کا پچا، غافل حال سے پس دیا۔ اعلم کا پچا، دخول و غفلت، انکس اور سے ملے۔ اشتقاق میں آئندہ ہے کہ انال کے ہاں سے لسی اور جد ہے ثبوت یہ کہ ان اشعار میں لفظ شایر استعمال ہوا ہے۔

مذہبِ قرآن سے دلِ مشائخِ معجم کا پی
ہاں شایر نے اللہ مہر سے !

یہ کائنات ابھی بابتلا ہے شایر

کہ آری ہے (داد) ۱۱۴ کے نیکول (روایت اللہ مادہ ۸۵، ۱۲۰ - کیا ہے (لال اردو ۱۲۰، ۱۲۱)

مقام میں ہے۔ مکتبہ دھرم پور کا ہے کہ قطبیت منظر اور انجیل نامی کار ہے۔ - موصوف لکھ رہی، انبالہ کہ وہاں ہر مقدس ہے۔

جنگ مادی و مادی کا لوم ہوا ہے اور انہی پر مادی کی تربیت چاہیے ہے۔ افسانہ نویس کہتے ہیں کہ (قبائل نے مسلمانوں کو مسلمانوں کا ماننا نہ کیا)

۷۔ مرد کا حقوق صامت سے واضح ہیں کیا اور سماج کا تعزیری سرکشیوں کا مل پرورد نہیں دیا۔ یہ سب احسن اشتراکی نقطہ نظر ہے۔ ۱۹۵۱

کے ساتھ لے لائے تھے۔ اس میں سرکارِ محنت اور فردِ جانت کہ دوسرے کی محنت لے لیتے ہیں اور دوسری کمائی کی لے لے

اخترت، معاصات اور آزادی کی انوار فرخ پانی ہیں۔

۵۔ ان اعتراضات کا بائو شقہ الہیہ میں لایا گیا ہے۔

۱۔ مسموم کی اس نیت کا ایک - ایشیاء، ۱۶، ج ۲، ۱۹۵۴ء میں شائع ہوا ہے مصنف : علی ابراہیم قرطبی، ۱۱، لکھنؤ

(vii) Islam in Modern History of - a. 16th to 18th c. (Towards Pakistan)

nr-vir-ur - Islam in Modern History .i

۸۔ سب سے پہلے وہاں ترقی پسندوں سے اہل علمی کے محسوس، اے معاذ کا ہے لیکن جو کچھ ان کے لئے دیا ان کے محسوس اہل پسندوں

کے اہل ایمانی دیتے ہیں۔ تم کو اگر لڑی، مثال کے طور پر صبر اور رحمہ جیسی چیزیں جس انسان کا نام ہے نہ، وہ سب

افراد کا نتیجہ ہے۔ مری بسوں! اس کی اپنی تعلیم پر غور سے جائزہ لیں۔ ان افراد میں سے کچھ اچھے ہیں،

افعال اور اس کے مکاتیب ہیں: ۱۔ مفعول کے معنی انحراف، انحراف کو دیکھ کر فرار کیا ہے۔

۹. مولیہ بالا، مقررہ ۲۵۱-۱ مل متن حسب ذیل ہے :

"It should not be too absurd, perhaps, to phrase this point by saying that Pakistan will flourish as a secular state only if its Muslims are able to persuade themselves that the truly Islamic

State is a secular one.

۱۰. Modern Islam in India (الترتیب) ۱۳۳/۱۳۴ - ۱۳۴۱/۱۳۴۲

۱۱. ایضاً، صفحہ ۱۰۰ - ستر کے اصل الفاظ حسب ذیل ہیں :-

"The new religion was radically new, basically different from annunciated it, boldly, but he himself never really believed it without reservation. ...

It was a poet, not a systematic thinker, and he did not hesitate to contradict himself

۱۲. ایضاً، صفحہ ۱۲۶ - ستر لکھتے ہیں کہ اس میں مثنوی کا ہی ترجمہ کی گواہی نہیں۔ مسلمانوں یا مسلمانوں کے لیے لکھی گئی ہے۔

حضرت اور اس میں تھا، ہے ستر کے خیال میں "نقل پرست" رہی نہیں بلکہ اچھی مگر حسب بہتر رہی میں ہیں، اچھے ہیں۔

۱۵. ایضاً، صفحہ ۱۰۵ - آتش "For he (Sybal) made God immanent, not transcendent."

۱۶. ایضاً، صفحہ ۱۰۹ - اصل متن حسب ذیل ہے :-

"It is a transcendent immutable God in whom people who do not believe in God do not believe It is surdist, supernaturalist religion to which anti-religious people are opposed. Sybal, John Macmurray the Communist Party and all social progressives, attack traditional religion for the same reason: ..."

۱۷. ایضاً، صفحات ۱۱۰، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵ - ۱۱۵

"Islam in Modern History" میں ۱۹۴۷ء کی نقل و عبارت مگر اس کا اثر اس سے ستر نے اقبال پر مائل ہے۔ (صفحہ ۱۱۵)

اس اثر کے مائل کے بلے دیکھیے، سانوں اب اس میں "ماہیت"

۱۸. Islam in Modern History، صفحہ ۱۲۷ - یہاں ستر بہتوں کے نام لے رہے ہیں۔ ایک اور نام پر لکھا ہے کہ ترقی اور

ترقی و ترقی میں سے اقبال نے ترقی و ترقی کا نام لیا (صفحہ ۱۵۴) "ترقی و ترقی" کے لیے دیکھیے، دوسرا نام

۱۹. ایضاً، صفحات (الترتیب) ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸

متر اقبال و عمریات سے بہت زیادہ اور اس کا ترجمہ ستر کے نام ہے۔ اس میں اس سے بچ لکھا ہے کہ اس کے لیے

اس کی شکل میں ایک نام موجود تھا جس کی مسلم ہیئت کے ساتھ سے اس کی تھی۔ (تفسیر اور علی سمیر، صفحہ ۱۱۵)

"رحمت لہری" کے مائل کے بلے دیکھیے، سانوں اب "ماہیت" کے لیے باجوں اب

۲۰. Modern Islam in India (الترتیب) ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹

عورت کی مقصد کوئی کا نام نہ تیرے اب میں کیا اقبال "رحمت اور رحمت لہری" کے مترجموں لیا گیا ہے

ہیں (۳) یادہ معنی سہلہ دھری سے اسی برائی را کے برعکس ہے۔ (ص ۵۹)

- مرکز افریقا کے دو حصوں کو متعارف کرانے میں افریقی ، (۱) امیالین جیسے مرقی پسوا ، بیسوں اور ناموں کے اقبال کی راہنمائی کو
 جو مزاج میں پیش کیا ، انکی کچھ تبدیلی کی ہے۔ (۱۳۳۳-۱۳۳۴) "امیالین" کے مطالعے سے معلوم ہوتا ہے کہ علامہ اقبال نے خود
 مرقی نامی کے ایک مضمون کے اندر ، "میں نے افریقہ کے اسیل سوس میں سا جھوڑ دیا۔ انہوں نے تاجی کے افسر صاحب کو "میں نے
 کی ہے معنی انتہا پسندی قرار دیا۔ (۱۳۳۷-۱۳۳۸) پروڈیئر نمبر رئیس کہتے ہیں کہ کہ صوفی کے چوتھے اور پانچویں رہے ہیں معنی تاجی
 ضرورتوں اور وقتی محال کے زیر اثر مارکی مضمون دیکھیں اس انتہا پسندی اور مینکا ملکیت کا مضمون طرہ کیا۔ وہ مزید کہتے ہیں کہ افریقی
 جب اقبال کو ماسٹریٹ قرار دیتے ہیں تو ان کی انتہا پسندی سے آگاہی ہے (سینیٹ ممبران ، مرتبہ مئی ۱۹۱۵-۱۹۱۶)
- ۴۵۔ ہندوستان میں اقبالیات ، ۱۵۳۲
- ۴۶۔ اقبالیاتی جائزے ، ڈاکٹر رفیع الدین (شیخ) ، صفحہ ۱
- ۴۷۔ "ترقی پسند تحریک کا مستقبل" مشہور "آل انڈیا" ، صفحہ ۸۶
- ۴۸۔ (۱۹۰۸) امیالین کے ٹھہرے اسی ، ڈاکٹر ایوب مرزا ، ۱۳۷-۱۳۸ دیکھیں ، (۱) لعل ناغوی کا مضمون ، اقبال کا فلسفہ تاجی ، مشہور "اقبال" مکتبہ "مکتبہ"
 مرتبہ سید امیر علی ، صفحہ ۱۷۹
- ۴۹۔ اقبال مکتبہ ، صفحات ۱۱۲-۱۱۳
- ۵۰۔ دیکھیں (۱) ترقی پسند ، امرتسر ، ۱۳۵۸ (۲) املا ، امرتسر میں رائے پوری ، بادرانی ، صفحہ ۳۲۱
- ۵۱۔ ان معانی کے لیے دیکھیں (۱) ماہانہ "راہ" ، بادرانی ، صفحات ۱۷۹-۱۸۰ (۲) اقبال نامی کے راوی ، مرتبہ ڈاکٹر سلیم اصغر ،
 صفحات ۸۷-۸۸ (۳) اقبال نامی اور مرقی رائے ڈاکٹر سلیم اصغر ، صفحات ۹۰ تا ۹۳
- ۵۲۔ اقبالیات نامی ، صفحہ ۵۷
- ۵۳۔ ۵۴۔ ۵۵۔ ہندوستان میں اقبالیات ، صفحہ ۱۵
- ۵۵۔ دیکھیں ، ہندوستان کے اردو مضمون اور شعرا ، مرتبہ گوپی پرکاش و سرالینڈ انٹلی ، صفحہ ۱۲۹
- ۵۶۔ اقبال نامی ، صفحہ ۳۲
- ۵۷۔ "اقبال اور مغرب" ، صفحہ ۱۳۰
- ۵۸۔ ۶۱۳۔ دیکھیں ، "اقبال" ، صفحہ ۸۱۶۔ ہر کتاب اقبال اور صفحات ۶۵۵ ، ۵۶۸
- ۵۹۔ یہ مضمون کہ "اقبال اشتراک ہے"۔ پانچویں باب میں تفصیل سے (پریمبٹ ۱۶) ہے۔
- ۶۰۔ اقبال اور مغرب ، مرتبہ آل انڈیا ، صفحہ ۱۲۵
- ۶۱۔ اقبال کا مکتبہ "امیالین" ، مکتبہ "مکتبہ" ، ۱۹۱۹-۱۹۲۰ = شمارہ کے لیے دیکھیں ، اقبال نامی ، صفحہ ۶۵۳
- ۶۲۔ اقبال - نئی تشکیل ، صفحہ ۳۸۴
- ۶۳۔ اقبال اور مغرب ، صفحہ ۱۳۹

1

[illegible]

1

میں نے عمر کا ایک سکہ مراد مراد فاس کے ماسجون برابریوں نے ایک کا سلوک اور مانی ہر اپنے اعتراضات کوٹ کیے تھے۔

سٹیج کا نام ہے زہرا ہے کا

$$V_{\mathbb{C}}(M) \cap V_{\mathbb{C}}(N) = \{0\}$$

سید جی، یہی کہتا ہوں جو تم کہتے ہو

”اکیال، اک بال ہے“ غریبا ہے کا

[illegible]

1

(۱) شعلہ اختلا (۳) شعلہ اجتماع (۴) شعلہ انکسار (۵) شعلہ انعکاس (۶) شعلہ ارتداد (۷) شعلہ انتشار (۸) شعلہ انحراف (۹) شعلہ انحراف و ارتداد (۱۰) شعلہ ارتداد و انتشار (۱۱) شعلہ ارتداد و انحراف (۱۲) شعلہ ارتداد و انحراف و انتشار (۱۳) شعلہ ارتداد و انحراف و انتشار و انعکاس (۱۴) شعلہ ارتداد و انحراف و انتشار و انعکاس و ارتداد (۱۵) شعلہ ارتداد و انحراف و انتشار و انعکاس و ارتداد و انتشار (۱۶) شعلہ ارتداد و انحراف و انتشار و انعکاس و ارتداد و انتشار و انعکاس (۱۷) شعلہ ارتداد و انحراف و انتشار و انعکاس و ارتداد و انتشار و انعکاس و ارتداد (۱۸) شعلہ ارتداد و انحراف و انتشار و انعکاس و ارتداد و انتشار و انعکاس و ارتداد و انتشار (۱۹) شعلہ ارتداد و انحراف و انتشار و انعکاس و ارتداد و انتشار و انعکاس و ارتداد و انتشار و انعکاس (۲۰) شعلہ ارتداد و انحراف و انتشار و انعکاس و ارتداد و انتشار و انعکاس و ارتداد و انتشار و انعکاس و ارتداد

اور میں ایک صاحب ہیں حکیم جامع التوحید اور تاج آبِ حکمت بھی لکھتے ہیں۔ خوش قسمتی سے میری کتب بھی خریدی گئی ہیں۔

[illegible]

4

لیکن قبول کروا کر منظر انہل ہیں کہ ان کا رماہ آنے ہی ہوا۔ دیکھو! رنیر من نہاں ہے کچھ کہ نرس، مہمہ انال کو، اچا مریہ۔
لے مقرر کرتے تھے یہ علما انریشی کی اسباقی خوش اور انہل میں ریں آسان کا مرقعہ۔ خوش ہے سمجھا کہ جس مقرر پہ کرات ہی یا نے گی
اور جس نور رادہ شور بایا مانے گا، اہی مقرر سانی شہور کا فن اور ہر گا۔ یوں ہی کی وہ حقیقت کا مقرر ہے، یہی نادر کی مقرر ہر اور ہے۔
میں سہلی خوش و خوش کتا ہی ہر اور یہاں کی درستی کی ہی ہر، صداقت اور حسن اس مقرر کم ہے کہ مقرر یا نہیں ہے۔

حوالے اور حواشی

۱. دیکھیے، رقت ملی کی کتاب "پاکستان" ۲۳ ویں باب، میر دیکھیے "رقت ملی ایک سوانح عمری" کے عزیز، صفحات ۲۶-۲۷
 - ۲-۳. زمرہ ورد، صفات (الفرقیب) ۴۲۵، ۴۲۴
 ۴. انال کے سپرین مسلمانوں کو ایک باب کا نام ہر جگہ جوئے کی بات کی تھی لیکن رقت ملی نے ڈیڑھ اسٹ کی مسجد ایک۔ سائی انال کے "اسلامی راحت" کا تصدیق کیا تھا جس کی رقت ملی نے اسلام، اسلامی سیاسی نظام کے دست کو حضرت کر دیا۔ اسل ۱-۴ کے معاشی نظام پر پیش رکھیں جسے چودھری رقت ملی نے، رشوت دے کر، اپنے نکلے ہوئے اس اسٹ کو کو مالودہ سے حاکم کی کتاب (Gandhi Gandhi) میں شامل کر دیا، اس میں مسلم راست کے سوشلزم "مارکس" کو غیر کیا۔
 ۵. دیکھیے، کے کے عزیز کی "رقت ملی ایک سوانح عمری"۔ آخری باب
 ۶. مجاہد احمد و آثار، غیر مسودہ۔ صفحات ۴۸، ۴۹
 ۸. ایضاً، ۴۳۰-۴۳۱۔ "تیرا لکھنؤ اور..." کی طرح یوسف سلیم چٹائی کے لوں کی ہے۔ یہ شاعرانہ اسلوب بیان ہے، ایک سے ملاد ہے اپنے آپ کو محضات ایری کے رنگ میں رنگیں کرنا۔ انال کے اس شعر کا تصور اپنے لکھنؤ کے ایک شعر سے اخذ کیا ہے
- میرنگھڑ کبریاں میں مرداں اور
مرشد میروریمیں شکار وینزاں غیر
- اور مرشد رومی نے یہ تصور فرمایا حکیم کی اک آیت سے اخذ کیا ہے۔ "مُشْفِقٌ لِلْغُلَامِ وَكَانَ مِنْهُمْ مَنْ يُدْرِكُ الْغُلَامَ وَكَانَ مِنْهُمْ مَنْ يُدْرِكُ الْغُلَامَ"
- (شرح پیام مشرق، صفحات ۴۸-۴۹)
۹. ایضاً۔ صفحات ۴۸، ۵۰
 - ۱۱-۱۲. حوالوں اور مرید تصبیحات کے لیے دیکھیے، "اردو کا آخری ستارہ" ار کے کے کھنر، صفحات ۱۲۲، ۱۲۳، ۲۳۵، ۲۳۶
 - ۱۳-۱۴. مت مشکں المعروف، "جادو سمیں" موازہ انال حنا ۲، صفحات ۱۰-۱۱، ۳۱
 ۱۵. راقم نے ایک بھولے صوفی "مقام اسال ہر گوش" استقامات کا ٹکڑہ "اگر سے ہی کھا ہے۔"
 ۱۶. میزان اجل، صفحہ ۷۳
 ۱۷. تبسرو تلاش، صفحات ۴۵-۴۶

انہاں کے وفاقہ کی کو جس کے حکومت کو یہ منظور ہو دیا کہ وہ تارایاں خریدے گا نہ ہر اس کو کہ یہ سبزی روٹے ہیں حکومت کے لیے سبزیوں پر قبضہ کرے گا نہ ہر ما کہ وہ تارایاں کو ایک ایک مناسب قیام کرے۔ یہ تارایاں کو ایسی کے میں مطابق ہر ما اور مسلمان ان سے دیکھا ہی رہا رہی سے کام لے گا جسے وہ اتنی مزاحمت کے ساتھ میں اختیار کرے۔^۲

[illegible]

یہ مباحث جاری تھے کہ جو ہر اول ہندو نے سرورائیوں کو حجاب میں غلام ٹھہرایا۔ مادری ریور پر نہایت تھکنے میں اس شخص کو اس شائع ہو گیا۔
 جو یہی واقعہ انٹیل، ایک سرورست مان، اس نے آجے بل کر ایک مصوف کی مکمل اختیار کر لی اور یہ مضمون "انٹیل اور امریت"
 کے سروں سے شائع ہوا۔ دونوں مضامین مان سطر بیان کرتے ہوئے سیدو میریاری لکھا ہے کہ مانس اور اور، خاصیت اندر یہ کے سروا
 سے تمام کی مضامین ترقی۔ کشمیر گئی کہ اور اور اور اور اس تھا کہ اس کے کچھ نہ فرسٹ کشمیر کے مانے اپنے دانی اور حاشی تھانوی
 شائع میں مصروف ہیں اس خیال سے کہ دل اور ہو گیا کہ عاوی کی وحدت کا عطا اور تمام کس اصول ہر ہے۔ دیکھ ان میں کا جواب
 مدہ ہی سیاسی ہر سے رہتے تھے جس سے نہ سکھ لکھا پلا گیا۔ انٹیل کو سروا دیاں (مادری اور مجموع العقبین و لال) دیا پٹرا میں
 نشر و تحریکی کو سیاسی، اضافی اور مدہ ہی انتشار سے وحدت امت کی جانک کس اصول ہر ہے۔ اس مان کا شائع ہوا، تاکہ طرح طرح
 کے سوال پورا ہوئے گئے اور ملک سر کے در مانوں اور رسائل و پرائمر سے ان پر رائے کی شروع کردی۔ اس لیے کہ انہاں نے ایک ایسے سروا کا
 لکھ جو مدہ ہی عقیدے تک ضرور تھا، سیاست و انتشار سے فوڑ دیا۔ ہر نے وحدت امت کی خوشنوی کی وہ کامرس کے سہری
 توجہ دانیے طریقے سے متعام تھی لہذا بیان شائع ہوا تو پٹرا جو ہر اول ہندو کا عرض۔ رد کیے۔ ہندو جو ۱۹۰۰ء۔ اٹھانے تھے، انٹیل

نے ایک مضمون میں ان کا جواب دیا^۹۔ ہر وہ ممبر رٹھی مصلوہ نکلا۔ ہر وہ ایک خط کے جواب میں انہی کے ایک ممبر کے سرکاری مکتوب سے جواب دیا۔ مکتوب کو ایسی انہی ممبروں کے لئے کی گئی تھی۔ انہی ممبروں میں آئی۔ ممبروں کو اسلام اور مسیحیت کے مابین اختلافات پر دیا۔
 "انتال اور اتریت" کے جواب میں "اسل" "تاریک" نے ہر وہ خطوں پر خط لکھا۔ مسئلہ مفاہیم شائع کیا۔ تاریخوں کے ممبروں
 (Review of Religions) کے ایک مضمون میں کہ مصلوہ ممبروں نے، ڈاکٹر انتال اور تحریک اتریت "شائع ہوا۔ جس میں
 "انتال کی بجائے کہ انتال" "اسل" "تاریک" نے ایک خطوں کے ممبروں کے لئے لکھا تھا۔ جس میں انتال نے کہا
 "اسل" "تاریک" کے خطوں کے لئے لکھا تھا۔ جس میں انتال نے کہا "اسل" "تاریک" کے خطوں کے لئے لکھا تھا۔

مکتوب کے ایہام سے اللہ پوائے عارت ممبروں نے "اسل" "تاریک" کے خطوں کے لئے لکھا تھا۔ جس میں انتال نے کہا
 جبکہ اکثر اسلام اور اسلام کے ممبروں میں سموت کیے گئے۔ سموت کی صداقت کا معیار ماکبت یا مکتوبیت ہیں۔ جس میں مکتوب اسلام کی
 روایت پر ہے "اسل" "تاریک" کے ممبروں میں ۱۹۲۶ء میں تاریخوں کے اخبار "اسل" "تاریک" کے ممبروں
 انتال کی ذات پر مکتوب "اسل" "تاریک" کے ممبروں میں تاریخوں کے اخبار "اسل" "تاریک" کے ممبروں
 مکتوب انتال کے "اسل" "تاریک" کے ممبروں میں تاریخوں کے اخبار "اسل" "تاریک" کے ممبروں
 جس میں ایک مکتوب "اسل" "تاریک" کے ممبروں میں تاریخوں کے اخبار "اسل" "تاریک" کے ممبروں
 جس میں ایک مکتوب "اسل" "تاریک" کے ممبروں میں تاریخوں کے اخبار "اسل" "تاریک" کے ممبروں
 ہر تاریخ کا وہ ہوا جس سے اس کا اسل "تاریک" کے ممبروں میں تاریخوں کے اخبار "اسل" "تاریک" کے ممبروں

"اسل" "تاریک" کے ممبروں میں تاریخوں کے اخبار "اسل" "تاریک" کے ممبروں
 "اسل" "تاریک" کے ممبروں میں تاریخوں کے اخبار "اسل" "تاریک" کے ممبروں
 مکتوب کی صداقت پر مکتوب "اسل" "تاریک" کے ممبروں میں تاریخوں کے اخبار "اسل" "تاریک" کے ممبروں
 اور اس کے ممبروں کو مکتوب "اسل" "تاریک" کے ممبروں میں تاریخوں کے اخبار "اسل" "تاریک" کے ممبروں

کری صداقت کو فریٹ فیش

مکتوبیت کے مکتوب اپنی تحریروں کے تحت "اسل" "تاریک" کے ممبروں میں تاریخوں کے اخبار "اسل" "تاریک" کے ممبروں
 ہر تاریخ کا وہ ہوا جس سے اس کا اسل "تاریک" کے ممبروں میں تاریخوں کے اخبار "اسل" "تاریک" کے ممبروں
 مکتوب کی صداقت پر مکتوب "اسل" "تاریک" کے ممبروں میں تاریخوں کے اخبار "اسل" "تاریک" کے ممبروں
 اور اس کے ممبروں کو مکتوب "اسل" "تاریک" کے ممبروں میں تاریخوں کے اخبار "اسل" "تاریک" کے ممبروں
 ہر تاریخ کا وہ ہوا جس سے اس کا اسل "تاریک" کے ممبروں میں تاریخوں کے اخبار "اسل" "تاریک" کے ممبروں
 مکتوب کی صداقت پر مکتوب "اسل" "تاریک" کے ممبروں میں تاریخوں کے اخبار "اسل" "تاریک" کے ممبروں
 اور اس کے ممبروں کو مکتوب "اسل" "تاریک" کے ممبروں میں تاریخوں کے اخبار "اسل" "تاریک" کے ممبروں

۱۶۔ انبال اور احمدیت، شیخ سراہہ ج ۲، صفحہ ۲۴

۱۷۔ نسیل کے لیے دیکھئے، "نکرا انبال اور تحریک احمدیت" ص ۵۵، چرخہ، سانوں اور انٹوں اب

۱۸۔ شیخ موصوف کی تحقیق "کا انٹراز جمیڈیل شمال سے واضح ہے:

شیخ سرالامام کے قریب "ہالی سلسلہ احمدیہ کی روگن میں واقعہ" ویرلی سے اسی است کے قریب یہ کہ طراز کوں اور چک ۱۔ تلم کا دور دورہ ہے۔ ۱۔ تلم ہی سے۔ لاکھ (دکانی ہے)۔ چاہے تلم کی کشتور کشتائی کے سروں کو سمجھا لے کے لیے، ۱۔ ۱۹۲ء میں اہل حاشیہ (۱۹۲۰ء) کے ادوی میں پڑی جانے والی تلم سے، تلم نال کیا:

یہاں کے ہی ان کی تلم کا دور ہے۔ سنی کشتور کشتائی کا ٹھکانہ کی تلم لکھا " (انبال اور احمدیت، ص ۱۵۲)

ان شمر کے آخر میں جو سوالیہ نشان ہے اس سے سرالامام کے حریف کو دیا ہے۔ (دیکھئے، انبال کا انٹروائی لکھا، دورہ یوں چھاپا، ۱۵۷۳ء) جس سر میں پڑے ان کے بعد اس اشارے "آخر میں سوالیہ نشان ہے۔

۱۹۔ "نکرا انبال اور تحریک احمدیت" ص ۲۸۴

۲۰۔ انبال اور احمدیت، صفحات ۱۲۱-۱۲۲

۲-۱. لوح کوثر، دیا چ

۳. صوبہ سرحد، قریب نگر روح و ہون، دیں و دیا، مدہب اور سائنس، مرد اور طاقت، مشرق و مغرب، سر و تن و شوق، لال و حال
اور نگر و نظر، انسان سے انسان کے ایں کل درجے کا لڑائی ہے۔ مرمو، کیجیے، پروہ مسٹر فزٹورنا، مرمو، لال، اہل کی شادی
لاکھ پلو، مشورہ، میزین، اہل۔

۴. لوح کوثر، دیا چ

۵. نگر اہل، ۲۶ و ۲۱

۶. دیکھیے، Global Concept of God، اراہم ایس رشیو

۷. دیکھیے، اہل ایک مقالہ

۸. دیکھیے، پروہ مسٹر فزٹورنا، مرمو، کیجیے، پروہ مسٹر فزٹورنا، مرمو، لال، اہل کی شادی

۹. دیکھیے، اہل چارے، نظم شاعر، باب

۱۰. حیات، اہل اور، صفحہ ۳۱۳

۱۱-۱۲. نظم اہل، صفحہ ۲۳۰

۱۳. اہل، مطالعہ پیچ، مترجم ضیاء الدین احمد برقی، صفحات ۴۳-۴۴

انرا اہل کی ساری شہوری طاقت پرکھیں چاہیے، پروہ مسٹر فزٹورنا، مرمو، کیجیے، پروہ مسٹر فزٹورنا، مرمو، لال، اہل کی شادی
اہل مرمو، مرمو، کیجیے، پروہ مسٹر فزٹورنا، مرمو، لال، اہل کی شادی

۱۴. فصل کے لیے دیکھیے، (۱) مقالہ اہل اور اکی، پٹی، جری (۲) اہل، مرمو، کیجیے، پروہ مسٹر فزٹورنا، مرمو، لال، اہل کی شادی
"اہل، مرمو، کیجیے، پروہ مسٹر فزٹورنا، مرمو، لال، اہل کی شادی"

دہر ۱۱۱

آبِ لکھنؤ کی شخصیت پر اشعار کا جائزہ

» سراباب : اخیال کی شخصیت پر اعتراضات

۳۳

- ۱۔ اخیال کا نام، اعتراضات کی زد میں - - - ۱۰۷
- ۲۔ برہمن زندگی پر فقر - - - ۱۱۱
- ۳۔ لارٹن کا خیال - - - ۱۱۷
- ۴۔ شرب نوشی - - - ۱۱۹
- ۵۔ مائیت اور رنگ رلیاں - - - ۱۲۲
- ۶۔ پہلی جوی اور شرب بیت - - - ۱۲۹
- ۷۔ 'سر' کا خطاب - - - ۱۵۴
- ۸۔ انگریز دوستی - - - ۱۶۰
- ۹۔ مغرب دشمنی - - - ۱۸۹
- ۱۰۔ قول و فعل میں تضاد - - - ۱۹۴
- ۱۱۔ جے علی - - - ۲۰۰
- ۱۲۔ سراباب - - - ۲۱۱
- ۱۳۔ مایوس انسان - - - ۲۲۶
- ۱۴۔ نرجسیت، دردِ فروخت اور فروغِ مٹک و غیرہ - - - ۲۳۰
- ۱۵۔ تاریک کوئی - - - ۲۴۷

۱۔ انبال کا قانون : اشرفیات کی زندگی

انبال کے افراد کبھی ہڑتے سے تو سپردِ کھوتے تھے۔ یہ بات انبال کو اپنے سرگرموں نے بتائی تھی، بچہ، غار اور لکھتے ہیں کہ "ہیں بے اپنے دارا ہاں سے رہا ہے کہ ہمارے افراد میں سے جس سے بچہ ہے ہر مردہ نزدیک سر کے" ان قبول کیا وہ قول "میں نے عرب سے مشہور ہوئے کہو کہ، ہیں۔، ایک سے زیادہ مرتبہ، غم کی حالت حاصل کی... ایک حقراہی کے متعلق دارا ہاں سے اپنے سرگرموں سے جو کچھ سنا ہوا تھا وہ انہوں نے چاہاں (بلا تہ اسال) کو بھی بتایا ہوا تھا اور انہیں اس واقعہ کی تصریح کی، "تو رہی تھی۔" اکتوبر ۱۹۲۵ء میں انہوں نے اپنے ایک سرگرم کا سرگرم مل "یا" ۲

اسی دن انبال کی مرضی سے صاحبِ اسال کو ہی اشرفیات کا چوبہ لایا گیا ہے۔ چھوٹوں میں تارا ہیں رنگی اور ہندو، فرام ہرست سماں میں ملکہ ملیم مسرور آری ایک شخص میں جینیش ہیں۔ ازل الکر ۱۹۶۶ء میں ایک معصوم لکھ کر اس نام کا تار کیا اور انبال کے سر میں نثار ہوئے کی سبکی ۱۹۶۹ء میں "عزیز الکر" میں بھی لکھا گیا کہ وہ لڑکوں سماں سے "مستور" تھا۔ لکھ کر، انبال کے والد اور ماموں "بہ متعلق غیب و سرچشہ" ہوئے۔ "عشاق آزاد" سے اپنے معصوم معصوم "آقا انبال" کا ماموں اور آئی، ماموں "میں اس معصوم کو رکھ دیا" ام ڈاکٹر رشتہ کی نے اپنی کتاب (Diplomacy of the mind) میں، ڈھٹائی کے ساتھ، یہ دعویٰ کیا کہ انبال سر میں نثار ہیں تھے ۵۔ رنگی اور ملیم مسرور آری آزاد "بہرہ مسرور" انبال کے والد کا نام "عزیز الکر" تھا۔ "عشاق آزاد" کا سن ایک ہزار ہزاروں سے تھا ۶

۲

ڈاکٹر رشتہ کی نے، حسبِ ذیل (دائل کی) بنا پر، انبال کے سر میں نثار ہوئے کی نفی کی ہے :-

- (۱) کوئی سر میں اسلحہ یا بالائی رہے۔ قبول کرے، کے سر میں دہری کا پتہ ادا ہوا ہے لہذا انبال کے والد دہری تھے اور انبال کے چچا ملام نادر نیر کے لکے میں چسپاں یا مسری تھے۔ کس زمانے کے ہر میں اب پیشوں سے خبر نثار استمرار کرتے تھے
- (۲) "عشاق" کا ہر سماں اپنے کو اس کا ہر میں ہی جانتا ہے جس کے معنی تو یہ ہونے کہ سر میں ان کے علاوہ کبھی کسی دوسرے کا وجود ہی نہیں تھا۔

(۳) انبال کا غمور لب دیکھنے سے بالوی ہوتی ہے کیونکہ انبال کی سوانحی سے پہلے سے کہ سب سرگرم علم کی روشنی سے بیٹھا معنی ہی دکھائی دیتے ہیں۔

(۴) "گوتم" سلسلہ کسی نہ کسی رشتہ کے ہمارے سپرد ام کا کوئی رشتہ ہوا تو درکار یہ لب آریہ مادر سے ماور ہی ہوا ہے، لہذا سپرد کوئی گوتم نہیں ہو سکتا۔ کئی اللہ کوئی ہر لوار (ماملو) ہو سکتا ہے۔

اس دن لڑکوں کا بائوہ "عشاق آزاد" لیا ہے۔ وہ لکھتے ہیں کہ دہری کے پیشے کو رشتہ کی نے سر میں "مستور" تھا کہ

درجہ کا پتہ سمجھا ہے حالانکہ مسودوں میں درجہ کا نام گمراہ والے کرکھی شورور یا اجھوت ہیں صحابہ کے درجہ کو درجہ سے آتے ہیں اور پھر جس کسی سر ہیں نے اسلام قبول کر لیا تو ان کی مجلس میں اس بات کی کیا اہمیت مانی رہ گئی کہ درجہ کا پتہ ملنے رتبے کا پتہ ہے اہلیت سر ہے گا۔ اور بد سوچا، غرض یہی، انکار میں اور اس میں صوری میں صوری کے خواہش پہنچا ہوا اور اس کے مدنی ہے۔ شیخ نور اللہ کے ایک ہی عاقل ہے اور ان کا نام (م) لکھا تھا۔ وہ پھر کے حکم میں چھڑا یا دوسری ہیں۔ یہ حال اور انکار اور اور میرے اور راہ پر جمع انبالہ میں متعین تھے۔

ڈاکٹر، راہ پر رسوئی کا یہ کہہ کر درجہ کے کسی مسلمان اور آوارہ جوا کو سر ہیں ہی سارے ہیں مگر نہیں، ان کے درجہ کے عاقل سنی مسلمان بات کا سہارا ہے۔ ان کے سر ہیں تو ان کے ہر ایک ماہر مشکوک قرار دیا اور ان کے معاملات میں علم و عمل کی روایت کا نقصان تھا، بقول رئیس منظر ان کا نہیں کے سوا کچھ ہی ہیں۔ روایت نور الدین و عمل کی ہر جواہر جیل و خلافت کی ہے۔ تاہم ان میں نہیں رہتی۔ روایتیں سامنے کی محسوس کہ ساتھ سنی اور عسکری رہتی ہیں۔ یہ بات ہی درست ہے کہ طویل علم و عمل کا سر سے مقرون تھا۔ مقدمہ انبالہ کے درجہ (شیخ فخر الدین) کے عاقل، شیخ فخر الدین، بقول سرور اللہ سرور کی تاریکی کی چھڑک کے رستہ تھے۔ ہر حکومت (گورنر) کے سلیقہ کو کچھ ڈاکٹر رسوئی، لکھا ہے۔ صحیح ہے۔ حکومت یا گورنر ہیں ہے۔ محسوسات (Castle) ہے جس کی وجہ تسمیہ کچھ بھی ہو سکتی ہے۔

مقدمہ انبالہ کی سر ہیں راہ پر کچھ اسٹریڈ ڈاکٹر انگریزی کے ہی ہیں ان کے سر ایک چک مسلمان کی روایت کے مسلمان تھے اور پھر ہر سر ہے اور محتاط محقق دہلی کی مسلمان سڑکوں سے ملے تھے۔ یہاں پر مشورہ کرنے پر نے مسودہ آدے لکھا کہ سر ہیں راہ کی کہانی، مثال، گھڑی ہوئی ہیں ہے۔ یہ ان کے مسائل کی روایت ہے۔ سر کے انبالہ کا نام سر ہیں راہ کی یا شیخ راہ کی سے بہت ملتا ہے۔ انگریزی کے لیے (پوری) اور (مشرقی) میں کس کا پھر چھ سو سال پرانے لول مانی ہی کو انبالہ کا تقریباً ملے قرار دیا گیا۔ مسودہ آدہ کی طرح مگر اتفاقاً آدہ کے ہی ان کا جواہر دیا ہے۔ وہ لکھتے ہیں کہ لول (م) کا نام اور درجہ، مقدمہ انبالہ کے قانون میں پہلے سے چلا آ رہا تھا۔ مثلاً ان کے زانی اور نکاحی قبیل کا نام۔ تاہم کثیر راہی ہے یہ شکل مل رہی۔ انگریزی کے سر ہیں راہ کی کہانی کے لول (م) اور آدہ مرے تھے، اس لیے کہ شادی کے دل ہم ترقی سے پہلے ہی صوبی کو اتفاق رہے دیا گیا۔ مگر اتفاقاً آدہ لکھتے ہیں کہ انگریزی کے سر ایک یہ بات تاریخ کثیر راہی سے ملتا ہے حالانکہ اس نہیں ہے۔

زمرہ روز کی پہلی طر کے پہلے باب میں اور ہر مسئلہ بحث کی گئی ہے۔ ڈاکٹر راہ میرا انبالہ کے نواح فخر الدین (دیر دہری کی نصیب، تاریخ کثیر راہی اور فخر مانی ممالک میں ایک ہی ایک۔ "تعمد" اور اس کی ذکر لاویا اور خیال سے تشابہات ملے ہیں، مکیں کے بیان سے یہ تاثر پورا ہوا ہے کہ اول (م) کی ایسی شکوہ سے اور دہری تعلقات قائم ہوئے سے پتہ چلتا ہے، ایسی ہی ہوئی۔ دیر دہری کی تعریف ڈاکٹر موسیٰ پہلے کی ہے اور بقول راہ میرا انبالہ کا بیان راہ صحیح ہے۔ اس سے یہ پتہ انداز ہوا ہے کہ اول (م) کے علاج سے بیشتر اسلام قبول کیا اور کچھ مدت صوبی کے ساتھ بسر کرنے کے بعد مسکو کی ہوئی۔

۴

لاریہ سیالکوٹ کے سرائس اور اوقات کے دستری سادہ پر جس میں اتنا اور اس کے عانی لہجوں کی دولت قدر لگی ہوئی ہے، خلیفہ غیر فرآادی نے یہ نتیجہ اندر کیا ہے کہ اتنا کے والد کا نام غوث تھا ۱۸۹۵ء کا ایک صحف نام نقل کر کے لکھتے ہیں:

» اس سیالے سے روایتیں واضح طور پر معلوم ہوئی ہیں، پہلی بار کہ اصل کے والد کا نام غوث ولد فرزند غوث تھا دوسری یہ کہ اس کی قوم شیخ قحی سپہر ہیں قحیؑ

ڈاکٹر دستری، دی، سرکار دیح، اے کی بیاہ پر دعویٰ کیا ہے کہ ۱۸۹۵ء تک اتنا کے والد کا نام غوث تھا^{۱۳} ایک اور ملحق دستدری بیاہ پر عظیم سپرڈ آادی، لکھا ہے کہ اس کا مندر شو مزاج مراخانہ اتنا کی قوم سپہر قحی اور والد کا نام غوث فرزند غوث کا موصوف کے خیال میں مقام اتنا ہے اچے والد کا نام نور لڑ رکھ لہذا^{۱۴} اتنا کی خلیبی، رند ہر انکی ولایت نور لڑ ہے۔ اس شکل کامل سپرڈ آادی ہے یہ نکالا ہے کہ مڑل کی سرگرمی اور لی اے اور ام اس کی اسناد کو دہلی مورخے دہلی^{۱۵} یہ عجیب بات ہے کہ غوث بیٹی کے اتنا فرزند میں فر عظیم سرور آادی کے عباس (اتنا کی نارخ دولت اور اتنا کے والد کا نام) کو قتال اسماعیل کی پشت حاصل ہے اکابر تھمر کرتے ہوئے ڈاکٹر رفیع الدین اظمی لکھتے ہیں:

» قطار یہ عباس، مقام کی تاریخ دولت اور والد کے نام سے بحث کرنے ہیں ممکن اس میں اصل شکی اور اہم اس کی شعور کا دولت بہت نمایاں ہے۔ انہوں نے اتنا ہر لکھے والوں کی اتنا ہرتی یا اتنا فرشتی کا نیکو کیا ہے، غوث کا معنوں اتنا اظمی کا شاہکار ہے۔ اتنا کے ارے میں غیر فرآادی مادہ۔ کاتھقب اس دوک شراہوا، انکوں کے سر یک اتنا، عمر ہیز کے آٹھ کار (ص ۲۲) مل سار (ص ۲۹) رست (ص ۳۰) اور سی، ایت کا کار فی (ص ۲۶) اتنا کی کوئی یا اچھائی انہوں ایک آنکھ نہیں مانی اور وہ انہیں بیٹا ثابت کرنے کا کوئی ترفع اقا سے نہیں دیتے۔ ہاں، اصل کی کوئی کمزوری نظر آتی ہے، مگر اکل لکھتے ہیں اور بھر پوری غوث سے اور ہایت

غیر مرقب اور اسائنڈ، سار میں اس پر دل اور ہونے ہیں اس کے سر یک اتنا کی مڑل کی سفر فرغی اور لی اے اور لی اے کی ڈگریاں دہلی اور معنوی ہیں۔ سپرڈ آادی مادہ سے بعض میں صفاست اور سپرڈ آادی پر سپرڈ آادی ہے اور ہر فرزند بگن ناتھ آزاد کو ان کے کسی نسائت اور سپرڈ آادی لاہری پر اسٹ پلائی ہے، مگر باالاء ہے کہ عاتق اتنا (۱۸۹۳) کو عاتق اتنا کی نصیب تیا ہے (ص ۳۲) سر سب اتنا کا سدا اے۔ ایک نگہ ۱۹۳۵ء اور دوسری نگہ ۱۹۳۶ء میں کیا ہے خوش ملیان کی اتنا کی مایاں کو اتنا کی لہجے اتنا دیا، اور معلوم اتنا کو اتنا کی "خج جات" سمجھ بیٹے۔ یہ ثابت کرے کے لیے کہ اتنا کے والد کا اصل نام غوث تھا مگر اتنا ڈاکٹر اور سپرڈ آادی نے نور والد کا غوث ہوا اس کی لکھ لگا اور اس کی گنتی دور کرے کے لیے اسے نور لڑ (یا سپر لڑ) سے بدل دیا؛ سرور آادی صاف ہے کہ غوث غوثی "معنوں لکھا ہے، اس میں کثرت بہ انظار ملتا ہے: قرین نیاس یہ ہے جو لکھتا ہے اور وہ ہے جہاں یہ ہوتا ہے لکھا ہوا

(ص ۵۱۹) س. والہ امال، ۱۸ "لورڈز انگریزوں نے شیخ احمد دیکھ کر اس پر اس بات پر یقین کر لیا کہ شیخ احمد کی طبیعت کھلی ہوئی ہے۔" ۱۷

[illegible]

کو تاجپوں اور ملیوں سے سزا، مقدمہ اتال تھے اور ان کا مدعون تھا۔ شیخ لورڈز کا مرتبہ خود ان کے لیے منہور ہوا ان کی بیئرٹل کے بعد، ان کے بار میں چوٹی سی مقدمہ ڈال دی گئی تھی۔ اس سے پہلے شیخ لورڈز میں کے دس لاکھ کے ایام شرفیاری میں فوت ہو چکا تھے۔ عیار میں بچے کے بار میں مقدمہ ڈالے کا مقصد موت کے غرضتے کو یہ اور کرنے کی جالہ کو شش فی کہ تہہ لڑکا ہوا، لڑکی ہے۔^{۱۸} یہ سلسلہ تو ہم بڑی تھی۔ اسی طرح اتال کو ۱۹۰۸ء میں مہ سیر لڑی کی مسودہ لکھی گئی تو ان کے والد کا نام ماملی ہے۔^{۱۹} Noor Mohammad کی مگ Mc Mohammad روح کیڈ اتال کو چاہیے تھا کہ اشکناں جوڑے سے پہلے ان ماملی کی فیع کرتے۔ ان سے بنیا کو تہی چوٹی جابجی کی ہے جب کورٹ میں ملور سر سٹر مہ ان کام درج ہوا نو ستر کے مطابق ولایت سیر مٹر لکھی گئی ہے۔

شیخ نور الدین کے حوالوں کی توہم برہنی اور حلقہ اہل کی سرکاری ایسی جگہ ملک اس واسطے کو "ن طرح اپنا لگ وہ ہی مناسب نہیں ہے۔" مہر علی میرزا اسی کا دعویٰ ہے کہ "اہل سے راستہ اپنی دولتت بدل کر بھلائی ہی دیکھ لاکر کبھی حقو کاٹلے سے ۵ اقرا راہوگا" ۱۸۹۵ء کے یہاں سے اہل کے والد کی قوم "شیخ" منیعی کی تھی۔ اسے مہر علی میرزا کہتے ہیں

لکھتے ہیں کہ اس کی قوم "منہار" تھی۔ اسے صواب الناس ہی کہا ہے۔ شہوت کے طور پر لکھا ہے کہ تقسیم ہوا - ۱۶ بیکوٹ لکھ
 جوڑی حراں کے دو سو پاری ہوں چراغ دین اور طاقی سرور اہیں ہر زباں فریختن سرور آاد آبا سر نے تھے۔ یہ صورت ڈاکٹر انبال کے
 رشتہ دہ تھے اور منہار ہزاروں سے منسلک تھے۔^{۱۱} لکھتے ہیں سرور آزادی کا مثبت معنی کرتی تھیں کہ یہ قوم دربار میں
 کھاتے ہیں۔^{۱۲} ملا وہ ایک اس کی فریخت اور تھنی کا سرور انبال لکھی ہوتا ہے۔ ایسی صورت میں ان کا بیان کیا جوا کوئی حقہ کی صورت
 میں نال قوم ہو سکتا ہے۔ اس کی تصریح کسی دوسرے درجے سے ہی ہر کے۔ بیکوٹ کو کسی دوسرے۔ انبال کا تعلق منہار
 سروری سے بیان نہیں کیا۔ یہ بات ہی نال ہر سرور کے دور کا نام۔ کے اور خود شیخ نور محمد کی سروری دروی ہیں کہ سروری تھی
 دروی چراغ دین کے جوڑوں کے کاردار و امتیج نور محمد کی سروری منہار کیسے ہوئی۔

انبال کی قوم کشمیری تھی کہ آما کشمیر سے سبکوٹ آئے تھے۔ اس کی قوم "منہار" تھی کہ حرا طاقی، دروی۔ ان
 ہرے تھے۔ سروریاں اور قومیں کی طرح مٹی ہیں۔ دروی پہچان ہوتی ہے۔ انبال کی قوم "سہو" تھی کہ انبال کا تعلق "سہو"
 گاڑوں سے تھا یا کہ ان کے ہر گروں کے ماری گروں۔ بجے ہیں پہل کی تھی۔ اور انبال کے آواحد کا تعلق کشمیری پہلوؤں سے تھا۔^{۱۳}
 کرل جوام سواتر شہر کا بہ خیال درست این ہے کہ انبال کی قوم "سہو" تھی اور اس طرح وہ "منہار" تھے۔^{۱۴} لکھتے ہیں سرور آزادی کے
 اس خیال میں کوئی مصافحت ہے کہ انبال کا تعلق "منہار" سروری سے تھا۔

حرافی اور حوالے

۱۔ فرسٹ سٹریٹ، لاہور کے ایک ایجنٹ کے اسلوب سرچن نے اور کئی بیڑوں کی "سیرو" موت سے تعلق رکھنے والے
[حادثہ (انٹل کی غم شدہ کڑیاں، ۲۰ مئی ۲۰) مقدمہ انٹل، لاہور، ص ۱۰، ۱۱] سے حاصل کردہ معلوماتوں کے نام کے بموجب
نورف ۱۲ جنوری ۱۹۴۳ میں سال کریں، ایک خط سے ظاہر ہوتا ہے کہ کئی سیڑیوں کے جس عرصہ سے یہ خط جاری رہا، یہ
کر مسلم حکومت کا اعتماد حاصل کیا وہ "سیرو" کہہ گیا۔ (غلام سیڑی کی تحقیق یہ ہے کہ سیرو کسی موٹر گاڑی میں کوئی ذات نہیں
بلکہ جوڑے تحصیل کراچی کے "سیرو" گاڑیوں سے مل رہی ہیں۔ ان کی گاڑیوں "سیرو" کے تعلق سے، دیکھا گیا)
لہذا ہر کئی برس ہوا ہے، (۱۱ مئی ۱۹۴۳) "سیرو" لٹالیا۔ بیرونی سرچن (نورف ۱۲ جنوری ۱۹۴۳) سے تعلق رکھتا ہے۔

(انٹل "لاہور، جنوری اپریل ۱۹۸۸ء، ص ۲۹ تا ۳۱۴)

۲۔ مقدمہ انٹل، ۱۰ مئی ۱۹۴۳، شعبہ انٹل (لاہور)، شعبہ مظاہرہ، ۵ اکتوبر ۱۹۴۵ء، مل گیا ہے (نورف انٹل)
اور کلیات ملا تھیں انٹل میں یہ خط شامل ہے (انٹل اس انٹل دیکھنے ہیں کہ والدین کے قتل کے بارے میں حوالوں سے یہ معلومات
محفوظ ہوئی ہیں۔ انٹل کے کئی کئی مشہور سانحہ میں سے ہے۔ ان کا ذکر "انٹل کی تاریخ" میں کیا گیا ہے، انٹل
کہا ہے ان کا شمار لاہور، ص ۱۰، موضع چکو، برگر، آدوں کا۔

۳۔ سیڑی ماطر دیکھنے ہیں کہ "سیرو" گاڑیوں، انٹل کے حوالوں سے ہے۔ ان کا ذکر "انٹل کی تاریخ" میں کیا گیا ہے، انٹل
یہ انٹل کے آگے تعلق چکو، لاہور کے ساتھ ہوں گے ظاہر کیا ہے، ۱۱ مئی ۱۹۴۳، ص ۱۰، ص ۱۱۔

۴۔ حوالہ ۱۰، مقدمہ انٹل کا حوالہ اور آئی گاڑیوں، انٹل، نورف ۱۲ جنوری ۱۹۴۳، ص ۱۸ تا ۲۰
۱۱۔ کیا انٹل کئی بیڑوں کے "سیرو" گاڑیوں، انٹل، نورف ۱۲ جنوری ۱۹۴۳، ص ۱۸ تا ۲۰

۵۔ *Abul in Final Countdown*، ۲۴

۶۔ کتاب مذکور، ص ۲۰، "سیرو" انٹل کے والدین، انٹل، نورف ۱۲ جنوری ۱۹۴۳، ص ۱۸ تا ۲۰

۷۔ تفصیل کے لیے دیکھیں، "انٹل" مذکور ہمارے، صفحات ۱۸ تا ۲۵

۸۔ حوالے اور تفصیل کے لیے دیکھیں، "انٹل کی سرچن" اور ڈاکٹر اسکریمبر، انٹل، نورف ۱۲ جنوری ۱۹۴۳، ص ۱۸ تا ۲۰

۹۔ "انٹل" مذکور ہمارے، صفحہ ۲۵

۱۰۔ (نورف ۱۲ جنوری ۱۹۴۳، ص ۱۸ تا ۲۰)

۱۱۔ دیکھیں، انٹل کی سرچن، انٹل کی سرچن، انٹل، نورف ۱۲ جنوری ۱۹۴۳، ص ۱۸ تا ۲۰

بر "انٹل کے والدین" مشمولہ "انٹل" میں، انٹل، نورف ۱۲ جنوری ۱۹۴۳، ص ۱۸ تا ۲۰

۱۲۔ رشتہ، لاہور، ص ۱۰، "انٹل" میں، انٹل، نورف ۱۲ جنوری ۱۹۴۳، ص ۱۸ تا ۲۰

Serik Nathu Zhab's father thus remained Serik Nathu Mistei untill

۲ سرہن راہی ہر سفر

حلیہ عبدالمکرم نے لکھا ہے کہ اگرچہ اسم کے زیر اثر اقبال ذات باب اور سل ہر اشعار کو لکھ رہے ہیں۔ لیکن تمام مائیں کے اشعار میں اہل بات کے اشارے ملتے ہیں کہ ان کو اپنے برہن زادہ ہوئے ہر سفر تھا۔ ہر جنوں کی زلفت اور مہر دلی سے کس کو نکال ہو سکا ہے اور غالباً ہر روئے مایہ نوازت اقبال کو ان میں اچھا ماحصلہ ملا۔ ڈاکٹر مرزا انجیوریا اور مستور دوسرے مائیں کی ۱۔
اپنے اپنے اندر اس دہرائی ہے۔ اگرچہ یہ اظہار بحال طور امتزاج ہیں ہے لیکن ای ٹمیزوں کے امتزاج لڑمٹم ہر آواز کی ہے۔
غالبین اقبال سے یہ امتزاجی مڑ دیا ہے کہ اقبال کو اپنے سرہن زادہ ہوئے ہر سفر تھا۔
اقبال کو اس اشعار سے سرہن راہی ہر سفر تھا۔ کیا بات ہے، وہ حسب دل ہیں:

مرا بنگر کہ در سہنوتیں دگر لہی بینی

برہن زادہ و نرزا شائے دم و تیر نرزا

ہر دوزخ بہ سیاست دل و دین با غتہ انور

متر بر آں پسرے مرم اسرار کجا است؟

ان اشعار میں واقعیت ہے اور فرداں است و امح طور ہر موجود ہیں۔ مہولی نامہ نقلی نامہ ہر شعری اسالیب

پیش نظر قابل اعتراض ہیں ہے۔ اقبال کے حسب ذیل اشعار مایہ نوم ہیں:

میں اعلیٰ مائیں سو مائی ۱۲ مرے لائی و مائی

کو متراشی کی اور وہ مہی کھنکھناتک سرہن زادہ

کوئی پاپے تو ان اشعار سے نر نامت کر دے لیکن سو مائی اور لائی و مائی ہر نامہ اسال کے سر یکہ قابل اعتراض ہیں۔

ایسا ہے کہ ان اشعار کی مائی ہر نامہ اسال مایہ مائیں و مائی کے مایہ ہیں اور اہل مائی کے سو مائی ہر مائی مائی ہر مائی۔

کی نہیں اور غزلی کار مہر جات میں

بیٹے ہیں کب سے شہر اہل مائی کے مائی

مرزا میرزا غزلی مائی مائی

دو مائی (مائی) مائی مائی مائی مائی

حسب ذیل اشعار ڈاکٹر باربر اقبال اور شمع اعجاز اورے نامت کیا ہے کہ اقبال کو سرہن راہی ہر سفر نہیں تھا۔

چت ہر مائی کو مرے پیش نظر آتی ہے

یار ایام گزشتہ کے شرمائی ہے

ہے جو پیشانی ہے اسم کا ٹیکہ اقبال

کوئی مائی مائی مائی مائی مائی

ہر دھرم میں اچھے آدمی کی رائے گوارا دی جاتی ہے۔ ان میں سے وہ لکھتے ہیں:

"اقتال، دھرم، لگاؤ، سب میں روادار ہونے کا ذکر کرتے ہیں۔ لیکن، سب سے پہلے ہندوستانی عقائد کا یہ حال غلط ہے کہ اقتال سے بچنا سب سے پہلے روادار ہونے کا ذکر ہر مل میں ہوتا ہے۔ یہ کیا ہے۔ ہندوستان کا پہلو کس کی ہے جو روادار ہے۔ جیسے کہ مذکورہ بالا شعر میں ہے۔۔۔۔۔ لیکن اپنی ہر من زادی کے ضمن میں ہرگز ہر ماضی اور سب سے پہلے روادار ہے۔ "اگرچہ روادار ہونا ہے"۔ "ہاں کہہ دینا چاہیے۔۔۔" ہر دھرم روادار ہے۔ میں شعر میں "ہندوستان کا پہلو" دیکھا ہے۔ وہ حسبِ دلیل ہے:

مرا بھگت کو در پہلو مت دیگر فی دینی

میں روادار ہوں، آستانے نام دس ستر است"

اس شعر کا ترجمہ ہے: "میرے دیکھو کہ ہندوستان میں تھے ستر، ستر کوئی اور ایسا نہیں، روادار ہیں، لیکن ہندوستان میں دس ستر کوئی اور نہیں ہے۔" یہی حاکمیت ہے جو ہندوستان میں ہے۔ "اقتال" سے بچنا ہر ماضی اور سب سے پہلے روادار ہونے کا ذکر ہر مل میں ہوتا ہے۔ جیسے کہ مذکورہ بالا شعر میں ہے۔۔۔۔۔ لیکن اپنی ہر من زادی کے ضمن میں ہرگز ہر ماضی اور سب سے پہلے روادار ہے۔ "اگرچہ روادار ہونا ہے"۔ "ہاں کہہ دینا چاہیے۔۔۔" ہر دھرم روادار ہے۔ میں شعر میں "ہندوستان کا پہلو" دیکھا ہے۔ وہ حسبِ دلیل ہے:

ہر لب نازیں مشن نامانی است

ملک اور اطر تن و تن نامانی است"

غبارِ آلودہ رنگِ دل لب ہی بال و پیر تیرے

تو ہے سرخ مرا اڑنے سے پہلے پریشان ہو جا"

حاشی اور حوالے

۱. مقالات حکیم احمد ۱۱ - ایک اور خاک پر لکھا ہے کہ اقبال کے ذہن میں ملت متعلق رکھتے تھے اور اس پر میں رائے دوں گا، اور
جا بجا غور کیا ہے۔ (مضامین ۱۱-۱۲)
۲. اقبال سے کے لیے ۱ صفحہ ۸۰ - نیز دیکھیے، اقبال راولپنڈی، حیدر آباد، دہلی ۱۹۹۵ء، ۵۶ - ۳۱-۳۲
۳. سہ ماہی اردو ادب، اقبال لکچر نئی دہلی، ص ۲۲ - نیز دیکھیے، تصنیف اسٹریٹس انشورنس کمپنی، اقبال، ۱۱ ص ۱۱
۴. اقبال سے کے لیے، ڈاکٹر مرزاں مقبوری، ص ۷۷ - نیز دیکھیے، ڈاکٹر نور شیر خانی ردو لوی کا مضمون "سوال" "کار اقبال میں مقبوری" ص ۱۱
- مشہور، اقبال راولپنڈی، حیدر آباد، دہلی ۱۹۹۵ء، صفحہ ۳۱-۳۲
۵. کلیات اقبال، ابراہیم، صفحہ ۱۸۰ (بالترتیب) ۱۸۰، ۱۸۱، ۵۶۸
۸. دیکھیے، رسدہ ورد، عداوت، ص ۲۲ - نیز ملاحظہ اقبال، ص ۲۰ - ڈاکٹر مرزاں مقبوری - ص ۱۱ - اس کا نقل کر کے لکھا ہے کہ
اقبال اپنے آپ کو ہیئت مہمانانہ پروردگار کہتے تھے۔ (اقبال سے کے لیے، ص ۸)
۹. ۱۰ - اقبال، مقبوری دہلی ۱۹۸۸ء، صفحہ ۳۲، ۳۱ - کلیات اقبال فارسی، ص ۲۵
۱۱. کلیات اقبال فارسی، ص ۹۳
۱۲. کلیات اقبال اردو، ص ۲۴۳

(۱) کہ معاملے میں ڈائمنڈ رینگی کا مامور ابدال عکھ کا کوئی معصوم ہے۔

کو نمائندہ اعتبار فہرست کے ادرجہ ہیں جن کا ہے۔ — بی ۱۹۳۶ء میں فہرست ملی خارج ہے۔ مقام اقبال سے ملانہ سنگ کی —

حوالے اور حواشی

۱. "اقبال کی زندگی کا ایک گہرے" مضمون "میری پیشکش" اساتذہ کرام اور سہول کی جناب، ماسٹر، کلاں، ۱۹۸۱
۲. آج اس اور کمرنگی سے متعلق اقبال کے کلامات درست ہیں۔ یہ نوٹ کے تصور تھے اور اس سال کا راجہ کا ملامت
- تغییل کے لیے دیکھیے، اقبال دشمنی ایک ملامت، دوسرا باب
۳. اقبال کا "تجرباتی کلام" صفحات ۲۳۱-۲۳۲
۴. مزید تغیل کے لیے دیکھیے (۱) زفرہ، (۲) باریز اقبال، (۳) ۱۸۰
- (۴) اقبال دہن نامہ، ماسٹر نظیر مونی، صفحات ۱۳۲-۱۳۳

۱۔ شراب زہنی

”روز بے فردی“ کے آخری صفحے میں، عائد انتقال کا ایک شعر ہے :

بارہ ماہ نیماں زدم بر چراغِ مائیتِ دہان (د)

اک لے پہلے کا ، آجگر دما ، معدوم کی مسلم ”مائیتِ ہر مائی“ میں یہ شعر ملتا ہے :

میں شعلے میں بیباں ہے نری سحرِ ریزر کچھ ترے مسلک میں رنجِ شرابِ میباں ہے

اس اشعار کو انتقال کی شراب زہنی کا ثبوت مان لیا گیا۔ (دہلی نظام) مصنفے ”تسم“ اور میرا محبوبہ صاحب نے یہ فقہی تفسیر پیش کیا کہ کہی زمانے میں

انتقال نے شراب پی تھی مکن بہر میں ترکِ فردی! اس اشعار کے تاثر میں ، انتقال کے اس شعور مندوں کا خیال بظاہر درست معلوم ہوتا ہے۔ ایک اور اسل ٹاس ، بلکہ میرا لکھم ، کے ایک صفحے سے ”اک وقت کو لغو نہ مانی ہے :

”نہ وقت دور ہوں گے لیے فتنہ“ ”خود رہا قادیان میں شمع کو خدا مانے کس سوز و گداز کے عالم میں پیدا دیتا تھا“

قرنِ شراب نہ تھی اردتِ منور ، ہی ایک اسٹریو میں کہہ دیا کہ ”عائد انتقال نے شعراؤں کے لڑکی کو ترک کر دیا تھا“ ”عائد انتقال نے

سے ، ملک العرب میں ایک روز درمیان لکھ کر۔ دہلی کیا کہ انتقال کے کئی شعر۔ بی بی ہیں تو ترک کر دینے کا کاسوال ہے۔ ۱۹۷۷ء تا ۱۹۸۰ء سوال ہے کہ ”۱۰ ماہ نیماں زدم“ اور ”میں شعلے میں بیباں ہے نری سحرِ ریزر“ کو شاعر کا ”ساریاں اور شعور“ کے الفاظ میں ”زہنی کا اشتہار“ قرار دے کر یہ نتیجہ اخذ کیا جا سکتا ہے کہ شاعر کا ”مبتنی مفہوم“ (View) اس ہے کہ ۱۹۷۷ء اور ۱۹۸۰ء کے لکھنے کے لیے مرید شواہد درکار ہونے۔ کئی صفحے پر لکھنے کے لیے عائد انتقال کے ”محبوب اور ادب ہر ایک“ اور ”عائد انتقال کا شعور“ کا:

(۱) سبکدوش میں اجن اے ملک کی خلیع لازمان

(۲) قیام لاہور کے دوران لائسنسلی اور ملازمت کے ادارہ ۱۸۹۵ء تا ۱۹۵۱ء

(۳) قیام لاہور ۱۹۰۵ء تا ۱۹۰۸ء

(۴) قیام لاہور ۱۹۰۸ء تا ۱۹۳۸ء

ایک آخری دور کے ہی دو حصے کے بائیں ہیں۔ پہلا ۱۹۱۳ء تک انتقال کی شاعری سرکارِ محکم سے چھپی اور خزانہ میرا محبوبہ صاحب نے شاعری شکر ریاں ”نغمِ ہر گشت“ اور ”دوسرا دنا“ تک۔ سبکدوش لازمان تعلیم اور شاعری کے آخری بیس برس کا مرحلہ کسی وقت شعور کے انشاؤں شراب زہنی سے ہے۔ ایک ہی لاہور کارخانہ لائسنسلی میں سال کر لیا جا رہا ہے۔ اب عائد لاہور کے زمانہ عائد اشتہار اور عائد کے تین برسوں اور قیام لاہور کے ۱۹۰۸ء سے ۱۹۱۳ء تک کا بائیں برسوں تک محدود ہو گیا ہے۔ یہ انتقال کے زمانہ قیام کا وہ حصہ ہے جو ۱۸۹۹ء تا ۱۹۱۳ء یعنی درجہ برسوں پر محیط ہے۔

لاہور کا زمانہ ملازمت ۱۸۹۹ء سے ۱۹۰۵ء تک کا ہے۔ اس دوران رقص و سرور کی محفلوں میں انتقال کے شریک ہونے کا ثبوت۔ دنا ہے۔

۲
۱۔ اقبال کے ایک خطاب میں فرماتی ہے: "اسال آئیز کے بے شکی رکھتے تھے" اقبال کی محکماتی تحریر سے شراب نوشی کا ثبوت نہیں ملتا۔ بھانڈے کے ارے اس سیر فرماتی شاہ مادر اور فریدی خون کے بیانات کا فرسوس ہو رہا ہے۔ اس سے کسی نے بھی اقبال کے شراب پینے کا ذکر نہیں کیا۔

۲۔ عرب میں شراب کا عام رواج ہے۔ "اور ہمارے سماں رام" کے ناظر ہیں یہ بات قرین بناس مسلم ہوتی ہے کہ اقبال نے ان شراب نوشی کی جو نام کوئی نہیں۔ انوں ملتا۔ سر، سر، سر اور علیہ صبی سے عرب پر کہ عرب میں اقبال نے شراب پینے کا ذکر نہیں کیا بلکہ لوہے پر ان کی تردید کی ہے۔ "اللہ رب العزت" اور شراب نوشی کی تردید، کم از کم دو مرتبہ، حد اقل یہی کہ ہے۔ ہمارے ۱۹۱۲ میں، وہ کہیں بلور میں ایک دعوت میں شریک تھے۔ ان وقتے پر ہمارے اس سر سے موجود تھے۔ اقبال کو یہ شراب نوشی کی مٹی فراہم کرنے سے صدمہ کرتے ہوئے کہا کہ میں نے بلور میں ہی شراب پیا۔ اس واقعے کے چشم دید گواہ شاعر اقبال ہیں۔

۳۔ دوسرا چشم دید واقعہ صاحب امتیاز ملی کے بیان کیا ہے۔ وہ لکھتی ہیں کہ ملاقات کے سلسلے میں علامہ اقبال نے دروازے پر خود ان کے سے ملے ہوئے ڈاڑھا۔ اس سر سے ان کا مسئلہ رکھا گیا جس میں مسلم اور میٹر لم مائل شہر ہو گئے۔ بیچ سے پہلے ہونے کے بعد انے میزوں پر بڑے ہوئے ملا سوں میں مشروبات ڈالے شہر کا کچھ۔ کسی کے لوہے پر کہ آہ شراب پینے کے بعد اقبال نے جواب دیا کہ اقبال ہیں میں نے کسی اہلستان میں ہی شراب پیا۔ پس کراچی پاس۔ بڑے ہوئے لوگوں سے قوی سے ملا سوں کا ذکر۔ ان خواجہ کی روشنی میں مذکورہ اشعار، شاعر کا نفسی شعور (State of mind) ہے۔ منزل ڈاکٹر ماہر اقبال کی کتابی شہادت اس شعری اختراعات کی تصدیق ہے کرتی۔ ایسی صورت میں اشعار کا حوالہ دینا مستطیع رہتا ہے۔

۴۔ جو حامل شراب پیتے ہیں، ان کے ارے جس پر تھوڑے اور دھڑلے ہر مل مانتے ہیں۔ — حاملہ اس میں اور دوسری کی شائیں ہمارے سامنے ہیں۔ علامہ اقبال کے ارے اس پر کہ کوئی ثبوت نہیں ملتا کہ وہ حاملہ مال اور نہ کہ اس کے ارے اس کی حالت عام ترویج کی ہے۔ برقی قندوں اور لوہے کے شعور والی مال۔ اسال پر خرچہ کیا ہے، اس میں شراب نوشی کا ذکر نہیں۔ سردارانہ اسلگہ شیریں اور دام سرالوہ شراب نوشی کے انفرادی کی تردید کرتے ہیں۔ اقبال کی ایک "میں کا علیہ بیان" پر کہ ایک ہی گھر میں رہتے ہوئے، اس کے منہ سے اس کی کوئی اور بات نہ ہوئی ہے یہ شدہ ہو سکتا کہ اسال پر خرچہ کا خرچہ کرتے تھے۔ شیخ مجاہد امر لکھتے ہیں کہ میں اپنے علم و درجہ کی بنا پر خوش سے کہہ سکتا ہوں کہ اقبال پر بے غشی کا اتنا ایک ہوا ہے۔ "۱۵"

۵۔ شیخ عبداللہ نے میر اقبال کا رد فرمایا کہ "میں مانع شہرہ بان درج کرا ضروری تھا کہ وہ شراب پیتے ہوئے گھر میں رہتا۔ دیکھا۔ سہ۔ گھر میں ایک دو گھنٹے کا لیاسری حالت ہے۔" — صاحب اقبال کے بیان سے اسال کی شراب نوشی کا ثبوت فراہم نہیں ہوتا۔ سبب کا یہ اقبال پر بے غشی شراب پینے ہوئے "یا گھر میں ایک دو گھنٹے کا لیاسری" نہیں۔ ان کے سبب کی روحوں کے زانی سر کے چلنے پر نابل امتیاز نہیں۔ ایک علاقے سے علا تاخر ہوا، گھر میں ملا ہے۔ یہ اسال پر ہے کہ اس میں زمین اور اوپر اسال پر کراؤں انفرادی لگاتار ہیں۔ ہر انفرادی کے جس سے ہم سرور، اولیٰ پست پر ہے۔ "شہد انعام" کے صعب سے ملے رہا ہے، ایم ان فریدی مائین اقبال کے ہی اقبال پر شراب نوشی کا انفرادی مانع نہیں کیا۔ ایک انفرادی کے اصل پرے کا یہ ایک بڑا ثبوت ہے

ہوا ہے اور حوائی

۱. زمرہ ورد، ڈاکٹر مادیہ اقبال، صفحہ ۱۷۷
۲. منہ سب کچھ، مملووم، مرتبہ شاہجہاں بیگم، صفحہ ۶۱
- ۳۔ ۱۔ "جہاں ادب" (ملک لبرن مادیہ) میں ۱۹ ستمبر ۱۹۶۶ء کو لکھنؤ میں شائع ہوا۔ ۲۔ اکتوبر ۱۹۶۶ء کو "جہاں ادب" ہی میں سوتیلے بھائی کا مادیہ کا لکھا ہوا۔ ان ماسے کے آخر میں لکھا ہے کہ "مادیہ کا یہ سب سے پہلا نظم ہے"۔
- ۴۔ خوارس مقداد اقبال کے سب سے پہلے کی ملاقات اول کیا کرتے تھے۔ خوارس کی اقبال کی سب سے پہلی ملاقات کا شمار ہوتا ہے۔
- ۵۔ سوتیلے بھائی۔ ۱۔ ۲۔ ۳۔ ۴۔ ۵۔ ۶۔ ۷۔ ۸۔ ۹۔ ۱۰۔ ۱۱۔ ۱۲۔ ۱۳۔ ۱۴۔ ۱۵۔ ۱۶۔ ۱۷۔ ۱۸۔ ۱۹۔ ۲۰۔ ۲۱۔ ۲۲۔ ۲۳۔ ۲۴۔ ۲۵۔ ۲۶۔ ۲۷۔ ۲۸۔ ۲۹۔ ۳۰۔ ۳۱۔ ۳۲۔ ۳۳۔ ۳۴۔ ۳۵۔ ۳۶۔ ۳۷۔ ۳۸۔ ۳۹۔ ۴۰۔ ۴۱۔ ۴۲۔ ۴۳۔ ۴۴۔ ۴۵۔ ۴۶۔ ۴۷۔ ۴۸۔ ۴۹۔ ۵۰۔ ۵۱۔ ۵۲۔ ۵۳۔ ۵۴۔ ۵۵۔ ۵۶۔ ۵۷۔ ۵۸۔ ۵۹۔ ۶۰۔ ۶۱۔ ۶۲۔ ۶۳۔ ۶۴۔ ۶۵۔ ۶۶۔ ۶۷۔ ۶۸۔ ۶۹۔ ۷۰۔ ۷۱۔ ۷۲۔ ۷۳۔ ۷۴۔ ۷۵۔ ۷۶۔ ۷۷۔ ۷۸۔ ۷۹۔ ۸۰۔ ۸۱۔ ۸۲۔ ۸۳۔ ۸۴۔ ۸۵۔ ۸۶۔ ۸۷۔ ۸۸۔ ۸۹۔ ۹۰۔ ۹۱۔ ۹۲۔ ۹۳۔ ۹۴۔ ۹۵۔ ۹۶۔ ۹۷۔ ۹۸۔ ۹۹۔ ۱۰۰۔ ۱۰۱۔ ۱۰۲۔ ۱۰۳۔ ۱۰۴۔ ۱۰۵۔ ۱۰۶۔ ۱۰۷۔ ۱۰۸۔ ۱۰۹۔ ۱۱۰۔ ۱۱۱۔ ۱۱۲۔ ۱۱۳۔ ۱۱۴۔ ۱۱۵۔ ۱۱۶۔ ۱۱۷۔ ۱۱۸۔ ۱۱۹۔ ۱۲۰۔ ۱۲۱۔ ۱۲۲۔ ۱۲۳۔ ۱۲۴۔ ۱۲۵۔ ۱۲۶۔ ۱۲۷۔ ۱۲۸۔ ۱۲۹۔ ۱۳۰۔ ۱۳۱۔ ۱۳۲۔ ۱۳۳۔ ۱۳۴۔ ۱۳۵۔ ۱۳۶۔ ۱۳۷۔ ۱۳۸۔ ۱۳۹۔ ۱۴۰۔ ۱۴۱۔ ۱۴۲۔ ۱۴۳۔ ۱۴۴۔ ۱۴۵۔ ۱۴۶۔ ۱۴۷۔ ۱۴۸۔ ۱۴۹۔ ۱۵۰۔ ۱۵۱۔ ۱۵۲۔ ۱۵۳۔ ۱۵۴۔ ۱۵۵۔ ۱۵۶۔ ۱۵۷۔ ۱۵۸۔ ۱۵۹۔ ۱۶۰۔ ۱۶۱۔ ۱۶۲۔ ۱۶۳۔ ۱۶۴۔ ۱۶۵۔ ۱۶۶۔ ۱۶۷۔ ۱۶۸۔ ۱۶۹۔ ۱۷۰۔ ۱۷۱۔ ۱۷۲۔ ۱۷۳۔ ۱۷۴۔ ۱۷۵۔ ۱۷۶۔ ۱۷۷۔ ۱۷۸۔ ۱۷۹۔ ۱۸۰۔ ۱۸۱۔ ۱۸۲۔ ۱۸۳۔ ۱۸۴۔ ۱۸۵۔ ۱۸۶۔ ۱۸۷۔ ۱۸۸۔ ۱۸۹۔ ۱۹۰۔ ۱۹۱۔ ۱۹۲۔ ۱۹۳۔ ۱۹۴۔ ۱۹۵۔ ۱۹۶۔ ۱۹۷۔ ۱۹۸۔ ۱۹۹۔ ۲۰۰۔ ۲۰۱۔ ۲۰۲۔ ۲۰۳۔ ۲۰۴۔ ۲۰۵۔ ۲۰۶۔ ۲۰۷۔ ۲۰۸۔ ۲۰۹۔ ۲۱۰۔ ۲۱۱۔ ۲۱۲۔ ۲۱۳۔ ۲۱۴۔ ۲۱۵۔ ۲۱۶۔ ۲۱۷۔ ۲۱۸۔ ۲۱۹۔ ۲۲۰۔ ۲۲۱۔ ۲۲۲۔ ۲۲۳۔ ۲۲۴۔ ۲۲۵۔ ۲۲۶۔ ۲۲۷۔ ۲۲۸۔ ۲۲۹۔ ۲۳۰۔ ۲۳۱۔ ۲۳۲۔ ۲۳۳۔ ۲۳۴۔ ۲۳۵۔ ۲۳۶۔ ۲۳۷۔ ۲۳۸۔ ۲۳۹۔ ۲۴۰۔ ۲۴۱۔ ۲۴۲۔ ۲۴۳۔ ۲۴۴۔ ۲۴۵۔ ۲۴۶۔ ۲۴۷۔ ۲۴۸۔ ۲۴۹۔ ۲۵۰۔ ۲۵۱۔ ۲۵۲۔ ۲۵۳۔ ۲۵۴۔ ۲۵۵۔ ۲۵۶۔ ۲۵۷۔ ۲۵۸۔ ۲۵۹۔ ۲۶۰۔ ۲۶۱۔ ۲۶۲۔ ۲۶۳۔ ۲۶۴۔ ۲۶۵۔ ۲۶۶۔ ۲۶۷۔ ۲۶۸۔ ۲۶۹۔ ۲۷۰۔ ۲۷۱۔ ۲۷۲۔ ۲۷۳۔ ۲۷۴۔ ۲۷۵۔ ۲۷۶۔ ۲۷۷۔ ۲۷۸۔ ۲۷۹۔ ۲۸۰۔ ۲۸۱۔ ۲۸۲۔ ۲۸۳۔ ۲۸۴۔ ۲۸۵۔ ۲۸۶۔ ۲۸۷۔ ۲۸۸۔ ۲۸۹۔ ۲۹۰۔ ۲۹۱۔ ۲۹۲۔ ۲۹۳۔ ۲۹۴۔ ۲۹۵۔ ۲۹۶۔ ۲۹۷۔ ۲۹۸۔ ۲۹۹۔ ۳۰۰۔ ۳۰۱۔ ۳۰۲۔ ۳۰۳۔ ۳۰۴۔ ۳۰۵۔ ۳۰۶۔ ۳۰۷۔ ۳۰۸۔ ۳۰۹۔ ۳۱۰۔ ۳۱۱۔ ۳۱۲۔ ۳۱۳۔ ۳۱۴۔ ۳۱۵۔ ۳۱۶۔ ۳۱۷۔ ۳۱۸۔ ۳۱۹۔ ۳۲۰۔ ۳۲۱۔ ۳۲۲۔ ۳۲۳۔ ۳۲۴۔ ۳۲۵۔ ۳۲۶۔ ۳۲۷۔ ۳۲۸۔ ۳۲۹۔ ۳۳۰۔ ۳۳۱۔ ۳۳۲۔ ۳۳۳۔ ۳۳۴۔ ۳۳۵۔ ۳۳۶۔ ۳۳۷۔ ۳۳۸۔ ۳۳۹۔ ۳۴۰۔ ۳۴۱۔ ۳۴۲۔ ۳۴۳۔ ۳۴۴۔ ۳۴۵۔ ۳۴۶۔ ۳۴۷۔ ۳۴۸۔ ۳۴۹۔ ۳۵۰۔ ۳۵۱۔ ۳۵۲۔ ۳۵۳۔ ۳۵۴۔ ۳۵۵۔ ۳۵۶۔ ۳۵۷۔ ۳۵۸۔ ۳۵۹۔ ۳۶۰۔ ۳۶۱۔ ۳۶۲۔ ۳۶۳۔ ۳۶۴۔ ۳۶۵۔ ۳۶۶۔ ۳۶۷۔ ۳۶۸۔ ۳۶۹۔ ۳۷۰۔ ۳۷۱۔ ۳۷۲۔ ۳۷۳۔ ۳۷۴۔ ۳۷۵۔ ۳۷۶۔ ۳۷۷۔ ۳۷۸۔ ۳۷۹۔ ۳۸۰۔ ۳۸۱۔ ۳۸۲۔ ۳۸۳۔ ۳۸۴۔ ۳۸۵۔ ۳۸۶۔ ۳۸۷۔ ۳۸۸۔ ۳۸۹۔ ۳۹۰۔ ۳۹۱۔ ۳۹۲۔ ۳۹۳۔ ۳۹۴۔ ۳۹۵۔ ۳۹۶۔ ۳۹۷۔ ۳۹۸۔ ۳۹۹۔ ۴۰۰۔ ۴۰۱۔ ۴۰۲۔ ۴۰۳۔ ۴۰۴۔ ۴۰۵۔ ۴۰۶۔ ۴۰۷۔ ۴۰۸۔ ۴۰۹۔ ۴۱۰۔ ۴۱۱۔ ۴۱۲۔ ۴۱۳۔ ۴۱۴۔ ۴۱۵۔ ۴۱۶۔ ۴۱۷۔ ۴۱۸۔ ۴۱۹۔ ۴۲۰۔ ۴۲۱۔ ۴۲۲۔ ۴۲۳۔ ۴۲۴۔ ۴۲۵۔ ۴۲۶۔ ۴۲۷۔ ۴۲۸۔ ۴۲۹۔ ۴۳۰۔ ۴۳۱۔ ۴۳۲۔ ۴۳۳۔ ۴۳۴۔ ۴۳۵۔ ۴۳۶۔ ۴۳۷۔ ۴۳۸۔ ۴۳۹۔ ۴۴۰۔ ۴۴۱۔ ۴۴۲۔ ۴۴۳۔ ۴۴۴۔ ۴۴۵۔ ۴۴۶۔ ۴۴۷۔ ۴۴۸۔ ۴۴۹۔ ۴۵۰۔ ۴۵۱۔ ۴۵۲۔ ۴۵۳۔ ۴۵۴۔ ۴۵۵۔ ۴۵۶۔ ۴۵۷۔ ۴۵۸۔ ۴۵۹۔ ۴۶۰۔ ۴۶۱۔ ۴۶۲۔ ۴۶۳۔ ۴۶۴۔ ۴۶۵۔ ۴۶۶۔ ۴۶۷۔ ۴۶۸۔ ۴۶۹۔ ۴۷۰۔ ۴۷۱۔ ۴۷۲۔ ۴۷۳۔ ۴۷۴۔ ۴۷۵۔ ۴۷۶۔ ۴۷۷۔ ۴۷۸۔ ۴۷۹۔ ۴۸۰۔ ۴۸۱۔ ۴۸۲۔ ۴۸۳۔ ۴۸۴۔ ۴۸۵۔ ۴۸۶۔ ۴۸۷۔ ۴۸۸۔ ۴۸۹۔ ۴۹۰۔ ۴۹۱۔ ۴۹۲۔ ۴۹۳۔ ۴۹۴۔ ۴۹۵۔ ۴۹۶۔ ۴۹۷۔ ۴۹۸۔ ۴۹۹۔ ۵۰۰۔ ۵۰۱۔ ۵۰۲۔ ۵۰۳۔ ۵۰۴۔ ۵۰۵۔

فخر ختم کا معرہ: اس سال آندھ میں ہر سب سے پہلے ہیرل ۱۹۱۲ء کے "سات رشتہ" (مروجہ) میں شائع ہوا۔ اس میں فخر عظیم سرور، اڑی
کے نام سے ایک روایتی ہی معرہ، و اس سال کی سابقہ مانتہ "ہر سب سے پہلے" (مروجہ) کے اس سال میں ہی۔ اس سے پہلے ہر سب سے
"معرہ ہیر پاک کے نصف سید اور اور رشتہ کی اصل کیا تھا" معرہ کا شمار اس سال میں ہی ہوا۔

انہی نامی جہاں کے سارے مناظر میں ہی ۱۲

• اب ہر ہی حوالی آئی ہے ... محبوب صبر پارٹی - اصراری - یہ اور وہ ایک دو دواں ہر قسم ہر جہت ... ان کے نام یہ ہیں ۔
"کونین صبر ہزار انج ہے جوت ہے سحر میرا" ہے یہی تا ۔

[illegible]

• جہود تیار سے بدنامی کر دے۔ اصلاح - ہر گھٹن سرخوش کی فریاد - - لوٹ کر اپنے دولت سرور اولاد و قریب سے بے خبر کر دیں۔

رت کے گیارہ بجے سو سو سو سے اٹھ اٹھا اس کے آٹے میں کما مومل قہا کبھی کبھی ساوا رات میرا سا۔ کہ ہاں عمر ات اور
جنگ ہونے وہ مھر رہتے۔ کہ کہہ اہوں اہی موی سے کوئی دلچسپی نہ تھی

• دکنیزہ لالچ کی طالبہ کو جہاد دینا آسان نہیں تھا۔

[illegible]

ہنرورہ نیکل اور "لوڈ ڈانٹسٹ ہما" میں ڈیڑھ سو روپے کی باری کا ، اس میں میں ، دوسرا مضمون "انڈیا کی جا بے جا شہرت" کے بارے میں لکھا ہے۔ "سائنس" میں بھی مضمون کے لئے درج ذیل ہیں :

• حلال اقدس کے پیارے تفسیر و تفسیر کے شریک ہر ایک کا مغرباً و رور کا ماحول تھا اور ہر ماحول سے اس کی دلچسپی و دلچسپی تھی۔

[illegible]

مدرست ہے کہ تمام اساتذہ اہل تہذیب کی عبادت و آیاتِ خدائی ہیں جن سے ہر آدمی کی تعلیم و تہذیب حاصل ہوتی ہے۔

۱۰۔ "جمہورستان" : "کر سب اشغال سے ہر یک شخص شہر و راج کی فوجی حالت سے لڑا کر اسے ۱۱۰۰ ہستہ مرہ و کھال الہی میں مہر مہر کے

یہاں پھر انور کے گارڈ کے تکیہ محمد سرور = ملکہ اٹھا اس کے آگے اس کا مہل تھا یہی کی اس

میرزا صاحب! یہاں مضمون مافی اور مع ہے۔ وہ مضمون ہے کہ کہیں ایسی چیز ہے کوئی ایسی روشنی۔

[illegible]

" میرے ہاں اکثر نانا کے وقت پہلی زحہ و سہوار ہاتھ جو اکثر قی ص میں جبرہم وال درخت شریک ہو ۱۱ اُسرۃ - ۱۰۷۰

مل معاہدوں میں جو معاہدوں میں سرور ہوتا۔ رات کے وقت دس بجے تک مقدمات کی تیاری کے مسائل درپیش رہتے۔

۱۰۔ پڑھنے پر اس سربراہ کا دائمی عہدہ نہیں تھا۔ بلکہ اس کی انتہائی اہمیت سے عوام معمول پر مارتے اور دماغ کے پڑھنے سے

وہ ہزاروں سال پہلے مگی ۱۰۰ اک ہزار ۱۰۰ خوش دلی کیلئے ایک فکری سرانجام کرتے ... انشائیہ کی

سہولیت کے حصول کے لیے ضروری امور، دکنی میں ایک ٹونہ اعامہ میں ۲۵

”دنک رہیں“۔ اثر سرائے لاکہ کی حدود پر انجمن صہیہ تہ یورپ سے ”دہلی کے سر ۱۱۱۲ ویک انشال“۔ ای ماس اس
فرک کی ہے ۲۶ ایک ایک سے راجہ مالہ آڑی ہے۔ مہم میزبان کی آرا موما تباس ہر می جوی ہیں۔ سرور مالہ ان کا آخری
می تباس آڑی ہے۔ اے مے سے چھ می اور یورپ سے ”دہلی کے سر می امال کی بی بیوں“۔ لاہور (ن) پریمر جو، سے فرک
کی ہے یہ کہا کہ ”صبح ہونے وہ عمر فوشے کہ کہ ایس ای بیوں“۔ کوئی دلچسپی ہے ”علیٰ نگر ہے“۔ بہار مالہ پھل ہے

4

یہ کہانیاں جی ہیں یا موٹی ہم کمی جیتی طور پر معلوم ہیں سر کیسے گئے۔ اس میں سے بعض اورچ طور پر اور کئی طور پر میر مختصر ہیں۔ ماتی کم ابی ہیں۔ "حوکہ انیاں اورچ طور پر اور کئی طور پر غیر مختصر ہیں میں کسی لکھنے کا مطالعہ شامل ہے اور یہ انفرادی ہے کہ "انفال ابی شامس العموم طوائفوں کے کوچے میں عجز را کرنے ہے" ایک اور لکھنے کے کوٹھوں میں مکتوب۔ جایا کرتے تھے اور ان کا مطالعہ ہوا۔

شعبہ پچھلے میں تیکن پاۓ تھا۔

”ایک دن وہاں لائیو لاہور تشریف لائے تو میرے اٹھائیس سال کے ہاں لیے گئے۔ مقام ال دوس
ارادہ گاہ میں رہ کر رہے۔ علی میں سے باہر نکلا، مقام بیارہی، دھڑے کر لیٹے ہوئے تھے، رازی تھی ہوئی،
چہرہ اترا ہوا، آنکھیں دھمی دھمی، عرواں دیکھ کر ہی زہرہ ہو گئی۔ بوجھ میری ہے، معلوم ہوا کہ اسیر کی ماں، رازی
ملاقات سر کر دی ہے، پچیس دنوں سے ملاقات ہو، چڑھ... مقام۔ حرم میں تھے عرواں کے علی غرض، کراہی
تار کرو۔ بے ساتھ لیا اور یہی ارادہ کر رہا ہو گئی۔ اسیر کے ہاں ہر پچھ۔ دستک دیا، اسیر کی ماں کے عرواں کو دیکھا تو
نوشہ کی سے میری شرم کا... عرواں، اسی ڈھری کا واسطہ، اور درجے کی شخصی مناسبت دے کر اس کو ساتھ لے
آئے۔ اس علی میں کے ساتھ، عرواں اسیر کے ساتھ گھوڑا دیکھا، ملا آرا تھا۔ مقام کے یہاں اپنے نو عرواں کے
بھروسے ہوئے کہا، ”اٹھو، آئی اسیر“، ”ج، ج“، مقام، میرے سے بوجھ۔ اسیر۔ اسے عرواں کی
دعوت ان کا چہرہ جگتا اٹھا۔“

”جرحہ ۱۹۱۳ء میں منعقد ہوا ڈائریکٹر صاحب کی خدمت میں امر چھان بین کے بعد دو سال پہلے لکھنا میں
 (نیا) عدم سے انتظام ہو گیا۔ شہر کے اداکاروں نے خوب مہنتیں رہیں تھیں۔ اس وقت ڈائریکٹر صاحب۔“

عالم میں اس کے لئے اصطلاح دراجع ہے۔ درجہ حرارت کا درجہ لکھی ہے۔ کلمہ سحرے اس اصطلاح میں اصاح کیا ہے۔ یہ عبارت درجہ حرارت (love affair) اس خیال پر مبنی ہے کہ کیا وہ دعوت اس امر پر؟ یا یہ ایک عارضی تاثر تھا کسی بھی نتیجہ تک پہنچانے کے لئے محنت کے باقی خواہ امر کو دیکھ بڑھنے کا۔ انہل سنگھ نے یہی مراد خواہ میں لکھے ہیں۔

انٹل سنگھ نے شاعر بننے کا ارادہ ۱۹۸۸ء میں درج شدہ شورش لاٹھی کی کتاب ”اُس ازل میں“ کے اقتباس کا حوالہ دیتے ہوئے

میں سے تعارف ہو جائے

اسیر کے آگے ہر جہاز کا جھنڈا اٹھاتا ہے۔ یہ ایک انوائسٹ ہے جس میں "انصافیت" ہے۔

کیا ہے؟^{۴۲} فردا، شنبہ، اتوار، پہلے، دوسرے، تیسرے اور چارواکسب کے ساطریق میں۔ کہہ کر، اسی کی طرف اشارہ کرنا!

امیر سے * ب۔ سال کے خوب ہیں احال سیکہ کی اکڑا دلی، یہ ہے کہ ”سرگرمی“ (۱۹۰۴ء) کے عیب دہی امیر کا اثر ہے۔

میں جت پرست ہوں رکھ دی کہیں جیس میں نے ۴۴

انسان شگ نے لکھا ہے کہ انسان کے صرف اسی کب ختم ہیں اسیر کا نام کا ملا واسطہ ذکر ہوا ہے مگر کہہ رہا ہوں اس سے مراد کمر
 کیا ہے؟ یہ ایک ملکہ ہی ہے کہ اس شعر میں "ماتے دل اسیر کا ذکر ہے۔ اس ملکہ ہی میں سے دوسرے ذکر ہی سے ملا چوڑے ہیں۔"
 اس شعر میں کلیبی لفظ "صم مانہ" ہے حکم ریزیت اسیر کا کوئی صم مانہ نہیں تھا۔ درحقیقت اس شعر میں اسیر میانی کا ذکر ہے
 اور "صم مانہ اسیر" سے مراد اسیر میانی کا دیوان ہے جس کا نام "صم مانہ عشق" ہے۔ ڈاکٹر فیکل چرے ہی موقف اسرار کیا ہے؟
 مگر میں یہ کہہ رہا ہوں کہ "انسان کا ملا واسطہ اسیر میانی مرد کی رہا اور شاعری ہر ایک معنوں انگریزی میں لکھے لایا تھا۔ اس سے وہ ولایت کے
 کسی ہرچے میں بیجا کمر شرق کے ہیں شاعر کی شاعریہ مضمون کا استراب مغربہ دلوں سے کمرا جاتے تھے۔ اسی کی برائی کا اظہار انہوں
 نے حلوں کے ذریعہ اسیر مرد کے اور ستونہ بود سے بھی کیا اور احادیث کے ذریعے بھی اسرار کیا ہے اور ایک طویل مراسلہ لاہور کے ایک صاحب دوز

اور بہت رستگاری کے دل کا ہے، انال برہت کمسن لڑکی سے شادی اور "سی سی سی" (سی سی سی) کا مائٹر کیا ہے۔ "ابا نے اپنی سوانحی میں لکھا ہے:

Jybal, unfortunately, did not have a very happy domestic life. His son was a brilliant man but he had differences with his father who had married more than once and finally a woman much younger to him so he had his problems and whenever I met him he was very quite and very reserved."

یہی انال کی عمر بزرگی بہت پرستہ رہی (۲۰ دہائی کے) ان کا بیٹا جیست دہس تھا اس کے اچھے دائرہ سے انال نے [انال کی زندگی کے] انال کے بہت سے راز اور اس کی نفس اور آخر میں ان کی ماری سے شادی کی خواہش کی رہی۔ کم عمری۔ پہلا انال کے اچھے سائل نے [میں لائق سی سی سی سے بہتال ہوں تھا] اور سبھی میں اس سے ملا رہی، بہت اور بہت سنجیدہ پایا۔ رستوں کے سرور ۱۲ مائٹر بل کرنے پر میری کہ۔ دھرم کے ۱۲ کے اساطیر اور طرح طرح کے ہے

Jybal had married a girl much younger to him and so had serious problems."

دو دن مائٹوں میں اساطیر کا صرف ہے۔ ۱۲ کے ۱۲ woman کو رستوں کے ۱۲ ہے اور ۱۲ problems کو serious problems کا ہے۔ فرضی مائٹوں کی کرنے پر! بدیہانی کا ارتقا۔ ۱۲ اور ۱۲ کا کچھ اور ۱۲ کا جانیجہ رستوں اور میری رادی "میں کوئی نہیں" (میں فریڈ وارڈت کہا جا رہے) میں یہ ۱۲ نال ہے کسی لہول! موت شہرہ نفس کے حوالے سے ایک دہائی مرد دیکھیں تاکہ ان کی تدریس ہو سکے۔ ۱۲ میری رادی کے مائٹوں انال کو ۱۲ اور ۱۲ کرنے کے لیے وہ لہول اساطیر کا دہلا رہا۔ رستوں کے ۱۲ انال کی "سی سی سی" کے موت کے لیے زیادہ پڑیج راہ اختیار کی۔ ۱۲ کا ۱۲ کتاب میں انال کی کا مذہب لکھ کر ان کے دل میں اور رد ۱۲ لیے گئی "کہ آسا سے دہلی جا رہا ہوں ۱۲ سے مائٹوں کی جائے ۱۲ ان مائٹوں کا ذکر کر کے لکھا ہے:

"انہوں نے تابا کو اقبال مقوات و مہیات کے ماری جو ملے تھے۔ میری لڑکا پے میں مینی ۱۲/۱۲ سال کی عمر میں ایک بہت کم سن لڑکی سے شادی کر چکے تھے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ ان کے اعضاء و مہیات جواب دے گئے۔ سیز جونی سی سی سی طرح متاثر ہوئی۔ ۱۲ مائٹوں نے تابا کو ڈاکٹر (پس) مول رہا ہوں، بڑی سہولت سے اس پر یہ مسلم ہوا کہ انال دہلائی (۱۲) میں مہیات رکھے والے ایک مریض کے سرخ میں آئے ہوئے ہیں۔ باقراہرل ۱۲۲۸ کے ایک مائٹوں میں دہلائی ہوئے۔ ۱۲

یہ داستان مثبت پرستی میں ہے۔ انال کو مائٹوں اور جس پرست کا ہر کرے کے لہ لکھائی گئی ہے۔ ۱۲ انال کی

دفع سے انبال برہی ہی غنبنی کمر کے اسرار تشری اور بہاں طرازی کی مانی رہی ہے۔ ۱۱۲ سے رستوں کی (حقینی یا فرضی) مقامات
 ۱۹۳۸ء میں ہوئی ۱۱۲ کے حوالے سے ایک مقامات ۱۹۳۰ء میں کیے گئے جب اس کا مکلفہ کا آدھوں کی حالت ملاحظہ "سیرۃ الخیر"
 سیرۃ الخیر لایم رستوں کو یاد نہ رہا، حکم بیدار حوالہ دی سیرۃ الخیر تھا۔ سیرۃ الخیر مہول اور کے ایل ۱۱۲ مرحوم - باوجود رستوں
 کے یوں کی تصریح یا تردید کرے والا کوئی موجود نہیں۔ ۱۱۳ داساں کے معنی اسرار کے بارے میں یہاں یہاں تک ہے اور ایک نہ صورت
 بیج لا اور ارہ کما ماسکتا ہے۔ سرور علم کی شادی انبال سے ۱۹۱۳ء میں ہوئی۔ انبال کا الیہ ولادت ۱۸۷۲ء مانا گئے تو ہی اس
 کی عمر ایک شادی کے وقت، پالیس برس مئی ہے مگر انبال کی میراث ۱۸۷۷ء میں ہوئی ۱۱۲ اور ۱۹۱۳ء میں وہ ۵۰ یا ۵۱
 برس کے ہیں تھے، کیا کہ رستوں نے ۱۱۲ کے حوالے سے یہاں کیا ہے، مگر اس کی عمر اس وقت ۳۶ سال تھی
 "جہاں تک" "طرحا ہے جس بہت کم سن لڑکی"۔ یہ شارح کا تعلق ہے تو کی التزام میں لڑکی صداقت ہیں۔ انبال اور سرور علم
 لا محالہ ۱۹۱۰ء میں ہوا۔ جب سرور علم کی عمر انیس یا بیس برس تھی ۱۱۳ شادی کے وقت، ۱۹۱۳ء میں وہ ۵۰ کم از کم ماٹیس برس
 کی ہیں۔ پچیس برس لا مرد لولہا ہیں ہوا ۱۱۲ اور نہ ماٹیس برس کی لڑکی "بہت کم سن" ہوئی ہے۔
 دوڑ انبال ہر اہرام انبال کی ماہر علم اٹھاتے ہیں کہ سرور علم چاہیے۔ ہادی خوی رستوں کی سیرل کوئی سراں کا مقرر ہے۔ اٹھا
 دل کھولنا لک ہے لیکن انہیں انبال لک کی رسم سے بار رکھا بہت مشکل ہے۔ زیادہ اسوں اپنے دلوں پر چڑا ہے جس میں سے سلیم اقر نے نور
 کو انبال پرست لکھا ہے ۱۱۳ (اور نہ ترکیب رتہ طرح ۱۱۴) اور اس کے باوجود انبال کی بہت بہت ہر، سرور علم قائم رکھے اور سنی سائی اتوں
 کے باعث، چھٹے اڑتے ہیں۔ انہوں نے اس طرح انبال پر جنسی سائی "کا اسرار" مانا کیا ہے، وہ لائق توصیف ہے۔ لکھتے ہیں:
 "ڈاکٹر لکڑا دل ہے ایک اور لکھا خاکہ انتہائی ہی عری صورت کے جنات سے ہے۔ ڈاکٹر تھے ہر عری عورت ۱۱۴
 خوف منی، حلقی رستوں کا خوف ہی تو ہے۔ ۱۱۵ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ انبال میں یہ خوف کیوں پیدا ہوتا ہے؟ لکھی
 کی میرے دل میں ایک خطرناک حال آتا ہے لیکن میں کسی ذریعے سے اس کی تصویق ہر، سرور علم۔ کیا انبال کی
 خطرناک حساں (حسی؟) عارضے میں مبتلا تھے؟ جس اور حلقہ کا خوف اکثر انہیں کسی منہ کے نیچے کے طور
 پر پیدا ہوتا ہے۔ لیکن لکھتے اعتراف ہے، ثبوت کے سیراں کی حیثیت میری خیال آرائی سے زیادہ ہیں ۱۱۵
 کوئی عورت ہر عری ہر خوف مباح ہیں ہر بانی چاہے اس کے مراتب سے ڈرنا "تقویٰ" ہی ہو سکتا ہے، لکھی ہی تقویٰ ہے اور
 سرور علم ہی ہر عری ہیں من سے انبال کے ساری کی۔ سلیم اقر نے ہر عری عورت کے مراتب سے ڈرے کو حسی خوف بتایا اور حسی خوف
 کی بنیاد پر حسی بیماری کا مفروضہ قائم کیا۔ دوسری طرف ہر دوسرے لکڑاں کے حوالے سے لکھا ہے کہ (۱) انبال کو طبیعی بھی سے مشابہ ہے (۲) وہ ایک سے
 وصال میں کا باب ہوئے تھے ۱۱۶ اور پ مانے سے پہلے ہی شریاتی عورت بات "میں نورشوں" سے پوری ہر عری ہیں ۱۱۷ اس دعوے میں معاد ہے۔ "خ
 رہے کہ پہلے دعویٰ ہر دوسرے لکڑاں نے کیا۔ لکھی دو باتیں اس سے "سرور علم" قائم ہے۔ سلیم اقر کو چاہیے تھا کہ وہ لکڑاں کو ہر دوسرے لکڑاں کی عیادت مل رہے
 عموماً جبکہ وہ لکھتے ہیں کہ یہ آدمی ات کئی خطرناک ہے۔ مگر سیراں کی خیال آرائی ہر عورت ہوئی فراہی فاساں آرائی کو ہر دوسرے لکڑاں کے
 سلیم اقر نے ہی انہیں سنی سائی انوں کی بنیاد پر دہرایا ۱۱۸ اسے ہی غلط نظر سے سنی سائی انوں کو اس سرا ہوا جو سے شراب ہے۔

حوالے اور حواشی

۱. دیکھیے، "انجیل" از علیہ بنجم، اور ترجمہ، صفحات ۷۲-۷۹
 ۲. The Ardent Polygamist پہلا ایڈیشن، ۱۸۵۳ء۔ اور ترجمہ و تفسیر کا ہے۔ (انتشار ایڈیشن کی کتاب، دوسرا ایڈیشن، ۲۰۱۱ء)
 ۳. بحوالہ "خطوط انجیل" مرتبہ رفیع الدین، صفحہ ۳۸
 ۴. The Ardent Polygamist - دوسرا ایڈیشن، ۱۸۵۳ء
 ۵. ذکر انجیل - صفحات ۷۰-۷۱
 ۶. ایک کے نقل کو دیکھو پاراشد میں سے دو عیب ذیل میں:
- مرتے باور روایں سائنم عشق با سرور تواریں! فتم
بارہ لم با ماہ میطایں لڑم بر جہان باغیت دریاں لڑم
۷. "خودنالی انجیل" کا نام "انجیل دشمنی" کا مطالبہ "بے نابل" ہے۔ ایسی رجحان کے ائمہ اور اشخاصات سے نقلی طور اس کی بڑی کتاب "اردا انجیل" فراموشیوں کا مجموعہ ہے۔
 ۸. The Ardent Polygamist - دوسرا ایڈیشن، ۱۸۵۳ء، صفحات ۱۱۶-۱۱۷
 ۹. "سرگزشت آدم" کا مندرجہ شدہ شریعہ ہے:
- حبیب شے ہے ہم ناڈ امیر انجیل
ہیست بہت ہوں رکھوں کہیں میں نے (انجیل کا انجیل، ۲۰۱۱ء)
۱۰. "طاسین گوتم" میں ترمیم ہے کہ محرم آپ "رب رہنا عہد مشورہ فردش" کو "ایسٹو رہتی کارس" دیتے ہیں اور وہ "کام و ط" اور "فرد" کر لیتی ہے۔ (ماہیر نامہ، صفحات ۸۸-۸۹) اس میں شک ہے کہ انجیل کا یہ بیان، لایا ہے کہ اسکا پالینا، پردہ کی تعلیم کے تحت نام چوٹی۔ مرد کے خلاف اصل مکمل میں معوط ہیں، اہم انجیل مشکو کے انجیل حیاں سے انجیل کرا مکمل ہے کہ "نامیر نامہ" کی "رب رہنا عہد مشورہ فردش" کی صورت میں امیر کا ذکر ہوا ہے۔
 ۱۱. انجیل کا بے وقت تجزیہ، صفحات ۸۸-۸۹
 ۱۲. دیکھیے، "انجیل" - اپریل ۱۹۵۹ء، صفحات ۲۳-۷۵
 ۱۳. "انجیل کی جائز مائتہ" ارے میں کو اردو۔ شمولہ اردو ڈائجسٹ "۔ اگست ۱۹۷۷ء
 ۱۴. کلیتہً انجیل اور دوسرے صفحہ ۱۳۱
 ۱۵. مقام انجیل اور انکی اپنی میری، دوسرا ایڈیشن، صفحہ ۷۸
 ۱۶. دیکھیے، "خودنالی انجیل"، صفحات ۸۱-۸۲

- [illegible]

۸۹ تا ۸۴. کلیات اقل ارادو، ص ۳۳ - (بالترتیب) ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰

۶۲/۵۰. ا. ۷۰. کتاب التباہ کا بے رحم نثریہ، صفحات ۶۲/۵۰

۸۸۔ (یکے) میرزا باری کاندھ کورد مصروف، مشہور سالانہ شمارہ... ۱۳۲۲ھ

۸۹. کلیات اجتناب از درجی مضامین ۱۲۲-۱۲۳

۹۰. حبیبی منزل مرغی، ایک جانور، راشدہ زرا، صفحہ ۱۳۹

۱۱. درون مذهب، تاریخ ایران، ۱۳۹۰

۹۲۔ بطور مثال جنراٹور ذیل میں درج کیے جاتے ہیں:

میں اور لک پڑا ہر چیز میں جاکر ہے اس میں وہ سب سے پہلے وہ چمکے ہوئے ہیں (مگر ان کے ہاتھ)

پر خٹے میں ہے نمایاں یوں تو جال کا

آکھوں میں سے سیلیبی! تیری کمال ہکا

[illegible]

جنگ تیرہویں بیان (۱۱۱۱ء) : شہر - مس

اس وقت کہ جس میں سربراہ کیجیے، شہر وچ کارا، دل، و مقدر، ڈاکٹر امانت اللہ صاحب، مصنف، ۱۴۱۰ھ

۹۴۔ (۱) ۱۱ ستمبر ۱۹۹۹ء، ص ۱۰۹، لکھا ہے کہ "صفت" سے لڑکوں سے میرے اور میری اہلیہ کے پاس کیا گیا تھا، لڑکے ہیں...

میں اب ان حالات میں آیا۔ کاغذی حوالہ دے۔ ملازموں۔ آپ اپنے مرنے کے اوراق میں لکھ لے رہا تھی۔ اس سے بہت دور

ہے۔ اسے شعلوں اور سب کے جانور کا اظہار، نور و تاب، مگر وہ اب اسی علم کو لگاتی ہے۔

(کلیات ملائطہ انبیل، جبرائیل، صفحہ ۱۸۹)

۱۴۹. اخیل لرب مس - موه ۱۵۱، حکایات، کتابت اقبال، دہلی، ۱۳۳۷ھ، ۱۲۲

۹۵۔ منقلہ فلوطا اور (نڈل مرز کے ترجمہ) میر تقی میر کے قصے میں سید اختر دہانی کے رائے کے لئے دیکھئے: اہل تورپ ۳۱، ص ۱۱۱۔

۹۶۔ جس فزل میں زیر بحث شرح، اہی فزل کا ۱۰۱۶ شرح ہے:

میں نے اے اٹال! یورپ میں اے ڈیوٹر اسٹ

اب تو میری زبان کو ماما سمجھوں میں ہی (علی: سال ۱۹۶۱ء ص ۱۳۹)

اں شہرت نہ تھیں، اُن اہمال کے مطیع سے متسلک نہ تھے۔ اہمال کی مستحوا کی بات۔ ہر منہ جوں۔ چاہیے اہمال سے

کوئل بندہ اور کمرے سے بیٹھ کر مٹی اور دوسرے طبقہ اور کو پیش رہ کر رکھا ہوا ہے، اسی طرح اس کا کاسر ہے۔

مہربانہ جیل کا نمٹنا، ابی حسی کیفیت ہے اس کی

کبھی سرور بنگلہ دار محاسنم کشی انتھار ہو گا ! (علامہ اقبال اردو، ص ۱۴۲)

ہر ماہ کسی دیوار کے سائے کے تلے بیتر

کیا کامِ طہارت میں اس آرامِ طلب کو

۹۷. انبل از علیہ یحیٰ، ۱۶۳۲

۹۸۔ ”بچے کی دعا“ کا ایک مصرع ہے: ”علم کی شمع نہ ہو لکڑی محنتِ بارس“ کی ہے بچے اقبال کا کیا تھا، ہم تو اس پر، ہم اردو بچوں کے

۹۹. عیادتِ اقبال (۱۷/۱۲/۱۹۷۳ء)

۱۰۰۔ رانج کے مصہور: "آقا انبال بر خوش کے استراعات لائٹنرہ" سے اس طرف کا اشارہ ہو سکتا ہے۔

۱۰۱. "سات رنگ" — گرامی، تاریخ ابریل ۱۹۶۲ء، صفحہ ۱۴

۱۰۲. "سیار"۔ پٹی، اجال نمبر ۱۸۸، صفحہ ۵۲۲

اس کے سلسلے میں دو سالہ کو پیش نظر رکھا جا رہا ہے۔ ایک ڈاکٹر مایویر ایشیا کا۔ بیان کہ "راقم کی عین کے مطابق اس پر تمام
تعلق غور لو انہوں نے ایک غمزدار سے متعلق وہ اور ان کی ماہر کی دیگر کتابیں (1) ایک چرچا کی تھی۔ (2) (3) (4) (5) (6) (7) (8) (9) (10) (11) (12) (13) (14) (15) (16) (17) (18) (19) (20) (21) (22) (23) (24) (25) (26) (27) (28) (29) (30) (31) (32) (33) (34) (35) (36) (37) (38) (39) (40) (41) (42) (43) (44) (45) (46) (47) (48) (49) (50) (51) (52) (53) (54) (55) (56) (57) (58) (59) (60) (61) (62) (63) (64) (65) (66) (67) (68) (69) (70) (71) (72) (73) (74) (75) (76) (77) (78) (79) (80) (81) (82) (83) (84) (85) (86) (87) (88) (89) (90) (91) (92) (93) (94) (95) (96) (97) (98) (99) (100) (101) (102) (103) (104) (105) (106) (107) (108) (109) (110) (111) (112) (113) (114) (115) (116) (117) (118) (119) (120) (121) (122) (123) (124) (125) (126) (127) (128) (129) (130) (131) (132) (133) (134) (135) (136) (137) (138) (139) (140) (141) (142) (143) (144) (145) (146) (147) (148) (149) (150) (151) (152) (153) (154) (155) (156) (157) (158) (159) (160) (161) (162) (163) (164) (165) (166) (167) (168) (169) (170) (171) (172) (173) (174) (175) (176) (177) (178) (179) (180) (181) (182) (183) (184) (185) (186) (187) (188) (189) (190) (191) (192) (193) (194) (195) (196) (197) (198) (199) (200) (201) (202) (203) (204) (205) (206) (207) (208) (209) (210) (211) (212) (213) (214) (215) (216) (217) (218) (219) (220) (221) (222) (223) (224) (225) (226) (227) (228) (229) (230) (231) (232) (233) (234) (235) (236) (237) (238) (239) (240) (241) (242) (243) (244) (245) (246) (247) (248) (249) (250) (251) (252) (253) (254) (255) (256) (257) (258) (259) (260) (261) (262) (263) (264) (265) (266) (267) (268) (269) (270) (271) (272) (273) (274) (275) (276) (277) (278) (279) (280) (281) (282) (283) (284) (285) (286) (287) (288) (289) (290) (291) (292) (293) (294) (295) (296) (297) (298) (299) (300) (301) (302) (303) (304) (305) (306) (307) (308) (309) (310) (311) (312) (313) (314) (315) (316) (317) (318) (319) (320) (321) (322) (323) (324) (325) (326) (327) (328) (329) (330) (331) (332) (333) (334) (335) (336) (337) (338) (339) (340) (341) (342) (343) (344) (345) (346) (347) (348) (349) (350) (351) (352) (353) (354) (355) (356) (357) (358) (359) (360) (361) (362) (363) (364) (365) (366) (367) (368) (369) (370) (371) (372) (373) (374) (375) (376) (377) (378) (379) (380) (381) (382) (383) (384) (385) (386) (387) (388) (389) (390) (391) (392) (393) (394) (395) (396) (397) (398) (399) (400) (401) (402) (403) (404) (405) (406) (407) (408) (409) (410) (411) (412) (413) (414) (415) (416) (417) (418) (419) (420) (421) (422) (423) (424) (425) (426) (427) (428) (429) (430) (431) (432) (433) (434) (435) (436) (437) (438) (439) (440) (441) (442) (443) (444) (445) (446) (447) (448) (449) (450) (451) (452) (453) (454) (455) (456) (457) (458) (459) (460) (461) (462) (463) (464) (465) (466) (467) (468) (469) (470) (471) (472) (473) (474) (475) (476) (477) (478) (479) (480) (481) (482) (483) (484) (485) (486) (487) (488) (489) (490) (491) (492) (493) (494) (495) (496) (497) (498) (499) (500) (501) (502) (503) (504) (505) (506) (507) (508) (509) (510) (511) (512) (513) (514) (515) (516) (517) (518) (519) (520) (521) (522) (523) (524) (525) (526) (527) (528) (529) (530) (531) (532) (533) (534) (535) (536) (537) (538) (539) (540) (541) (542) (543) (544) (545) (546) (547) (548) (549) (550) (551) (552) (553) (554) (555) (556) (557) (558) (559) (560) (561) (562) (563) (564) (565) (566) (567) (568) (569) (570) (571) (572) (573) (574) (575) (576) (577) (578) (579) (580) (581) (582) (583) (584) (585) (586) (587) (588) (589) (590) (591) (592) (593) (594) (595) (596) (597) (598) (599) (600) (601) (602) (603) (604) (605) (606) (607) (608) (609) (610) (611) (612) (613) (614) (615) (616) (617) (618) (619) (620) (621) (622) (623) (624) (625) (626) (627) (628) (629) (630) (631) (632) (633) (634) (635) (636) (637) (638) (639) (640) (641) (642) (643) (644) (645) (646) (647) (648) (649) (650) (651) (652) (653) (654) (655) (656) (657) (658) (659) (660) (661) (662) (663) (664) (665) (666) (667) (668) (669) (670) (671) (672) (673) (674) (675) (676) (677) (678) (679) (680) (681) (682) (683) (684) (685) (686) (687) (688) (689) (690) (691) (692) (693) (694) (695) (696) (697) (698) (699) (700) (701) (702) (703) (704) (705) (706) (707) (708) (709) (710) (711) (712) (713) (714) (715) (716) (717) (718) (719) (720) (721) (722) (723) (724) (725) (726) (727) (728) (729) (730) (731) (732) (733) (734) (735) (736) (737) (738) (739) (740) (741) (742) (743) (744) (745) (746) (747) (748) (749) (750) (751) (752) (753) (754) (755) (756) (757) (758) (759) (760) (761) (762) (763) (764) (765) (766) (767) (768) (769) (770) (771) (772) (773) (774) (775) (776) (777) (778) (779) (780) (781) (782) (783) (784) (785) (786) (787) (788) (789) (790) (791) (792) (793) (794) (795) (796) (797) (798) (799) (800) (801) (802) (803) (804) (805) (806) (807) (808) (809) (810) (811) (812) (813) (814) (815) (816) (817) (818) (819) (820) (821) (822) (823) (8

انجیل کے "کپڑوں" کی سادہ اور سادہ ترین روشنی، انجیل کے دھارے سے سیر نیزہ آری یہ
 دشمن انجیل نے، مقام انجیل سے ہر منظر اور "جگہ" سے انکار سوسے کے ہیں۔ یہ قدرتِ مالِ مرث ہے۔

۱۰۴-۱۰۱. دیکھی ۷ روایات: (۱) بحار، ۱۳۲-۱۳۳ (۲) تہذیب، ۶۷ (۳) مجمع، ۱۶۶ (۴) اہل درویش، ۱۲۳

۱۰۵۔ اقبال درویشِ مان، ص ۱۶۱۔ "اقبال درویشِ مان" میں شامل مضمون "شعبہ دروغ ہے ماسٹر تحریر کی طرف" "یعنی احمدیوں کی تشنہ ہونے کے باوجود لائقِ عقاب ہے۔"

THE SPANISH — Friends and Foes .17

۲۰۱۶-۱۷ء۔ اشاعت مکملہ، آدمیوں کی حیثیت کا شش ماہی، ص ۲۰۵

۱۱۱۔ دیکھیے، (۵) روبرو رود، صفحات ۲۹، ۲۹۳ (۱۱) اقبال، صفحات ۸۱ تا ۹۷

۱۱۲۔ دیکھیے، (غزوہ رود، صفحہ ۱۶۶)

۱۱۳۔ ۹۴۔ سلیم اختر کے چھ ذیل یا ذات غور طلب ہیں:

- (۱) اے کس ذات کا ستبر یہ صدمہ ہے کہ ہم ۷۰ اقبال کو ایک مدت مائیک کرئس میں ٹھکانا کی کئی اہم درمیںوں کو، رٹھ کر رہا ہے۔
- (۲) خواجہ مرگ اقبال پر غنوں کو اسی اہوں مسلم ہونے۔ ہے کہ وہ اقبال کو سا تو ک لائن تو رہی کرے کے بے قیاد، نہیں
- (۳) پروڈیئر شوکت سزہاری اور پروڈیئر نور احمد رقی صدیقی سر۔ اس میں تھے۔ وہ ان اقبال پر دست تھے
- (۴) "اقبال ایک شاعر" میرے لیے، اقبال سے محبت کے ہمارے کا ایک اظہار ہے اور کسی اور کے بے ان کی کوئی حسد۔ ہے اس پر
- دوسرے لیے۔ میری "اقبال بڑی" کا۔ سے موی ثوب ہے [اقبال ایک شاعر، بارڈ، صفحات ۱۱۳، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۸، ۱۳۹]
- اقبال بڑی، اقبال کو۔ سامنے لائن ہے۔ ہے بڑی، اور بڑی اور مادہ ہستی کی دوسری تمام نکلیں شریک ہے سرمد لائن
- اور رشتہ اللہین کی پریشانی، بائیں نہیں ہے نو اقبال، بڑی کا کیا قرار ہے؟

۱۱۵۔ ۱۱۶۔ اقبال ایک شاعر، صفحات ۱۱۶، ۱۵۵

۱۱۷۔ سلیم اختر لکھتے ہیں:

"لے دی اسوں اور رسا ہے کہ میرے ایک سفر سے اقبال، میں بچے، فقیر، مسروں کو محاسب ہوائی ۷۰ تا ۷۱
 یہ سفر کھنڈے چوٹے میں سے ایک بردیانی کی اور وہ یہ ہے کہ ان، میرے کو، اپنے فاس سے مسرت کر کے اس کی نام فادری
 خود اٹھائی جس کی وجہ سے احمدی ہے لوگوں کو میرے خلاف ہرزہ رٹا، کا موقع مل گیا مالا، کہ میرا مدد نہ کیا، اقبال
 کے، بے مرض کا ذکر مشورہ کریں۔ سے لکھتا۔ پڑا تھا اور ہال تک۔ سے میں آیا تھا کہ ان کا طبی ریکارڈ ہی معط ہے
 اگر روایت مہدیو۔ ہے اور حاکم کہ اقبال مدد چھوٹے لکھ، لوگوں کے درمیان کو خواہے تو اس سے سید، رہے۔ یہ
 سے زیادہ بہترات یہ ہے کہ اسے کال کر باں کا مانے تاکہ جو وقت، کہ کی تردید کر سکتے ہیں وہ ان کی تردید کریں
 سید، یہ سید ہے اسے اسی انوں کی موت میں اسے ہونا ہے!" (اقبال ایک شاعر، صفحات ۱۵۶، ۱۵۷)
 موت بیش کمرائیں کا کا۔ ہے درد موی کرے۔ سلیم، ان کو دیا ہے خاکہ متیبہ ملی رٹھا ڈھو سا بے لائے درد انرا، بڑی۔ کرے۔
 میں لوگوں سے ان سے اقبال کے مٹی مرنے اور طبی ریکارڈ کا، کر کیا تھا، ہمارے، ان سے کہتے کہ وہ یہ ریکارڈ سے لوٹیں۔ اقبال کی ماہوں
 ہر اقبال کے دھڑا سے بڑی روشنی بڑی ہے۔ مائیک کی آرا می مود ہیں۔ [شٹا، دیکھیے، سکیم فٹرس قمری کے معنیوں "کم مروت" کا سنام
 حصہ، مشورہ "اقبال نامہ" مرتبہ چراغ حسن حسرت، صفحات ۲۸، ۲۵۱] ح۔ مٹی ساری مٹی ہی نہیں اور ان میں میں کوئی ریکارڈ،
 موجود ہی نہیں تو مزید کی بنیاد کیا ہوگا۔

ساہر علی کا تبصرہ "الاعلام" لاہور، جنوری ۱۹۸۴ء میں مسرت "اقبال ایک شاعر، ایک حقیقی مطالعہ" شائع ہوا تھا

- تبصرہ نگار کے پیش کردہ شواہد اور حکم دہل کا سامنا کر کے کہ امت سلیم اختر نے اس کی عمر میر کو ہرزہ سہائی کہا ہے۔

واقف کا معقول و اعلیٰ معیار و تہذیب و تمدن کا نام ۱۹۹۸ء میں شائع ہوا۔ تفصیل مرقومہ ۷۱-۷۲ میں دیکھی جا رہی ہے
 یہاں صرف ایک نکتے کی وضاحت مطلوب ہے۔ ستر اور نو مادی دیکھتے ہیں:

”رشتہ کی خاصہ تقریر۔ انہیں کہ انساب اقبال سے میرے کوششیات تھے۔ انساب نے یہ کہہ دیا کہ
 اس کے علاوہ مکرر ایسی ہی بڑی بڑی شے ہو گیا تھا اور ہی شک سے محور ہو کر انساب کو محسوس ہو گیا تھا۔ رشتہ کی
 سارا ابراہیم رومہ اقبال پر اور ایک خاصے سانس اقبال کے سرخوش دیا ہے۔ انساب لاکھ سزا ہے،
 ہر کار اور تباہی ہے، لیکن یہ کہے ہوئے ہے کہ وہاں (پاٹ سوتیلی ہوا) اس کی صفت پر دل کرے گا
 سو ذرا ہی کے۔ انساب کا یہ ایک ابا حرا۔ یہ کہہ کر اس میں کہ صدف ہی چوٹی تر صدف، لاکھ دیا
 صاحب دلم و دل اور میرت سواروں انساب کو بڑی عرصہ نہ لگا آتا۔“

منیب بھی ہے، انساب۔ تو میرے خیال سے کہ اور تمام اقبال کے اسے (بڑی عرصہ پر) لگا یا۔ انساب کا یہ ان کے ۱۹۹۲ء
 ۱۹۹۷ء میں جب چار ماسک کے قلم اقبال ۱۰۰۰۰۰ ہوئی تھی۔ اتفاق سے میں ہی ان کے وہاں موجود قلمٹے محسوس ہو رہی ہے
 رشتہ کی ان کے ہاتھوں سے ”نیا رومانی ترکیب“ مانجا کر رکھی ہے۔ مردانہ، پناہ دہانیت کی، تباہی ہی، انساب اقبال اور
 تارا جرن رشتہ کی ہر افسانہ کر رہی ہیں۔ اقبال کے عجب تارا افسانہ برسی کتابیں اٹھ کیں۔ اقبال اپنے دل کے نام دھلاوہ
 ۲ دسمبر ۱۹۹۸ء میں لکھے ہیں:

”اسرا احمد درود صدف اقبال کہ ہوا کرے میں ہے کہ کا مطلب صرف کہ درود ہے کہ معلوم آتی ایک سوانح
 درود مع بلکہ میں کہتا ہر افسانہ کو حق ہے کہ وہ اپنی صفت و آسرو پائے اور اسے محفوظ رکھ کر لے گا۔
 نہ سرا اختیار کرے خود اس کے اختیار کرنے میں کسی اور کو تکلیف ہی کیوں ہے۔“

اگر ہم اسے دیکھیں تو یہ بھی اہم اور حلال لگا تھا۔ جانی صاحب نے اس کا شعور سادہ کر دیا۔ اسی پہلے
 برادری کا ان سے انصاف کر دیا تھا۔ اگر ہم اسے پھر وہی شیوہ اختیار کریں اور میں نے سنا ہے کہ جو شعور
 کریم لابی کو اس سے بہت آوارہ انہیں کہیں۔ کیا تم کو لگا کہ موجود بہت لگا کی سردما کا بیڑہ ہے۔“

نارنگی سے واقف کا جو ان اس اہم معقول ہیں اس طرح کیا ہے اور رشتہ کی سے شاعر ہونا قرار دیا ہے۔ وہ صدف دل ہے۔
 ”انساب کے شیخ۔ قلم سے لکھی گستاخی کی جسے وہ صدف کر کے ہے پہلے جیسا سوک شروع کر دیتے ہیں
 لیکن انساب اقبال ہی مرکزوں سے اور ہیں۔ انے۔ اپنی جو بھی کریم لابی کی بہت دلاور کر رہی ہیں۔ اسی
 ماں سوار عجم سے کوئی ہی سر نہیں کرتے ہیں۔ قلم اقبال کے لیے اپنی صدف و آسرو پائے کا۔ لکھ دیا جو ماں
 ہے۔ انساب اقبال کے صدف میں نہیں کرتے تھے۔ سوار عجم جو ہیں کریم لابی صدف۔ صدف انساب کا سوار عجم
 ہی سے جو لکھا ہے اقبال کے شعور رکھے۔ اسے صدف نہیں لکھ سوار انساب سے تعلق دلتی کر لیتے ہیں۔“

واقف کی بہ صدف اقبال کی اس کے نتیجے میں ہے۔ (رشتہ کی سے شاعر ہونا لاکھ رحمت ہیں) اللہ انساب کو سزا کرے۔ ۱۹۹۸ء

حادثہ اشغال کی مزاحم کردہ صلوات کو مقرر کر دیا گیا ہے اور ٹھہری کہیاں ٹھہرنے والوں کی حمایت کی ہے

یہی رشتہ آفتاب سے اپنے شعور میں آفتاب کو حضرت لوسٹ سے اور زود اشغال (سردار جم) کو رہا سے مسدود ہے۔ مگر آفتاب مقرر۔ لوسٹ کی طرح لے شعور تھا اور سردار جم، رنگائی طرح، وقت میں مقرر تھی۔ اس کی ہر کی ہر کی ضرورت نہیں، شعور میں لیے کہ اپنی حمایت کے باوجود، اور لڑنا ڈارنا نے ہی، آفتاب کے لیے "میاں" اور "کار" کے الفاظ کیے ہیں۔ اسے شعور کو لے شعور ثابت کرنے کے لیے زود اشغال کی مقرر کرنی رہتی ہر جہتی ہے۔ اپنے سرورم "دور" مابقی طرح، رشتہ آفتاب نے ہی، اشغال کے طبع الہامات مقرر ہیں۔ اس کے باوجود اسے ام کے ساتھ، کد ساری اور ام کے ام کے ساتھ، اشغال کا پکا ہوا ہے۔ اس شاعر کو شمس مابہر ہے، اسی کو کائنات میں شعور میں شعور ہے، نام "طویل" نام "نالا" ہر جہتی ہے۔ کائنات اشغال کی پہلی ہر اور اور ہر اکبر کو شعور اور شعور کے لئے مقرر نام برائی ماری ہیں، کائنات میں ہی رہے ہیں۔ "اشغال اور مجبوت" ڈاکٹر سیرافو پیلچ کی تصنیف ہے جس میں انہوں نے اشغال کی پہلی شادی کے امسوی نام "برنیل" سے اشغال کی یاد کیا ہے اور ایسی دو حالت ہی درج کی ہیں جس کا ایک اسو سبک نام سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ ڈاکٹر سیرافو کی نظر سے "اشغال دشتی" کا مطالعہ ہر مقرر تھی نام کا۔ کے جس لحاظ میں ڈاکٹر رشتہ الہام نامی کے شعور، دل وضاحت کی ہے:

"نام کو کائنات لڑا شیرافو کی نفس آرا سے ہر طرح اتفاق ہیں ہے۔ شاعر مقرر نامی کے، مطلق مطابقت کا تاثر ہے۔ نہیں ہے۔ کہہ ہی کہ ہیں کہ اشغال ہر حال میں اس سے چلا ہوا ہوا ہے، دوسرے۔ اشغال اور ان کی پہلی ہر کے مقرر کتبہ اور اشغال نامی کے وجود کا اس کے ایک کی شعور اور نامی شہادتیں تو مستر ہیں مگر مقرر نامی کے نامی ہے، اشغال نامی کے بارے میں۔ تاہم دونوں ناموں میں ساختی عناصر کی وجہ سے سرکاری نامی میں ایک اور۔ ماسی سرکاری مقرر نامی کے اشغال اور سیرافو کے تعلق نامی وہ ایک کا اظہار میں کرتی رہتی ہیں۔ ایک بیٹی (مقرر نامی) کی شہادت موجود ہے کہ اشغال کے نام ہر والدہ ماسی کے رہی مابہر رہتی اور انکو مزیت حرا میں سے یاد کرتی ہے۔"

حادثہ اشغال، سردار اکبر آفتاب اشغال، یہی رشتہ آفتاب کی تصنیف ہے۔ یہی کتاب سے ایک اتنا ہی نام کا ہوا ہے۔

دو نامی کے کتاب "اشغال کی پہلی ہر" کوئی نفسی کتاب ہیں ہے لہذا ان کے نام یا نام کو نامی کے مشکل ہے۔ انہوں نے شاعرانہ اشغال کو ایک کی ہے۔ جہاں تک اشغال کی اردو دینی رہی، تعلق ہے اشغال کے تعلق پہلی ہر سے اپنے دیکھے اور مقرر اور ہر آفتاب اشغال، نامی طرح ماسی سے اشغال کو دیکھا تھا۔ نامی نامی میں اس کی مادہ، نامی اور ہر اشغال کا نام اشغال کے ایک دو شعور کی مدد کا نام ہر اشغال کو ہر ہر۔"

انہوں کی اردو دینی رہی ہر خدائے کچھ شعور انہوں کا اور زیادہ تر، ان کی پہلی ہر کا بتاتے ہیں۔ ماسی ہر کی طرف ماسی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ایک طرح میں شعور۔ "اشغال دینی ہے اور دینا طرف ماسی" اشغال "حرا" کے ساتھ وقت کرنے میں مزاحم تھی اور مادہ کی حالت کے شعور سے ماسی تھی۔ اشغال کی زود نامی کو اشغال دینی کی اردو دینی رہی سے وہ اپنے دیا ہی نامی ہے۔ یہ نامی ہے۔ حقیقت میں دونوں کا معاملہ مختلف تھا۔

حاشی اور حوالے

۱. مظالم اقبال، ص ۲۳

۱. مقام اقبال اور اس کی اپنی جبری لفظی ترجمہ آفتاب اقبال، دوسرا ایڈیشن، صفحات ۷۲، ۷۳، ۷۴

۳. ایضاً، صفحہ ۲۱ - لفظ آفتاب اقبال لکھی ہے "سورج" حال یہ ہے کہ مولانا حالی نے آفتاب اقبال سے اسٹریو کے ذریعے بہت سی معلومات حاصل کیں۔ ان معلومات کو انہوں نے اپنے مجموعی اسرار میں سپردِ قلم کیا اور یوں کتاب مرتبہ ہو گئی۔

۴. اقبالیت یا نثر سے، صفحہ ۱۱

۵. اقبالیات کے تین سال، ص ۲۸

۶. "ستیا رہ" - سالنامہ، ۱۹۵ء، ص ۲۱ - مقام اقبال اور اس کی اپنی جبری، دوسرا ایڈیشن، صفحات ۲۵، ۲۶

۷. صاحب اقبال ملاقات کی حرر کردہ آفتاب سے بیان کی ہے، اس کے حسبِ اہل نکات لائقِ توجہ ہیں۔

- علی گش سے جب ڈاکٹر صاحب کو آیا، آفتاب کو صاحب ملے آئے ہیں تو وہ اطلاع یا مکرر مافوقی رہتے اور کوئی جواب نہ دیا۔
- صاحب صاحب کو اسے یاد کرتے ہوئے کہ میں سنٹ حرم رائے تو علی گش نے آگے اسے طار سے ڈاکٹر صاحب کو مطلع کیا
- صاحب صاحب سے، صاحب صاحب کے ساتھ کمرے میں داخل ہوئے۔ تقریباً چار سو نوں کے لیے اکیلے مافوقی طاری رہی
- کیا یہ انہیں فخر ملی صاحب کی شخصیت سے مطابقت رکھتی ہے آفتاب سے یہ بھی کہا ہے کہ وہ اسے اس کے معنی پر لکھا
- کو صاحب صاحب سے mon sense کہا تھا (آفتاب اقبال سے غرضی رائے کا فخری اسٹریو مشمولہ "تاریخ اقبال" ص ۸۸، ۸۹، ۹۰)
- آفتاب کے بیان کے برعکس ڈاکٹر صاحب لکھی ہیں کہ "ڈاکٹر صاحب صاحب کی تقریباً چار سو نوں کے لیے اکیلے مافوقی طاری رہتے رہے اور انہیں
- ان کے ساتھ چار سو نوں کے لیے (mon sense و mon sense) (ص ۸۸ - ۹۰)

صاحب، اقبال ملاقات ۶ مئی ۱۹۳۶ء کو ہوئی۔ "آفتاب اقبال" اپنے مکتوب (با) اسٹریو، مورخہ ۲ فروری ۱۹۳۷ء میں لکھتے ہیں:

"اگر خط لکھتے ہو (آفتاب) میرے لیے قطعاً اسی ہے، اسے مست مرسوں سے بہت... وہ آفتاب کو یہ تاثر دیا کہ

ہے کہ میرے لیے اس کے درمیان کسی قسم کی ممانعت ہو رہی ہے۔ یہی ممانعت انکس ہے" (مکتوب صاحب اقبال، دارالم، ص ۲۱، ۲۲)

۸. مکتوبات مکتوب اقبال، جلد اول، صفحات ۷۲ - ۷۳

۹. اقبال دہشتی ایک مقالہ، ص ۱۲۱

حاشیہ - ۱۹۸۸ء میں سرور بیگم کی عمر ۱۲ برس لکھی ہے۔ بدست ہیں۔ آخر شادی کے وقت (۱۹۱۳ء میں) وہ انیس برس کی ہوئی تھی۔ ۱۹۸۸ء میں پڑھیں برس اس کی عمر ہوئی۔ اس کی عمر لکھتے صاحب (۱۹۱۰ء میں) صاحب اقبال کے بطور ۷۰ سالہ

انیس میں برس تھی (رنگہ ردا، ص ۱۶۶) جانچ ۱۹۸۸ء میں وہ کم از کم سناٹیس برس کی تھیں

رہنمائی کے حوالہ آفتاب لکھا کہ "مولانا صاحب کو اپنی جبری ہر ایک چہرہ چو گیا تھا" یہ ایک فقرہ اقبال اور ان کے مافوق

(سرور بیگم) کی کھڑکھی کا کافی ثبوت ہے۔ اس سے انشال کی یہ تصویر سنی ہے کہ تنگ تو ہوا مرن پر اور حال ہاں کیا بیٹے کو راقم نے "تہنیری" سے استعمال کیا جو دسیوں قسم کی ہر کھنی ہے۔ نور محمد ماری نے (اور سیدہ آفتاب - جی) سے "فلا" لکھا ہے۔ ایک لفظ جو عرس میں معہوم کا حامل (doffing) سے منس منہم کا حامل (doffing) اور اس طرح ماقم کو برا کر کے ان کی عقیدہ اہل اپنے والد شری، لکھتے ہیں، "ہاں کوئی ہے کہ وہ بی سرت و سوز ہاں اور اسے معوط رکھنے کیلئے مناسب نہ سرا اختیار ہے۔" آفتاب کو شکر سے نکالنے کی یہ مہر سال کی ہے۔ اس سے صاحب طاہر ہے کہ آفتاب نے سرور بیگم کے ساتھ کوئی "تہنیری" ضرور کی اور انشال انتہائی مہم فرماتے۔

۱۰. تفصیل کے لیے دیکھیے: عقیدہ انشال اور ان کی پہلی جہی، اور اس میں شہداء افریقین، ۲۸۵۲

۱۱. انشال اور غیرت، صفحہ ۱۱

۱۲. تفصیل کے لیے دیکھیے، عقیدہ انشال اور ان کے سرور پر انکسار آفتاب، انشال، صفحہ ۱۷-۱۸

ڈاکٹر حاصر مہر کی یہ رائے کہ "مطلوبہ ہر آفتاب انشال سال کی طرف "خا" درست تو ہے لیکن جامع ہیں ہے۔ آفتاب - کہ جب عقیدہ انشال کے گھر سے نکال دیا تو سال کی طرف دوری آفتاب کی ضرورت بھی تھی۔ سال کی طرف دوری اور آفتاب کی حالات اب۔ آفتاب کا ذاتی مسئلہ بھی تھا۔ ابراہیم کے آفتاب - سال اور سال سے قرب ماثود اٹھایا اور اس سے جو کچھ وصول ہو سکا، اسے تعلیم سے زیادہ وصول فرجی اور عیش پر خرچ کیا۔ آفتاب نے اس سال کر مگر کے ٹکے آگئے اور نوبت یہاں تک پہنچی کہ آفتاب کو، بطور تفریح، اپنی رقم بچنے میں انہیں اتالی تھا۔ اسے ۱۲ کے آفتاب کے ۱۲۲ کے ایک دھ سے اس ضرورت حال پر مدد بھی ڈیڑھی ہے۔ ایک دھ میں آفتاب اور مار والہ کی طرف داری کا ذکر کرتے ہیں اور اس آفریں ۱۱ کو ٹیک بیل کرنا چاہتے ہیں

۱۳. اکبر علی مہر زادہ لکھتے ہیں کہ "انشال کی طرح اکبر الہ آبادی میں متعلق فرم تھے اس کے سواغ اشاعر دیکھیں تو معلوم ہوا کہ عقیدہ انشال اور اکبر الہ آبادی کی ازادابی زندگی میں شری یکسانی ہے۔" (شاعر، انشال، ص ۵۲)

۱۴. ڈاکٹر خواجہ مہر زادہ لکھتے ہیں کہ "خبر کے مانوں سے اکبر الہ آبادی کی شادی طریقوں میں ہوئی تھی۔ چونکہ سر میں انکا ماضی رتبہ بہت بلند ہو گیا تھا اس لیے، جیسا کہ دنیا کا، ستر ہے، وہ ان میں سے شاد نہ کر کے۔ (اکبر الہ آبادی، تعلیمی و صحیفی، ص ۲۲) خود لکھ کر پائے اکبر کے مائے سیدہ راہ حسین کے مرزا سید سید حسین کا بیان نقل کیا ہے جس میں عود بنائے ہیں کہ انہوں نے اپنی پہلی جہی اور ان کی اور د کے ساتھ جس فلم اور انسانی گوروا رکھا اس کے متعلق جو کچھ کہا جائے وہ کم ہے۔۔۔ خبر کے لای کو تا زینت عشرت سرل میں تمام رکھنے کی امارت ہیں ملی" (آفتاب مذکور، صفحہ ۲۷)

خبر کے مانوں سے اکبر الہ آبادی کا باہر کی ہے۔ ہر - کہا کہ ان کا ماضی رتبہ بلند ہو گیا تھا۔ انشال کے لاجر میں یہ - اور اس سے شاد کی اور کرائے ہر سال کا تو کرم لای کی کوائف کے ساتھ دیا جاتا ہے۔ ایسا نہیں ہوا۔ غیر نیازی کے حال میں کئی رنگی کی زمانے سے شاد کی ہوئی تھی۔ اکبر پہلی جہی کو عشرت سرل میں تمام رکھنے کی امارت ہیں دیتے ہیں انشال و دیگر بیرونی کے احراز ہر پہلی جہی کو

۱۵. جہی کے ہی لیکن وہ دوسری جہیوں کے ساتھ رہنا پسند کرتے تھے۔ ان کا تعلق ہے کہ وہ غیر منصفانہ ہو گا۔ ص ۲۷

۱۔ سر کا خطاب

یکم جنوری ۱۹۲۳ء کو، قادیانہ میں کراؤنڈ ہائیڈروجن "سر" کا خطاب ملا۔ ایک خطاب یا سنگی ہر مختلف اطراف سے انفراسٹ ہوئے۔ مسوالہ پیرسٹک کی حسبِ ذیل نظم، ۱۹۲۳ء کو "زمیندار" میں شائع ہوئی
 لو مدرسہ علم ہوا غیر مکتوب۔ انڈوس کو مقام سے سر ہوئے انڈل
 پیٹے لو مسافروں کے سر ہوئے تھے انڈل۔ جب آئے۔ انڈل سر کے سر ہوئے انڈل
 کہنا قادیانہ کی ٹیڑھی سڑک پر کوئی گرا۔ سرکار کی دہلیز پر سر ہوئے انڈل
 سر ہوئی تھوڑی کی شہادت سے سر۔ سرکار کی تہذیب سے سر ہوئے انڈل
 سر دئے لم عشق سے ایک نو ہوا تیر۔ اور نئی قسمت ہے کہ سر ہوئے انڈل

دو سال تک۔ ۱۹۲۳ء کا لم سے ہی اک خطاب کو ہر "تہذیب" یا "۸" موری ۱۹۲۳ء کے "انڈل و جوائنٹ" میں دو سالے لکھا کہ
 سیال قادیانہ کو خطاب ملا تو کسی۔ برواہ کی۔ ہم انہیں اپنا پس سوتی۔ انڈل قوم کی آنکھ کا ادا ہے۔ ہم سے جس مانے تو
 مقام نام ہے۔ ۱۹۲۳ء کا طرزی ملے۔ ہی ایک علم انہی میں کا مدلع ہے :

سر فردوسوں کے ہیں ہم سر۔ آپ ہیں سرکار کے

آپ کا منصب ہے سرکاری، ہمارا ناظمی

قرمہ ملی جو ہری خطاب یا سنگی ہر جنوری۔ ۱۹۲۳ء میں انڈل کے "انڈل و جوائنٹ" میں دو سالے لکھا کہ

ہی مسلم صا کہ منطق اپنے دائرہ سب پر چلتا ہے۔ انڈل و جوائنٹ میں دو سالے لکھا کہ
 دنیاں سے کیا تو نہات رکھتے ہیں۔ ۱۹۲۳ء کا "انڈل و جوائنٹ" میں دو سالے لکھا کہ
 سر ہوئے لکھا کہ مقام اصل امر ہے اسی عالمگیر شہرت کا امت محتاج قرار ہے۔ انڈل و جوائنٹ میں دو سالے لکھا کہ
 معانہ لکھ رہا ہے اور امریکہ میں شہرت کی سطرے دیکھ جاتے ہیں۔ ۱۹۲۳ء کا "انڈل و جوائنٹ" میں دو سالے لکھا کہ
 اختیار کرتا ہے۔ ۱۹۲۳ء کا "انڈل و جوائنٹ" میں دو سالے لکھا کہ

"نئے ماترا" ہر دو سالے کا اخبار تھا۔ ۱۹۲۳ء میں دو سالے لکھا کہ

کا طرزی یا یہ شاعر ہوئے کہ جیت سے خطاب دیا گیا ہے۔ ۱۹۲۳ء میں دو سالے لکھا کہ
 کے ملے میں ملا ہے۔ ۱۹۲۳ء میں دو سالے لکھا کہ
 حاکموں کے سوا کوئی ہی مستند اور۔ ۱۹۲۳ء میں دو سالے لکھا کہ

کامیابی ہو سکتا۔ حالی اور آزاد کے ترچے، انگریزی، فرانسیسی اور عربی زبانوں میں ہو چکے ہیں۔ ۱۹۲۳ء میں دو سالے لکھا کہ
 ہی دیتا ہے۔ ۱۹۲۳ء میں دو سالے لکھا کہ

ہی نہیں غزنی تھی، بلکہ وہ انگریزوں کے غلام تھے۔ لیکن حقیقت اس کے سر کا ہے... سیاست میں اس کا
 نصب العین صرف کامل آزادی ہے۔ غلامی کے خلاف وہ آزاد سپرد سلاں میں 'دارالاسلام' کو رہا مقرر و جینی
 بنائے ہوئے تھے۔ ان کے وہ کسی اسی تحریک کا ساتھ دینے پر آمادہ رہتے تو ایک دارالکفر کو دور کے
 دارالکفر میں تبدیل کر دے والی ہو۔ صرف یہی وجہ تھی کہ انہوں نے علی سیاست میں ان دونوں کے ساتھ
 معروضہ تنازعہ کیا جو فریڈریش گورنمنٹ کے رہبر باہر سپرد راج کے تمام کی مخالفت کر رہے تھے۔ جو
 مٹا ہونے کے اعتبار سے ان میں اور ان اپنے میں کوئی ربط نہ تھا، مگر صرف اس مخالفت نے ان کو اکٹھے
 کے ساتھ جوڑے رکھا۔"

یہ اتنا نکل کر کے، متیقہ صوفی نے، ان کے چپ و دل سے کہہ دیا ہے۔

"معاذ اللہ! یہ غلط استدلال کے بارے میں، ان کے کہنا کے انتہائی متعجب ہے۔ انہوں نے اقبال
 کے بارے میں اپنی زبان رکھ کر کی تھی ہے۔ 'دارالکفر' اور 'دارالاسلام' کی فوسل میں اختلاف ہے۔
 کے لیے اقبال کی ہیں، اقبال انہیں یقیناً پسند نہ کرتے۔"

۔ ترجمہ دہلی کا دستور تھا۔ اور سید صاحب نے اور جو کچھ لکھا ہے، وہی ہے۔ جو اصطلاح میں استعمال کی ہیں، وہی اصطلاحیں

اقبال نے استعمال کی ہیں۔ سید صاحب نے اس کے سلسلے میں اقبال کی دیکھ ذیل رائے کا باری جیست رکھی ہے:

"وہاں پر کے جتنے سے انگریزوں کے سر فوڑا، اور ان کے اختصار کا ساتھ ہمارا مقرر ہے

اور ان آزادی سے ہمارا مقصد ہے کہ ہم آزاد ہو جائیں بلکہ ہمارا اصل مقصد ہے کہ اسلام مانگ رہے ہیں اور

مسائل مخالفت میں جائے۔ ان کے مسائل کی ایسی حکومت کے قیام میں مددگار ہیں ہر کس کی

ساریں اپنی اصول پر ہیں، جس پر انگریز حکومت قائم ہے۔ ایک اہل کو شاکر ہو، یہاں کو

تائید کرنا چاہی ضرور؟

ہم تو یہ چاہتے ہیں کہ سپرد سلاں کا یہ جس کو ایک ٹری درجہ دار اسلام میں جائے ان کے اثر

آزادی سپرد کا نتیجہ یہ ہو کہ جیسا دارالکفر ہے، وہاں ہی رہے، ان سے ہی بدتریں جائے تو

مسائل ایسی آزادی وطن پر ہزار مرتبہ لعنت ہے۔ اسی آزادی کی راہ میں لکھا، لولنا اور یہ

صرف سر، لاشیں کھا، مل جائے، مولیٰ کا زمانہ سا سب کچھ حرام اور حلالی حرام ہے۔"

خلافت اور ترکیب حوالت کی غم کوں کے مسائل کو کما دیا؟ سپرد مسلم مندرجہ فریک کے تہذیبی قومیت اناری میں

کا قازمہ سر صیر کے۔ ان ایک حالت رہتے ہیں۔ یہ سلسلہ، انہوں نے تحریک پاکستان کی مخالفت کی۔ آزادی کے

لہذا پاکستان میں معتمد ہر کسی کو فروغ دیا اور جارت میں ان کے اتحاد میں رلاؤ کا ایک طرز سبب ہیں۔

’سُرے مانرا‘ کا معرودہ تعقیب ہر مصلیٰ تھا۔ اس سے پہلے ’آباد مشرقی‘ محال آباد کے لکھا تھا کہ یہ جہڑا مکان میں سرکاری دکانت
 ہے لوگوں کو کم ہی ملنے ہیں جن کو عام ہی عرب و افریقہ کی طرح دیکھتے ہیں ایک سال حکومہ جہڑے نے ماہ مار اور عوام المثال شاعر
 نے سُرے مانرا کے ذائقہ تالیف کی تاہم سر کا خطاب دیا ہے اس سے یہ حرفہ قائم اقبال کی عترت۔ امراتی چون ہے بلکہ حکومت جہڑے
 نے خطاب کی دعوت کو بھی نالیم رکھا ہے۔ ’آباد مشرقی‘ کے مجمع رائے کا اظہار کیا ایک ’سُرے مانرا‘ کے اس سے اصلاح کرتے ہوئے
 وہ وقت اختیار کیا جو اوپر بیان ہو چکا ہے۔

خطاب کی اصلی وجہ اسرار خودی کا انگریزی ترجمہ اور انکی ہر لورپ اور امریکہ میں چھپنے والے متواتر ریویو تھے اور یہی اس اقبال
 نے مجاہد کشتن پر شاد کرنا شروع کیا۔ اس کے علاوہ ’سُرے مانرا‘ کی دلیل یہ تھی کہ حالی اور آزاد کے ہی ترجمے ہونے لگے تھے وہ عربیہ
 کے ’سُر‘ ہی سے ملے۔ ماحولہ حالی اور آزاد کو بھی ’شعشع‘ کا خطاب ملا تھا۔ اقبال کے بارے میں ایک خوبصورت تصویر کے
 خطاب پر کی ہی ایک اقبال نے اظہار کیا تھا۔ سر دو عالم تار علی حاش نے ہی ان کی حالت کی تھی۔

علامہ ایک سرگرم کے نام، ان کے خط کے جواب میں اقبال نے فرمائے وہ اقبال کی قسم لیا کر لکھا تھا کہ دنیا کی کوئی قوت اسے حق گوئی
 سے باز نہیں رکھ سکتی۔ خطاب کے سلسلے میں، بل لاچر کی طرف سے، اقبال کو، مقبرہ ہیا ٹیکس میں، جو مارٹن پارٹی، ٹائی، انکی میں
 اقبال نے اپنی مسلم ’ملاوٹا اسلام‘ کا انگریزی حصہ سنا تھا۔ انکے علم کا پہلا سر کا پہلا شعر ہی ملی نمبر نو کی زیر دست کو لکھا ہے۔ ان
 پارٹی میں جو ترجمہ سمیت، انگریز علامہ خود تھے اور مذکورہ علم مقام اقبال کی حق گوئی اور ملی داستان کی ماحولہ تھا۔ وہ صرف
 ساتھ ساتھ انہوں کے حرکات اور فیصلوں کے التزامات، خط تالیف ہونے لگے۔ حالیں اقبال کے بے ادب صرف لکھ رہے تھے۔
 باقی رہ گیا ہے۔

خطاب کے ایک وقت کے گورنر، سر، ’کوٹلر‘ کے لکھا ہے کہ میری ہی نو سر ہر اقبال کو سر کا خطاب ملا تھا۔ ان کی شہسیت میں
 متاثری قوت تھی اور وہ اپنے سامعین پر حوسکی زبردست کیفیت طاری کرویتے تھے۔ مقام اقبال کے خطاب سے ان کا دماغ سرور حال میں
 اور مضمر جیوا میں کو دھناتی تھی۔ مولا الجبرہ انکے ہی ہی، دوسلم اور کالم لکھ کر ام لکے، خطاب یا شنگی کا مال لکھا ہے۔ علامہ کوٹلر
 کا ان تاخیر سے حامل شدہ مہمانت کو غلبہ کا کہ ہے۔ ’کہ وہ‘ سے کو توجہ مرتب ہو تا ہے وہ مہمان کے اقبال کے خطاب کے بے ادب ہیں
 ظاہر کی تھی وہ دوسرا سامان کی طرح دھڑلہ دھڑکے تھی۔ یہ خطاب انہیں ملی ان کی خدمات کے باعث دیا گیا تھا۔ انہیں خطاب کی تائید
 لکھی تھی وہ دوسرا سامان کی طرح دھڑلہ دھڑکے تھی۔ اقبال کے مزاج سے ایسے اعزازات کی کوئی دست نہ تھی۔ ان کی سرگرمی وہ ان کے
 تھے۔ خطاب کے سوا ان کی حق گوئی میں کوئی فرق نہ آیا بلکہ وقت صرف ان کے ساتھ ساتھ حق گوئی کی تاثیر میں اضافہ ہوتا گیا۔
 اقبال میں تہذیب کے بہت بڑے تاثر ہیں۔ انہوں نے روالہ مرگ کی پیش گوئی کی تھی تاہم اقبال کا وہیں سوازن اور آسانی
 تھا۔ وہ ان تہذیب کے سوا ان کے پہلوؤں کو اسلام کی علامہ قرار دیتے تھے۔ انگریز تب دنیا کی پہلی قوم تھی۔ وہ مشرق کے ایک مغرب ستارہ کو
 اصرار پیش کرنا چاہتی تھی۔ اقبال نے اسے رد کرنے کے بجائے قبول کر لیا۔ یہی ہر اعتراضات کا کوئی جواب نہیں ہے۔

حوالے اور حواشی

۱۲ تا ۱۳ تفصیل کے لیے دیکھیے، لکڑجیٹ شاہر کا "سیر پرچے" اشغال، شہرہ صحیفہ اشغال، ص ۱۱۱، لکڑجیٹ، ۱۱۱۷ء

حقوق ضروری، ۱۹۷۸ء، صفحات ۱۳۸ تا ۱۴۱

۴. سیرگزشتہ اشغال، عبداللہ غوثی، ۱۶۰

۵. اورانی، گشتہ سرحد، ص ۱۲۰، لکڑجیٹ، شہرہ صحیفہ اشغال، ص ۱۱۱، لکڑجیٹ، ۱۱۱۷ء

۶. تفصیل کے لیے دیکھیے، "سیر پرچے" اشغال، شہرہ صحیفہ اشغال، ص ۱۱۱، لکڑجیٹ، ۱۱۱۷ء

۷. اشغال، جادوگر، صفحہ ۹۳

۸. جہاد، میٹرن اشغال، روزنامہ لکڑجیٹ، صفحات ۱۳۱ - ۱۳۲

۹. اشغال، اشغال، لکڑجیٹ، شہرہ صحیفہ اشغال، ص ۱۱۱، لکڑجیٹ، ۱۱۱۷ء

۱۰. اشغال، اشغال، لکڑجیٹ، شہرہ صحیفہ اشغال، ص ۱۱۱، لکڑجیٹ، ۱۱۱۷ء

۱۱. اشغال، اشغال، لکڑجیٹ، شہرہ صحیفہ اشغال، ص ۱۱۱، لکڑجیٹ، ۱۱۱۷ء

۱۲. اشغال، اشغال، لکڑجیٹ، شہرہ صحیفہ اشغال، ص ۱۱۱، لکڑجیٹ، ۱۱۱۷ء

۱۳. اشغال، اشغال، لکڑجیٹ، شہرہ صحیفہ اشغال، ص ۱۱۱، لکڑجیٹ، ۱۱۱۷ء

۱۴. اشغال، اشغال، لکڑجیٹ، شہرہ صحیفہ اشغال، ص ۱۱۱، لکڑجیٹ، ۱۱۱۷ء

۱۵. اشغال، اشغال، لکڑجیٹ، شہرہ صحیفہ اشغال، ص ۱۱۱، لکڑجیٹ، ۱۱۱۷ء

۱۶. اشغال، اشغال، لکڑجیٹ، شہرہ صحیفہ اشغال، ص ۱۱۱، لکڑجیٹ، ۱۱۱۷ء

۱۷. اشغال، اشغال، لکڑجیٹ، شہرہ صحیفہ اشغال، ص ۱۱۱، لکڑجیٹ، ۱۱۱۷ء

۱۸. اشغال، اشغال، لکڑجیٹ، شہرہ صحیفہ اشغال، ص ۱۱۱، لکڑجیٹ، ۱۱۱۷ء

۱۹. اشغال، اشغال، لکڑجیٹ، شہرہ صحیفہ اشغال، ص ۱۱۱، لکڑجیٹ، ۱۱۱۷ء

۲۰. اشغال، اشغال، لکڑجیٹ، شہرہ صحیفہ اشغال، ص ۱۱۱، لکڑجیٹ، ۱۱۱۷ء

۲۱. اشغال، اشغال، لکڑجیٹ، شہرہ صحیفہ اشغال، ص ۱۱۱، لکڑجیٹ، ۱۱۱۷ء

۲۲. اشغال، اشغال، لکڑجیٹ، شہرہ صحیفہ اشغال، ص ۱۱۱، لکڑجیٹ، ۱۱۱۷ء

۲۳. اشغال، اشغال، لکڑجیٹ، شہرہ صحیفہ اشغال، ص ۱۱۱، لکڑجیٹ، ۱۱۱۷ء

۲۴. اشغال، اشغال، لکڑجیٹ، شہرہ صحیفہ اشغال، ص ۱۱۱، لکڑجیٹ، ۱۱۱۷ء

۲۵. اشغال، اشغال، لکڑجیٹ، شہرہ صحیفہ اشغال، ص ۱۱۱، لکڑجیٹ، ۱۱۱۷ء

۱۴. دیکھئے (۱) سربراہ اعلیٰ لائیں کا بیان ، معلوماتِ اہل ، ص ۱۲۵ (۲) اہل کامیابی کا نام ، لکھنؤ ، ص ۶۲۳

۱۵. اہل یورپ میں ، سیر دفتر دکن ، ص ۶۵

اہل : اچھے اہل میں دیباہ والی ٹارڈن پارٹی کے وقت پر 'ملوث دست' کو سر سناٹو ٹھیکہ دہائی میں
مٹائی تھی ۔ پھر نے ۵۵۵ اہل وقتے کا تاثر بیان کیا ہے ۔

۱۶. (۱) سربراہ اعلیٰ لائیں کا بیان ، معلوماتِ اہل ، ص ۱۲۵ (۲) ممبر سیر و جیر مین کا نام سر ۔ ص ۱۰۱ ، لکھنؤ ، اہل

کابینہ ، روزگار فقیر ، ص ۱۱۱ (۳) دکن اہل ، ص ۱۲۵ (۴) سرگزشتِ اہل ، ص ۱۲۵ (۵) سرگزشتِ اہل ، ص ۱۲۵

کتاب یا سنگی / ص ۱۲۵ (۶) لکھنؤ ، ص ۱۲۵ (۷) سرگزشتِ اہل ، ص ۱۲۵ (۸) لکھنؤ ، ص ۱۲۵ (۹) لکھنؤ ، ص ۱۲۵

سیاسی کارنامہ ، صفحات ۶۶۶ ۶۶۷ ۶۶۸

۱: انگریز حاکم کی سرعام یا نمائش پر غصے کی گنت۔

۲: خلافت با ترکیب حالات کی تحریکوں میں حصہ نہ لینا۔

۳: سر ۴ مٹاب قبول کر۔

۴۔ حساب کو مسل کی رکبت کے درجہ انگریز کے سلطان حکومت سے ملان کر

۵۔ کرسچن اور مرطوبی استعمار کو مستحکم کر، کی خاطر انگریزوں نے ہندوستان کی تعداد میں، عامہ کی خواہش کا اظہار کیا۔

۱۶ : سائنس کیسے تیار ہوتا ہے

۷: سرگزشتیج جیسے ہر مہینہ کے ماضیہ ہر کار کا لفظ دیا۔

۸: انگریز کے خلاف ہر دلعلمی اقدام میں ہم ریاست کا حضور پیش کرتے۔

۹: دوسری اہم تشریحی مثال میٹر کا معرکس میں شرکت کے لئے انگریزی حکومت کا ایک امر دیکھا۔

۱۰: انگریزوں کے اشارے پر ہندو مسلم مخالفت میں رخسہ انظر مرزا۔

[illegible]

”ماتہ نے انگریز حاکموں کی طرح میں کو کچھ مرانا یا عقیدہ کے استاد دوا میر حسن، مرستیال اہل قاف،

علاء اللغات جس حالی ، انہی حمایتِ اسلام اور اللہ اور دینیوں نے جو عسافوں کی با امانت لادام ہوا تو ہے

پسے غوث کو تران و حدیث کے حوالوں سے سرتیق کہ اس لیے "مصلحتاً یا بعوضاً" والا جواب مقل نظر ہے۔^۶

۲۵۔ لارینڈ سے مصروف سال کی توصیف برساتی ۱۹۰۷ء میں اسے دلچسپ قبول ہوا، جس کی ترتیب جو انتقال کے گاہ ہے۔

1

اس ۳۵، ۳۶، ۳۷ کے ناموں سے کتاب، انعامات، شیخ مراد ناصر، اہل طائیس، پش کے ماتے ہیں :-

۱۹۰۱ء۔ ۲۲ مئی ۱۹۰۱ء میں انگریزوں نے احمدیہ سرکس کی ایک حکومت کی بنیاد رکھی۔ یہاں تک کہ ان کی حکومت نے احمدیہ سرکس کی ایک حکومت بنائی۔ یہاں تک کہ ان کی حکومت نے احمدیہ سرکس کی ایک حکومت بنائی۔

مرزا! علامہ ایک انگریز، لیکن نہ "سانپ مرزا" مراد دیتے ہیں۔ مرزا تے ہیں: "اے ہر شیر و سر، اچھا سانپ مرزا"

۱۹۰۲ء : عمر کوثر صاحب افس (عائتہ اسے) نے شیعہ میں اسلام کے محکمے پر دلائل و عمر برکی (الاست) کو مارا، جس پر مرنے لگی:

[illegible]

جوہر ایسی ہے طاقت کے شہسوار ہیں نور اس کا وہ دھڑ دھڑ کاکی ہے نصیر

اسی اصول کو ہم کہتا سمجھتے ہیں یہی ہے "مراعات" جہاں میں اکبر

۱۱۹۰: (شیخ مصر الفاجر نے کئی عسکریوں کی طرح میں عسقلان اور شام کو، کے بنام کی خاطر ایشیائے ایک سرکار کا کرنا ہے)

[illegible]

جب تک جن کی ملکہ قتل ہوا ہے
جب تک فروغ لالہ افسر لباس ہے
جب تک نسیم بیچ مناد کو روکا ہے
جب تک مہی کو قطرہ شبنم کی پیک ہے

دستار ہے جگر ہے شاہی اک طرح

۱۹۱۳ء: مارچ ۱۹۱۳ء کو سرکارِ دہلی نے برائیل کے ایک بارے میں ایک رپورٹ کا اجلاس منعقد کیا اور اس میں برائیل کے بارے میں بحث ہوئی۔ اس کے بعد ۱۹۱۳ء میں برائیل کے بارے میں ایک رپورٹ تیار کی گئی۔

انتہال پیر ہیں۔ نئے اور اس سے، علمی کار شتاب کس تھا۔ تاہم شیخ عبدالجبار مرزا (م) جن کی مانی ہے۔ ایک ہی کو اسرار کو ساتھ
اعمال طاقت و مواداری سے ہیں۔ دتا مراد۔ نے "تراق انقوت" (۱۹۵۷) میں لکھا ہے:

"میری فکر کا اکثر حصہ ایک مملکتِ انگریزی کی، تاثیرہ جانب میں گھرا ہے اور میں نے مخالفتِ جہاد اور انگریزی

طاقت کے ارے میں ان فکر کو کیا ہی نہیں اور ۱۰۰ سالہ۔" (۱) لکھتے ہیں کہ انگریزوں نے رائے اور کتب میں قیام کیا، انہیں

نہیں پاس الٹا دیا اس سے ہر کئی بار، میں نے اپنی کتابوں کو نام لکھ کر دیا اور مصروف نام اور مال تک پہنچا ہے۔"

شیخ عبدالجبار کے نزدیک، آزادی شریعت کے خلاف قویہ امر ہے کہ اس میں جھوٹ لگے۔ سالہ آدھ سے کام لے گا اور انگریزوں کی

کتابیں میں سالہ آدھ یا جھوٹ ہے تو کہ، گادہ دہر کوئی اور ہے، تاہم ان کی باتیں، مراد صاف کا، انگریزوں کے ساتھ

مردہ طاقت چلا کر ہے۔ شیخ عبدالجبار، اپنی کتابیں، ارادہ مراد صاف لکھتے ہیں۔ مرنورہ نام میں یہ ذکر موجود

ہے۔ چنانچہ، وضاحت کی اس میں سطر کی بنا پر کی گئی ہے۔ سرستیا احمد آباد، مرنورہ میں ملی اور وہ اس کی

تقریریں۔ انہیں طاقت (اسلام، اللہ اور دارالعلوم) دوسرے کا موقف۔ "انگریزی حکومت کی دیکھتے کے لئے۔" (۲) مراد صاف

کلام "نیر انگریز حکومت سے واداری کے درمیان وہاں کے منوں۔" (۳) ایسے شعبوں کو اصل کی طاقت و مواداری کے اثرات۔ چاہیں کئے

نقوت کا دھور وار ہو۔ انہوں نے میر تقی نوٹوں کا اضافہ کیا ہے۔ اس کی طاقت و مواداری کو اپنا مقصد اور لاکھ مال ہے، یا

پیش کردہ ریکارڈ میں، شیخ عبدالجبار، سالہ انتہال کی تصویر بنائی ہے۔ وہ اصل کے مطابق ہے، یہ ریکارڈ انگریزوں اور

۱۔ طرف ہے۔ اہم خصوصیت یہ ہے کہ ان کے مختلف اور ان کے سرکس ایک ریکارڈ اور ہے۔ یہ ہے کہ وہ صرف اور

کیا ہے۔ مقام انتہال کی پوری اور اصل نمودار ہے اور نئی ہے

۳

سرستیا کے نام سے ہوئے ماسے، "انگریز حکمرانوں کی طاقت و مواداری" ہر انتہال کس حد تک پہلے اور ان کے ساتھ ملے ان کے

مرکس اصول آزادی اور حقیقی مرکز طاقت، وہاں کی طرف۔ انہوں کا رجحان ٹوٹے میں کیا کردار، ان کا، ان کا ذخیرہ انتہال

کے مینٹر کلام اور سرمایہ نشر سے ہوتا ہے۔ یہ دیکھ ریکارڈ ہے یہ اندازہ کرے اس مدد مل سکتی ہے

۱۹۰۱ء: شیخ عبدالجبار نے انگریزوں کے ساتھ کو بہت اچھا ہے اور ان کے بعض اندازوں "نکرا انتہال اور مرکس اندازہ" کے

مردوں کا مضمون (Title) سالہ ہے۔ انگریزوں کی تصویر میں ہے جو انتہال کی تصویر سے ٹوٹا ہے۔ انگریزوں کی

کے رجحان کا وہ سے طاقت اظہار ہے۔ اس میں لکھتے ہیں کہ۔ مرنورہ دھماکا (مردموت) لکھ گیا۔ وہ وہ دور ہے

صفتِ ثباتِ مادہ کے دیا ہے اس مالی، لکھا تھا کہ اس میں وہاں سے لکھ کر رہا ہے۔ لکھ کی دھماکا سے یہ دھماکا

سورگورخی اور انتہال نے ان کی مصاک نرمانی کا۔ تاہم یہ عمر ہی ہی دور کا ہے:

دب کے روئے نہیں کسی سے بھی جڑانے میں ان والے ہیں"

۱۹۰۲ء: انہیں طاقت (اسلام، اللہ اور دارالعلوم) دوسرے کا موقف۔ "انگریزی حکومت کی دیکھتے کے لئے۔" (۴) مراد صاف

مادکر، اس کے معاد کے پیش نظر، عادتاً عامہ انٹل ے پیش اہل وطن کو جٹائے کی مکر میں تھے

دل کھول کر ہاؤں اچھے وطن سے آسو سرسرخ کی تم سے لڑا اس کا ہر
اس مامنی میں مائیں اتنے ملے ملے اس کے قافلے کو میری منزل دلا ہر

ہر وہ سفر دل کو لڑا ہوا رو دے
سے ہر شے جو پڑے اس شاید انہیں خدا^{۱۳}

۱۹۰۳ء تا ۱۹۰۸ء

شیخ عبداللہ کے پاس اس بچے سرخوں کو نہ دے کر، کے لئے کچھ ہیں تا کہ میں دو ماہ پہلے، تمہارے ساتھ میں اور
سواروں کہ تم کو انٹل معمول آزادی کی بات کی۔ سرخوں اطلاعات و مذاکرہ کے سامنے ہی۔ اسی دوران میں لڑاؤ رال اور اٹلی
لنڈن لائیک کی تیل کوئی کی اور ہی سرخوں لائیک اور مشور کا اعلان کیا "ستیر کی لڑاؤ فرمت" (۱۹۰۳ء) میں اس کو نظر
رکھنے ہر نے اپنا حق ماننے کی بات کی۔ لیکن زمینداری کے مسئلہ میں دے ہیں اور "فرمت فرماں روا" کے ساتھ سرخوں میں
کو، ریائی اور سے خولی کی تائیں اور سو، وہاں کو جٹائے اور "فرمت مائل" کو دے کی اس کی ہے:

اچھے حق کے ماننے میں رکھ اور مت نظر پا رہے سائل کو آواز۔ غالب تر نظر
میں زمینداری کے مسئلہ میں ہر جس کو ہر پا رہے دیا کوئی اس کی صحت سے خدا

بنوہ مومن عادل ہم دریا سے آگ ہے

فرمت فرماں روا کے سامنے بے باک ہے

سوتے ماہوں کو جٹائے ملے کے اجازت سے

فرمت مائل جو دے غلط آواز سے^{۱۴}

"فرماداشت" (۱۹۰۲ء) میں حسب ذیل اشعار قابلِ توجہ ہیں:

سہ شہادت گمبہ الفت میں غم رکھا ہے لوگ آساں کہتے ہیں مسلمان ہر

جس کی تائیں ہے بیکہ ماں ہر وقت ساری ہاں نادے اس، وہ طرہ و ماحول ہی ہے

تا کہ جس سے وہاں ہر سوئے سرخوں اہا ماتہ وہ کیا ہے؟ وہ آواز درازوں ہی ہے^{۱۵}

پہلے سرخوں نے شل ہے اور اعلیٰ سرخوں کی اطلاع و مذاکرہ - متعام ہے - دوسرے سرخوں کی "فرماداشت" لائیک باہتے ہیں جو

سارن امت کو مفید کر کے ہے - "فرمت مائل" اور "ادار دراز" کی آواز ہے فرمت کو سرخوں کی باخبر وہاں کر دے

"بیکہ ہر سوئے سرخوں" (۱۹۰۳ء) میں آزادی کی خواہش کے متعلق ہے۔ ۱۵۔ جبکہ مراد کی یہ ہے "تعمیر و دراز" (۱۹۰۴ء)

میں تعمیر و دراز ہے اور ایک تمام ہر، وجہات سے، معمول آزادی کا ذکر کیا ہے ۱۶۔ مارچ ۱۹۰۴ء والی منزل میں اہل کی صحت

تعمیر و دراز ہے - وہ سرخوں کو مفید کرتے ہیں، اختیار کی بل غیر فرمت کے وجود مسلمانوں کو آزادی کی تعمیر کرتے

ہیں اور اپنے مشورہ کا اعوان کرتے ہیں :

دیارِ غرب کے دہنے مار ! غمراہی بستی دلاں نہیں ہے !
 کھڑا جسے تم سمجھو رہے ہو وہ اب (برہم) بیار ہو گا !
 تھکری تھریب اپنے خیر سے آپ ہی خود کشی کرے گی
 خوش باغ نازک پہ آشیانہ بنے گا تا پاپزار ہو گا
 سفینہٴ برہم جل بنائے گا تاملہ مہر پاتوں کا
 ہزار عروں کی ہونک کش مگر یہ دریا سے پار ہو گا
 میں ظلمتِ شب میں لے کے نکلتا اپنے درخندہ گلروں کو
 شہرِ نشان ہو گی آہ میری نفسِ مرا شلہ بار ہو گا ۱۹۰۹

”ٹائٹل ٹی ٹیٹو کا نام ”کام“ (۱۹۰۷ء) کے پہلے مصرے (اوروں کا ہے یا اور میرا یا) اور ہے [جہاں ہے کہ اہل
 کا پتہ]، ائمہ ہدایت کی اطاعت و ونداری کا پس ہے۔ ایسا ہی ہیں کہ انہوں نے سوامی پیرا کرے کا پتہ نامہ اور۔ منکم
 بر ملاوی، شہزاد کے درواں مسلمانوں کی حالت کا جو مشورہ انال۔ نس کر رہے ہیں ای ہر انہوں نے، اہل مکہ کے۔ لاہور میں
 سوامی پیرا کی اور وہ مشورہ علم کی مشارت میں معلم ہو کر افلا فراداری سے ہم کنار ہو۔ ٹی۔ کوئی عورتی مناسبت کا بیان۔
 ہوتی یہی وہ ہے کہ مذکورہ علم کے، دہری مصرے [رہتے دو غم کے سر پہ تم غنیمتِ گلیبیا اسی] سے، ائمہ ہدایت کو شہر
 کرنے کا مشورہ دیا ہے۔ ایم اسی کے لفظ سے ظاہر ہے کہ آٹھ ہل کر ”شہرِ گلیبیا“ کو پٹا پایا گیا ہے۔
 واضح رہے کہ مذکورہ غزل اور مذکورہ علم (مقام افلا فراداری) کا اردو میں ساتھ ہوئے جو ائمہ ہدایت کی نصرت
 دانتا ہیں، اہل دل سے کر رہے تھے اور ائمہ ہدایت کی اطاعت و ونداری ان کا ”غیرہ“ تھا۔“

۱۹۰۹ء - ۱۹۱۰ء

ان دوسروں میں، شیخ عبداللہ کے سال کرہ، کسی دانتے سے ائمہ ہدایت کے ساتھ اہل کی ”اطاعت و ونداری“ کا ”غیرہ“
 ثابت نہیں ہوتا۔ کشمیریوں کی روح میں بھری کا معاملہ ”اطاعت و ونداری“ کے مس میں نہیں تھا بلکہ ”اٹھ کشمیری“ کے
 کشمیریوں کے مناد کے پیش نظر ان کے لیے کوئی غی۔ عبداللہ کے مناد نے پتہ پڑا ہے۔ ارکان کے اہل کے مناد کی، منقطع، کرہ ہے
 ”کیٹی کرشش کر رہی ہے کہ ہمارا کہ۔“ دانتے میں پہلے سوامی کے سرور فوجی پشور پیرا دھوبت سے تال
 ہوں، بھر جرتی لڑا پیرا آدم ڈاکہ، صاحب پیرا کاٹر ایف کی حرکت میں بھی نہیں سے حاضر ہر کشمیری
 مسلمانوں کی رشتہ یا فلفل رشتوں میں ارکان میں کسی دانتے جانے کا حکم صادر فرما جانے،
 ائمہ سوامی اب تو نے بہشتیں اور فتنے اہل کر کے دانتے دانتے کر دیئے تو غالب فتنے ہے کہ گورہ دانتے ضرور
 ہمارے گلزار میں توجہ فرمائے گی ۱۹۱۰

| | |
|---------------------------------|----------------------------------------|
| اصل سے دے والے آسمان ہیں ہم | سوار کمر چکا ہے نو امتحان ہمارا |
| سالارِ کاروان ہے سیرِ حصار دہا | ہم آتی آ رہا جان ہمارا (تراہُ نی) |
| ازد ترا تو میر کی تخت سے مری ہے | اسے ترا میں ہے نو مصافحی ہے (مہلیت) |
| تکلیں آتے مروج کو امان کھڑے | مورے مایہ کو ہر دہشِ ایمان کھڑے (شکون) |
| بارہ دلِ مسلم کو وہ دہن نہ تارے | جو نیک کو مرنے دے اور دہش کو تر تارے |
| احسانِ عابد کمرِ کارِ رحمت کا | امرو کی شورش میں ہمیشہ فرادے (دعا) |

[illegible]

آہیں مے بہہ جاگاں ہیں تے سیدہ بانسہ رانی، ہم صں اہر صا ہر مانے گی
دیکھ لوئے - موت رفتار دور کا کمال مورچہ علم دہاے دے رعبیر باہر مانے گی
شب گھر سوں پر تھی اندر ملوئے ہر شے سے ا تے ہیں دور پر مانے گے ہر شے سے ا
"غروب سکونہ" کی تہاں سک پر لڑائی ہے، دہاں صں نی وادیاں گے امت عالمی صادت ہر مانے گی۔ یہ ہے

کی لڑکے دنا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں پیڑ ہے کیا لہجہ و نغم تیرے ہیں

۱۹ دسمبر ۱۹۱۱ء کو راجپوتوں نے کھنڈر کو لوٹ لیا۔ کھنڈر کو لوٹنے والے لوگوں نے کھنڈر کو لوٹنے کے بعد اسے دوبارہ تعمیر کیا۔ کھنڈر کو لوٹنے کے بعد اسے دوبارہ تعمیر کیا۔ کھنڈر کو لوٹنے کے بعد اسے دوبارہ تعمیر کیا۔

شعوبہ مثنوی بہ اعراسی و دہرا - دہلی نو چہ رہنمای مت ماہ اقام امی

خبر انال کی ہوئی ہے کہ میں نے تم کو سزا دی ہے کہ تم اس کی ۱۵

۱۹۱۸ء : شیخ عبدالاحد کی رحلت : امیر لکھنؤ مولانا محمد علی صاحب نے مولانا عبدالاحد کی وفات پر غم و غصہ کا اظہار کیا اور فرمایا کہ مولانا صاحب کی وفات سے لکھنؤ میں ایک ستارہ بج گیا ہے۔

شعر ہی بنیاد والا خوف بہر حال ممکنہ میر ہے۔ کم از کم اشعار کے حوالے سے ہم اہم تاریخی کارنامے مان سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ ان کی مرثیوں اور اشعار کے دو حصے۔ ایک ذوالفقار علی خان کا اصرار مولیٰ، مانڈو ہیں تھا۔ ذوالفقار علی خان سے اشعار کے مجموعے "ہم کا فنونہ" جو دہلی لکڑی کے ایک مصرعے سے چھپا ہے: "آج ہے 'ذوالفقار' سے 'افکار' کا آغاز" ۳۱۔ "سولہ سال رسول بہر زمانہ ایسا مارک تھا کہ ایک مرثیوں کو لکھ کر ان کی صورت پر کھینچی تھی" ۳۲۔ "مولیٰ مرثیوں کا ایک عقائد نے عمود چکرز دیں۔" ۳۳۔ "شیخ میرالامہ کے ہم عصر ہیں۔" ۳۴۔ "ان کا راز اور ہے ہی اس قدر ہے کہ ان کی مرثیوں کو 'الافس' نہ تھا" ۳۵۔ انہوں نے علم تعلیم اور سادگی اہم سمجھے کہ یہ علم اشعار کے اپنے سادہ طرز سے قابل اس قدر تھی، چنانچہ "مثنوی" کے حوالے پر: "وہی ہی صورت حال پیدا ہوئی بھی گورنر کی مرثیوں اور ہر ذوالفقار علی خان کا اصرار تو اشعار۔ سادگی کی" ۳۶۔ "۱۱۰۰" یہی سادگی نے جوان دلوں کو چرچا میں بنائے ایک طرز بیان کی ہے:

اس غمیر کو نل کمر کے اہمال کے مستحق، عشقِ مہرینی، ے لکھا ہے کہ اس «افس» کی تعبیر و تفسیر دوسری کی جائے، لیکن یہ دوسری کوئی بھی شاہد نہ کرے گا کہ یہ ساری باتیں اہمال ے درخشاں و رفعت کی تھیں۔ ان میں سے سے زیادہ دہل جبر کر تھا۔^{۲۳}

اہمال ے دوسری جھوٹی ساری اور اردو غلیظ ستائشیں^{۲۴} اس میں عشقِ والی کوئی بات نہیں تھی۔ لوں میں تنولی سوا سوا اور شیر

جنگ کے دوران میں ترکیہ جبر جو پتا بڑی تھی ان کے پیش سر وہ غنیمت پر اہمال و شادمانی نہیں کر سکتے تھے۔^{۲۵} خانجہ اپنے

اوریایا امرنگ کی بیگم سے یہی ہو چکی ہے ، وہاں صرا ! کہاں کی اور سر تو تعمیر کے لئے اٹھا ،

اس خوب عورت خوب عورت ، عورت سے سزا ہو ، خوب عورت سے سزا ہو ۔

شیخ عبداللہ کا مرتبہ کمزور کیا رکھ رکھا ، اس سے ، مستقل اور محکمہ کی ہے ۔ کہ میں میں درختات مال ہو رہی ،

(۱) انشالی میں مدینہ مدینہ ۔ کو مدینہ سے ابی تک کی ریت مالا ہے ، اقبال کے ابی کوئی سمجھ کر ہے ، وہاں ابی

آگے دیا میں مگر نہ دی ۔ ۱۹۱۴ء میں ملاں ، لہو ، سدا ۔ سدا ہو گئے اور ابی ترک اور رد کرد ۔ اگھر ہے وہاں اوری کا

بلا ہوئی نقش قاترا سے ، عرب غلط کی طرح شادیا ۔ یہ طین عرقا ۔ کچی مٹی چرتی تو اتنی اپا بیرو نامت نہ ہوتی ۔ چاہے

اس شہر کے قلعوں کی بنا پر اسل کو مرد الزما طہرے ۱۰ لے حق عاصم ہیں ہیں

(۲) شیخ عبداللہ نے مرزا (امام احمد نادانی کا) ، صوبہ ذیل قریب ، آسماں اور اقصیت ۔ کے ۱۳۱۳ ہجری کی ہے ،

”اے ، اہل ! کورنٹ اکرمی کی نصیب ، تہاڑی طرح ، صری : لم سے ساقتان نہیں نکاتی ۔ دو جو ۔ سمجھ کر“

ہیں (۳) اگھر ہی کے رد کرد ، اس کی نو نامہ کرتے ہیں اور اس کے آگے جرتے ہیں اور ہر محرم آخر کہنے ہیں کہ نو

شخص کی کورنٹ کا عکر کر ہے وہ کافر ہے ۔

اہل نصیر سے مقام انشالی کا ، شب : یاسی ، لڑی ملتی ہیں ۔ مقام احمد نادانی اور مقام اسل کے واسطے ہمارے ۔

انشالی کا واسطہ اس لوگوں سے ہی ہوا ہے جن پر مرزا نادانی نے متحرک ہے ۔ انشالی کے نو کچہ کہا ، اگھر سے کہیں ، سرسراں کا

مرنگی اسل کے واسطہ ، اور اہل لٹاٹا ثانیہ کی حامیہ میں کچی مٹی مدفونات اس کی کہوں میں شامل ہوئی ۔ ”اسرار لودی“ کا ،

۱۹۳۰ء میں اگھر ہی فرقہ شائع ۱۲ اور اگھر ہی (۱۲) ، مگر انشالی برہنہ شہر کا اہل کار کا ۱۹۳۳ء میں ”سر“ کے دہا کی

دہی میں ، شامہ میں ، راکھی ہارنی میں کورس سمیت اگھر (۱۲) کے نو دہے ۔ اس کو تھے ہر انشالی کے قلعہ (۱۲) ، ”دہی ہر شائع

۱۹۲۹ء : (زیکارڈ میں ۱۹۲۸ء کا نام نکلی ہے)

اہل کورس کے لیے اسل کے نو تہذیبی نامہ نکلا اس سے یہ بھی نکلا کہ انشالی اگھر ہی حکومت کی ”نوادارہ مرآت“

کو آگے مری ۔ جیل کرتے تھے ، قتل نظر ہے ، کوئی بھی کسی خدمت کا معاوضہ ، نعوادہ پاکیش کی صورت میں ، دہوں

مرزا جو نو ریافت داری سے ۱۴ مرزا اس کا فری سببی بن جاتا ہے ۔

۱۹۳۰ء :

سرما سس ۔ مگر ہسٹری کے (۱) مکتوب انشالی کے مقولہ جملے ایک اس کا ثبوت نہیں ہے کہ انشالی مسلمان ہر جہوؤں کی

حکومت کے لیے تیار ہوئے تھے (اسی سلسلے میں ابا جامع احمدی سے مولانا جے مٹی ہے ۴) ، ”احتجاج اور لہر“ ہزار ہے

انشالی کا مقررہ لاٹری ہسٹری اور دہوں سے سماعت تھا ۔ وہ یہ تھا کہ اگھر ہی عکرائی ، کے قاتل کے صورت لہاں ہسٹری

کے سرسلسلہ ، ”ہاٹس اسی“ کے منت انشالی کے خلیفہ الہ آباد (دسمبر ۱۹۳۰ء) میں ”۔ لم راجہ“ کا تہذیبی کیا

سرما سس ۔ مگر ہسٹری کے (۱) صورت کا ہی اس منظر ہی ۔ ہے کہ اگھر ہی کو سرسلسلہ ۔ ملے کے معصومہ ۔ ال کے لیے آزاد

۱۹۲۷ء : "ریکارڈ" میں ۱۹۲۶ء کے تحت کوئی سرواچ نہیں ہے۔ ۱۹۲۷ء میں، مسدودیت لاہور کے دوران، مقتول اہل سہ انگریزوں کی تعداد میں اضافے کا مطالبہ کیا۔ "روہا" فطریاتی سے "ہرور" کی (نیں پارہ۔ طوں میں ہیں ملک) پنجہ : طوں میں اہل سہ کی راج مسالہ صر نے "روہا" فطریاتی جوہر اور درست "سبب" کا مفہوں تالم کر کے اکی تقیر کے طرف آخر ہونے تاثر دیا ہے۔ بلکہ یہ تقیر سے حواری اہل انگریزوں : اطلاعات و تدابیر کا اظہار ہیں سر رہے بقہ سہ : طوں کے ہمار کی : سر رہے۔ "روہا" فطریاتی کے اعتراضات کا جائزہ، سپر صوفیات : آئے، ایک سے لیا گیا ہے۔

۱۹۷۸ء تا ۱۹۸۷ء — عوامی نیشنل کانفرنس

اس دن سارا مریجے جس اقبال کا مہیجی گھر پر تھا، اس دروازے کی چاب دی گئی تھی اس لئے ہر گز:

۱۹۸۸ : خری : ۱۹۸۸

(۱۶) پیام شرق : ۱۹۲۳ء (ای سال "اسرار و راز" کا اعلیٰ چرخی)

(۱۷) انیسویں صدی : ۱۹۲۲ء

۱۹۳۷ : (۱۲) / ۱۲

اس شری قہوں میں اللہ و رسول (۱-۱۰) اور امت مسلمہ کے ساتھ اقبال کی وعادوں کے بحیثیت سوانح ماہرہ و سرور
 میں ایک اکریر مکررات کے ساتھ وعادوں کا کوئی اظہار نہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ اقبال "ادب" کی ایک تعمیر میں "کے
 عالمی مبادت برسانہ دیکھا جاتے ہیں۔ "عقبہ در" کی صحت آفری مد سطوں (مصریہ اور طبریہ) (۱۱) اور رولور لم میں
 اچھے بیسوں سوانہ ہیں جس سے سوانہ کے ربحار "اور کہانی" کے درجے اڑتاتے ہیں ۱۲ اعتباراً خاطر رولور لم کی ایک
 نظم کے ایک بنو نقل کرنے پر اکتفا کیا جاتا ہے۔

فرياد ز امرنگ و دلاویزی امرنگ فرياد ز شیرینی و بهر موی امرنگ

عالم ہمہ گیرانہ از ہنگیزی امرنگ - مہاراجا! ہر نہ تعمیر ہواں مینر

از خواب بیدارم، خواب عمیق خواب عمیق

۲۹ از خواب محو خیز !

میں نے اس طرح کی باتیں کہیں کبھی نہ سنی تھیں :

امرنگ اور ان کی دقت دہری۔۔۔ مراد ۱ امرنگ کی دہری اور جیلہ تہری سے مراد !

ای دیا امرنگ کی بیگم سے میریں ہر بجی ہے ، معارفہا ۱ جہاں کی اور سرور تعمیر کے لئے اٹھا ،

اسی خواہش فخریہ خوب محروم ہو ، فخریہ محروم سے سوار ہو ؟

نیک صراحت کا مرتبہ محمد ترنیکارڈیک - رما ، اہل ، اسفل اور محروم ہے - اہل میں دو نکات قابل ملاحظہ :

(۱) اقبال کی جس مہر میں مفلوہ کو رہا ہے ، اہل کتب کی رنجت بنا ہے ، اہل سے اہل کوڑا کھکھکے (۱) ہیں
تاہب درو' میں ملے دی - ۱۹۱۱ء میں مفلوہ کی موت ہوئی اور اہل ترک اور رد کردیا - اشریہ سے ، مفلوہ کا
مظاہر کوئی مس خاترا ہے ، جز ، مفلوہ کی طرح شادیا - بہ طعن شریف ، کچھ گئی جو نہیں توانی اپنا ہزار ۱۰۰ تہ ہوتی -
ان سرورک مفلوہ کی بیاہر اسل کو مرزا را شہراے والے حق نامہ ہیں

(۲) شیخ مراد مرے مرزا ، علامہ انور شاہ کی ، صہ دہلی قریب ، آسٹل اور اہمیت کے ۳۱ ہزار کی ہے ،
"اے ماہر انور کورسٹ انگریزی کی سرور ، تہا را فرما ، میری نام سے مفلوہ کیوں لگائی - دروہ - کتب را
ہیں (۱) اشریہ کے رہبر ، ان کی حاشا کرتے ہیں اور ان کے آگے جرتے ہیں اور ہر گھر ان کے کہتے ہیں کہ جو
شعبی اہل کورسٹ کا شکر کرتا ہے وہ کافر ہے

اہل قریب سے مفلوہ اقبال کا ، مشہ - اسی ، روک ملی ہیں - مفلوہ نادانی اور مفلوہ ال - راستے مفلوہ
امال کا ماسن ان لوگوں سے ہی ہوا ہے جس پر مرزا مفلوہ کے متحرک ہے - اقبال کے جو کچھ کہا ، اشریہ کے ہر سرور کا
مرگی ، تنوار کے ملامت اور اسکی لٹاہ نامہ کی وجہ سے کہی گئی مفلوہ ان کی کہہ رہی ہیں ناس چوٹی - "اسوار خود کا
۱۹۳۰ء میں انگریزی ترجمہ نائچ ۱۱ اور اشریہ مشوروں کے ، مکر اقبال پر تشویش کا اظہار کیا ۱۹۲۳ء میں "سر" کے ملامت کی
فرخی میں ، شاپور میں دہلی کی پارٹی میں مکرر سمیت انگریز اسکی خود ہے - اس وقت پر اقبال نے مفلوہ (۱) - ابراہی مفلوہ

۱۹۲۹ء : (ترنیکارڈیک میں ۱۹۲۸ء کا نام نکلی ہے)

ایم کی گہری کے لیے اسال کے خورق نامہ لکھا ہے یہ بیحد ملامت کا اقبال اشریہ کو ملامت کی "مفلوہ مرزا"
کو نامک فری - مل کرنے کے ، مفلوہ ہے - کوئی کسی ملامت کا ملامت ، مفلوہ یا کیش کی ملامت میں ، مفلوہ
مرزا پر قریب داری سے ملامت کرتا ہے کافر بن جاتا ہے -

۱۹۳۰ء :

مرزا اس ملک ہسٹری کے [مکتوب اقبال کے مفلوہ کے ایک بار کا ثبوت نہیں ہیں ، اقبال - مفلوہ ہر مفلوہ کی
مکتوب کے لیے تیار ہوئے تھے (اس ملامت میں اہل) ملامت اشریہ سے مفلوہ ہے مفلوہ ہے] یہ اہل مفلوہ اور مفلوہ ہر
اہل کا ملامت مفلوہ اور مفلوہ - ملامت تھا - وہ مفلوہ اشریہ مفلوہ ، کے مفلوہ کے مفلوہ مفلوہ
مرزا مفلوہ اہل مفلوہ اہل نے مفلوہ (۱) (دسمبر ۱۹۳۰ء) میں "لم راست" کا مفلوہ کیا -
مرزا اس ملک ہسٹری کے [مکتوب اہل مفلوہ ہے کہ اشریہ کو مفلوہ مفلوہ کے مفلوہ مفلوہ کے لیے ملامت

”آج کل یہودی ستاروں کی۔۔۔ سے لڑی ضرور ہے۔ یہودی مسلم سمجھتا ہے جو ایمن ہے اور ان کے میں میں قاتل لڑائی
راستیاں مانگتی اور یہ کہہ سے علی ہمارے کہ وہ مسئلہ کا حل نکالنا نہیں کرتے ہیں ہمیں سرطانیہ کی اور ان کی ضرورت
بڑی بہتر دیکھ ان کے اغراض نیک نیتی ہر مافی ہوں۔۔۔

22194

مثال ٹیپ اللہ صاحب کہ استقلالیت اس اقبال کی تقریر کا اصل کردار ہے۔ یہی اصل ہے۔ اس میں کا مقصد وہاں
کا اظہار نہیں بلکہ دلائل، حقائق کا قلعہ بنانا، بڑا جملہ جس کا اصل ہے:
"ملاؤں میں حریت ہے اور انہوں نے سرکاریہ کے ساتھ جیشہ ہمدلی اور وناشکاری، سعادت انوار رکھے ہیں،
اپنا انہیں قوی ہے کہ آفری نہ ملے مگر نے وقت کے دلائل کی خواہش، کامیاب اور ان کے مطالبات کا خود پایا گیا ہے" ۱۹۱۲ء
۱۸۵۷ء میں، انگریزوں کے قیام، دہلیوں کی شکست، چوٹی۔ ہندوستان ہر ماں میں ہو کر انگریزوں کے مسابوں
کو ہر سال دیا۔ اس کی تلوار کمر اور جملہ۔۔۔ ہو چکا تھا۔ مستراہم نکالے انگریزوں کی تعلیم و تہذیب کی طرف مائل ہو کر اور
انگریزوں کی طرف مائل ہو کر، اپنے سر پر۔۔۔ ان مسابوں کو رقت سے نکالنے کا منصوبہ کیا۔ ان کا کہنا ہے کہ انہوں
پر سنا ہے اور کہا گیا ہے۔ اصل کے قطعاً ٹیپ (۱۹۱۲ء) اس کی تعلیم کے نتائج سے سیرابی، حاکم کی اور سرکاری تہذیب سے وناش کو
ہرگز متفق نہ بنایا۔ لیکن اس کے بعد والے متن میں علم را جا کا انگریز مال میں جیسے؟ نئے۔۔۔ سرسیت کے پیر کا ان
۱۹۱۲ء میں "پرفی اور وناشکاری کے تضاد" کی بنا پر، ہندوستان کے منصوبے کا توڑنے کرنے کے جس میں، سرماہیہ
میں کی کوشش کی۔ انگریزوں سے۔۔۔ سے ظاہر ہو گیا تھا کہ ہندوستان سمجھتا یا ممکن ہے۔ مثال کے حقیقہ (۱۹۱۲ء)
میں مسلم ریاست ماحول میں کیا خواہش تھی تاہم کا اسلام تھا۔ اور جس سے سرماہیہ قوم رزہ تھا، ڈیڑا اور اسلام
کا وقت ہے کہ اس میں مانتی سرسیت کے کہہ سکے ہیں۔ یہ بات ضروری طور پر درست ہے۔ مثال نے، درحقیقت،

انہی کے آخری جنس سرسوں کی، انگریز حکمرانوں نے، اقامت و وفاداری کی کہانی "شع اسلام" سے بیان نہیں کی۔ سارے کے انہیں تھے بھی دستیاب نہ ہوئے، جسک مغربی، مستعار کے خلاف، انہی کا ٹکڑی جہاد، آخر تک جاری رہا۔ اسلام نے اقامت و رفا کے ۳۵ سالہ ریکارڈ کا مستراٹگ، دعویٰ تو کیا لیکن حاسی مداخلت پر کبھی بھی جبر و ستم و طاقت کے علاوہ ان کے پاس کوئی ٹکڑی مواد نہ تھا۔ ان ستم و طاقت کو بھی "انگریز در" میں شامل کر کے اسلئے ترک کر دیا، جسک اسلامی نشاۃ ثانیہ "مس" میں اور کبھی نہ "انگریز در" اور دوسرے شہری قوموں میں شامل ہوتی رہیں۔ اسلام کا مقصد قائم مقامہ انہی کو اسلام، وفاداری کی طرح، انگریز حکمرانوں کا نیاز و مغفرت نہ تھا۔ اس کے لئے انہوں نے مصر، صلیب، ریکارڈ، اکٹھا کیا، اور مقامہ انہی کے اصل تہذیب کو پورا کرکے کوشش کی قوموں کے دھوکے میں ہاں ہوتے۔ انہی کو وفاداری اللہ کے ساتھ ہے اور "عبر معمول" مغفرت شہری کے دراست "جناب رسالہ" مآب سے وابستہ ہیں۔ اس کے شروع اسلئے کے سارے اسلام میں کھڑے ہوئے ہیں۔ (دعا شمار ص ۱۵) ہیں

میراثین ہیں درگزر میر و موزیر!
میراثین ہی تو، شاخ نشین ہی تو
آیہ لافانست کا سنی دیرباب تو
نیکے نری تلاش میں تامل لے رہے ہیں!

انہی کے لئے کتبہ توحید، نیک اور کے ساتھ لکھا گیا ہے۔ اور وہ اللہ کی شہرٹی۔ اس کے لئے "۱۳۳۰" اور "۱۳۳۱" کے لئے "۵۳" جسک مدرا مقامہ انگریز حکمرانوں کے مغفرت سارے تھے۔ ان کی تہذیب و قومیت کرتے رہے اور انہی کی شہرٹی بنا لی۔ مدرا نادانی اور مقامہ انہی میں رہیں، سماں کا فرق ہے۔ اس فرق سے انہی کو آگاہ ہے۔ انہی نے انہوں کو

نیکل کر وطن و ملت و مملکت
فرد مقامہ انہی نے سمجھا پیناب نادان
"والا الا لہی" کلمہ دین برور
"الفری اکبر" اذان اذان

۲

۱۲ اگست ۱۹۲۷ء سے ۱۳ اگست ۱۹۲۷ء تک، دیکھ دوں کے دروں، باغ مغفرت مقامہ انہی کے خلاف غمیز کرکے، انہی کے "ہمروزہ" میں شائع کیے۔ یہ مغفرت "ملاش فری" قصہ میں شامل ہیں۔ مغفرتوں کے مقابلے پر، انگریزوں کا مقامہ کے ضمن میں، انہی پر مغفرتی کے اعتراضات حسب ذیل ہیں:

(۱) "ملاش فری" عدم تعاون کے سلسلے میں، ہم لاہور پہنچے۔ اس سلسلے کا کوئی مغفرت سے ہی براہ نظر نہ ہوا۔

مغفرت پایا شہر انہی مقامہ۔ بیکرٹی تھے۔ اب سے ہم سے اسلام سیکھا تھا، دعوت کو نال دیا

(۲) "ترک عداوت کے سلسلے میں، ہم کوئی جیل بار لیا تھا، انہی جیل نہ گئے۔ ہم جیل سے اہم آئے تو انہی

ڈاکٹر سر فریڈریش ایبل بن چکے تھے۔

(۱۳) لاجرم کے طالبہ خداداد کے بعد سپریم اور ملازمین دونوں نے اشتقاقی عہدوں کے لیے لوزیہ امرسون کا مطالعہ کیا۔
 ایبل نے مہرائی کو دل میں یہ مطالبہ پہنچایا۔ "شیخ و شاعر" کا مصنف لبرٹ ٹامس اور اس کے مؤلفوں کا، لکچرر رابرٹ
 سرائیل کی سچی نگاہ۔ برسی یہ ہے کہ چھوڑ کر اڑھائی ہفتا گزرے۔ یہ مائیں ٹامس کا مشہور اور شمار کیا
 ترجمہ یوں کر رہا ہے کہ یہ دوستانوں کو یہ دوستانوں پر امتیاز ہی کہاں ہے۔ انہیں تو انگریز مقام پا چکے ہیں
 (۱۴) ایبل بھارت کو دل میں نگاہ۔ معلم اور ایک درنا کی وادار کا طلب و شاعر شریک ہوئے ہیں

مقامت اور ترکیب مولا کی ترکیب ہے۔ چھوڑ کر ملازمین کو سپریم بھارت کی ایبل نے اسے مطالبہ کیا ہے اور
 کی ترجمہ کی ہے^{۵۵} ٹامس کی ترجمہ "مرد پتہ کار" کی اور "ایبل" کی الفاظ سے کی^{۵۶} لیکن بطور سپریم و بھارت
 کی راہنمائی بنانا کے ہفتہ میں دیا، ایبل کے ترکیب، ماس رسالت نامہ کی برسی سے غریب ہو، کے مترادف^{۵۷} ایبل
 فرمائی کی ہی ہے ترکیب کی^{۵۸} اجم بلورپ کی اقوال غالب اور مقدمہ سپریم مقامت کے معاملے میں ایبل کی مفرد اور
 تھی۔ اسلامی زمانوں کو وہ خوب سمجھتے تھے۔ چنانچہ ۱۹۲۰ء میں دہلی فرمائی مقامت و ملازمت کو لکھ کر لکھتے تھے
 تو ایبل نے ایک نظم بعنوان "در پوزہ دلافت" لکھ کر مقامت کی تھی۔ فرمائی نے، ماکانی کے بعد، اس تنقید کو درپس
 کیا^{۵۹} اسی طرح جب ٹامس نے ترکیب کے ماننے کا وہ کیا تو مقدمہ علم مساوات کی شکل میں مقدمہ سپریم مقامت
 غبار سے ہوا نکل گئی۔

مسلمانوں کے حقوق محفوظ رکھنے سیر ایبل سپریم علم اتحاد کے دلائل تھے۔ مقدمہ سپریم مقامت کی^{۶۰} کہ وہ
 تھے۔ وہ مسلمانوں کو اسلامی مقبول کی سبب پر اسٹوٹنم فرم فرم کرتے تھے۔ اسلامی اتحاد اور اسلامی رہنمائی کی مقامت
 اور وہ ضروری سمجھتے تھے لیکن ایبل کی ترکیب کا ساتھ دینا باہک کے لیے میل جانا جو سپریم مقامت کی کو چھوڑاں
 ہی تھی ایبل کے لیے مشکل تھا۔ سپریم علم اتحاد کی گہری روایت ترکیب دلافت اور ترکیب علم اتحاد سے پہلا چڑھی۔ ایبل کا
 مانٹر بہنو تاثیریں، اشعار اور مسلمانوں کی مقبلی اور دور رس مائیں سے محروم رہے۔ اس کا توی اداس تھا کہ اگر وہ
 کچھ مرمہ اور رنزد رہتے تو ایبل، علم اتحاد، ایبل کے موقف کو بریں طرح اپنا لیتے۔ ۱۹۳۰ء میں ٹامس کی ترکیب علم اتحاد
 سے الگ رہا، اس اشارے، قابلِ فہم ہے۔ اس سائنس کی روشنی میں وہاں فرمائی کے اس، شرافت کا کوئی توازن نہ تھا کہ ترکیب
 کے سلسلے میں ایبل نے ہماری دعوت کو نال دیا۔

سر کا خطاب "اینگلینڈ کے تحت فریڈریش ایبل"۔

آزادی کی خواہش ایبل میں کسی سے کم نہیں تھی۔ فرمائی اسٹار کارب اور سپریم فرمائی اور آواز کا دلالہ پیرا کرے اس ایبل
 کا کردار نہ نال ہے۔ یہ اس کہ اشتقاقی عہدوں کے لیے ایبل نے، مگر پیرا انیسویں کا مطالعہ کیا، اس کی وہ سپریم علم اتحاد تھے
 ان مساوات کے وہ مقام سپریم اور مسلمان اسر (مسلمان اسر بیت کم تھے) ایبل اپنی قوم کا ساتھ دیتے تھے^{۶۱}

چہی تک جہاں اسلمی مس علم و مادری ماسلق بہ تو بہ الکی اور یقینی و مادری کا علم نہیں ہے یہ ساطے کی کلامی تھی۔ لہٰذا
 امیر کی سرے پرے سے اس نظر میں وہی پاپ ہے کہ مقدمہ جہی تو مقید ہے۔ یہ آزادی یعنی نور لہاں اور کب ہاں لہاں مالہ نور
 سے و مادری کا علم اٹھا آگے در تک (دست پر ۱۶) باور ہو جاں سمیت دیا ہے جس میں مسلول کو سیکرہ دستوں سے (وہی فکر لہاں
 سے و مادری کا علم اٹھا کر اس سے اس کے لئے کمال الیٰ ۶) در مل سوچے والے احوال تھے کہ تامل میں سر سمیر میں اس علم
 کا نیا کذا علم واقع ہے کہ کلاموں سے نظر و مقید ۱۱ الکی و مادہ کہ جہی و طبی و دور ہو ا کلامی سے یہی سود و مقید کہ
 دے کر تامل کے سے کیا ماحول کا ۶ اسلم رہا۔ ت کا دور احوال سے یہی کیا تو کلامی الکی کلام۔ کلام سے تامل کہ وہ
 اسلمی دہرے کے ساتھ ساتھ ہنرمانی دہرے کے اسلمی تھے۔

F

[illegible]

ہی مسلم مذاہب ہی کے دھرم دار تھے، مگر انہیں انہی کے دھرم سے اختلاف کر کے اور سپرد رول کے اعتبار سے کر کے پشیمان ہوئے۔ سائنس کی
 سے انہی کے عقائد پر، مولانا فاضل علی نے، صنفی ہوئی راہ میں، لکھا کہ "یہ بیجا کی مہم تھی ہے؟ سر فخر اہل بیت لیڈر،
 سر فخر شیعہ جیسے دھارمک اپنی انفرادی کی - طبع تک - دھارمک کے بلکہ سر فخر اہل بیت کے مسلم ہوتا ہے کہ وہ دور میں سر فخر شیعہ کی
 دھارمک کی بہت سطح پر انفرادی ہے۔ چنانچہ کیش کے شیعہ، امام فخر علی کاہن کی ہر صورت میں - زیادہ چاہوی
 کا ہے۔ پیچیدہ فقہیاً اپنے عقائد کا دھارمک ہے، مگر ان کی دھارمک کی طور پر نہیں کی جاتی۔" ۹۹ مولانا فاضل علی نے - سر فخر راہ میں - فخر اہل
 کی کہودی کس نے سر فخر اہل - "بہت مصرعے موروں کیے۔ وہ ہی اسی تک کا شیعہ تھاؤں میں اتر رہے تھے۔ - فاضل علی نے - سر فخر اہل کی ہے۔
 سائنس کی کیش کا اہل ہوا - دستور کے بلکہ ہر وہ کیٹی سی - بیٹی کی رپورٹ - سائنس ہوئی - فاضل علی کاہن - جس مطالعہ کی مطلوب
 مولانا اہل - اس کو مشروط کا فائدہ دھارمک - دیکھئے - ان بار کونش ملکیت میں سپرد رپورٹ مطلوب ہوا سائنس فاضل علی ہر ہر فخر
 کی ان کے دھرم شیعہ ہوا گیا - دھارمک میں ملکیت کو ان کا فخر کر کے کے لیے شیعہ - امام فخر علی کاہن - امام فخر اہل کاہنوں کا
 اہل کیا - وہ مولانا فاضل علی ملکیت سے کے فخر دھارمک پنچ اور - امام فخر علی کاہنوں میں شریک ہوئے - فاضل علی کاہن کے ملکیت کونش میں فخر اہل
 وہ دھارمک کی ہیں - اس کے ہر اہل ہیں - جو دھارمک مرتب کہہ میں، جو دھارمک اہل - امام فخر علی کاہنوں میں فخر اہل کے دھارمک
 مطالعات شامل تھے - ان مذاہب سے انہی کے دھرم اور سیاسی صورت کا اعتراف کیا جاسکتا ہے۔

[illegible]

(۱) "نٹرو ان سکونت کرو" کی تقریری بالسی شہر نر اور مشاہیر ہے۔ انھوں نے لائٹس کے بیڑا ہونے کے کار نوں رادہ میں انتہائی مروجہ اور
 (۲) "سرطانیہ کی کوششوں سے" لم ٹڈ کی تعلق چوٹیوں سے عبور ہر ہر ہوئی ہے۔
 (۳) "نٹرو" سے جس کو سرطانیہ... شہر تعلق ہے اس کے دماغ اور قلب برطانوی سربری کے سحر سے ڈوب ہو چکے ہیں...
 (۴) "نٹرو" ڈاکٹر ماسب کی ہستی کوئی معمولی ہستی... تھی... شہر وجود کمالیہ گزرا کر، ساحرین برطانیہ کے سحر میں مبتلا ہو گیا...
 مطلقوں میں پڑنا اور... بچوں کو ماسب لم کمال سے محفوظ رہنا کوئی تعجب نہیں ہے۔

کے نزدیک قابلِ مرقعہ نہیں کیونکہ وہ (لوٹ) ملکیت کے مستدار تھے۔^{۸۷}

معمولِ مقاصد ۱۔ ہر پیکر کے لیے اس بات کا ہے کہ جس کسی نے کسی طرح ہر ملی اسرار کو ہر فلز رکھنے کی کوشش کرے، اس نے اقبال پر مذکورہ الزام عائد نہیں کیا۔ ڈاکٹر سید اسرار علی، مرقعہ گورکھ پوری اور تارا جوں، رستوگی نے اقبال پر نہ کیا اعتراضات ہیں کیے۔ رستوگی نے اقبال کی کسی کچھ باتوں کا حوالہ ہی لیا ہے۔ مرقعہ گورکھ پوری، رستوگی کی ہیں اور اقبال کے خلاف حسد کا شکار ہی۔ اقبال کو زیرِ مقتولانہ ہونے پر ہم ہر مانتے ہیں۔ تاہم دونوں عالمانِ اہلِ اُمر کے جس میں تاثر نہیں۔ سب سے اہلِ عقلی کے لیے سب سے زیادہ مستحکم ایک صحیح کتاب ترتیب دی اور اقبال پر لکھے ہوئے اعتراضات کیے۔ (مذکورہ الزام سے انہوں نے ہی دامن بایا ہے۔) ہمارے ہر اہلِ فکر و فہم کی ایک احساسِ دل کیا ہے کہ اقبال نے ہر کرا اقبال معرقلہ تہذیب اور معرقلہ امتیاز دونوں کے مافوقِ غالب ہیں۔ ہمارے اہلِ رائے سے اتفاق کیا ہے کہ اقبال نے طویل مرقعہ جو تیس سال سے زیادہ بنا ہے معرقلہ تہذیب اور معرقلہ امتیاز کی حالتِ معلول کی۔

مراہٹوں کے چہرے اورہ اہلِ اُمر نے اقبال کے جس میں کھانا ہے تو حضرت علامہ کہتے ہیں کہ اب موت دور دراصل موت سے مراد نیست کا ہے۔ یہ اقبال کی ہر ذہن کو سرِ جم و بنا ہے۔ یہ موت روٹی میں تو اور کیا ہے؟ ۸۶۔ ۱۰۱۔ اسرار امتیاز کی کم مائی کے نکاس ہیں۔ تو معرقلہ امتیاز ہر اہلِ فکر اہلِ فکر اور رسولؐ سے اقبال کی ۱۰۱۔ ۱۰۲۔ ۱۰۳۔ ۱۰۴۔ ۱۰۵۔ ۱۰۶۔ ۱۰۷۔ ۱۰۸۔ ۱۰۹۔ ۱۱۰۔ ۱۱۱۔ ۱۱۲۔ ۱۱۳۔ ۱۱۴۔ ۱۱۵۔ ۱۱۶۔ ۱۱۷۔ ۱۱۸۔ ۱۱۹۔ ۱۲۰۔ ۱۲۱۔ ۱۲۲۔ ۱۲۳۔ ۱۲۴۔ ۱۲۵۔ ۱۲۶۔ ۱۲۷۔ ۱۲۸۔ ۱۲۹۔ ۱۳۰۔ ۱۳۱۔ ۱۳۲۔ ۱۳۳۔ ۱۳۴۔ ۱۳۵۔ ۱۳۶۔ ۱۳۷۔ ۱۳۸۔ ۱۳۹۔ ۱۴۰۔ ۱۴۱۔ ۱۴۲۔ ۱۴۳۔ ۱۴۴۔ ۱۴۵۔ ۱۴۶۔ ۱۴۷۔ ۱۴۸۔ ۱۴۹۔ ۱۵۰۔ ۱۵۱۔ ۱۵۲۔ ۱۵۳۔ ۱۵۴۔ ۱۵۵۔ ۱۵۶۔ ۱۵۷۔ ۱۵۸۔ ۱۵۹۔ ۱۶۰۔ ۱۶۱۔ ۱۶۲۔ ۱۶۳۔ ۱۶۴۔ ۱۶۵۔ ۱۶۶۔ ۱۶۷۔ ۱۶۸۔ ۱۶۹۔ ۱۷۰۔ ۱۷۱۔ ۱۷۲۔ ۱۷۳۔ ۱۷۴۔ ۱۷۵۔ ۱۷۶۔ ۱۷۷۔ ۱۷۸۔ ۱۷۹۔ ۱۸۰۔ ۱۸۱۔ ۱۸۲۔ ۱۸۳۔ ۱۸۴۔ ۱۸۵۔ ۱۸۶۔ ۱۸۷۔ ۱۸۸۔ ۱۸۹۔ ۱۹۰۔ ۱۹۱۔ ۱۹۲۔ ۱۹۳۔ ۱۹۴۔ ۱۹۵۔ ۱۹۶۔ ۱۹۷۔ ۱۹۸۔ ۱۹۹۔ ۲۰۰۔ ۲۰۱۔ ۲۰۲۔ ۲۰۳۔ ۲۰۴۔ ۲۰۵۔ ۲۰۶۔ ۲۰۷۔ ۲۰۸۔ ۲۰۹۔ ۲۱۰۔ ۲۱۱۔ ۲۱۲۔ ۲۱۳۔ ۲۱۴۔ ۲۱۵۔ ۲۱۶۔ ۲۱۷۔ ۲۱۸۔ ۲۱۹۔ ۲۲۰۔ ۲۲۱۔ ۲۲۲۔ ۲۲۳۔ ۲۲۴۔ ۲۲۵۔ ۲۲۶۔ ۲۲۷۔ ۲۲۸۔ ۲۲۹۔ ۲۳۰۔ ۲۳۱۔ ۲۳۲۔ ۲۳۳۔ ۲۳۴۔ ۲۳۵۔ ۲۳۶۔ ۲۳۷۔ ۲۳۸۔ ۲۳۹۔ ۲۴۰۔ ۲۴۱۔ ۲۴۲۔ ۲۴۳۔ ۲۴۴۔ ۲۴۵۔ ۲۴۶۔ ۲۴۷۔ ۲۴۸۔ ۲۴۹۔ ۲۵۰۔ ۲۵۱۔ ۲۵۲۔ ۲۵۳۔ ۲۵۴۔ ۲۵۵۔ ۲۵۶۔ ۲۵۷۔ ۲۵۸۔ ۲۵۹۔ ۲۶۰۔ ۲۶۱۔ ۲۶۲۔ ۲۶۳۔ ۲۶۴۔ ۲۶۵۔ ۲۶۶۔ ۲۶۷۔ ۲۶۸۔ ۲۶۹۔ ۲۷۰۔ ۲۷۱۔ ۲۷۲۔ ۲۷۳۔ ۲۷۴۔ ۲۷۵۔ ۲۷۶۔ ۲۷۷۔ ۲۷۸۔ ۲۷۹۔ ۲۸۰۔ ۲۸۱۔ ۲۸۲۔ ۲۸۳۔ ۲۸۴۔ ۲۸۵۔ ۲۸۶۔ ۲۸۷۔ ۲۸۸۔ ۲۸۹۔ ۲۹۰۔ ۲۹۱۔ ۲۹۲۔ ۲۹۳۔ ۲۹۴۔ ۲۹۵۔ ۲۹۶۔ ۲۹۷۔ ۲۹۸۔ ۲۹۹۔ ۳۰۰۔ ۳۰۱۔ ۳۰۲۔ ۳۰۳۔ ۳۰۴۔ ۳۰۵۔ ۳۰۶۔ ۳۰۷۔ ۳۰۸۔ ۳۰۹۔ ۳۱۰۔ ۳۱۱۔ ۳۱۲۔ ۳۱۳۔ ۳۱۴۔ ۳۱۵۔ ۳۱۶۔ ۳۱۷۔ ۳۱۸۔ ۳۱۹۔ ۳۲۰۔ ۳۲۱۔ ۳۲۲۔ ۳۲۳۔ ۳۲۴۔ ۳۲۵۔ ۳۲۶۔ ۳۲۷۔ ۳۲۸۔ ۳۲۹۔ ۳۳۰۔ ۳۳۱۔ ۳۳۲۔ ۳۳۳۔ ۳۳۴۔ ۳۳۵۔ ۳۳۶۔ ۳۳۷۔ ۳۳۸۔ ۳۳۹۔ ۳۴۰۔ ۳۴۱۔ ۳۴۲۔ ۳۴۳۔ ۳۴۴۔ ۳۴۵۔ ۳۴۶۔ ۳۴۷۔ ۳۴۸۔ ۳۴۹۔ ۳۵۰۔ ۳۵۱۔ ۳۵۲۔ ۳۵۳۔ ۳۵۴۔ ۳۵۵۔ ۳۵۶۔ ۳۵۷۔ ۳۵۸۔ ۳۵۹۔ ۳۶۰۔ ۳۶۱۔ ۳۶۲۔ ۳۶۳۔ ۳۶۴۔ ۳۶۵۔ ۳۶۶۔ ۳۶۷۔ ۳۶۸۔ ۳۶۹۔ ۳۷۰۔ ۳۷۱۔ ۳۷۲۔ ۳۷۳۔ ۳۷۴۔ ۳۷۵۔ ۳۷۶۔ ۳۷۷۔ ۳۷۸۔ ۳۷۹۔ ۳۸۰۔ ۳۸۱۔ ۳۸۲۔ ۳۸۳۔ ۳۸۴۔ ۳۸۵۔ ۳۸۶۔ ۳۸۷۔ ۳۸۸۔ ۳۸۹۔ ۳۹۰۔ ۳۹۱۔ ۳۹۲۔ ۳۹۳۔ ۳۹۴۔ ۳۹۵۔ ۳۹۶۔ ۳۹۷۔ ۳۹۸۔ ۳۹۹۔ ۴۰۰۔ ۴۰۱۔ ۴۰۲۔ ۴۰۳۔ ۴۰۴۔ ۴۰۵۔ ۴۰۶۔ ۴۰۷۔ ۴۰۸۔ ۴۰۹۔ ۴۱۰۔ ۴۱۱۔ ۴۱۲۔ ۴۱۳۔ ۴۱۴۔ ۴۱۵۔ ۴۱۶۔ ۴۱۷۔ ۴۱۸۔ ۴۱۹۔ ۴۲۰۔ ۴۲۱۔ ۴۲۲۔ ۴۲۳۔ ۴۲۴۔ ۴۲۵۔ ۴۲۶۔ ۴۲۷۔ ۴۲۸۔ ۴۲۹۔ ۴۳۰۔ ۴۳۱۔ ۴۳۲۔ ۴۳۳۔ ۴۳۴۔ ۴۳۵۔ ۴۳۶۔ ۴۳۷۔ ۴۳۸۔ ۴۳۹۔ ۴۴۰۔ ۴۴۱۔ ۴۴۲۔ ۴۴۳۔ ۴۴۴۔ ۴۴۵۔ ۴۴۶۔ ۴۴۷۔ ۴۴۸۔ ۴۴۹۔ ۴۵۰۔ ۴۵۱۔ ۴۵۲۔ ۴۵۳۔ ۴۵۴۔ ۴۵۵۔ ۴۵۶۔ ۴۵۷۔ ۴۵۸۔ ۴۵۹۔ ۴۶۰۔ ۴۶۱۔ ۴۶۲۔ ۴۶۳۔ ۴۶۴۔ ۴۶۵۔ ۴۶۶۔ ۴۶۷۔ ۴۶۸۔ ۴۶۹۔ ۴۷۰۔ ۴۷۱۔ ۴۷۲۔ ۴۷۳۔ ۴۷۴۔ ۴۷۵۔ ۴۷۶۔ ۴۷۷۔ ۴۷۸۔ ۴۷۹۔ ۴۸۰۔ ۴۸۱۔ ۴۸۲۔ ۴۸۳۔ ۴۸۴۔ ۴۸۵۔ ۴۸۶۔ ۴۸۷۔ ۴۸۸۔ ۴۸۹۔ ۴۹۰۔ ۴۹۱۔ ۴۹۲۔ ۴۹۳۔ ۴۹۴۔ ۴۹۵۔ ۴۹۶۔ ۴۹۷۔ ۴۹۸۔ ۴۹۹۔ ۵۰۰۔ ۵۰۱۔ ۵۰۲۔ ۵۰۳۔ ۵۰۴۔ ۵۰۵۔ ۵۰۶۔ ۵۰۷۔ ۵۰۸۔ ۵۰۹۔ ۵۱۰۔ ۵۱۱۔ ۵۱۲۔ ۵۱۳۔ ۵۱۴۔ ۵۱۵۔ ۵۱۶۔ ۵۱۷۔ ۵۱۸۔ ۵۱۹۔ ۵۲۰۔ ۵۲۱۔ ۵۲۲۔ ۵۲۳۔ ۵۲۴۔ ۵۲۵۔ ۵۲۶۔ ۵۲۷۔ ۵۲۸۔ ۵۲۹۔ ۵۳۰۔ ۵۳۱۔ ۵۳۲۔ ۵۳۳۔ ۵۳۴۔ ۵۳۵۔ ۵۳۶۔ ۵۳۷۔ ۵۳۸۔ ۵۳۹۔ ۵۴۰۔ ۵۴۱۔ ۵۴۲۔ ۵۴۳۔ ۵۴۴۔ ۵۴۵۔ ۵۴۶۔ ۵۴۷۔ ۵۴۸۔ ۵۴۹۔ ۵۵۰۔ ۵۵۱۔ ۵۵۲۔ ۵۵۳۔ ۵۵۴۔ ۵۵۵۔ ۵۵۶۔ ۵۵۷۔ ۵۵۸۔ ۵۵۹۔ ۵۶۰۔ ۵۶۱۔ ۵۶۲۔ ۵۶۳۔ ۵۶۴۔ ۵۶۵۔ ۵۶۶۔ ۵۶۷۔ ۵۶۸۔ ۵۶۹۔ ۵۷۰۔ ۵۷۱۔ ۵۷۲۔ ۵۷۳۔ ۵۷۴۔ ۵۷۵۔ ۵۷۶۔ ۵۷۷۔ ۵۷۸۔ ۵۷۹۔ ۵۸۰۔ ۵۸۱۔ ۵۸۲۔ ۵۸۳۔ ۵۸۴۔ ۵۸۵۔ ۵۸۶۔ ۵۸۷۔ ۵۸۸۔ ۵۸۹۔ ۵۹۰۔ ۵۹۱۔ ۵۹۲۔ ۵۹۳۔ ۵۹۴۔ ۵۹۵۔ ۵۹۶۔ ۵۹۷۔ ۵۹۸۔ ۵۹۹۔ ۶۰۰۔ ۶۰۱۔ ۶۰۲۔ ۶۰۳۔ ۶۰۴۔ ۶۰۵۔ ۶۰۶۔ ۶۰۷۔ ۶۰۸۔ ۶۰۹۔ ۶۱۰۔ ۶۱۱۔ ۶۱۲۔ ۶۱۳۔ ۶۱۴۔ ۶۱۵۔ ۶۱۶۔ ۶۱۷۔ ۶۱۸۔ ۶۱۹۔ ۶۲۰۔ ۶۲۱۔ ۶۲۲۔ ۶۲۳۔ ۶۲۴۔ ۶۲۵۔ ۶۲۶۔ ۶۲۷۔ ۶۲۸۔ ۶۲۹۔ ۶۳۰۔ ۶۳۱۔ ۶۳۲۔ ۶۳۳۔ ۶۳۴۔ ۶۳۵۔ ۶۳۶۔ ۶۳۷۔ ۶۳۸۔ ۶۳۹۔ ۶۴۰۔ ۶۴۱۔ ۶۴۲۔ ۶۴۳۔ ۶۴۴۔ ۶۴۵۔ ۶۴۶۔ ۶۴۷۔ ۶۴۸۔ ۶۴۹۔ ۶۵۰۔ ۶۵۱۔ ۶۵۲۔ ۶۵۳۔ ۶۵۴۔ ۶۵۵۔ ۶۵۶۔ ۶۵۷۔ ۶۵۸۔ ۶۵۹۔ ۶۶۰۔ ۶۶۱۔ ۶۶۲۔ ۶۶۳۔ ۶۶۴۔ ۶۶۵۔ ۶۶۶۔ ۶۶۷۔ ۶۶۸۔ ۶۶۹۔ ۶۷۰۔ ۶۷۱۔ ۶۷۲۔ ۶۷۳۔ ۶۷۴۔ ۶۷۵۔ ۶۷۶۔ ۶۷۷۔ ۶۷۸۔ ۶۷۹۔ ۶۸۰۔ ۶۸۱۔ ۶۸۲۔ ۶۸۳۔ ۶۸۴۔ ۶۸۵۔ ۶۸۶۔ ۶۸۷۔ ۶۸۸۔ ۶۸۹۔ ۶۹۰۔ ۶۹۱۔ ۶۹۲۔ ۶۹۳۔ ۶۹۴۔ ۶۹۵۔ ۶۹۶۔ ۶۹۷۔ ۶۹۸۔ ۶۹۹۔ ۷۰۰۔ ۷۰۱۔ ۷۰۲۔ ۷۰۳۔ ۷۰۴۔ ۷۰۵۔ ۷۰۶۔ ۷۰۷۔ ۷۰۸۔ ۷۰۹۔ ۷۱۰۔ ۷۱۱۔ ۷۱۲۔ ۷۱۳۔ ۷۱۴۔ ۷۱۵۔ ۷۱۶۔ ۷۱۷۔ ۷۱۸۔ ۷۱۹۔ ۷۲۰۔ ۷۲۱۔ ۷۲۲۔ ۷۲۳۔ ۷۲۴۔ ۷۲۵۔ ۷۲۶۔ ۷۲۷۔ ۷۲۸۔ ۷۲۹۔ ۷۳۰۔ ۷۳۱۔ ۷۳۲۔ ۷۳۳۔ ۷۳۴۔ ۷۳۵۔ ۷۳۶۔ ۷۳۷۔ ۷۳۸۔ ۷۳۹۔ ۷۴۰۔ ۷۴۱۔ ۷۴۲۔ ۷۴۳۔ ۷۴۴۔ ۷۴۵۔ ۷۴۶۔ ۷۴۷۔ ۷۴۸۔ ۷۴۹۔ ۷۵۰۔ ۷۵۱۔ ۷۵۲۔ ۷۵۳۔ ۷۵۴۔ ۷۵۵۔ ۷۵۶۔ ۷۵۷۔ ۷۵۸۔ ۷۵۹۔ ۷۶۰۔ ۷۶۱۔ ۷۶۲۔ ۷۶۳۔ ۷۶۴۔ ۷۶۵۔ ۷۶۶۔ ۷۶۷۔ ۷۶۸۔ ۷۶۹۔ ۷۷۰۔ ۷۷۱۔ ۷۷۲۔ ۷۷۳۔ ۷۷۴۔ ۷۷۵۔ ۷۷۶۔ ۷۷۷۔ ۷۷۸۔ ۷۷۹۔ ۷۸۰۔ ۷۸۱۔ ۷۸۲۔ ۷۸۳۔ ۷۸۴۔ ۷۸۵۔ ۷۸۶۔ ۷۸۷۔ ۷۸۸۔ ۷۸۹۔ ۷۹۰۔ ۷۹۱۔ ۷۹۲۔ ۷۹۳۔ ۷۹۴۔ ۷۹۵۔ ۷۹۶۔ ۷۹۷۔ ۷۹۸۔ ۷۹۹۔ ۸۰۰۔ ۸۰۱۔ ۸۰۲۔ ۸۰۳۔ ۸۰۴۔ ۸۰۵۔ ۸۰۶۔ ۸۰۷۔ ۸۰۸۔ ۸۰۹۔ ۸۱۰۔ ۸۱۱۔ ۸۱۲۔ ۸۱۳۔ ۸۱۴۔ ۸۱۵۔ ۸۱۶۔ ۸۱۷۔ ۸۱۸۔ ۸۱۹۔ ۸۲۰۔ ۸۲۱۔ ۸۲۲۔ ۸۲۳۔ ۸۲۴۔ ۸۲۵۔ ۸۲۶۔ ۸۲۷۔ ۸۲۸۔ ۸۲۹۔ ۸۳۰۔ ۸۳۱۔ ۸۳۲۔ ۸۳۳۔ ۸۳۴۔ ۸۳۵۔ ۸۳۶۔ ۸۳۷۔ ۸۳۸۔ ۸۳۹۔ ۸۴۰۔ ۸۴۱۔ ۸۴۲۔ ۸۴۳۔ ۸۴۴۔ ۸۴۵۔ ۸۴۶۔ ۸۴۷۔ ۸۴۸۔ ۸۴۹۔ ۸۵۰۔ ۸۵۱۔ ۸۵۲۔ ۸۵۳۔ ۸۵۴۔ ۸۵۵۔ ۸۵۶۔ ۸۵۷۔ ۸۵۸۔ ۸۵۹۔ ۸۶۰۔ ۸۶۱۔ ۸۶۲۔ ۸۶۳۔ ۸۶۴۔ ۸۶۵۔ ۸۶۶۔ ۸۶۷۔ ۸۶۸۔ ۸۶۹۔ ۸۷۰۔ ۸۷۱۔ ۸۷۲۔ ۸۷۳۔ ۸۷۴۔ ۸۷۵۔ ۸۷۶۔ ۸۷۷۔ ۸۷۸۔ ۸۷۹۔ ۸۸۰۔ ۸۸۱۔ ۸۸۲۔ ۸۸۳۔ ۸۸۴۔ ۸۸۵۔ ۸۸۶۔ ۸۸۷۔ ۸۸۸۔ ۸۸۹۔ ۸۹۰۔ ۸۹۱۔ ۸۹۲۔ ۸۹۳۔ ۸۹۴۔ ۸۹۵۔ ۸۹۶۔ ۸۹۷۔ ۸۹۸۔ ۸۹۹۔ ۹۰۰۔ ۹۰۱۔ ۹۰۲۔ ۹۰۳۔ ۹۰۴۔ ۹۰۵۔ ۹۰۶۔ ۹۰۷۔ ۹۰۸۔ ۹۰۹۔ ۹۱۰۔ ۹۱۱۔ ۹۱۲۔ ۹۱۳۔ ۹۱۴۔ ۹۱۵۔ ۹۱۶۔ ۹۱۷۔ ۹۱۸۔ ۹۱۹۔ ۹۲۰۔ ۹۲۱۔ ۹۲۲۔ ۹۲۳۔ ۹۲۴۔ ۹۲۵۔ ۹۲۶۔ ۹۲۷۔ ۹۲۸۔ ۹۲۹۔ ۹۳۰۔ ۹۳۱۔ ۹۳۲۔ ۹۳۳۔ ۹۳۴۔ ۹۳۵۔ ۹۳۶۔ ۹۳۷۔ ۹۳۸۔ ۹۳۹۔ ۹۴۰۔ ۹۴۱۔ ۹۴۲۔ ۹۴۳۔ ۹۴۴۔ ۹۴۵۔ ۹۴۶۔ ۹۴۷۔ ۹۴۸۔ ۹۴۹۔ ۹۵۰۔ ۹۵۱۔ ۹۵۲۔ ۹۵۳۔ ۹۵۴۔ ۹۵۵۔ ۹۵۶۔ ۹۵۷۔ ۹۵۸۔ ۹۵۹۔ ۹۶۰۔ ۹۶۱۔ ۹۶۲۔ ۹۶۳۔ ۹۶۴۔ ۹۶۵۔ ۹۶۶۔ ۹۶۷۔ ۹۶۸۔ ۹۶۹۔ ۹۷۰۔ ۹۷۱۔ ۹۷۲۔ ۹۷۳۔ ۹۷۴۔ ۹۷۵۔ ۹۷۶۔ ۹۷۷۔ ۹۷۸۔ ۹۷۹۔ ۹۸۰۔ ۹۸۱۔ ۹۸۲۔ ۹۸۳۔ ۹۸۴۔ ۹۸۵۔ ۹۸۶۔ ۹۸۷۔ ۹۸۸۔ ۹۸۹۔ ۹۹۰۔ ۹۹۱۔ ۹۹۲۔ ۹۹۳۔ ۹۹۴۔ ۹۹۵۔ ۹۹۶۔ ۹۹۷۔ ۹۹۸۔ ۹۹۹۔ ۱۰۰۰۔ ۱۰۰۱۔ ۱۰۰۲۔ ۱۰۰۳۔ ۱۰۰۴۔ ۱۰۰۵۔ ۱۰۰۶۔ ۱۰۰۷۔ ۱۰۰۸۔ ۱۰۰۹۔ ۱۰۱۰۔ ۱۰۱۱۔ ۱۰۱۲۔ ۱۰۱۳۔ ۱۰۱۴۔ ۱۰۱۵۔ ۱۰۱۶۔ ۱۰۱۷۔ ۱۰۱۸۔ ۱۰۱۹۔ ۱۰۲۰۔ ۱۰۲۱۔ ۱۰۲۲۔ ۱۰۲۳۔ ۱۰۲۴۔ ۱۰۲۵۔ ۱۰۲۶۔ ۱۰۲۷۔ ۱۰۲۸۔ ۱۰۲۹۔ ۱۰۳۰۔ ۱۰۳۱۔ ۱۰۳۲۔ ۱۰۳۳۔ ۱۰۳۴۔ ۱۰۳۵۔ ۱۰۳۶۔ ۱۰۳۷۔ ۱۰۳۸۔ ۱۰۳۹۔ ۱۰۴۰۔ ۱۰۴۱۔ ۱۰۴۲۔ ۱۰۴۳۔ ۱۰۴۴۔ ۱۰۴۵۔ ۱۰۴۶۔ ۱۰۴۷۔ ۱۰۴۸۔ ۱۰۴۹۔ ۱۰۵۰۔ ۱۰۵۱۔ ۱۰۵۲۔ ۱۰۵۳۔ ۱۰۵۴۔ ۱۰۵۵۔ ۱۰۵۶۔ ۱۰۵۷۔ ۱۰۵۸۔ ۱۰۵۹۔ ۱۰۶۰۔ ۱۰۶۱۔ ۱۰۶۲۔ ۱۰۶۳۔ ۱۰۶۴۔ ۱۰۶۵۔ ۱۰۶۶۔ ۱۰۶۷۔ ۱۰۶۸۔ ۱۰۶۹۔ ۱۰۷۰۔ ۱۰۷۱۔ ۱۰۷۲۔ ۱۰۷۳۔ ۱۰۷۴۔ ۱۰۷۵۔ ۱۰۷۶۔ ۱۰۷۷۔ ۱۰۷۸۔ ۱۰۷۹۔ ۱۰۸۰۔ ۱۰۸۱۔ ۱۰۸۲۔ ۱۰۸۳۔ ۱۰۸۴۔ ۱۰۸۵۔ ۱۰۸۶۔ ۱۰۸۷۔ ۱۰۸۸۔ ۱۰۸۹۔ ۱۰۹۰۔ ۱۰۹۱۔ ۱۰۹۲۔ ۱۰۹۳۔ ۱۰۹۴۔ ۱۰۹۵۔ ۱۰۹۶۔ ۱۰۹۷۔ ۱۰۹۸۔ ۱۰۹۹۔ ۱۱۰۰۔ ۱۱۰۱۔ ۱۱۰۲۔ ۱۱۰۳۔ ۱۱۰۴۔ ۱۱۰۵۔ ۱۱۰۶۔ ۱۱۰۷۔ ۱۱۰۸۔ ۱۱۰۹۔ ۱۱۱۰۔ ۱۱۱۱۔ ۱۱۱۲۔ ۱۱۱۳۔ ۱۱۱۴۔ ۱۱۱۵۔ ۱۱۱۶۔ ۱۱۱۷۔ ۱۱۱۸۔ ۱۱۱۹۔ ۱۱۲۰۔ ۱۱۲۱۔ ۱۱۲۲۔ ۱۱۲۳۔ ۱۱۲۴۔ ۱۱۲۵۔ ۱۱۲۶۔ ۱۱۲۷۔ ۱۱۲۸۔ ۱۱۲۹۔ ۱۱۳۰۔ ۱۱۳۱۔ ۱۱۳۲۔ ۱۱۳۳۔ ۱۱۳۴۔ ۱۱۳۵۔ ۱۱۳۶۔ ۱۱۳۷۔ ۱۱۳۸۔ ۱۱۳۹۔ ۱۱۴۰۔ ۱۱۴۱۔ ۱۱۴۲۔ ۱۱۴۳۔ ۱۱۴۴۔ ۱۱۴۵۔ ۱۱۴۶۔ ۱۱۴۷۔ ۱۱۴۸۔ ۱۱۴۹۔ ۱۱۵۰۔ ۱۱۵۱۔ ۱۱۵۲۔ ۱۱۵۳۔ ۱۱۵۴۔ ۱۱۵۵۔ ۱۱۵۶۔ ۱۱۵۷۔ ۱۱۵۸۔ ۱۱۵۹۔ ۱۱۶۰۔ ۱۱۶۱۔ ۱۱۶۲۔ ۱۱۶۳۔ ۱۱۶۴۔ ۱۱۶۵۔ ۱۱۶۶۔ ۱۱۶۷۔ ۱۱۶۸۔ ۱۱۶۹۔ ۱۱۷۰۔ ۱۱۷۱۔ ۱۱۷۲۔ ۱۱۷۳۔ ۱۱۷۴۔ ۱۱۷۵۔ ۱۱۷۶۔ ۱۱۷۷۔ ۱۱۷۸۔ ۱۱۷۹۔ ۱۱۸۰۔ ۱۱۸۱۔ ۱۱۸۲۔ ۱۱۸۳۔ ۱۱۸۴۔ ۱۱۸۵۔ ۱۱۸۶۔ ۱۱۸۷۔ ۱۱۸۸۔ ۱۱۸۹۔ ۱۱۹۰۔ ۱۱۹۱۔ ۱۱۹۲۔ ۱۱۹۳۔ ۱۱۹۴۔ ۱۱۹۵۔ ۱۱۹۶۔ ۱۱۹۷۔ ۱۱۹۸۔ ۱۱۹۹۔ ۱۲۰۰۔ ۱۲۰۱۔ ۱۲۰۲۔ ۱۲۰۳۔ ۱۲۰۴۔ ۱۲۰۵۔ ۱۲۰۶۔ ۱۲۰۷۔ ۱۲۰۸۔ ۱۲۰۹۔ ۱۲۱۰۔ ۱۲۱۱۔ ۱۲۱۲۔ ۱۲۱۳۔ ۱۲۱۴۔ ۱۲۱۵۔ ۱۲۱۶۔ ۱۲۱۷۔ ۱۲۱۸۔ ۱۲۱۹۔ ۱۲۲۰۔ ۱۲۲۱۔ ۱۲۲۲۔ ۱۲۲۳۔ ۱۲۲۴۔ ۱۲۲۵۔ ۱۲۲۶۔ ۱۲۲۷۔ ۱۲۲۸۔ ۱۲۲۹۔ ۱۲۳۰۔ ۱۲۳۱۔ ۱۲۳۲۔ ۱۲۳۳۔ ۱۲۳۴۔ ۱۲۳۵۔ ۱۲۳۶۔ ۱۲۳۷۔ ۱۲۳۸۔ ۱۲۳۹۔ ۱۲۴۰۔ ۱۲۴۱۔ ۱۲۴۲۔ ۱۲۴۳۔ ۱۲۴۴۔ ۱۲۴۵۔ ۱۲۴۶۔ ۱۲۴۷۔ ۱۲۴۸۔ ۱۲۴۹۔ ۱۲۵۰۔ ۱۲۵۱۔ ۱۲۵۲۔ ۱۲۵۳۔ ۱۲۵۴۔ ۱۲۵۵۔ ۱۲۵۶۔ ۱۲۵۷۔ ۱۲۵۸۔ ۱۲۵۹۔ ۱۲۶۰۔ ۱۲۶۱۔ ۱۲۶۲۔ ۱۲۶۳۔ ۱۲۶۴۔ ۱۲۶۵۔ ۱۲۶۶۔ ۱۲۶۷۔ ۱۲۶۸۔ ۱۲۶۹۔ ۱۲۷۰۔ ۱۲۷۱۔ ۱۲۷۲۔ ۱۲۷۳۔ ۱۲۷۴۔ ۱۲۷۵۔ ۱۲۷۶۔ ۱۲۷۷۔ ۱۲۷۸۔ ۱۲۷۹۔ ۱۲۸۰۔ ۱۲۸۱۔ ۱۲۸۲۔ ۱۲۸۳۔ ۱۲۸۴۔ ۱۲۸۵۔ ۱۲۸۶۔ ۱۲۸۷۔ ۱۲۸۸۔ ۱۲۸۹۔ ۱۲۹۰۔ ۱۲۹۱۔ ۱۲۹۲۔ ۱۲۹۳۔ ۱۲۹۴۔ ۱۲۹۵۔ ۱۲۹۶۔ ۱۲۹۷۔ ۱۲۹۸۔ ۱۲۹۹۔ ۱۳۰۰۔ ۱۳۰۱۔ ۱۳۰۲۔ ۱۳۰۳۔ ۱۳۰۴۔ ۱۳۰۵۔ ۱۳۰۶۔ ۱۳۰۷۔ ۱۳۰۸۔ ۱۳۰۹۔ ۱۳۱۰۔ ۱۳۱۱۔ ۱۳۱۲۔ ۱۳۱۳۔ ۱۳۱۴۔ ۱۳۱۵۔ ۱۳۱۶۔ ۱۳۱۷۔ ۱۳۱۸۔ ۱۳۱۹۔ ۱۳۲۰۔ ۱۳۲۱۔ ۱۳۲۲۔ ۱۳۲۳۔ ۱۳۲۴۔ ۱۳۲۵۔ ۱۳۲۶۔ ۱۳۲۷۔ ۱۳۲۸۔ ۱۳۲۹۔ ۱۳۳۰۔ ۱۳۳۱۔ ۱۳۳۲۔ ۱۳۳۳۔ ۱۳۳۴۔ ۱۳۳۵۔ ۱۳۳۶۔ ۱۳۳۷۔ ۱۳۳۸۔ ۱۳۳۹۔ ۱۳۴۰۔ ۱۳۴۱۔ ۱۳۴۲۔ ۱۳۴۳۔ ۱۳۴۴۔ ۱۳۴۵۔ ۱۳۴۶۔ ۱۳۴۷۔ ۱۳۴۸۔ ۱۳۴۹۔ ۱۳۵۰۔ ۱۳۵۱۔ ۱۳۵۲۔ ۱۳۵۳۔ ۱۳۵۴۔ ۱۳۵۵۔ ۱۳۵۶۔ ۱۳۵۷۔ ۱۳۵۸۔ ۱۳۵۹۔ ۱۳۶۰۔ ۱۳۶۱۔ ۱۳۶۲۔ ۱۳۶۳۔ ۱۳۶۴۔ ۱۳۶۵۔ ۱۳۶۶۔ ۱۳۶۷۔ ۱۳۶۸۔ ۱۳۶۹۔ ۱۳۷۰۔ ۱۳۷۱۔ ۱۳۷۲۔ ۱۳۷۳۔ ۱۳۷۴۔ ۱۳۷۵۔ ۱۳۷۶۔ ۱۳۷۷۔ ۱۳۷۸۔ ۱۳۷۹۔ ۱۳۸۰۔ ۱۳۸۱۔ ۱۳۸۲۔ ۱۳۸۳۔ ۱۳۸۴۔ ۱۳۸۵۔ ۱۳۸۶۔ ۱۳۸۷۔ ۱۳۸۸۔ ۱۳۸۹۔ ۱۳۹۰۔ ۱۳۹۱۔ ۱۳۹۲۔ ۱۳۹۳۔ ۱۳۹۴۔ ۱۳۹۵۔ ۱۳۹۶۔ ۱۳۹۷۔ ۱۳۹۸۔ ۱۳۹۹۔ ۱۴۰۰۔ ۱۴۰۱۔ ۱۴۰۲۔ ۱۴۰۳۔ ۱۴۰۴۔ ۱۴۰۵۔ ۱۴۰۶۔ ۱۴۰۷۔ ۱۴۰۸۔ ۱۴۰۹۔ ۱۴۱۰۔ ۱۴۱۱۔ ۱۴۱۲۔ ۱۴۱۳۔ ۱۴۱۴۔ ۱۴۱۵۔ ۱۴۱۶۔ ۱۴۱۷۔ ۱۴۱۸۔ ۱۴۱۹۔ ۱۴۲۰۔ ۱۴۲۱۔ ۱۴۲۲۔ ۱۴۲۳۔ ۱۴۲۴۔ ۱۴۲۵۔ ۱۴۲۶۔ ۱۴۲۷۔ ۱۴۲۸۔ ۱۴۲۹۔ ۱۴۳۰۔ ۱۴۳۱۔ ۱۴۳۲۔ ۱۴۳۳۔ ۱۴۳۴۔ ۱۴۳۵۔ ۱۴۳۶۔ ۱۴۳۷۔ ۱۴۳۸۔ ۱۴۳۹۔ ۱۴۴۰۔ ۱۴۴۱۔ ۱۴۴۲۔ ۱۴۴۳۔ ۱۴۴۴۔ ۱۴۴۵۔ ۱۴۴۶۔ ۱۴۴۷۔ ۱۴۴۸۔ ۱۴۴۹۔ ۱۴۵۰۔ ۱۴۵۱۔ ۱

حوالے اور حواشی

۱. دیکھیے، (۱) انٹل کا سیاسی کارنامہ، صفحات ۶۵۴ تا ۶۱۱ (۱۱) رفرہ رور، صفحات ۳۹۸ تا ۴۰۷

۲-۳. رفرہ رور، صفحات ۳۹۹ - ۴۰۰

۴. انٹل اور احمدیت، ج ۱، باب

۵-۶. ایضاً، صفحات ۱۳۰-۱۳۱ تا ۱۲۶

۷. ایضاً، صفحات ۱۱۲ تا ۱۲۱

۸. دیکھیے، تقریباً ہوال، رابر مسٹر، ص ۲۶ -۔ ایکسٹریکٹ کے لیے ص ۳۸

۹-۱۰. انٹل اور احمدیت، صفحات ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰

۱۱. انٹل اور احمدیت، ص ۷۹

۱۲. ایضاً، ص ۱۱۲، نل کردہ اشعار میں سے آخری دو "ناگ رور" میں شامل ہیں۔ (صفحہ ۲۶)

۱۳. ایضاً، ص ۱۸۹، نل کردہ اشعار میں سے آخری دو "ناگ رور" میں شامل ہیں۔ (صفحہ ۲۳)

۱۴-۱۵. انٹل اور احمدیت، صفحات (بالترتیب) ۱۹۸، ۱۹۹ - ۲۰۱، ۲۰۲

۱۶. ایضاً، صفحات ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱

صوبہ ذیل اشعار، بطور خاص، شامل قوم ہیں۔

لشکرِ عربیہ علیٰ نیک۔ می نہ بھڑا کہ اے میں ملیں۔ نری قسمت سے را آڑیاں ہیں، مناہوں میں

چھپا کر، ستیں میں بلیاں رکھی ہیں مردوں سے۔ دال اے کے قابل نہ بیٹیں آشیانوں میں

یہ نالوشی کہاں نیک ۹ لکڑی فریاد پیرا کر۔ زس پر تو ہو اور تیری صراہو، سہاں میں

جو تو سمجھے تو آفریدی۔ ۱۰ بوسیدہ منت میں۔ ۸ می ہے اسیر امتیاز مار تو رہا

یہ اشعار "ناگ رور" میں شامل ہیں۔ (صفحات ۶۵، ۶۶، ۷۱)

۱۷. ایضاً، صفحہ ۲۱ - یہ اشعار "ناگ رور" میں شامل ہیں۔ (صفحات ۱۵۰ تا ۱۵۲)

۱۸. دیکھیے، انٹل اور احمدیت، فیغ عبر الماجر، صفحہ ۱۳۱

۱۹. کلیاتِ مکتبہ اہل، حارثوں، صفحہ ۱۸۶

۲۰. انٹل اور احمدیت، صفحات ۱۱۵ - ۱۱۶

۲۱. دیکھیے، کلیاتِ مکتبہ انٹل، صفحات ۲۱۳ تا ۲۱۶

۲۲. سفر ہی پاس ۱۰، نرا کو فطرہ سمجھتے تھے اور انٹل کو بربت سمجھتا تھا۔ انٹل نے فطرتِ انجلیکشن نامہ میں اس کا ذکر

۱۹۱۱ء میں، جس کے دوران مولانا شبلی نے انبال کر چھل پہنائے، اسے تنقید کا دسرا چھابا کیا لیکن دل کی بات راس پر آئی اور اپنی رائے اور ارادوں کا برملا اظہار کیا۔ انبال نے کہا:

"میں نظروں سے متعلق بعض اذرا ترس لوگوں نے، ملطافی - شہر سر رکھی ہیں اور لہو کو ہیں۔ اما ارا کی فرس پہلے نے دانا بتا دیا ہے۔ لہو کو باں اسلام لہو ز کا، مرار ہے اور میرا یہ اذرا ہے، ہمارا (ف) کہ۔ شادور مستقل رکھی ہے اور جو میں اسلام کا اور ہمارا قوم کا ہے وہ ضرور پورا ہو کر رہے گا۔ شرب اور مال پرئی دنا سے ضرور مل کر رہے گی اور اسلامی روح آخر کار اب آئے گی۔" (مکتوبات انبال، ص ۱۸۲)

۲۳. ایک مثال سے انبال کی احتیاط اور مصلحت کا اندازہ ہو گا۔

۱۹۳۱ء میں انبال، "دلائل الدینار" میں مثال مری ہند میں "اسلم ریاست" کا تصور پیش کیا۔ چند لوگ ہمارے مکتوب (۱) میں سیر سیر ماری، سر، لکھا کہ "تو وہ اسلم ریاست ایک بعد الیں ہے" (مکتوبات انبال، ص ۱۸۸)۔ بلکہ وہ قاسم نے ص دلائل الدینار کو بن اسلامی شائش "قرار دیا تو انبال نے اس سے موش کرے کی کرشش کی اور ص میں اسے لکھ دیا۔ قاسم مور ۲ مارچ ۱۹۳۲ء میں "اسلم ریاست" کو "اسلم ہو" کی تحویر لکھ دیا۔ انبال نے لکھا کہ "اسلم ارا کا ہر پورا اسلم ریاست کے شیا میں دلا دیا۔ لکھا ہے۔ اس سے ص "محقق"۔ دلائل انبال کا تصور پاکستان سے، دہرہ ص لکھ کر دیا، لکھ بھی تحویر ۱۹۳۲ء کے "مصلحت دار" دلا دیا۔ ص ص انبال، دہرہ ص سے، ہڑائی ہے۔ (تعلیل نے دیکھے: سانویں باب میں "تصور پاکستان" کا ذیل عنوان "آراء اسلم ریاست" ماہر دستاں کے اندر اسلم ص)۔

۲۴-۲۵. مکتوبات انبال اردو، صفحہ ۲۷۸

۲۶. نام وہں حسب ذیل نکات کی وضاحت میں کی گئی:

- (۱) اس اسلم کا عنوان "ہما کا جواب" تھا اور "مرا سر قبول ہو" میں "سر" - مراد انبال کا سر" ہیں ہے، لکھ دیا۔ "سر" (مالوں کی قرانی) مراد ہے۔ اہل ہما کو اہل دما کہا گیا ہے اور یہ بات، جب، بڑی فرس درست تھی۔
- (۲) انبال اس اسلم سے دست بردار ہو چکے اور اسے "مال" میں شامل کر لیا۔

مریر تفصیل کے لیے، پیچھے، انبال دشمی ایک دلا دیا۔ "ہر وزیر الوب ہمار، مکتوبات ۸۱-۸۲

۲۷. مرال جیر ساک کے سان کے مطابق انبال نے صرک (ہما کا جواب) دہی میں معفرہ دار لاسر کے لیے لکھی تھی ڈائری با ویرا انبال اور مرال اسلم نور شیر کے بیانات سے اسکی تاثیر ہوتی ہے۔ صرک دل ہر لکھے ہیں کہ "ہما کا جواب" لاہور کے شاعر سے سیر شری گئی اور ارا ۱۹۱۸ء کے پیسہ اخبار میں شائع ہوئی۔ مرال جیر ساک نے لکھا ہے کہ "یہ اسلم کو مورٹی مل لاہور میں بڑی گئی"۔ شیخ اعجاز احمد لکھے ہیں کہ کوئٹہ کی مل لاہور میں، حکومت ہر ہائیک کی اسل کے لے، دہرہ ص معفر کیا گیا ص ہیں انبال نے بدل نا خواستہ شرکت کی اور مرکور اسلم سنائی شیخ اعجاز احمد اس درباری شاعر سے موجود تھے اس بیانات کو، لکھ دیا کہ "اسلم جو نا ہے کہ "حسن نفع" سے پہلے، لاہور کے کوئٹہ کی مل میں (نہ کہ ٹاؤن مل میں ص) کہ مرال دہرہ ص (ہما)

در منقریجا گیا ، جس میں یہی نظم صائی گئی جو دہلی کی دار کاغذس سے منسوب ہے۔ ڈاکٹر مامور اقبال نے "سرورِ رفته" [صفحات ۵۷-۵۸] کے حوالے سے لکھا ہے کہ "اقبال نے پھر اس نظم میں "بھابھ کا دروب" لکھی اور دہلی کے شاعر سے ماسٹر ٹیچی"۔ جبکہ "سرورِ رفته" ڈاکٹر دہلی کی دار کاغذس اور شاعر کا ذکر نہیں ہے۔ [دیکھئے ، ڈاکٹر اقبال - صفحات ۸۶-۸۷ ، زرنہ رود - صفحات ۳۹۹-۴۰۰]۔ سرگزشتِ اقبال - ص ۱۳۵-۱۳۶ ، معظّم اقبال - ص ۱۵۱ ، انان اور احمدیت - ص ۱۲۳] "بانیاتِ اقبال" مرتبہ ۱۹۱۸ء میں اور لکھنؤ والہ قریبی جس اک نظم کے بارے میں لکھا ہے کہ "مورس دہلی کی ماسٹرس ٹیچی اور ۱۹۱۸ء کے ایک شاعر سے لکھی گئی۔ اس کے یہ نظم دہلی کی دار کاغذس کے بارے میں لکھی گئی ہے۔"۔ سے پہلے سرالحمید ساکن۔۔۔ سال کی ہے۔

۲۸. اقبال اور احمدیت ، صفحہ ۱۳۰

۲۹. "سرپر اور روری" ۱۹۰۳ء کی نظم ہے (دیکھئے ، اقبال کا (پتروں کا) ، صفحات ۲۳-۲۴) جس کا منبع ہے :

اقبال ہی اقبال سے آگیا نہیں ہے

کچھ اک میں نسخہ نہیں ، واللہ نہیں ہے

۳۰. روایاتِ اقبال ، ڈاکٹر ممبر اللہ جعانی ، صفحہ ۱۵۹

۳۱. "سرورِ رفته" - ص ۵۵

۳۲. معظّم اقبال ، ص ۱۶۱

۳۳. اقبال کا دورِ عمر میں نغزاد ، صفحہ ۷۸

۳۴. سرگزشتِ اقبال ، صفحات ۱۳۱-۱۳۵

۳۵. "انان اور احمدیت" - شیخ مہر مامور ، ص ۱۳۲ ، اقبال اور سیاست ، صفحہ ۳۷۳

۳۶. اقبال اور سیاست ، صفحات ۳۷۴-۳۷۵

۳۷. کلیاتِ مختصّہ اقبال ، جلد دوم ، صفحات ۵۵۹-۵۶۰

۳۸. بلور شیل ، جنرل شیل ، یہاں نقل کیے جاتے ہیں :

آپناؤں تجھ کو رہنمائی دے گا اللہ

سلطنتِ اقوامِ غالب کی ہے اک بادشاہی

غلاب سے بیزار ہوتا ہے ذرا ملکِ اُمّ

بھر سہا دیتی ہے اک کو حکمران کی سامری

سروریِ زبیا فقط اس دستِ جہنما کو ہے

حکمران ہے اک وہی باقی جانِ آذری

اک سو پہ رنگِ مہر کو ملتیں سمجھا ہے تو

۴۵ اے اداں نفس کو آئیں سمجھا ہے تو

۲۶

رباط ضبط ملت بیفا ہے شرق کی نجات

ایشیا ۱۲ لے ہی اُس کتے سے اب تک بیخبر (عصر آزاد، ایک در)

سبق پھر پھر صراحت کا معاملت کا شجاعت کا

یاد دے گا قہر سے ۱۴ دنیا کی امانت کا!

مکافہ جس نہ لا آتی ہیں شمشیریں نہ ترہیری

وہ جو ذوقِ بیتی پہلو تو کٹ جاتی ہیں زنجیری

نیز بلکہ وہ آتا مسافر آدمیت ہے

مزدارے پیرہ دستارِ محنت ہی غفلت کی تیزبری

ابھی تک آدمی صہیر زبونِ شہر یاری ہے

نیامت ہے کہ انساں تو بے انساں کا شکاری ہے

وہ حکمت نازقا جس پر فردِ خزانِ مغرب کو

ہر س کے پھم تو نہیں میں نفع کارزاری ہے (طاہر، ایک در)

مغرب فر تو بیٹانہ، مشرق ہم انساں

دنت است کہ در عالم نہ بنی دگر، جیری (زبور، ۱۰، ۳۴)

ز سلطان کیم آرزوئے نکاح ہے!

مسلم از جیل نہ سازا لیلے (۱۰، ۳۴، ۱۰۴)

گفتند چنان ما آیا تو می سازد؟

گفتم کہ کی سار! گفتند کہ سر ہمیں (۱۰، ۳۴، ۱۰۶)

من درونِ شیشہ ۱۵ مصر حاضر دیرہ ام

آنچنان زہرے کا زورے مار دے دیکھ دعب!

انقلاب!

انقلاب! ۱۷ انقلاب (۱۳۶، ۳۴، ۱۳۶)

۳۹. زبور، ۱۱۸، ۱۱۸

۴۰. کلیاتِ انیل نازی، سلیس (اردو ترجمہ، طاہر، ۱۶۹)

۴۱. ۲۴ دسمبر ۱۹۲۰ء کو "دی جیل" لوں میں ایل ڈکس کا "سار فوری" ہر تصور تاج ہوا۔ ڈکسن لکھا ہے:

And if the East once gets going to recover by arms a free

جماعت کو ایک خاص صفت اور پہلا دینی طرز سے دیکھیں۔ (کتاب مکرر، صفحہ ۷۸)

۴۸۔ بطور نمونہ یہاں چند اشارات نقل کیے جاتے ہیں:

سرفہ حق، بیار اور ہر مقام [نے غلام اور اسے کس واقعہ]

سرفہ حق سرور آزاد است و پس [کہ وہ آئینہ حراست و پس]

و اسے سرا بخور، چہرہ مرگ [مرد ترتر مرد اور چہرہ مرگ] (ماہنامہ، صفحات ۷۸-۷۹)

۴۹-۵۱۔ کلیات اقبال اور صفات (الترتیب) ۲۸۵، ۲۸۲، ۲۰۲

۵۲۔ مثال کے طور پر دیکھیے، فقرہ "کلم" کی "کلم" "لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ" - ایک شعر ہے۔

یہ دور اپنے براہم کی تلاش میں ہے

متم کر رہے ہیں جہاں "لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ"

۵۳۔ کتا دار ہے نہ شعر:

گفتار لب بہ بنو زاسراو مانگو

عقلم کو غیر! ضرور! بکیرا ارزست

۵۴۔ اقبال اور طبعی شان، صفحہ ۱۴۰

۵۵۔ صفات، مکتب اقبال، بلوچ، ۲۳۳

۵۶۔ اقبال، صفحہ ۱۱۳

۵۷۔ مرکز شہ اقبال، ٹرانز جوات، فرشتہ، صفحہ ۱۱۴

۵۸۔ ملاحظہ کیجیے، نظم "اسیری" مشمولہ "بانگ درا"

۵۹۔ صفات، لکڑی، ممدوم، ۲۵

۶۰۔ "فخر راہ" کا یہ شعر اقبال کے وقت کو ظاہر کرتا ہے:

تا دولت کی بنا دنیا میں جو ہر امنور

لاکھیں سے ڈھونڈ کر اسات کا تلب و بگر

حقیقت میں اقبال نے دولت کے اداریات منہ پار لیاں کو سوچے کی حاجت کی ہے۔ نام، باری کہتے ہیں

کہ اقبال دولت کے ادارے کو اسلامی سیاسی نظام کا اہم پہلو تصور کرتے ہیں۔

۷۔ پہلو میں یہ سلسلہ اب بھی جاری ہے۔ مگر امری مسکری شہادت کے طور پر اس کے مباحثوں نے اسی سے چھپی کا اظہار

کواکے خواب بڑے پیمانے پر نال و عارت مری کی کاروائی ہوئی۔ اس کاروائی کی عمریں اب نہیں۔ مگر - ایک معصوم بابتیں

ایک مفرد طاقت اور عالم (اسم) ہی دنیا کے (مفرد) مباحثوں کی، حواشی اپنے ملکوں میں انلیت میں ہیں، اور سرکہ کہ ہے۔

۶۲. تعیل کے لیے دیکھیے، "وہم کا مہموں سے سواں" علامہ اقبال پر لکھائی جوہر کے اشتراکات کا مجموعہ، شمولہ "تولی زبان" گرجی پریس، ۱۹۸۸ء
۶۳. اہل براعظم اقبال کو بھی تھا۔ چنانچہ ۹ نومبر ۱۹۱۲ء کے سال میں انہوں نے کہا "کیمپن میں کسی مہمور بھی کا نہ ہوا" میر تقی میر، اہل براعظم اور تحلیف (۱۹۷۷ء) ... میر تقی میر، اہل براعظم، اقبال سے ایک بہت بڑی تعلق ہے۔ [گفتار اقبال، صفحات ۴۹-۵۰]
۶۴. ۸ دسمبر ۱۹۲۷ء کے سال میں اقبال نے کہا "ہم ۱۷ سال مائیں کو متنبہ کر رہے کی مرآت کر رہے ہیں کہ انہیں اس وقت ہر اقبال کی مرآت کا وقت ہر مرآت پر ۱۲ باقی ہے۔ یہ امر ثابت کر رہی ہے کہ ہم، اہل براعظم کا قیام کر رہے ہیں جو مہمور ہیں، اہل براعظم سے اہل براعظم رہے ہیں۔" [گفتار اقبال، صفحہ ۵۴]
۶۵. تعیل کے لیے دیکھیے، "مکتبہ" ڈاکٹر یحیٰٰں "شمولہ" مطبوعہ انیس، صفحات ۲۱۸-۲۱۹
۶۶. دیکھیے، "پاکستان آخری وقت" سید رفیع حسن، صفحات ۱۵۷-۱۵۸
۶۷. گفتار اقبال، صفحہ ۵۹
۶۸. دیکھیے، اقبال کا سیاسی کارنامہ، فرائض زمانہ - اردو لٹریچر
۶۹. "مکتبہ" - ۱۵ نومبر ۱۹۲۷ء، "انسان کا سیاسی کارنامہ" - ۱۵ نومبر ۱۹۲۷ء
۷۰. "مکتبہ" (مکتبہ) - ۱۵ نومبر ۱۹۲۷ء، "انسان کا سیاسی کارنامہ" - ۱۵ نومبر ۱۹۲۷ء
۷۱. "مکتبہ" (مکتبہ) - ۱۵ نومبر ۱۹۲۷ء، "انسان کا سیاسی کارنامہ" - ۱۵ نومبر ۱۹۲۷ء
۷۲. "مکتبہ" (مکتبہ) - ۱۵ نومبر ۱۹۲۷ء، "انسان کا سیاسی کارنامہ" - ۱۵ نومبر ۱۹۲۷ء
۷۳. "مکتبہ" (مکتبہ) - ۱۵ نومبر ۱۹۲۷ء، "انسان کا سیاسی کارنامہ" - ۱۵ نومبر ۱۹۲۷ء
۷۴. "مکتبہ" (مکتبہ) - ۱۵ نومبر ۱۹۲۷ء، "انسان کا سیاسی کارنامہ" - ۱۵ نومبر ۱۹۲۷ء
۷۵. "مکتبہ" (مکتبہ) - ۱۵ نومبر ۱۹۲۷ء، "انسان کا سیاسی کارنامہ" - ۱۵ نومبر ۱۹۲۷ء
۷۶. "مکتبہ" (مکتبہ) - ۱۵ نومبر ۱۹۲۷ء، "انسان کا سیاسی کارنامہ" - ۱۵ نومبر ۱۹۲۷ء
۷۷. "مکتبہ" (مکتبہ) - ۱۵ نومبر ۱۹۲۷ء، "انسان کا سیاسی کارنامہ" - ۱۵ نومبر ۱۹۲۷ء
۷۸. "مکتبہ" (مکتبہ) - ۱۵ نومبر ۱۹۲۷ء، "انسان کا سیاسی کارنامہ" - ۱۵ نومبر ۱۹۲۷ء
۷۹. "مکتبہ" (مکتبہ) - ۱۵ نومبر ۱۹۲۷ء، "انسان کا سیاسی کارنامہ" - ۱۵ نومبر ۱۹۲۷ء
۸۰. "مکتبہ" (مکتبہ) - ۱۵ نومبر ۱۹۲۷ء، "انسان کا سیاسی کارنامہ" - ۱۵ نومبر ۱۹۲۷ء
۸۱. "مکتبہ" (مکتبہ) - ۱۵ نومبر ۱۹۲۷ء، "انسان کا سیاسی کارنامہ" - ۱۵ نومبر ۱۹۲۷ء
۸۲. "مکتبہ" (مکتبہ) - ۱۵ نومبر ۱۹۲۷ء، "انسان کا سیاسی کارنامہ" - ۱۵ نومبر ۱۹۲۷ء
۸۳. "مکتبہ" (مکتبہ) - ۱۵ نومبر ۱۹۲۷ء، "انسان کا سیاسی کارنامہ" - ۱۵ نومبر ۱۹۲۷ء
۸۴. "مکتبہ" (مکتبہ) - ۱۵ نومبر ۱۹۲۷ء، "انسان کا سیاسی کارنامہ" - ۱۵ نومبر ۱۹۲۷ء
۸۵. "مکتبہ" (مکتبہ) - ۱۵ نومبر ۱۹۲۷ء، "انسان کا سیاسی کارنامہ" - ۱۵ نومبر ۱۹۲۷ء
۸۶. "مکتبہ" (مکتبہ) - ۱۵ نومبر ۱۹۲۷ء، "انسان کا سیاسی کارنامہ" - ۱۵ نومبر ۱۹۲۷ء
۸۷. "مکتبہ" (مکتبہ) - ۱۵ نومبر ۱۹۲۷ء، "انسان کا سیاسی کارنامہ" - ۱۵ نومبر ۱۹۲۷ء
۸۸. "مکتبہ" (مکتبہ) - ۱۵ نومبر ۱۹۲۷ء، "انسان کا سیاسی کارنامہ" - ۱۵ نومبر ۱۹۲۷ء
۸۹. "مکتبہ" (مکتبہ) - ۱۵ نومبر ۱۹۲۷ء، "انسان کا سیاسی کارنامہ" - ۱۵ نومبر ۱۹۲۷ء
۹۰. "مکتبہ" (مکتبہ) - ۱۵ نومبر ۱۹۲۷ء، "انسان کا سیاسی کارنامہ" - ۱۵ نومبر ۱۹۲۷ء
۹۱. "مکتبہ" (مکتبہ) - ۱۵ نومبر ۱۹۲۷ء، "انسان کا سیاسی کارنامہ" - ۱۵ نومبر ۱۹۲۷ء
۹۲. "مکتبہ" (مکتبہ) - ۱۵ نومبر ۱۹۲۷ء، "انسان کا سیاسی کارنامہ" - ۱۵ نومبر ۱۹۲۷ء

انتال ہر مہر و شمشیر کا لہرا مائند ترے دلوں میں ایک اہم نام ملید میرا حکم کا ہے۔ اس تو اہل عرب و یہ انتال،
 کر اسٹال نا شعلت مراد اپنے دلوں کی کسی ہیں یکن یہ آہ۔ ایک موضوع ہے (اس کا بائوہ چوتھے اس میں آرا ہے) عرچہ ہاں ہی
 جس انتالی کر ریر مٹہ ما ہے ۱۔ انکا نوبت رادہ مر تہو ہی چرے کے او خود سیا ہی ہی ہے۔ ملید میرا حکم کہتے ہیں :
 "انتال کے ہاں مغربی تہریب کے متعلق زیادہ تر منافقانہ سمیر ہی ملتی ہے اور نہ محالہ اس کی رت و پتہ
 اس قدر رچی ہوئی ہے کہ اہی اکثر مغرب میں حاویہ جا خود کل پر ہے۔ عرب رسیو کر دیتا ہے۔ مغربی طور پر
 افریقا ہے کہ انتال کو مغربی تہریب میں قوی کا کوئی پہلو نظر نہیں آتا۔ اس کے بعد اور باہر مغربی شاد دکھائی
 دیتا ہے گویا یہ تمام کارنامہ انہیں کی تعالیٰ ہے۔ جس نظیں تو مالو ہی معصوں کی ہیں۔ اہی مغرب میں ہی ہے
 حکم و مرمتاں، نصرت اور ذوق و شوق کے اشتہار کہتے کہتے یو لہی آہ اور عرب مغرب کو رسیو کر دیتے ہیں۔
 ۱۰۰۰ اچھے اشتہار کہتے کہتے ایک شہر میں لڑنے کے متعلق وہ درے راری کا اظہار کر دیتے ہیں اور بڑے مالے
 صاحب ذوق ان کو دھکا لگاتا ہے کہ مرچ کر۔ سے شہر سہی ملک یہاں ان کا دسرہ ڈاکا مانا تو اچھا
 ابیا سلم ہوتا ہے کہ معاصر روس کا اس کو بیٹے و لہر اٹھا رہے تھے کہیں میں یک یک ایک مردہ مالو کی ان
 ہی میری ہوئی۔ اسے آئی ... امریکی ناروا کہ فیم ہو گیا اور ماتی ماں بیہ ہے۔ انٹرہ لوں کے لے امریکی کا
 راج ۱۲۰۰ کا ایک متعہ پار یہ میں جائے گا۔ اس راسے میں اس شہر ۱۰ سے ہوا، اٹھائے گا ۹، عباس ۱۰
 سال کے سر ماہیا اس و در آمری مغرب کو دے مالے کل شہر کو۔ قہ کر دیں گے لیکن عاۃ مرچ ہے، پارے
 انتال کو کل قدر بے زار رہتا ہے کہ وہ ہی مغرب میں ہی اس کے دسرے ہاں نہیں آ سکتا ۲۔

اس امتیاز کے قاص خاص شاع حسب ذیل ہیں :

(۱) انتال کو مغربی تہریب کے بعد اور باہر سادہی۔ ارد دکھائی دیتا ہے۔

(۲) انتال کے عرب صاحب اشتہار صاحب ذوق کو دھکا لگا ہے اور اس وجہ سے ہاں ہی میں میری ہوئی مراد مالو کی ماش
 کی طرح دکھائی دیتے ہیں۔

(۳) امریکی راج کے لگنے کے بعد اسے اشتہار جہاں ہر جائیں گے۔

(۴) انتال نہ مرچ سے اتنا سزاوار ہے کہ وہ آمری مغرب میں ہی اس کے دسرے ہاں نہیں آ سکتا۔

ملید میرا حکم کی یہ رائے کہ انتال کو مغربی تہریب کے بعد اور باہر سادہی شاد دکھائی دیتا ہے اور اس میں ہی
 کا کوئی پہلو نظر نہیں آتا اور تہریب عرب کی محالہ انتال کی رت و پتہ میں لڑی ہوئی ہے۔ انٹرہ دست ہرقی کر نلیفہ و سونہ

افرنک کا ہر قرعہ ہے فردوس کی مانند^۳

پس ہوا جا تے۔

وہ جاماں دوق نہیں اقبال کے مغرب مخالف اشعار ہرگز نہ لکھا ہے اور ایسے اشعار انہیں مصداقانی میں سرودہ بالا میں
کی تیرن پرچی و شون کی طرح دکھائی دیتے ہیں اس لیے مرگ کے سوا کوئی اور ہیں جو کہتے ڈاکٹر ملیح کی آڈیٹ کی حق کے مات
شورش کشمیری نے اس میں ہی "آمال حرام" کہا۔ شورش کہتے ہیں کہ "سلسلہ صاحب ڈولیرہ مغزی کا شکار تھے اور ان کا سر پہی۔ اس کی زمرہ ال
ہے اقبال کی بصیرت پر مرگی دانشوروں کی چاہ ڈھائے غرض اقبال کی بیانی تعلقات کو تسلیم نہیں کیا۔ دھاندلہ مشرق کی طاقتوں
سے (مردم) ایک معاملہ مغرب کی طاقتوں میں مغرب سے ہونے سے لے کر ڈاکٹر ملیح ذاتی ذوقی رجحانات کے تحت اسالی پر سرمتزل
منفیہ مکرے تو شورش کا غیر حفا تنقیر کا حرف نہ بنتے۔

خلیفہ سرائیکم کی یہ رائے جہاں کہ ہے کہ امریکی روح کی منتہا بارید میں ماس کے لئے ایسے اشعار سے کوئی مدد سے دکھائے گا اور
وہ سکار ہر ماٹیں گے جس شاعر کا نفا کر دے ماس کی پیش گوئی ڈاکٹر خلیفہ کے کی ہے، وہ حسب ذیل ہے:

من کی دنیا میں نہ پایا میں نے امریکی لالچ

س کی دبا میں نہ دیکھے میں نے رہا دوسرے

اس دواؤں شرک بے تبری کر کے ڈاکٹر ملیح دواؤں غلبہ بانی کا شکار ہوئے ہیں۔ شمر میں امریکی، شیخ اور سر ہیں، تعلقات

ہیں، جس طرح حسب ذیل شعر میں "سکندر" اور "پٹنیز" تلخیصات ہیں،

اسکندر و پٹنیز کے لغتوں سے جہاں میں

سوار ہوئی حضرت انساں کی تباہ پاک!

اگر سکندر اور پٹنیز کے الفاظ کا اردو میں تو مرگی "لالچ" و "مغور تبلیغ" کے لادیک ہو سکتے ہیں۔ یہی طرح ہے۔ دن معروں

کی مسرت کا اصرار تلخیصات پر ہے ماس کی سرور سار رومی کی دیج رہا ہے داری!

ع دل بیزار تاروقی، دل بیزار ترقی

ع حوا پر دیں سیاست سے قورہ باقی ہے پٹنیز

ع غلی میں ذوق کے غریب بلیم چرا کر

ع یہ دھو اپنے براہیم کی تلاش میں ہے ۳

ابوالب (اسم) کو رنگ دینے کے لیے بہت پریشان تھا۔ اس کی ماموی ہر می سورہ "الغلب" مکی دور میں لڑی ہوئی تھ

وہ زمرہ تھا۔ حلیہ میں اپنے لوگوں کی شکست سے انکار غلبہ ہوا کہ اس نے آٹھ دلوں میں موت ہو کر ۳۳ حصوں کی حالت ال کے کم و بیش

جود ہرگز برس کی لیکن اس پر فرعون کا غلبہ نصرد چودہ سوز حوروں سے بڑھا بار ۱ ہے اور انعامت بڑھا ماسا ہے غلبہ۔ اس سر

مقابلے میں (اسم) کے غلبہ، سر کی استغاری سرخ میاں اور مرقی تہریم کی تار کاریاں حویلوں پر مبطا ہیں اور "مکر اقبال" کی

تو اس اثنا (۱۹۵۷ء) کے سو بیس برس بعد ہی غنہ باریہ نامہ نہیں آتا۔ اس اعتبار سے اسے نئے گڑے کیے ہیں جی جی کال اسی
 بڑی طرح آشکار ہیں جو ہیں۔ اسرائیل کی طرف اشارہ کرتے ہوئے انال نے کہا ہے۔

مشہور کہ دو صد غنہ دور آغوشش بود

دخترے چست کہ در جہر غنہ است چنوز لکا

نام، فرنگی راج ملو باریہ تاریخ کا غنہ باریہ میں بائے گائیک مہیوں پر محیط ایک تہذیب تاریخ اسالی میں مارکی ماٹھی۔
 مصر بوسنی کے زمانے کا مصر میں معدوم ہے تو امریکی راج کا دگر غنہ کیسے جو بائے گا۔ اس اور کے جس سفر بڑے بڑے ملک
 درائے کہ انال کے مصر۔ صاحب اشعارے کار ہر ماٹھی حر یاں سے کوئی الف نہیں اشعار کے گا، کوئی عرب نہیں رکھی۔ رشید احمد
 خاں اعلیٰ سے غنہ دور درجہاں رکھتے ہیں انال، اس اشاری در دست نہیں کی ہے ۱۵

۵

علیہ صراکیم سفر ہی کہ، ملے مرگ سے بیڑی کے است، انال و در آفرین عربوں میں جی، ملے مرگ کے دلاوت، سرور آفرین
 اشعار شامل کر دیتے ہیں۔ یہ اشعار غنہ و غنہ۔ اور ڈاکٹر علیہ کی "تولیدہ مصری" کا منظر ہے۔ کیا کلام انال کا مصر و عراق
 ہے؟ اور کیا جس اعتبار سے ملت بیجا کو جہیں سے حکم اور اسی شکار ماہ دیا ہوا تھا اس کی سفر ریموں کے غلامانہ انال آفرین
 اٹھاتے؟ اور ملت کو بیزار کرتے؟ انال کی شاعری کا مقصد یہ ہے کہ وہ حکمت مرگ کے اسیر غلامانہ دور کے لے و در آفرین
 کا سامان نے انال کی شاعری کا مقصد یہ ہے کہ ملت بیزار ہو، حکمت سے غائب ماحول کرے، دنیا میں مرگ کے مقام ہر ماٹھی اور
 اور اسی تہذیب کے بیرونی دنیا کی تہذیب کو کرے۔ دور دور سے مل اور ملو۔ در دست مل انال کے صرف ایک شعر سے واضح ہے

عالم ہم ویران ز چنگیزی افترنگ معارف مرا باز بہ تعمیر چاہا خیز ۱۶

لیکن اس کی کر ڈاکٹر علیہ نے وہی کچھ کہا جس کے دور۔ انال سزا کا احتجاج ہیں:

آشنائے من زمن بے ماند رخت از خست نام تہی پیمانہ رخت

من شکوہ مصری اور را دہم تمت کسریاں ریر پائے اور نیم

اور دریشہ دہری خواہم زمن رنگ و آب شاعری خواہم زمن

کم شکر بے آبی جان غریب

اشعار دیرو پنہام غریب ۱۷

حوالے اور حواشی

۱. آس شریعت مود حسب ذیل شعر ہے:
- من کی دنیا میں نہ پایا میں نے انجمنی کا راج
- من کی دنیا میں نہ دیکھے میں نے بُرے سر میں (کلیات اقبال اردو، جز ۳، ص ۳۲۳)
۲. دیکھیے، نثر اقبال، صفحات ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۵۔
۳. کلیات اقبال اردو، جز ۳، ص ۳۳
- ۴۔ ۵. صفحات ۲۰۲، ۲۱۹، ۲۱۵
۶. *The Reconstruction of Religious Thought in Islam* —
۷. اقبال اور ایم، صفحات ۵۰، ۵۱
۸. نثر اقبال، جز ۳، ص ۲۲
۹. اقبال اور ایم، صفحات ۵۴، ۵۵
۱۰. اقبال مجرا، صفحات ۶۰-۵۲
۱۱. ۱۲. دیکھیے، کلیات اقبال اردو، ص ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵
۱۳. تفہیم القرآن، ملاحظہ، جز ۵، ص ۵۲۵
۱۴. کلیات اقبال نثری، جز ۲، ص ۶۲
۱۵. اقبال، شخصیت اور شاعری، جز ۱، ص ۱۲
- ۱۶۔ ۱۷. کلیات اقبال نثری، صفحات [بالترتیب] ۴۵، ۱۸۷

۱۰ اتحاد ٹیکسٹائل

مولا قمر علی دہریہ ۱۹۲۷ء میں، وقتِ اقبال کے اوج میں، نئی دنیا میں مکہ شہرِ مدینہ میں شائع کیے گئے ان یاد رکھو۔ یہ
 صفحات میں نہ انگریز ادبی کے روبرو ہوں آجیا ہے۔ اپنے معنوں کا معنوں ہے "سزاوار اقبال"۔ یہ معنوں میں قمر علی تھے۔
 "انراں سے پہلے"۔ اوت کا قول کہ "منا تو اس صدمہ پر ہی چڑھ گیا کہ آج وہ مجلس خیراں ہے جو وہاں میں نہیں...
 ڈاکٹر اقبال صاحب کو میں "اقبال سرمد" کی رائے سے یہ دیکھا اور انہوں نے اس شخص کو اپنا ہتھیاروں کے سیکڑوں اقبال خیرے
 یاد گئے صدمہ کی سجاوڑ کے بل کا ہے میں رہاں پر ہی آجاتے تھے تو مجلسِ ہر ہی انراں ہوتا تو کی اسات ماسوں انہوں کے
 مجلسِ ہر ہوتا میں کی ایک پہنی لڑکی کی شرمناک میل کے اقبال کے اعلیٰ حضرت کل لڑی جو... کاش ہمارا محبوب و مشوق
 اقبال، ہم کو ان دہریہ دہریہ میں اقبال کی صراطِ مستقیم کا۔ والا اقبال، ہلاری ہی طرح کسی بل ٹلے میں جوتا... یہی امر
 ہر ہم بل ٹلے سے چھوٹے تو "اقبال سرمد" ڈاکٹر سر لکھ اقبال تھے۔۔۔ غزل انہی کے اس تو یہی کہا جاسکتا تھا کہ:

۱۱۔ مغالہ ہم جو خیال منصب پرست اعتبارِ قامتِ بیجا شکست

پیشکاران سر از پی نبر میرا رخ سوخته تان دارد میرا^۱

[illegible]

اسی طرح آل انیسویں آراءے شاعر پرے قواں امارے "سز" کے فقاہ ، سماج کو صل کی تسری اور سائنس کی پیش سے خدا کا
عجز کے صل میں لاپرواہی - وہ اپنے مشہور معصوم "افضل" کہتے ہیں "میں لکھتے ہیں"۔

”یہ لٹری دلچسپ ہے کہ اس سال کی ناموں میں تضاد ملتا ہے۔ یاہیب اور سرتھان کہاں تک اس کی شامری کی مصلحت سے نقل اہل اہل کرتا ہے۔ دوسرا اس کا بچہ ہے وہ راہنہ سر ۱۹۲۲ء سے ۱۹۳۲ء تک کے دور پر نظر رکھتے ہیں ۱۹۱۲ء میں اس سال کو ’سبز‘ کا خطاب ملا۔ ایک صاحب نے ایک علم دینی ’س‘ کا ماحول تھا

پھر وہ کتاب گزلیں کے ممبر منتخب ہوئے۔ ۱۹۲۸ء میں انہوں نے سر فخر نسیم کے ساتھ مل کر لائسنس
ماہوں کیا اور ۱۹۳۲ء میں راولپنڈی ٹیل کامنٹی میں شریک کے لیے سرکاری ٹرانسفر کی جیت۔ انٹل
کے لئے۔ انڈیا کی ۱۱ سالہ عمر میں مرزا آغا اہل ایہ کہتے ہیں جس کے تعلق کیا جا سکتا ہے۔ وہ ان کی شادی
کے سال راجن سے ہم آہنگ نہیں ہیں۔ اسی سبب یہ کہا جاتا ہے کہ "ماں" اور "پاپا" ان کی شادی میں سرسٹیم
نیا ملت پائی جاتی ہے۔ اور قورے سے مرے کو بھول کر حساب کے نام اور شریک ہو گئے۔ یہ، ساری عمر وہی
راہ سے ہر کامزن وجہ جن کی شادی کا تھا۔

ہوئی قوم بہت مسلمانوں سے، انکار کی ہرگز نہیں، اس طرح اس اثر کی اشاعت کیا، اس کے دو حصے یہاں دیے گئے ہیں۔
 میرا ایک "رویہ" اہل اور سیاست "نصاب کنٹرول" کے رہبروں تک پہنچا کر، میری یہ درخواست حکم رسانی کے الفاظ میں دہرائی
 (اعزاز) و بھٹی غفرلہ بظاہر، کو قیامت سے تعبیر کرے، دلی ناپس کی قدرتیں آسمان اور مائتہ - کرسٹین جائے کو ایک دھن دال
 میں قیصری شہر، اہل کے اک نصاب کنٹرول پر مایہ آری نے خوب حسہ پستیاں اڑائی ہیں "یہ سبق مہدی، تم مری رہی کہ، مال
 سے ہی رونگی کے دو حصے بنارکے گئے۔ ایک کامنٹس ٹکرت، ما اور دوسرے کا عمل سے - ٹکرت دینا جس وہ مس دردم، خود ہل کی
 دینا جس کے سے شہر ترسش ہی اہل ہے اپنے اوپر، سرکاری مٹی، اور کوئی "ابا اتمام کرنے پر وہ خود تادم ہیں کر کے
 مس سے حکومت کی؟ نیم اسرو بریکس بڑے ٹامی، اہل ہر سکا جو" - ایک نا نادر "ماسراہ" اور "مسلم مہدی کی مس میں
 اہل کا ایک شہر" مل کر کے لکھا ہے کہ "یہ شہر خود بجا ٹامی اہل درت ہے مجرہ قہ کی مردگی اور ملی مہدی اس کے اہل سزاس
 ہے۔ اس کا بڑا مگر بڑا معاشرہ جل ڈھال طرح مال، بود باش باوری مارم رنگیت ... سے فائبر نظام ہے۔"

2

(۱) عوام غلطی کے نزدیک آن دوہرا تعداد میں ہیں انہی نے صراطِ حق کو بایا نہیں وہ جہل ، مغلے ، گویا انہی کی اعتبار
- محکم اور ملی اعتبار سے غلط تھے ۔ جہل ، مغلے ، گویا انہی کی اعتبار سے غلط تھے ۔ جہل ، مغلے ، گویا انہی کی اعتبار سے غلط تھے ۔

(۲) ۱۔ فصل کھانا ، بھانپ کران کی مہربانی ، سامان کیس سے تماموں اور کھانا مہربانیوں میں شریک ۔ انہی کے ساتھ انہی
تھے ۔ آئندہ سالہ روٹی میں آٹا دس تری کا مہربانی تھا کہ انہی کے قدم سر لہری ہو رہے تھے ۔ فصل آٹا ، انہی کے مہربانی
انہی انہی کی تھاری کے نام ، انہی سے ہم آہنگ نہیں ہیں ۔ فصل آٹا ، انہی کے مہربانی کی تھاری رہی ۔

(۳) متین صوفی کے نزدیک انہی کے نکھر دال میں انہی تھا ۔ ان کی روٹی میں نکھر دال کے مہربانی ہی آٹا ، انہی کے مہربانی
کے مہربانی میں انہی کے مہربانی تھا ۔

(۴) انہی کی روٹی ان کی تھاری کے سرکس غی ان کا مہربانی انہی کے مہربانی تھا اور جال انہی کے مہربانی انہی کے مہربانی

[illegible]

چونے امر مرثی

۱. مضامین قرطبی، مقدمہ، صفحات ۲۶۱ تا ۲۸۵
۲. تفصیل کے لئے دیکھئے، حیاتِ اقبال کے چتر فنی گوشت، قرطوبہ ماروقی، ۱۳۴ - ۱۳۵ - ۱۳۶ م ۲۰۱۲
۳. اقبال ماحرین کی نظر میں، مرتبہ ذرہ دم، صفحہ ۱۲ - غیر دیکھیے، متاخرہ شمار، مرتبہ علی الحق حق، ۱۳۵ - ۱۳۶ - ۱۳۷
۴. عزت اقبال، صفحات ۷۲ - ۷۳
۵. آل انصرونر نمایاں خیال درست نہیں کہ اقبال کو "سر" کہا جاتا ہے۔ ۱۹۲۱ میں ملا۔ یہ دعابہ انہیں کم ضروری ۱۹۲۳ء کو دیا گیا۔ اس طرح درجہ سرور کے سرکوب اقبال کی۔ علی کے نام، جس سے ہم، چاہتے ہیں، وہ آئے کے، غائے دس میں ہے۔
۶. اقبال کی شاعری، صفحہ ۳۳
۷. اقبال یادگار سہری شاعر، صفحہ ۱۰۳
۸. اقبال کا شعر: "خبرہ نامہ کتابی جلاؤ دانش فریب" سر پہ سبھی آنکھ کا ناکہ مدینہ دلف
۹. (کلیاتِ اقبال اردو، صفحہ ۱۰)
۱۰. "تفصیلاتِ انتشار بر نظراتِ اقبال"، صفحہ ۱۸
۱۱. حاضر اور انتشار بار بار عام سیرتِ امر میں نہیں ملے گئے۔ اس کا اصل ترجمہ کتب شکل میں ہوں ہے۔ اس کا پورا پورا
۱۲. "ماشرہ بال احوال طرہ اس تردد دانش پوری طرح مرگت۔ اور، ایک انگریزیت سے متاثر مطر آتا ہے۔" "ارزادہ" یا "ماشرہ" سر
۱۳. "پوری طرح مرگت اور، اسی انگریزیت" "نالی طور احوال" ہیں۔ "موصوف" کے اقبال کی ساری، "لا طاقی شاعری" کی، "موصوف" اور "ماشرہ"
۱۴. "وہ" "مصنف و مرتب" "وہ" "دیکھیے سرورق" "وہ" "موصوف" کی شکل میں ہے
۱۵. دیکھیے، *The Sword and Sceptre* مرتبہ رستم حسن، صفحہ ۲۸۹ - ۲۹۰
۱۶. اقبال ماحرین کی نظر میں، صفحہ ۲۳۳
۱۷. اس میں میں تفصیلی معلومات کے لئے دیکھیے (۱) اقبال نامہ مرتبہ ہرمان مس حسرت (۲) "اقبال ایک باب کی جلیق" سے مشمولہ
۱۸. "نئے نام" "مرتبہ" "ادب اقبال" (۱) اقبال درونِ خانہ مرتبہ عالمگیر مولیٰ، صفحات ۵۰۱ - ۵۰۲ (۲) "The Sword and Sceptre" ڈوگر
۱۹. "نئے نام" "مرتبہ" "ادب اقبال" (۱) اقبال درونِ خانہ مرتبہ عالمگیر مولیٰ، صفحات ۵۰۱ - ۵۰۲ (۲) "The Sword and Sceptre" ڈوگر
۲۰. دیکھیے (۱) ایضاً، صفحہ ۲۳۶ (۲) روایاتِ اقبال صفحات ۷۷ - ۷۸ (۳) "The Sword and Sceptre" ڈوگر
۲۱. "نئے نام" "مرتبہ" "ادب اقبال" (۱) اقبال درونِ خانہ مرتبہ عالمگیر مولیٰ، صفحات ۵۰۱ - ۵۰۲ (۲) "The Sword and Sceptre" ڈوگر
۲۲. "نئے نام" "مرتبہ" "ادب اقبال" (۱) اقبال درونِ خانہ مرتبہ عالمگیر مولیٰ، صفحات ۵۰۱ - ۵۰۲ (۲) "The Sword and Sceptre" ڈوگر
۲۳. "نئے نام" "مرتبہ" "ادب اقبال" (۱) اقبال درونِ خانہ مرتبہ عالمگیر مولیٰ، صفحات ۵۰۱ - ۵۰۲ (۲) "The Sword and Sceptre" ڈوگر
۲۴. "نئے نام" "مرتبہ" "ادب اقبال" (۱) اقبال درونِ خانہ مرتبہ عالمگیر مولیٰ، صفحات ۵۰۱ - ۵۰۲ (۲) "The Sword and Sceptre" ڈوگر
۲۵. "نئے نام" "مرتبہ" "ادب اقبال" (۱) اقبال درونِ خانہ مرتبہ عالمگیر مولیٰ، صفحات ۵۰۱ - ۵۰۲ (۲) "The Sword and Sceptre" ڈوگر
۲۶. "نئے نام" "مرتبہ" "ادب اقبال" (۱) اقبال درونِ خانہ مرتبہ عالمگیر مولیٰ، صفحات ۵۰۱ - ۵۰۲ (۲) "The Sword and Sceptre" ڈوگر

۱۷. انبال بادام سرخ شتران، صفحات ۹-۱۰
۱۸. The Ardent Pigeon، دوسرا اجڑی، ص ۱۴۹
۱۹. انبال از مطیع بیگم — مترجم مینا الدین احمد برقی، ص ۴۰
۲۰. انبال میرا درین، ص ۳۳۷
۲۱. کتابت، انبال اردو، ص ۳۹۲
۲۲. انبال از مطیع بیگم — مترجم مینا الدین احمد برقی، ص ۴۵
۲۳. "انبا لیاات-۲" — انبال انشی چوٹ، سرک نگر، ص ۷۶
۲۴. دیکھی، انبال از مطیع بیگم، صفحات ۵۲، ۵۷

۱۱۔ بے علی

میں جانا تو درکنار مقامِ اقبال کے ترکیبِ مولانا کی ترکیب سے تعاون تک نہ کیا۔ جو ناظر علی کہتے ہیں، کہ کلاسیکی ترکیب مولانا کے سلسلے میں ہم دیکھ رہے ہیں۔ اسلامیہ کالم کو علی گڑھ سے ہی زیادہ ترکیبِ مولانا کے لیے معتبر پایا جائے گا۔ مولانا کی ترکیبِ اقبال کا سیکرٹری تھے۔ آپ نے جن سے ہم ۱۹۱۵ء تک کا قصہ سنا، ہماری دعوت کو ال دیا۔ چنانچہ پہلی قوم پرست دہلی میں رہا۔ اعتبار سے، جو مقامِ ترکیبِ مولانا کے مابین اور جیل جانے والے سیاسی راہنماؤں کو دیتے ہیں، اقبال کو ان کا مستحق نہیں سمجھتے۔ میرا لاکھ آوری ہے "مولانا کا مقام اقبال" کے زیرِ غور یہ رائے ظاہر کی ہے کہ سنی گورنر کے لحاظ سے اقبال کو صلاح سے کوئی قسمت نہیں۔ یہاں تک کہ دارمیں نوٹری چیتھے، اقبال سیاسی دنیا میں جوہر، ملک، اجل اور ہر وہی میں سے ایک، اقبال کو ملی انہیں نہیں مانتے۔ ایک اور مقام ہر کہتے ہیں، اقبال نے "شاعر" کی سطح سے تجاوز نہیں کیا اور انہوں نے اس سے زیادہ نوفات اقبال سے قائم ہیں وہ مالی ہر تھے۔ ۲۔ معائنہ اقبال میں سے معتد اہل قلم نے، اس کو گورنر کا عارضی مانا ہے، لیکن گورنر کا فاضل نہیں کیا اور ثبوت میں اقبال کا یہ شعر: "نہ کہتا ہے؛

اقبال بڑا اہریشک ہے من باتوں میں وہ لیتا ہے

گفتار کا یہ فاضل تو بنا، گورنر کا فاضل بن نہ سکا

شرقِ ہندوستان میں، اقبال کی ہم کے دوران اقبال کی شاعری کو خالی تصور رہا اور نہ اسے شاعر کی اودے ملی کی طرف مہمینی ہے۔ جب غیر اشترکی دہلی اور اقبال کو اپنے وقت میں، جس گورنر نے، اس دوران علی عباس دہلی میں اقبال کو دہلی گورنر کے کر علی جوہر سے لائق بنایا۔ ڈاکٹر پرواسر سنگھ کے حوالہ دوسری کے دالے سے لکھا ہے کہ اقبال ایک بے لک آدمی کی حیثیت سے لایا ہے۔ تھے اس لیے کہ وہ دہلی میں زیادہ تھے اور علی سیاست دال کم، اس وقت اقبال کے "عال" پر پورا باب (A Chapter of Deeds) نمبر کیا ہے۔ اس کا ماحول یہ ہے کہ اقبال ایک علی اور سیاسی ان کی حیثیت سے کام رہے۔ ان کے علی گڑھ کا جیل ہے کہ اقبال کی رہی میں کوئی ام روشا۔ ہیں ہیں، انہوں نے ۶۵ برس تک ایک حاضر اور پادشہوں اور سرکاری۔ انہوں نے ایسے وقت میں رہے، ہم نے لیا جو اس وقت کے "نیل کو متروک کرتے یا ان کے حرم کو بھارت میں ہیں۔ اقبال ایک بہترین شاعر ہونے، گورنر میں کوہ اور پورے ہر طرح کے ماحول کا جوہر ہونا، سلیم احمد نے "اقبال" ایک "شاعر" میں اقبال کو نہ صرف بار بار لکھا ہے بلکہ "مال" میں لکھا دیا ہے۔ سلیم احمد کے دونوں کی تریہ کی گئی اس کا جواب علی انہوں نے لکھا کہ اقبال ایک ہے۔ شرفیاء کی صورت ہے۔ علی کا اسرا، اقبال کے خود، ہم طور پر ہر ماحول کا ماحول ہے۔ اس میں رہی ہے کہ اقبال یا علی اور علی نگر کے سرداروں نے تھے۔ "نیل" میں ایک دھات "نیل" میں ایک کا "نیل" لیا گیا ہے۔ اس سے دیکھ لیا جاتا ہے

[illegible][illegible]

”وہ (انٹل) ٹرے ہی مصروف۔ آدمی تھے۔ ان کا جواد بھی ٹکری دار ہی نہ تھا، وہ ملا بھی شامل جاد تھے۔ دم کے اکثر و بیشتر معاملات میں رپا پی لیتے تھے اور رہی کافی ادا کرتے تھے۔ تفرغی تفرغی تھی۔ اس کے متواتر اور ۱۱۰ سال، فراموش دور کے معاملات میں شائع ہوتے رہے، ان سب میں وہ سیاسی و دینی مجلسوں، کانفرنسوں اور مذاکرے و محاذوں میں ہمت و ہمت کے۔ اللہ حصہ لیتے رہے۔ بہاروں و فراق لکھے فرنگوں اور علمی اور ٹکری دار کا سر یہی۔ پھر انہوں نے دوری کر کے ہی ایک وقت تک اچھے ہی ماضی پر غور کیا، وہ۔ تک۔ اس۔ پھر دئے“ ۲۳

ڈاکٹر ابراہیم کہتے ہیں کہ "حضرت باقرؑ ہمیں وہ سکر دے گئے جو ان دور کے لاعلم ہیں، سکر ازل قوت بھی نہیں رہتا ہے۔"

2

انت کا ہے کہ افضل شہادت میرزا (اسم) کا شمار ہوتا ہے ۴۸ اعلیٰ درجہ کی شاہی میں کس ہیں۔ اختتام میں کہتے ہیں کہ

انہاں تاراجے کا ٹھکانہ رکھوں کو گھر سے اور بہت مقام سے جھگڑنے پر کہتے تھے اور اس میں خوش حال پہلا گھر تھے ۵۹ ایک اور گھر بھی

”ہیں تعزات پر انہاں سے ریاست کے علیحدہ کیا جا رہی ہے۔ اس میں بڑی مصلحتیں ہیں۔ آئینی ہے، اسلامی مگر

کہ اشارے ہیں۔ لاکھوں اہلکار اور لاکھوں کے ہمارے ہیں تاکہ شے جو بڑا کامیاب ہے۔ اپنے پیروں پر کھڑے کی قوت

پہاڑوں میں اس میں علم اور اس کے معانی میں، مثال کے طور پر، سڑکیں اور اسی طرح کے قوتوں

اور اسی ہے کہ ہر شے اسے دھرتی اور اپنے اور قوت کے ساتھ ہے ۵۰

میں کو کھڑی رکھتے ہیں کہ ”انہاں سے اس طرح ہمارے ہوئے ہیں۔“ ”مور کو گھایا ہے اور کھڑی دوسرا شاعر ہیں۔“ ”۱۰۰ سال“

شاعری سے ہمارے اور ذوق سے ملی ہوئی اور ہمارے، ۵۱۔ کو رکھنے کی سنتوں میں شاید ۵۲۔ ”ایک انہاں کے دور میں ہمارے

”انہاں شاعری کے ہمارے میں ایک ”انہاں“ ”انہاں“ ”انہاں“ کی ہے۔ اس کا پہلا شعر ہے۔

تو انہوں کو ملک کی قوت پر سب سے

تو نے اپنے ملک کے ہر کو بال جی رہی

اور ”ہمارے“ کی اختراع طرح کرتے ہیں کہ ”انہاں“ ”انہاں“ ”انہاں“ ”انہاں“ ”انہاں“ ”انہاں“ ”انہاں“ ”انہاں“ ”انہاں“ ”انہاں“

تو اس میں بڑی بڑی آواز کی مثال ہے اور ”انہاں“ ”انہاں“ ”انہاں“ ”انہاں“ ”انہاں“ ”انہاں“ ”انہاں“ ”انہاں“ ”انہاں“ ”انہاں“

پہلے ”انہاں“ میں لکھتے ہیں کہ ”انہاں“ ”انہاں“ ”انہاں“ ”انہاں“ ”انہاں“ ”انہاں“ ”انہاں“ ”انہاں“ ”انہاں“ ”انہاں“

آل احمد سرور ہے۔ ”انہاں“ ”انہاں“ ”انہاں“ ”انہاں“ ”انہاں“ ”انہاں“ ”انہاں“ ”انہاں“ ”انہاں“ ”انہاں“

انہاں کے ”انہاں“ ”انہاں“ ”انہاں“ ”انہاں“ ”انہاں“ ”انہاں“ ”انہاں“ ”انہاں“ ”انہاں“ ”انہاں“

اور ”انہاں“ ”انہاں“ ”انہاں“ ”انہاں“ ”انہاں“ ”انہاں“ ”انہاں“ ”انہاں“ ”انہاں“ ”انہاں“

۵

عالمیں انہاں میں سے اکثر ”انہاں“ ”انہاں“ ”انہاں“ ”انہاں“ ”انہاں“ ”انہاں“ ”انہاں“ ”انہاں“ ”انہاں“ ”انہاں“

ذہنی مالوری کی پہاڑ اور ”انہاں“ ”انہاں“ ”انہاں“ ”انہاں“ ”انہاں“ ”انہاں“ ”انہاں“ ”انہاں“ ”انہاں“ ”انہاں“

حیات و معاشرت سے قطع نظر ”انہاں“ ”انہاں“ ”انہاں“ ”انہاں“ ”انہاں“ ”انہاں“ ”انہاں“ ”انہاں“ ”انہاں“ ”انہاں“

۵۱۔ ”انہاں“ ”انہاں“ ”انہاں“ ”انہاں“ ”انہاں“ ”انہاں“ ”انہاں“ ”انہاں“ ”انہاں“ ”انہاں“

کافر، ”انہاں“ ”انہاں“ ”انہاں“ ”انہاں“ ”انہاں“ ”انہاں“ ”انہاں“ ”انہاں“ ”انہاں“ ”انہاں“

اس میں شک نہیں کہ سیاست میں ”انہاں“ ”انہاں“ ”انہاں“ ”انہاں“ ”انہاں“ ”انہاں“ ”انہاں“ ”انہاں“ ”انہاں“ ”انہاں“

”انہاں“ ”انہاں“ ”انہاں“ ”انہاں“ ”انہاں“ ”انہاں“ ”انہاں“ ”انہاں“ ”انہاں“ ”انہاں“

”انہاں“ ”انہاں“ ”انہاں“ ”انہاں“ ”انہاں“ ”انہاں“ ”انہاں“ ”انہاں“ ”انہاں“ ”انہاں“

”انہاں“ ”انہاں“ ”انہاں“ ”انہاں“ ”انہاں“ ”انہاں“ ”انہاں“ ”انہاں“ ”انہاں“ ”انہاں“

پیشے میں ناکامی احمقیت ہے۔ اقبالؒ کا دلائل میں اتنی حکمت ضروری کہ مناسب عمر میں سرکاری تنام آگئی، مطالبہ کئے، اور یہ لے لی اور شعری و تنکری میں ریاضی محراب امت اور اس سبب کے لئے قاضی ماسی طور پر انہیں حشر میں ہیں تھے تاہم عمر میں ملازم تھے، اس کے پاس ٹھاٹھی نہیں، ملازم ہی بن گیا تھا۔ ٹھیکری بات یہ ہے کہ وہ معاصرت و الحیران کی دولت سے ناواقف تھے۔ سلیم احمد کے کامیابی یا ناکامی کے متعلق میاں محمد طر اور دیگر

تہ ہر ایک بات کو کہیں میں اس کے اندر نصوت کے اندر نہ سمجھ گئے تھے۔ اقبال اپنے عیسائی ہاں کی ٹھکانوں میں
 اسی طرح سوچتے ہیں اور ہر ایک چیز سے نظر باندھتے ہیں خواہ اس کی دھندلہ دار ہے۔ شاعری، فلسفہ اور تصوف
 سے اس کی نظر کی جتنی سیاد ہو، ہے۔ اقبال کی طرح اقبال کی قوم میں اپنی بے علمی کی وجہ سے مایہ جڑی ہے
 اور بے علمی، اسباب وہی ہیں جس کو اقبال اپنے اندر اس کے سر پہنچے ہیں۔ بے علمی، مایہ، نصوت۔^{۸۵}

اسی اقبال کا نام اس میں۔ ماکانی کی وجہ اس کی بے علمی، بے علم کے طور پر نظر آتے تھے۔ بے علمی کی وجہ وہیں شاعری، فلسفہ
 اور نصوت لہروں کی نظر کی تھی، جیسے اور نصوت۔ کے خلاف تھی۔ (ان کی نظر کی وجہ اس کے اقبال کا نام تھا) یہ سب اہم اندر کا نصوت
 یہ مفروضہ کہ اقبال کا نام اس میں تھا۔ یہ اہل علم، تعلیمی، ادبی، علمی و تحقیقی، سیاسی اور مذکورہ حیثیت سے اپنے موضوعات
 کہتے ہیں۔ شاعری، فلسفہ اور نصوت ایک ہی نوعیت کے ہیں ہونے۔ اس سائنس کی بات کو تسلیم اندر ہر اندر کرتے ہیں۔ اقبال، شاعری،
 فلسفہ اور نصوت کی حیثیت کی، لیکن شاعری، فلسفہ اور نصوت کی حیثیت ہی کی۔ وہ عین اصل کی بات میں کے صاحب ہیں لیکن ہر کوئی
 شاعری اس کا سبب ہے۔ لادیں فلسفہ، شاعر کے حوالہ ہیں لیکن وہ کارگر مکرر اس کی اپنی ہے۔ چنانچہ اس کی تیسری سہ ہے^{۸۶}
 خودی، سکون اور راہ پیمانہ نصوت پر ضرب لایا تھا۔ تم ہیں لیکن ایک نصوت کے حامی ہیں جسے خود اقبال کی اہل کہتے ہیں اور حرا
 کے درد کا دریاں سیر کر رہی کا گہاں مایہ جاتے ہیں۔^{۸۷} سلیم اندر درد سکون نصوت کے حامی ہیں^{۸۸} اور اس کے خلاف اقبال کا نظریہ
 کی وجہ بے علمی میں تعلق کی ہے۔ چھپیں میں، ایک نصوت کے خلاف ہے اقبال بے علم حق تر تعلیمی بیروں میں اس سائنس سے نہ سکتے۔ دوسری
 مشنوں کی طرح اقبال کی یہ حیثیت ہی مایہ اور کامیابی کا مظہر ہے۔ خود سلیم اندر بے لکھا ہے کہ "فہم اندر حریف نام کے بیروں میں ہوتی ہیں
 میں کون سا جہان کا مخالف کر سکتا؟"^{۸۹} اس کے باوجود یہ ہے کہ اقبال کا نام تھا کہ اس لیے کہ بے علم تھے۔ سلیم اندر کا کہنا کہ اقبال
 "دانشین شہر باز" میں ہیں بے، اس لیے کہ وہ علمی آری نہیں تھے۔ سلیم اندر کے اقبال نے مکرر کا آئینہ دار ہے۔ اقبال کی نصوت کے سر ہاتھ
 کا دہلی گئے کے باوجود وہ ایک کا، دھڑک رہے تھے۔ اقبال "دار ثواب شہر باز" کیوں سے سکون کا سدا مگر ہی تلف ہے۔ وہ کچھ اور کہتے ہیں۔

میرا نشین نہیں درگم میر و وزیر

میرا نشین ہی تو، شاہ نشین ہی تو! ^{۹۰}

سلیم اندر کی شہر باز سے "اقبال" شاعر کو پیش رو اس ہر سیر کر رہے ہیں۔ بے علمی احتساب کیا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ "علم اندر
 اقبال کے عمل پر رد دینے کی سیاق و سباق کی علمی درگی سے صحت، بے جوی ماہ و صفت اور جاگی رہی میں اکا مائی کرتا ہے۔ میرے
 سال ۱۹۰۲ء کی ضرورت ہیں تھی اور وہ اس اتنا کتاب کی اہم ہے۔" اس سے پہلے "ای مایہ دل لہری بے لکھا تھا کہ "حریف صیاب کی رو سے
 قوت لہری کی نہ میں ہے چارگی اور صفت کا مایہ لارنا موجود ہے" ^{۹۱} تعلیم سنی کی تاریکی سے طلوع نظر اقبال کا مایہ باثر
 لیے دلوں کی اپنی تعلیم صیاب کی ضرورت ہے۔ اس طرح معلوم ہو سکتا ہے کہ اقبال اقبال کا معرکہ کس مقصد کے تحت بنا۔ "اقبال ایک شاعر"
 "ہر اپنے بصر سے میں بطور صوفی نے لکھا ہے کہ "اقبال کی مروجہ بے علمی اور ماکانی کی نوعیت کا۔ کچھ طور پر تفسیر کیے سیر سلیم،
 ان کی بے علمی اور ماکانی کے جو اسباب اس کی ذاتی درگی میں جس طرح ڈھونڈنے کی کوشش کی ہے وہ تعلیم کی غریب کی کوئی اپنی مثال ہیں۔" ^{۹۲}

۱۱۔ انجیل کے مستشرقین علی حودوی، مرتبہ صبیح اللہ، عالم ہائیں، صفحہ ۲۲

۱۲۔ انجیل کے یہ صفت بار بار بیان کی ہے۔ "بلی جبریل" کا ایک شعر ہے:

فما مضی بہت مشکل اس سیل معانی کا

کہہ ڈالے تلغور نے اسرار کتاب آخر! (کلیات انجیل اردو، صفحہ ۲۲۱)

۱۳۔ کلیات انجیل اردو، صفحہ ۳۸۳

۱۴۔ یہ انجیل کا نقطہ نظر امر اخلاقی بیان ہے۔ "سبح ترطیہ" میں کہا ہے:

وہنگ ہو یا نشہ۔ دھنگ، جنگ، جوارب و صوب

معمرہ من کی ہے ہوں مگر سے مورد

خضرہ خون جگر، ہیل کو ہاتا ہے دل

خون جگر سے صبا سوز و سرور و سرور!

۱۵۔ دیکھیے، انجیل کا نظم "سرور"۔ "نصر کلیم"، صفحہ ۲۔ کلیات انجیل اردو، صفحات ۵۰۶، ۵۰۷

۱۶۔ دیکھیے، The Sword and Sceptre، مرتبہ رفعت حسن، صفحات ۲۸۰، ۲۸۱

۱۷۔ انجیل کے شاعر اشار:

مٹتی روح جب بزمِ حق ہے جواں میں

مطراتی ہے اس کو اپنی شعل آسمانوں میں! (کلیات انجیل اردو، صفحہ ۱۱۳)

تلواروں کہ یہ مستحضر اب وہی کو شہنشاہ

رشاہ باج ستاروں حرہ می پرستار

ہلوت انور کفر ہے یہ میر و ماہ پیہر

فلوت اند و راں و مکار در آئینہ! (کلیات انجیل اردو، صفحہ ۵۱۳)

افس ہے اللہ کا بنرہ حوس کا اقد

غائب و کار آفرین، کار کش و کار ساز

ناکی و قوی نادر، بنرہ حوس مہنات

ہر درجہاں سے من اس کا دل بے نیاز (کلیات انجیل اردو، صفحہ ۳۸۹)

کوئی اعزاز سر نہ لگتا ہے اس کے زورِ بازو کا

نگاہ سر ز حوس سے مل ڈالیں تلواریں۔ (اضافہ، صفحہ ۲۷۱)

۱۸۔ تنقیر احمد علی تنقیر (سراخانہ و تنقیر)، صفحہ ۱۵۷

۴۸. ترقی پسند ادب، ص ۱۱۱

۴۹. روایت اور نبوت، ص ۱۱۱، ص ۱۱۲

مفتوحہ انسان کے سر، ص ۱۱۱ میں لکھتے ہیں "نہی کر لی منصفہ ملی ماکر نہ شکر کرتے تھے"۔ اشتیاق میں ہے "مفتوحہ روحی، مفتوحہ ۳۰، لکھا ہے کہ
"اقبال کے لئے اسلام کی نکل میں ایک روئے اور خاندان (۱۵۵ ص ۱۱۱) میں کی "نہی" کا یہی جواب ہے۔

۵۰. مفتوحہ اور ملی تحفہ، صفحات ۱۶۲-۱۶۳

۵۱. اقبال، ج ۱، ج ۱، ج ۱، ص ۱۵

۵۲. خیابانِ دل کے راز، پشاور یونیورسٹی، ص ۱۷۷

۵۳. دیکھیے، ترجمانِ اقبال، صفحات ۸۲، ۸۳، ۸۴

۵۴. ملویشیل جیوا شمار یہاں درج کیے جاتے ہیں:

یہ گزری شریک ہے تو عمرِ مہر میں ہے

بیشکر قاتل مل کر لی عمرِ دستر میں ہے [حضرارہ: بانگِ درا]

بیشکر ملک، مل بیہم، مست مارِ عالم

چادرِ زنگارانی میں ہیں یہ مردوں کی شمشیریں

مل سے زنگارانی بنتی ہے جنتِ جی جہنم جی

یہ ناکی اپنی نفرت میں سروری ہے نہاری ہے [ملویشیل: ص ۱۰۰]

نریچہ نظر ہے سخنِ حیات تڑپتا ہے ہر ذرہ کائنات

بڑھ باہر کوہِ عرب تو زنگارِ عالم زمان و مکان تو زنگار

ہر اک مستطوری بیمار کا نری لوشی نکر و نکر دار کا [ملویشیل: ص ۱۰۰]

یہ اشارہ صرف شے نظروں سے لیے جیتے ہیں، جس میں تعلیقِ دل کے اور، شمار ہی ہیں۔ اقبال کے اور اور ناری گلاب میں ایسے اشارے ملتے ہیں۔

۵۵. شفا دیکھیے، اقبال یکسٹام، صفحات ۱۶۱، ۱۶۲

۵۶. حوالے اور متعلقہ بحث کے لیے دیکھیے، زنگار و زنگار، صفحات ۱۱-۱۲

۵۷. تنقید کے لیے دیکھیے، ساتویں باب، "منون" فقیر پاکستان —

۵۸. منظرِ امریکا کے لئے لکھا ہے:

Iqbal, the 'ideologue of Pakistan' was a man of ideas rather than deeds, and did not actively take part in the political struggle of Pakistan (Iqbal and Foundations of Pakistani Nationalism, P. 3)

۵۱۔ اقبال جادوگر ہنسی نثر، صفات ۱۲-۱۵

۶۰۔ اے مکتوب بیا! عاں میں ہر روز ۲۰ جون ۱۹۲۲ء میں ادب کی دنیا میں نئے سیاست سے فی نفسہ کڑی دلچسپی ہیں نئے اسلام کے افانی
نفا حکومت میں خود دلچسپی ہے کہ اے نئے سیاست۔ کی طرف مائل کیا ہے۔ میں نے سوچا کہ ہندو قوم بڑی آخر کار اتحادی قوم ہے مگر
گیا میں نے یہ بھی دیکھا کہ اسلامی تصور اللہ سے سراسر متضاد ہے اس کے باعث یہاں تک قوم بڑھتی کہ وہاں میں ہم بڑے مادی
ہیں ان بات میں سراسر غرض تھا کہ آج کے نوجوان اور نوجوانوں کی دل سے اسلامی عدالین کا کچھ اور اور کچھ فلسفہ ہیں انہوں
کے خوشی ہے کہ انہوں نے میری ۱۰۰۰ آیتیں سمجھ کر کہ اس میں سب سے دلچسپی ان حروف کو سمجھ کر لے گی جو میں نے اپنے
تئیں کی ہیں“ (کتابت مکتوب اساتذہ، صفات ۲۵۲-۲۵۷) جادوگر اقبال نے ان حروف کو بہت کم ضرور کیا۔

۶۱۔ اقبال ایک شاعر، ۱۵۳۲

۶۲۔ ترجمہ ڈاکٹر سید ناصر حسین شمر، سب سے پہلے اقبال، نثر، تاریخ ۱۹۷۸ء، ص ۱۲۷

۶۳۔ اقبال کے طور پر، میرا انصاف مان لکھتے ہیں۔

”مکتوب میں میں نے ڈاکٹر اقبال کی طبعی ماں اور دوسرے بہت سے۔ ماں لیلزوں سے ملاقات کی تھی
لاہور میں ڈاکٹر اقبال سے ملنے پر میرے ملاقات کے ساتھیوں نے سب سے بڑی حرکت کی، وہ کہتے تھے کہ اس
ماں سے کہیں ملا، وہ تو کسی کام کا آدمی ہیں، وہ تو ایک شاعر ہے۔ اس میں مل کا مادہ نہیں۔“
(اقبال کے ہم نوائے، مرتبہ پروفیسر ناصر گلپوری، ص ۱۱۵)

۶۴-۶۵۔ اقبال، ایک شاعر، ص ۵۲

۶۶-۷۰۔ ایضاً۔ صفات (بالترتیب) ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۶، ۱۰۹، ۱۱۶

۷۱۔ اقبال کہتے ہیں:

مست برق چمکا ہے مرا نگر بلبل

مکھنٹے۔ پھر بلبل اللہ کے بند میں رہا (کتابت اقبال، ص ۳۱۸)

۷۲۔ ”مکتوب در“ (شیع اور شاعر، فروری ۱۹۲۳ء) میں اقبال نے کہا:

کہہ گئے ہیں شاعری جزویت از پیغمبری

ان سادے منہ ملت کو پینا! سرور!

اور ”جاوید نامہ“ (۱۹۲۲ء) میں، وہی کی زبان سے، کہتے ہیں:

گفت ”اے شاعر! کہ آتش انور مست اصل ہوا عربی اللہ خواست!

شعر و شعور امر آدم محض است

شاعری، دار نشر، پشوری است“ (کتابت اقبال، نثر، صفات ۶۳۱-۶۳۲)

۷۳۔ اقبال کہتے ہیں:

اک درویش تازہ دیا میں نے دلوں کو

لاہور سے تانکیر بنادوسر تیرا! (کلیات اقبال اردو، صفحہ ۸۵)

۷۴۔ کلیات حیات اقبال، مغلآل، صفحہ ۲۶۴

۷۵۔ کلیات اقبال نازی، صفحہ ۶۱۲

۷۶۔ سلیم احمد نے اس بات کی تردید کرتے ہوئے کہ اقبال درویش تھے، مامیڑ اقبال کا صاحبِ دہلی اساس مل گیا ہے:

"ان کے کمرے کی حالت ہر شب ایسی رہتی تھی۔ دواویں مردہ عمار سے اٹتی ہوتیں۔ خروں کی ایسی دھوٹی اور سیال کی طرح بھلا ہوتا تھا کہ ان سے کاہل نہ آتا۔ منہ دھوئے اور نہانے سے گھسرتے اور جگر کی مھوڑا اہر باہر تازہ تو بھڑے دے دیتے سرد آہیں بھرا کرتے۔ وہ مفرتا بہت تھے ان کے بھر گئے وقت کی دہری بڑا تو انہیں ہنس دے دیا کرتی۔ دیکھ، چار پائی ہر دم در بڑے رہتے ہیں بڑے خوش رہتے۔ کئی اور بھر گئے کسی کما۔ میں سبک ہو، کی وہ سے بادل مٹا کر نے اور صوفیوں کا فہم ہو ماتی تو علی دین کو ملو کر مہوڑا اطار میں لڑچنے کھوں تھی، اس سے کہا کہ کیا ہے؟" (نام کو گھر کے راول ہی میں دو ایک جگر اٹا سا کرتے)

۷۷۔ سوانح کی زندگی میں علامہ کامل خود لکھا: (میلے ڈالہ نام، صفحہ ۲۳۶-۲۳۷، اقبال ایک شاعر، صفحات ۱۳۹-۱۴۰)

اقبال کی دہلی تصویر خارجی ہے دہلی ہی کاماں ہے۔ اس میں ہی، ممالو کہ۔ کے اچھا نہ کار کرے اور نہ مل سکتی ہیں۔ مفرتا بہت ہرے کے اور خود اقبال نے نوی مفرتا کی راہ یعنی میں لڑتی لڑا ہی۔ کی۔ یہی سے اقبال کا امان اور راہ تابی مرر ہوتا ہے۔ یہ ات نہیں مفر دہی یا ہے، سرد۔ لائیلی تصویر اقبال کی بڑی رنگی کاراٹ ہے۔ کی۔ یہ ایک ماری تصویر ہے۔ ماری کے راے سے تعلق رکھتی ہے۔ اصل کی ماری کا نام ہی کاراٹ اور مریوں = ماری ہیں۔ ۱۹۳۷ء میں مفر علی جامعہ اسلام رطو ماری نوی تاریخ کا ۱۴ م۔ اب ہے۔ ۱۹۳۸ء میں انہیں۔ سرکار دین وطن سرکار۔ مریوں کا علی علی ہی مفر م۔ بار بار

۷۸-۷۹۔ اقبال ایک شاعر، صفحات ۵۸، ۵۹

۸۰۔ کلیات حیات اقبال، مغلچرام، صفحہ ۲۶۶

۸۱۔ کلیات اقبال اردو، صفحہ ۲۵۳

۸۲۔ سہر جوری کے نام اقبال کے خطوط تو میر میں شامل ہیں دیکھیے، (کلیات حیات اقبال، مغلچرام، صفحات ۱۱۱-۱۲۰، ۲۰۲-۲۰۵، ۲۰۵-۲۰۶)

مغلچرام، صفحات ۲۰۲-۲۰۳) سلیم احمد نے کہ "نام بھر کھا ہے کہ اصل "ماری ہی طرح نہیں اور تو "ماری" کا۔ (اقبال ایک شاعر، ص ۱۲)

یہ غلطی ہے۔ فرمیں تازہ ہر اور کہ لاہور اللہ کی دوسرے ہر ہر اک کے جاہوتے اور ٹرٹنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ نقل

اے بے یکتو نام اگر میری طرف ۲ تھی ۱۹۳۰ء میں لکھے ہیں "مفرتا نے لے کچ چیزیں دی ہیں اور کچ ہیں دیں۔ میں بڑی مفر

مولا نا ابراہیم سروری لکھتے ہیں کہ "تکیم سنائی، عطا اور عارف رومی"، آداب شریعت کے پاس اور طافا اور طاہر ماضی کی ایک رنگ اور دعوتِ دہل کی ہم آہنگی میں اس سے بہت آگے ہیں" ۱۵۔ مولا ناکے دوائے شری حریک درست ہے۔ طاہر ماضی کی کہ رنگ اور دوسرے دہل کی ہم آہنگی کے ضمن مولا نا کا منہ بول ہے کہ "آداب شریعت کے پاس و طافا کے حوالے سے اس کی دوائے قریب و اعاب

الحرم وقت ہیں جماعت کی آستینوں میں
 لے ہے حکم ازیں لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ۲۵
 وہ سحر میں سے نرزا ہے شبینہ زور
 ہوتی ہے بنو ہاشم کی ازیں سے ۲۶
 مٹ نہیں سکتا کبھی مرد سلاطین کو ہے
 اس کی ازیں سے نغمہ سیر عالم و نایل ۲۷

سرور سرائفتم میں کارہمدی طاعتی برسی ہے۔ عرابانوں کو سب اللہ تعالیٰ رن ٹرے کلام سے باریک ملاحظہ کر لیا ہے۔ سہری قوم تر
 وہ ۱۰۰ سیرالہ میں، معتبر بالکتاب کے اعتدال و انہل نکات کھینچے ہیں (مجموعہ) اساتذہ کی تاثیر کے ارے میں ان کا موند ہے کہ "اساتذہ کی انکسار
 لادین ملت، عرب بادہ پیا ہوا ٹکریں لے رہے۔ الم کر مر مر کر دیا اساتذہ کے الفاظ ان کے مارے ہیں کسی سالے کے ضرورت سے، چارے را
 دگرگوں کر دیکھ مردود آٹا ہے۔ و فعات لائے تارخی و طالع سرشتہ طور پر ہی کی صداقت کو ثابت کرتا ہے۔۔۔ اساتذہ کے ان بزرگ فیہر میں
 نو دھواں دھار غریب۔ اٹھی وہ سراو راستہ پر اساتذہ کی، ہی۔ یہ اساتذہ کے، کار تھ مہیوں لے۔ عاب ہر کہ مر پاکستان، ہی میں جو کار تھ
 بیڑا کو ۲۸ "اساتذہ کی تاثیر دیکھ کر ہی کہ لڑی ہے۔ اشوکی رانی کا شہرہ بخرو۔ کس کے دارالکونست میں آروا، مریں، "چھوٹے" "میرا دینر"
 کی مورخ سائی دے رہی تھی ۲۹ "کوسا کے راجا مانعہ مرثیہ ج۔ لکھا، دکنہ و مردہ اسلامی جودہ کا مہرہ ان کے انور اساتذہ کے کلام، شریعتی تہ
 و بڑھ کر ہی، آقا" ۳۰ "میں ہیں اساتذہ اور ان کے، مانتہ ترکی کے شہروں میں ۳۱: کے دو اساتذہ انہل کے شمار سے خود ہی دے اور اس میں دماغی کو
 میں لائے رہے۔ ہی طرح ترکی میں اسلامی سیرا کی پہرانی ۳۲ "اساتذہ اساتذہ کے راجا "سزای ملت میں اساتذہ کے تفسیر، کردار" لے مصر ہیں۔
 ملی مانتائی کے منزل "ایرانی قوم لے ہی پورے غریب۔ کے دوران دیگر اسلامی راہبانوں کے ساتھ ساتھ مکرانہل کی مہیوں سے ہی روشنی ملتی ہے ۳۳
 اساتذہ سائنس ہی لائی قوم ہیں۔ مستقیم میں ہی کہ سرور، کے دوران "القرطبی نے "مورے لوری" کے تصور لے لے رہا ہے اور میں
 سوا "افتر" ہو گیا ۳۴ "سیرا مانتاں" میں لکھا ہے کہ "ایک عالم ان کے نئے سے سرور اور سرور مانتا اور مانتا میں وہ قیام، ایک سرور سیرا کر، اساتذہ ۳۵
 ابواض سروری امریکہ کے دورے پر تھے۔ ایک مانتا میں سے کہا، "اساتذہ اساتذہ کو ہے، مکی میں کی روشنی، ہے، اول و دماغ میں، ایک سر
 سارے دیکھ رہی ہیں اور میں ڈالوں اول جو مانتا ہیں۔ وہ اساتذہ ان کے کہا "اساتذہ اساتذہ کے راجا" ۳۶ "لو ابواض سروری نے "اساتذہ" سے (مروت
 انہل قبول کیے ۳۷ "خود صحت قانی کھینچے ہیں کہ "حضرت اساتذہ نے قابل نامی، اسور مانتا اور اساتذہ کے اساتذہ اساتذہ کے اساتذہ (ایک
 سیرا کر، اساتذہ کے وجود سے اساتذہ اساتذہ ۳۸ "سرور اساتذہ لایا قرآن کی ہی کرتا ہے۔ لکھتے ہیں کہ "میں مل میں بہت ہر شاں
 فنا سال سوا مال دے۔ ایک روز سیر شریعت جیل کے نام اور اخبار دیا "وفا" طور پر ہیں "آقا" میں نے "آقا" کو سرور ہی ہر لکھا تھا؛
 لے ہے حکم ازیں لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ سیرا سیرا برسیں و ہوئی ۳۹

حوالے اور حاشی

۱. "ڈیوکیٹ کا آئینہ" روبرٹ ہیرلڈ مالہ، "لوائے وقت" — ۲۴ دسمبر ۱۹۸۷ء

۲-۳. "سیرام دد از تو خوام" — شام علی چرمی، صفحات ۸۱، ۵۱، ۵۲

۴. "ڈیوکیٹ کا آئینہ" — مشمولہ "لوائے وقت" — ۲۴ دسمبر ۱۹۸۷ء

۵. روزنامہ "جنگ" لاہور — ۲۴ مارچ ۱۹۸۸ء، صفحہ ۸

۶-۷. "سیرام دد از تو خوام" — صفحات ۵۱، ۵۲

۸. زمرہ ورد، صفحہ ۱۷۲

۹. روایات اقبال مرتبہ ڈاکٹر عزیز اللہ چشتی، صفحات ۸۰-۸۱

۱۰. زمرہ ورد، صفحہ ۱۷۲

۱۱. بیٹے لالہ نام، صفحہ ۳۳۶

۱۲-۱۳. تنقیدات اشرف بر نظریات اقبال، صفحہ ۴۸

یادداشتیں لکھی گئی ہیں کہ "میر کی ہر شے نعت، ہر شے مہر، ہر شے دھوکہ اور ہر شے ہول اور سر ہر دلیہ کو لینے۔
نیز کی دھوکہ اور بیانی کی طرح بلکہ چاہتا " (بیٹے لالہ نام، ۳۳۶) "میری اسرار لکھنے کی" "مار کے ساتھ یہ عایانہ اور میر شری نے۔
اہمیت مار و میرا دوس سے اور اتنی دلائی کی ماہر ہے... میری "لی دھوکہ اور سیال میں مانر اور سول پوچھے (پوچھے) "لوائے وقت" سے پہلے
دراصل کرمانچہ لکھا۔ "تو اُن طرح مار چوٹی ہی ہیں" (۱۷ مارچ ۸۸) "مرد کا سفر مار سے گھٹوں تک۔" "ہوتا ہے۔ اس کی باسوی ہونے لگا
مار "اگر مانی ہے۔" یادداشتیں لکھنے کے لیے چلے گئے۔ "یہ سے مار چوٹی ہے کہ ان امور کا خلق ان سے ہے جو "لوائے وقت" کی
دانت اور ڈور کی ان کی آواز کے درمیان کا ہے۔ "ڈور کے لکھا ہے کہ "لی عشق کی لڑائی کے تہسوار اور سیال دھوکہ تو دے ادا ہی ہے آواز
بانی جس سے اس کی دھوکہ کے پاس "ما شروع کر دیا تھا" (Khan, 1988, p. 10) "اس کا مکان ہے کہ نہ لکھا ہے
وایچ رہے کہ دھوکہ کے ساتھ "میری" کا اضافہ میری "ابن طرب سے کیا ہے۔ یہ بات دیانت کے معافی ہے
۱۴. Khan, 1988, p. 10 — صفحہ ۱۰

۱۵. نقوش اقبال، صفحہ ۲۹

۱۶. "ڈیوکیٹ کا آئینہ" مشمولہ "لوائے وقت" — ۲۴ دسمبر ۱۹۸۷ء

۱۷. روایات اقبال، صفحہ ۷۹

۱۸. "ڈیوکیٹ کا آئینہ" "لوائے وقت" — ۲۴ دسمبر ۱۹۸۷ء

۲۹. روزنامہ "جنگ" ۱۰ دسمبر، ۱۹۸۸ء

۳۰. من اے میرا دم داد تو خواہم، ص ۶۲

۲۷-۲۸. کلیات اشعار اردو، ص ۳۷۱ (مترجم) ۲۲۱، ۲۲۰، ۲۱۹، ۲۱۸، ۲۱۷، ۲۱۶، ۲۱۵، ۲۱۴، ۲۱۳، ۲۱۲، ۲۱۱، ۲۱۰، ۲۰۹، ۲۰۸، ۲۰۷، ۲۰۶، ۲۰۵، ۲۰۴، ۲۰۳، ۲۰۲، ۲۰۱، ۲۰۰، ۱۹۹، ۱۹۸، ۱۹۷، ۱۹۶، ۱۹۵، ۱۹۴، ۱۹۳، ۱۹۲، ۱۹۱، ۱۹۰، ۱۸۹، ۱۸۸، ۱۸۷، ۱۸۶، ۱۸۵، ۱۸۴، ۱۸۳، ۱۸۲، ۱۸۱، ۱۸۰، ۱۷۹، ۱۷۸، ۱۷۷، ۱۷۶، ۱۷۵، ۱۷۴، ۱۷۳، ۱۷۲، ۱۷۱، ۱۷۰، ۱۶۹، ۱۶۸، ۱۶۷، ۱۶۶، ۱۶۵، ۱۶۴، ۱۶۳، ۱۶۲، ۱۶۱، ۱۶۰، ۱۵۹، ۱۵۸، ۱۵۷، ۱۵۶، ۱۵۵، ۱۵۴، ۱۵۳، ۱۵۲، ۱۵۱، ۱۵۰، ۱۴۹، ۱۴۸، ۱۴۷، ۱۴۶، ۱۴۵، ۱۴۴، ۱۴۳، ۱۴۲، ۱۴۱، ۱۴۰، ۱۳۹، ۱۳۸، ۱۳۷، ۱۳۶، ۱۳۵، ۱۳۴، ۱۳۳، ۱۳۲، ۱۳۱، ۱۳۰، ۱۲۹، ۱۲۸، ۱۲۷، ۱۲۶، ۱۲۵، ۱۲۴، ۱۲۳، ۱۲۲، ۱۲۱، ۱۲۰، ۱۱۹، ۱۱۸، ۱۱۷، ۱۱۶، ۱۱۵، ۱۱۴، ۱۱۳، ۱۱۲، ۱۱۱، ۱۱۰، ۱۰۹، ۱۰۸، ۱۰۷، ۱۰۶، ۱۰۵، ۱۰۴، ۱۰۳، ۱۰۲، ۱۰۱، ۱۰۰، ۹۹، ۹۸، ۹۷، ۹۶، ۹۵، ۹۴، ۹۳، ۹۲، ۹۱، ۹۰، ۸۹، ۸۸، ۸۷، ۸۶، ۸۵، ۸۴، ۸۳، ۸۲، ۸۱، ۸۰، ۷۹، ۷۸، ۷۷، ۷۶، ۷۵، ۷۴، ۷۳، ۷۲، ۷۱، ۷۰، ۶۹، ۶۸، ۶۷، ۶۶، ۶۵، ۶۴، ۶۳، ۶۲، ۶۱، ۶۰، ۵۹، ۵۸، ۵۷، ۵۶، ۵۵، ۵۴، ۵۳، ۵۲، ۵۱، ۵۰، ۴۹، ۴۸، ۴۷، ۴۶، ۴۵، ۴۴، ۴۳، ۴۲، ۴۱، ۴۰، ۳۹، ۳۸، ۳۷، ۳۶، ۳۵، ۳۴، ۳۳، ۳۲، ۳۱، ۳۰، ۲۹، ۲۸، ۲۷، ۲۶، ۲۵، ۲۴، ۲۳، ۲۲، ۲۱، ۲۰، ۱۹، ۱۸، ۱۷، ۱۶، ۱۵، ۱۴، ۱۳، ۱۲، ۱۱، ۱۰، ۹، ۸، ۷، ۶، ۵، ۴، ۳، ۲، ۱

۲۸. اشعار کی شاعری سے امت کس سے مس ہوئی یا نہیں؟ - شاعر، انجیل، روزنامہ "جنگ" ۱۰ دسمبر، ۱۹۸۸ء، ص ۵۲-۵۳

۲۹. غفلت کی یہ آوازوں کی جی سی سے راقم نے خود منی تھیں۔

۳۰. انجیل، روزنامہ "جنگ" ۱۰ دسمبر، ۱۹۸۸ء، ص ۵۴

۳۱.

۳۲. انجیل، مشرق کا مکتبہ، ص ۵۵

۳۳. انجیل، مشرق کا مکتبہ، ص ۵۵

۳۴. من اے میرا دم داد تو خواہم، ص ۶۲

۳۵. "کلام" سے سیر آئیں کہیں کہیں، میں بھی انجیل کی شاعری اور تاثیر مسح ہو گیا، مگر "اب منی" پر کر
راہہ شاعر پر "پیام مشرق" - "ماہنامہ" اور "روزنامہ" ماہنامہ کیا تو تلب و ذہن، ۵۰۰ فقر قبول کیا تو کسی شاعر شہید
سے قبول نہیں کیا تھا [دیکھئے من اے میرا دم داد تو خواہم - ص ۳۷-۳۸]

"مشرق انجیل" میں لکھتے ہیں کہ "آج کے مارے میں میری محبوبہ ہے کہ جب میں اس کاظم (پڑھا تو دل خوش ہے اس لئے تھا اور دلچسپ فزات نے
انگریزیاں لیا شاعر کی کردی، احساسات و کیفیات کی لہریں سرسبز، نے جگمگ اور خوش میں شجاعت اس کی کی رو دوڑنے لگی۔" (ص ۱۰)

۳۶. شاعرین انجیل کی نظر میں - مرتبہ، روزنامہ "جنگ" ۱۰ دسمبر، ۱۹۸۸ء

۳۷. سرگزشتِ بانی نے یہ واقعہ ۳۰ دسمبر، ۱۹۸۸ء کو "جنگ فورم" میں بیان کیا۔

ان عیالوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ امثال کے ختم ہونے کی وجہ سے فقیہ کو وہ خوش مزاج اور خوش حال رہے اور کم گرا سیدھا اور رکھ بھا
بیر معاشی اور کی طرف ان کی توجہ کم تھی اس سے ایک سو پانچ لاکھ پانچ ہزار روپے کے مال نے دکھائے کہ سر امثال۔ مانوش رتھی ہسٹری وہ ایک۔ مالوس
اس سے فقیہ کی بلکہ وہ ایک قدرتمند عالم رہا، ایک بڑے نامور ایک اچھے وکیل تھے اور سہول سے عداوت مالیک کی تھی کہ اپنے لاری تصور کیا کرتے
تھے لیکن سر شادی لال کی ملک میں مرتد وارث نہ تھے۔ ہر بی بی اور وہ نہیں پاتے تھے کہ کوئی معروف و ممتاز حاکم عداوت مالیک کا ختم ہے وہ
بیر معروف مسلمانوں کے نام اور بیٹے تھے جو انہیں امثال کے بہت ہی مالوس انسان تھے یا انہیں کا نام منتخب نہ ہونے کی وجہ سے ان کے مال ۱۵
سے درست سال کی ہے لیکن ان کا ہر امثال کو "مالوس" ان "خوار دیا محل" ہے۔

[illegible]

نہا، ناسحق خوشحال سپرو گھراے سے تھا۔ اپنی بڑی یکسوئی کی بنا پر وہ بھی سب سے پہلے کہہ لالہ کاا کے طور پر جاننا لگا۔
 لالہ بڑیا۔ چارپوس طرح پہ کے اہل تھا، تھے سرس می کے ایل تھا ہی رہے۔ وہاں پیتہ تھا سپرو سال اور وہاں کی مالوں مارا۔ سبوں کے
 رگ رہے۔ مرکز اسلی کی شدت اک بے چوڑی تاکہ جو ہے بس، وزارت مل جائے کیوں وہ نہ مل سکی۔ ۱۹۵۷ء کے ماہ ۱۱-۱۲-۱۹۵۷ء میں لہنگی
 اسرار کے متعلق ہر اڑنے اور اک کے سر ایک کتاب (Consequences of Pakistan) لکھ کر نیا پاکستان کے نظریات اور
 نشان دہی کی پاکستان سے کے سر ۱۱ نومبر ۱۹۵۷ء کو مٹی بے گئے؟ کیا ہی سوانح نوی (Friends and Foes) بڑے سے سہم جاتا ہے
 کہ وہ یاں، ۱۹۵۷ء میں اور دیا پوسٹ قسم کے اسن تھے۔ سب سے کے سر ہی اسلمی سرور کے مائل نہیں کے۔ ایک ماہ پر گئے ہیں کہ

چار کال کے۔ اتنا اہوارہ رسوئی کو تھا کہ انہل جیسے مجسم انسان کو حتیٰ سے غمزدی کے امت یاروں کی تکرار شکل ہے چانچہ اور دوروں میں رکھا ہے کہ عمر پر مرم اطمینان اور بیٹے سے خبر (dearous) انقلاب اور بیت ہم عمر لڑکی (girl) سے بنادی کو دیا۔ تنگی یاری کا نام پہنایا جائے گا کے انہل (girl - sexual) کی نگ اپنے مطلب کے انہل (girl - sexual) ڈال دیے۔ ان کاواٹی کے بعد ڈاکٹر رسوئی رقم طراز ہیں:

”گاہا نے طر تقریاتی مطالعہ میں کیا ہے۔ انہل کا بلو لڑکا آنا تب انہل جس کو مان کر دیا گیا تھا دی علم و دانش نرواں تھا۔ انہل کے ایک عمر لڑکی سے مان کر لینی جس سے مشورہ اور ادبی مسائل پیرا ہو گئے تھے۔ انہل کی موت ایک ایک نا میر آدمی کی موت تھی یہی ملاتہ ادبی انفری شریل سے ایک علقہ بڑھے تھے اور ان پر ماسیری کا گہرا سایہ تھا“

۱۲ نے جو ”طر تقریاتی مطالعہ“ کیا ہے، اس کی وضاحت - طور بالا میں کمری جی ہے۔ رسوئی کے اس انہل کو یاروں انسان ہمت کرنے کے لیے کوئی دلیل ہیں قی با پیر ”گاہا کا سہارا لیا۔ گاہا کی مرز میں ہی کمر جہنت کی اور، من بارت سے تفریق کی اور یوں انہل پر ”ماسیری کا گہرا سایہ“ ڈالنے کی صورت مائی انہل مرز میں تھے۔ اس کی ماسیری ہستہ تار و طس سے وابستہ ہیں:

پیرائین ہیں در گھر میر و مرزیر!
پیرائین ہی تو، شاخ شین ہی تو!

عالمین انہل نے، انہل نگہ کی خاطر، ہر وہ دعویٰ کیا جو منتف کے برکس تھا انہل دریاں روہ تھے ان کے تکراروں میں تھا ادا وہ بے نال تھے۔ مرا مال ہے اور مالوں اسان تھے۔ اسال ایک تباہ حال اور مالوں قوم کے دل و دماغ میں اور اسیر کی دینی پیرا کی اور رسوئی کے آخری دنوں میں ہی، بیماری کے دور، امت اور میں انسانی کی مکرر را چہائی کی ”ایسا اسال ماسیری کا نام لارہا ہر سنا اور یہ حق ایک فلطانی سے کہ اس پر، ماسیری کا گہرا سایہ تھا۔ انہل کا نام شری لای تو ہے:

شیر سکا نہ کسی تافاہ میں اجیل
کہ خاطر من و خوش ہریشہ و شکستہ مانغا!

خواتین اور جوانی

194 + 195 = 67 - friends and foes, etc. etc.

۸۴۵۔ ایضاً، (بالترتیب) ۲۳۶ / ۲۳۷، ۲۳۸ / ۲۳۹۔ نیپاکستان کا خاتمہ ہونے پر اسٹاکسٹن کو "مصر" لکھا ہے۔

۹. دیکھیے، (۱) ذکر اجمال، صفحہ ۲۳۸ (۲) (۳) زمرہ ورد، صفحات ۱۴۱-۱۴۵

۱۰. ذکر اقبال و صفحہ ۷۰

۱۱۔ اقبال کا شعر ہے : تیری بزمِ ہمدردی سے مرے دن گزر رہے ہیں

۱۔ قلم سے دوسروں کا نام نہ لکاجتے زمانہ : (کلیات اقبال ۱۹۳۱ء ص ۳۰۷)

۱۲. کلیات انجیل اردو، صفحہ ۳۱۳

۱۳۔ حسب ذیل نمبر پرچی، نالی طور پر، قابل دیکھیں :

۱۷. لڑنے، دود، مہلات ۶۷۰ تا ۶۷۳ (۳) انہل کی آفری، مہلات مشہور اجلاہ تیرنہ بڑی مرتبہ عسراہلہ، مہلات ۶۷۱-۶۷۴

(۳) ملت قوت کے دروازے پر ارمیوں کا زلزلہ۔ (۴) انڈیا کی موت۔ اردو اکثر قدوسی تاخیر۔ (۵) کم مشرق اور قدوسی تاخیر۔ (۶) درجہ

نمبریں انبال اندر مرتبہ ہوا ماضیہ در میں شامعی جب (۱) در کجا مضیر، ماضیات ۲۳۴ ۲۳۵ (۲) "kamew hium" ۲۳۶

از دوری اصرار، منتهای علم تا علم

۴۱۔ جو کتابیں حب ایل ہیں:

"...Iqbal was a disappointed man...not a happy domestic life. serious differences with his son who was a very brilliant youth...Iqbal had married a girl much younger to him and so had serious problems... Died lonely and disappointed. He should be judged as a poet than as a lawyer." (پروفیسر ایف. اے. گرامسکی)

۱۵. 'انٹا' — ادیبوں کی حیاتیہ ماہنامہ نمبر، صفحہ ۲۰۵

۴۸۳. کلاں: اقبال اردو، ص ۲۸۳

۱۷۔ شمال کے غریب زد کیجیے : یکم مئی ۱۹۳۸ء کو سرسبز پورے علاقہ سالہا (جی۔ پی۔ اے) (عرب اشغال، ص ۲۸۷ تا ۲۸۸) میں ارمیاں قرار کی گئی تھیں۔

نظم سوزن "عزیز الہاں"۔ میں کا آخری مصرع "میرے چہنما" نے فوری طور پر اپنا کیا ہے؟

۱۸. کلماتِ اہلِ اردو، صفحہ ۱۱۶

ہری کے حال پر دہشت گردانوں کے سامنے لیکن باوجود ان کی سرگرمیوں میں دانا کھانا شاعری میں اسلئے خود دہشت گردانوں کی ہے۔
 ان ماسپری، مثال کو سرگرمی کہا کرادکس ہے۔ لیکن ان کی سرگرمیوں میں دانا کھانا شاعری میں اسلئے خود دہشت گردانوں کی ہے۔
 ہے۔ خود دہشت گردانوں کی نہیں نکلتا ہے۔ اور دہشت گردانوں کی ہے۔ سرگرمی کا۔ اصول اور ان کے اصول کا مثال پرا افلاک اور دہشت گردانوں کی ہے۔
 کی مثبت اور خود علم اسلئے کی ہے۔ اور اس کے ساتھ دہشت گردانوں کی ہے۔

خود دہشت گردانوں کی سرگرمیوں میں دانا کھانا شاعری میں اسلئے خود دہشت گردانوں کی ہے۔ اور اس کے ساتھ دہشت گردانوں کی ہے۔
 کہ اسلئے ان دہشت گردانوں کی ہے۔ اور اس کے ساتھ دہشت گردانوں کی ہے۔ اور اس کے ساتھ دہشت گردانوں کی ہے۔
 تو خود دہشت گردانوں کی ہے۔ اور اس کے ساتھ دہشت گردانوں کی ہے۔ اور اس کے ساتھ دہشت گردانوں کی ہے۔
 کے ساتھ اسلئے خود دہشت گردانوں کی ہے۔ اور اس کے ساتھ دہشت گردانوں کی ہے۔ اور اس کے ساتھ دہشت گردانوں کی ہے۔
 نہ دہشت گردانوں کی ہے۔ اور اس کے ساتھ دہشت گردانوں کی ہے۔ اور اس کے ساتھ دہشت گردانوں کی ہے۔

سلمان مسٹر کی ہے۔ اور اس کے ساتھ دہشت گردانوں کی ہے۔ اور اس کے ساتھ دہشت گردانوں کی ہے۔
 میں کہتے ہیں کہ "توئی مارنے کے ساتھ اسلئے خود دہشت گردانوں کی ہے۔ اور اس کے ساتھ دہشت گردانوں کی ہے۔
 کی۔ پی نہیں ملے انہوں نے سرگرمیوں میں دانا کھانا شاعری میں اسلئے خود دہشت گردانوں کی ہے۔ اور اس کے ساتھ دہشت گردانوں کی ہے۔
 خواہش پر مشروط نہیں ہے۔ اور اس کے ساتھ دہشت گردانوں کی ہے۔ اور اس کے ساتھ دہشت گردانوں کی ہے۔
 کہ وہ ان کے شیعین کو دہشت گردانوں کی ہے۔ اور اس کے ساتھ دہشت گردانوں کی ہے۔ اور اس کے ساتھ دہشت گردانوں کی ہے۔
 عباسی خواہش میں خود دہشت گردانوں کی ہے۔ اور اس کے ساتھ دہشت گردانوں کی ہے۔ اور اس کے ساتھ دہشت گردانوں کی ہے۔
 جائے کی کوشش میں نہیں ہے۔ اور اس کے ساتھ دہشت گردانوں کی ہے۔ اور اس کے ساتھ دہشت گردانوں کی ہے۔

"اردو میں مسٹر کی ہے۔ اور اس کے ساتھ دہشت گردانوں کی ہے۔ اور اس کے ساتھ دہشت گردانوں کی ہے۔
 تصوریت (Idealism) کی نمبر میں ہے۔ اور اس کے ساتھ دہشت گردانوں کی ہے۔ اور اس کے ساتھ دہشت گردانوں کی ہے۔
 تصوریت کا اظہار خودی پر ہے۔ اور اس کے ساتھ دہشت گردانوں کی ہے۔ اور اس کے ساتھ دہشت گردانوں کی ہے۔
 ہوا۔ اور اس کے ساتھ دہشت گردانوں کی ہے۔ اور اس کے ساتھ دہشت گردانوں کی ہے۔ اور اس کے ساتھ دہشت گردانوں کی ہے۔
 تصوریت میں خرابی، اعتماد اور اعتماد، مثال میں ہے۔ اور اس کے ساتھ دہشت گردانوں کی ہے۔ اور اس کے ساتھ دہشت گردانوں کی ہے۔

خدا ہے مانگ جو کچھ مانگنا چاہے ابتر

ہی وہ در ہے کہ ذلت نہیں ملے میر

دہشت گردانوں کی مثال اعتماد کو تصوریت اور ان کے تصوریت کی ماسپری اور ان کی سرگرمیوں میں دانا کھانا شاعری میں اسلئے خود دہشت گردانوں کی ہے۔ اور اس کے ساتھ دہشت گردانوں کی ہے۔
 مزاحمت، مظہر حال اسلام، کو ماننے والی ماری دنیا سرگرمیوں میں دانا کھانا شاعری میں اسلئے خود دہشت گردانوں کی ہے۔ اور اس کے ساتھ دہشت گردانوں کی ہے۔
 کہا ہے۔ اس سے سرگرمی ثابت نہیں ہوتی، اللہ اسلئے خود دہشت گردانوں کی ہے۔ اور اس کے ساتھ دہشت گردانوں کی ہے۔ اور اس کے ساتھ دہشت گردانوں کی ہے۔

اردو شاعری میں دین سے کلام کوئی "عزیز نہیں"۔ مغربی لکھا ہے کہ "دین سے کلام کوئی (Withdrawn from others) کوئی نہیں کر
 می کہیں اپنی سے سرگیت کے دائرہ میں شامل کیا ہے۔ اس زمانے سے نزدیکی (Daniel of the Self) کا اظہار ہوا ہے۔
 دین سے کلام کوئی کے انہل کے زمانے کو ثابت کرے کے لیے، مغربی کے، انہل کی دو سطروں (ایک آرزو اور مزاح) کا اشارہ
 روح یکجہ ہیں۔ ایک آواز کے میں سے سات اشارے مل کر کے نکلتے ہیں۔ انہل کے اشارے میں صاف طور پر کہہ دیا ہے کہ وہ، ان کی
 فنون سے اکتا گئے ہیں ان کے یہ وہ روحانی دور کے انگریزی شعرا کی طرح مغرب سے ڈیپوٹا جاتے ہیں۔^{۱۵} ایک آواز^{۱۶} کی علم ہے۔^{۱۷} انہل
 اسی خود آگاہی اور شعور پر مبنی ہے۔ معنی انہل سے کام لے ۱۱۶ سے ۱۱۷ تک دروازے صاف ہیں۔ طبعی معنی بڑھ چکا
 انہل کے معنوں اور بیاں کی زبان کو مغرب سے کہے ۱۰۲ کی علم براہِ راست ظاہر ہوتا ہے۔ علم سے لڑی پر ۱۱۷ سے انہل کی لڑی
 کہنے پر نہ چھوٹے ہیں ان کے علم سے آخری اشارہ کوئی مغرب سے کہے ۱۰۲ کا ماحول ہیں، اور میں کا ماحول سے چھوٹے ہیں ان کی لڑی
 ہے۔ وہ اشارہ صیقل ہے:

اک مانی میں اتنے طمع آئے کہ انہوں نے کو میسر ہی چھوڑ دیا ہر

پرورد منور دل کو در آ صفا در دے

سپہر میں جو بڑے ہیں شاہراہیں صاف

علمِ مرقاۃ نامہ در کے بعد دوم جس ہے جو ۱۹۰۵ء سے ۱۹۰۸ء تک بطور پرنسٹن ہے۔ اس کا نام اسی وقت افسانہ اور حکیم ارسطو کے متعلق پرنسٹن ہوئے تھے۔ قطع نظر کی کے پڑ کے دوسرے میں لائبریری جو شہریت منتقل ہیں ماضی واقعہ ہے اور دوسرے کی کوئی کے رجحان کا یہ دار ہے۔ مرقاۃ نامہ کے کئی ترکیب و ماکہ بنائیں ہیں کہ حکم و ہدایت کی سبب ل اور در دار مصلحت کی ہے۔ اس کا بیان یہ ہے کہ ماضی میں وہ کراہتیں دیکھیں کہ ماضی کا نام کیا ہے۔

مرگیت (Mergat) کا - مرچا دار، معبرم فرد بیری یا عربی حکومت ہے۔ - مسلم سریلوے یہ الزام اسیاں ہرگز
ہی ہیں کیا۔ ہم مٹی کے دریاں اور طلب جاہ و شہہ کو مٹی امان سے نہ دے رہے ہیں کیا۔ چنانچہ حالت ظاہر ہندو اقبال بڑی ہیں کہ۔۔۔
کیرن لاری کے ہاں کھوہ مرگیت کے کافی ماحر سریلوے - اقبال جس تلاش کرنے کی تلاش کی ہے۔ وہ میں سے "میں ماحر کیم بھارت" اور
مٹی اور طاغوتی ہیں۔ "میں ماحر عرب" درست ہی ہیں اقبال کے ہاں انہی تلاش کرنے کی، سریلوے کی سنی، عربی، امان ہے

نصانی نظامہ سے اہمال اور فقہ حنفی پر امتدادی مکرے جانوں میں سترتہ بیہہ الطن ہی شامل ہیں، ایک سرگم، "شمال" فقہ حنفی شریعہ طور پر سرگم رہا ہے۔ اس کی اماں دیا اس شمال جو اپنا اپنی ہے اور۔ اپنی ملوں میں وہ "فقہ حنفی" انسانی سرگم ہے، جو کی وجہ سے غزل کا مدنی مرد سے کی ملاحظہ ہیں کیا وہ جو سر مستی دہوں کو ملتی کر سکتا ہے، اس کی سرگمیت سرگم کی دنا، پڑجہ بکلی جو، انگریزوں سے لطف اٹھائے جان کی، کتبہ۔ اسی نہیں ہوتی ہے۔ اس کی بہ اہمال کی حریف اور، اپنی ملوں گمراہ کے امرتہ۔ کہہ رہے کہوں سے، ہر شکل کر سماج کا فرد ہیں ہی کئی وہ ایک۔ دنا، ہر کاموں کو س کر سکتی ہے مگر دل میں اس کی صلاحیت ہیں کئی "۱۸" اہمال کے ایک اور، باقی بقا، "انٹرنیشنل سترے" اس غم کو مراد قرار دیتا ہے۔ اس کے سرگم، "عالمی سرگم، اس کا، دنا" سے اتفاق ہے اور۔ اہمال کے فقہ حنفی سے "۱۹" شہد اطو۔ یہ ہیں کیا کہ حریف اپنی ملوں میں کتبہ اور۔ دنا، "خ" سے اس کی ملوں میں کتبہ کا ہیں۔ حریف کے دنا میں اس کے کا "ہجوم" ہی داغ ہیں کیا۔ دیا اس جبر ہی ہے اور شریعی اور صنفی کو "سرگم" ہوا، دنا نہیں۔ اہمال شہدیت کو مکر دینے کے ملاحظہ ہیں۔ وہ "نظامہ حریف" کے ملاحظہ ہیں، اس کے لئے کہ مراد اس کی اصلاحیت پر رد دیتا ہے! شہد اطو کا یہ خیال درست ہے کہ حریف کو سماج کا فرد سا دیتا ہے لیکن کیا اشتراکی سماج کا یہاں اس کی اصلاح کے (۱) ہر، ہے رجمی سے داری ماں ہے ۶ اہمال، "مرد سے بڑا"، "نظامہ ملی ٹھ" (۱۹۱۱) میں ملت کا فقہ حنفی کا سماج کا فرد کو جائزہ امتحانی کا جس ایک حریف، "مرد قرار دیا خالص" "اسرار حریف" (۱۹۱۵) میں مرد کا "فقہ حنفی" کا اور "حریف" (۱۹۱۸) میں ملت کے فقہ حنفی کو داغ کیا۔ اس میں مراد، بقت۔ "ماں، خوار" ہے اور دونوں میں "ہم" اپنی، "عالمی سرگم اور اس کی" ماں شریعی کے۔ اہمال کے اس ہی بھی ہے۔ "مرد سے حریف" اس مراد، حالت کے رشتہ کو "درمی رابطہ مرد و عورت" کے "مرد و عورت" ہی میں داغ کیا ہے۔ اس کا پہلا شعر ہے:

مرد و رابطہ عورت رقت است جہرہ اور اہمال از رقت است^{۱۲}

اگر شہد اطو اس کے معنی سے واقف ہے، تو اس کا مرد ہوگی اور نہیں ہے۔ اہمال کے فقہ حریف کو جمع مرد کے کر عمل سے لطف اٹھائے کی اس کرا شرف سے مراد ہے۔ اہمال، "اس" کہا ہے کہ کم سے میری ماں کی بے باقی۔ دیکھی میں اس کے باؤں کے بیٹے کسری کا تحت رکھا یا پہنا ہوں اور وہ لہو سے۔ "مرد کی دیک اور رنگ لطف کر تا ہے"۔^{۱۳}

فقہ حریف، "ماں میں شہد اطو نے لکھا ہے کہ اہمال کے "فہم دلی اشعار میں احمد کی طرح، "ہزاروں اشعار میں رگیتہ کی جگہ عادت نظر آتی ہے:

وہ سیکش ہوں، فہم دلی سے خود مغلزار بن باؤں

ہوائے ملی، خوار، ساقی، "ماں میں تک ہے

گوائے میکہ کی ساں بے یار و دیکہ۔ دلی کے چشمہ جیوں پہ توڑا ہے سوا!

روزِ صاب جب مو پیش ہر دستِ مال

آپ ہی شرمسار ہوا لہو کو ہی شرمسار کر^{۱۴}

یہاں شریعتی غزل کا ہے جس سے افسانہ دور رو کے نام شعبہ الحس سے کہ ہے۔ یہ شعر ۱۹۰۳ء کا ہے اور اس کے اسطر میں ڈونڈیاں چھوڑے غالب کے ایک شعر سے (راہ چہرہ سرو بخ) سے ملتیں کیے ہوئے) کی طرف توجہ دلائی ہے ۲۵۔ "اسرارِ حوی" کا "دہ تر حصہ ۱۹۱۳ء اور ۱۹۱۴ء میں لکھا گیا ۲۶۔ دوسرے شعر میں "یاری" کی مثال بیان ہوئی ہے جو اللہ کی صفات میں سے ایک صفت ہے اور بہترین صفات اللہ ہی کی ہیں۔ انہوں نے غزل اور غزل کا دستور صاف بتا دیا۔ دہائی سے اس شعر کا ہے ۲۷۔ آخری شعر "ابوابِ کمال" اور ۱۰۔ غزل ہے کہ تفسیر میں "فاکرے والا اللہ" ہے ۲۸۔ آخری شعر "سوی غلام" کی روشنی میں انہوں نے تفسیر اور "یاری" کا "پیرزور" دیا ہے ۲۹۔ اس سوال پر ہے کہ اس اشعار سے سرگیت "کسے" "نہ ہوگا"۔ ان تین منتخب "اشعار پر دوسرے غزلوں میں بھی تیس کیے جا سکتے ہیں۔ ڈاکٹر۔ ایم سہواری اور مشیمہ ان سے ایم لہنا بد بات انوں اور ماہرینِ انال نے نوٹ لکھ لئے ہیں، ان کے پیش نظر کیا جاسکتا ہے کہ ماہان و علم النفس اور انبال شناسی دونوں سے نا بلور ہیں۔

۲

علی ماس بلا لہوری کے علاوہ انبال کو روحانی فکر دیا ہے۔ انی اور کبری بہنوں سے تعلق (اس کا نام لکھو) آگے ۱۔ اس سے [دوسرے، انبال کو نا بلور ہی روحانی کہا ہے۔ لکھتے ہیں کہ "انسان کی زندگی کے حوالہ سے ہم تک پہنچے ہیں اس سے ہی ان امر کی تصدیق ہوئی ہے کہ وہ "علم و ادب" تھے اور زندگی کے علمی شعبوں سے گزرنے کے بعد وہ "ملاقات کی" میں رہا، دوسرے نے ۳۰۔ بلا لہوری سریر لکھے ہیں:

"نفسیات صبر کی رو سے قوت پسندی کی ہے، چارگی اور غمناک، اس لازماً موجود ہونا ہے۔ بلا سے میں بانی اور ۱۰ میں آرائی ملیوں اور سرور۔ علم بلیہ۔ جوتانی دائم المری ہے۔ اسی لیے انہوں نے قوت و صواب، ہتھیار، لہوری، ہر ہم آرائی کے معانی و معامات پیش کر کے ۱۱۔ اس میں لہوری کی تکیں کا سامان ہم بچا ہے۔ لارڈسٹر ٹرٹرس۔ شے۔ ۱۲۔ پیر لٹ کرنے ہوئے اس کی مثال شیکسپیئر کے ایک "نہرو کر دار کنگ" بیڑ سے دی ہے۔ کنگ بیڑ کو اس کی رنگ۔ ال بیلیوں نے گھر سے نکل باہر کیا تھا۔ کی، سپاہی اور اپنی بے چارگی کے نالغ احساس کے کنگ بیڑ کے وہی کو باؤں کر دیا اور وہ اونچی کی حالت میں بلا اٹھا۔ "میں وہ گھروں کا میں وہ گھر ڈھا! یہ بچے ہی ہیں مسلم کہ وہ کیا ہوگا۔ خوتا دیا کو دہشت زدہ کر دے گا"۔ احساس دے کر لارڈسٹر لکھتے ہیں: "یہ ہے جبرالطاس نشتے کا مادہ"۔ اصل میں قول جیلو عدا الکلم "زندگی کے کسی شعبے میں علی، آدمی ہو، ہے۔ امکان و تاثیرات۔ ان کی شخصیت ہر صفت کر رہا تھا" وہ صبر ہے۔ ایک کردہ۔ علم تک پہنچیں، ہنگ پر سم در ریٹے رہتے۔ (قول ماہرین انبال) وہ دھڑا۔ ۱۳۔

... نام کو گھر کے دلائل ہی میں دو ایک بکھر کر سا کرنے، اس کے علاوہ اس کی زندگی میں کامل نمود تھا ۳۱

ان تفصیلات سے بلا لہوری کے نزدیک "بہ کیفیت" واضح ہو جاتی ہے کہ وہ علمی اربطع ہونے کے باعث انبال اس متوجہ اور "صبر" سیاسی، اقتصادی، علم اور علمی مقصدوں کا کوئی واضح میں سے گزرنے سے ناظر ہے جو آج۔ بلا باب "الم کرد، پیش ہیں" ۳۲

علی ماس بلا لہوری کے "حیرت و حیرت" کے حوالے سے، علاوہ انبال کے روحانی ہونے کی بنیاد اس کی "سرم کرد" ہے، وہی ہر کی ہے۔ سیر انبال کی قوت پسندی کو آگے احباب صعب اور بے چارگی پر قول کیا ہے۔ "نیل مسمیٰ کے طور پر" انوال انبال کے "ہوا صطراب" (۱۹۰۸ء تا ۱۹۱۱ء) کو

میر تقی جی با ایک جوتک سا با لورپ ۔ مریے کو اور یا ۔ انبال کے آخری برسوں کو جب وہ بیمار تھے ۔ اسے انبال کی اتنی
 بزرگی دکھائی نہیں دیتی ۔ جاوید انبال کے ۱۰ سالات اس دور کے ہیں ۔ انبال بیمار تھے ۔ عورتوں بات نہ ہے کہ مطلقاً سب سے مریے کے
 ماوجود انبال ایک دم دار اور مریے تناس اسات تھے اور سزاوت کا دلی اور کا شکار تھا ۔ اس کا ماراٹہ رنگی و خبث اور اثر ۔
 (تعمیل بے علی کے انزال کے تحت بار ، چوکی ۔ ہے) (جاوید انبال کو رو مانی فلور دیکھ کی ، ملاپوری کی ماں کے ۱۰ سال ۔
 انبال کی قوت بھری کی تھیں ، اس کے پاؤں یا اس کے صفت و غیرہ کا مفروضہ ہی درست ہے ۔ انبال کی شکستہ کے کردار
 کنگ ایئر سے کئی مٹ بہت ہے ۔ اسوں کے مریے کہ کہ میں وہ سرگٹا اس وہ سرگٹا ۱۰ سالے ہی معلوم نہیں کہ وہ کیا ہوگا ۔ جو
 نام دینا کو دھشت رہ کر دے گا ۔ انبال کی بیٹے سے مٹ بہت ، درست ہے ۔ وہ نہ بیٹے کی طرح درلم المریے تھے اور نہ انہوں نے
 دھشت کی ظلم کی ۔ انبال اور اس کے ساتھ محنت اور احتیاط کی بغیر کرتے ہیں ۲۲ البتہ نفوذ منورل فی آزادی دست کر ۔ دلوں کو
 علامت مردہ کو رو رکھتے ہیں اور اس کے معنی و انتہائی قورور ، کہ دلوں جاد کی مرید ۔ دیکھتے ہیں ۔ ہمار کا مقلد درلم المریے جو ، ہے
 ہے ۔ جو منتہی مردہ سے بہ انشا کا حکم ہے ۔ تیار لورپ ۔ اس انبال کی محنت بہت اپنی تھی ۔ وہ کسی دانی بے باکی اور اب جہد ۔
 کا شکار ہیں تھے ۔ اس دور میں مارچ ۱۹۰۷ میں انبال نے ایک فرل کی ص میں اس کی بزرگی کے مشورہ کا دلوں کیا ۲۳ اس ماں کی طر
 قہ کی رلوں مالی تھی ۔ وہ دانی ہیں بلکہ تھی ، چارگی میں اس کا مشورہ اس کا وقت کو جہاد کرتے اور قوی سا بے کے حزنے کا اثر ۔ اس انبال
 کی انقلابی شاعری کا دانی اس کا صفت سے کوئی اتفاق نہیں ۔ انبال مرید ہیں تھے ۔ توجہ پر مریے دیکھتے اور دانی ۔ چارگی اور جہد ۔
 اس کا کار ہیں ہوتا ۔ یہ کتہ شکر پر خزا ۔ مول میں مریے ملاپوری کی سم سے ۲۴ تر ہے ۔

مسلمان عالم کا ایک شرا ۔ ۱۰ سالہ آج ہی انوال ۱۰ سال کی چہرہ دیتی ۔ ہے ۔ انبال نے اس کا سہریا مل جتی کہا ہے ۔ مریے کی ۔ دانی
 تربیت نیز مسلم عالم میں اسلامی مشاہدوں کا بیام ، اس کا اس کا اور اتحاد ۔ اس انبال سیاسی ، اقتصادی ، عمر اور علمی مریے کا اثر
 مل نہیں کرتے تو انبال کی مریے کے باٹے ملاپوری اس کی مریے میں سمیرے رقم کرتے ۔ مریے کی سلاوی ، انبال کو اشتہاریت کا مانی
 مراد ہے مریے کی کچھ مریے ہے ۔ انبال نے اشتہار کی ، عام کی ، ماری کی تہاں مریے ۱۹۱۳ میں مریے تھی ۲۵ بلکہ اشتہار کی مریے کی
 شکست و رفت سے کچھ عرصہ پہلے ملاپوری اس کی مریے و مریے کا بیام پھیلا کر ۔ ہے تھے ۲۶ اس شکست و مریے کا ، ہمارہ اپنی
 بزرگی میں ملاپوری نے مریے کا ، اور اشتہار کی مریے کا مل میں اس کی بزرگی میں اس کے مل بنا تھا

سلم مریے کا ۔ "انبال ایک شاعر" ۱۹۰۷ میں سالج ہوئی ۔ اسوں نے انبال کے مریے میں جاکس کر کا مریے ۔ مریے
 تیا ہے ۔ اس مریے میں وہ لکھتے ہیں کہ "انبال کا مریے مسئلہ نہ جوی ہے ، نہ مریے ، نہ مل ، نہ قوت و حرکت ، بلکہ اس سب کے مریے مریے
 ہے ۔۔۔ موت انبال کی مریے کا سب سے پہلا مسئلہ ہے ۔ ایک ایسا مسئلہ ہے جسے انبال کی بزرگی مریے میں نہیں کر سکتے ۔ جاوید کی مریے
 مریے کی مریے میں نہ کہا زیادہ تر مریے میں مسلم مریے کہ اس کا مریے کے مریے سے ہے ۔ مریے کی مریے انبال کا مریے
 جو مریے اور انبال اس سے لڑے کی مریے کرتے ہیں ۔ انبال کی مریے سے یہ مریے اس کی بزرگی شریعت کا مریے مریے ہے ۲۷

اسلام احمد کلپتہ ہیں کہ "میں نے اشعار کی شاعری کی مادہ موت کے مسئلہ کو غماز کیا۔۔۔ اس طرح کی بات یہ ہے کہ میری نفسی کا دلائل اور
چیز وہ ملاحظہ کیا گیا ہو کہ میری صحت اور یہ ہیں مابہ کہ اثر۔ مسئلہ ہیں تو میری صحت کا مسئلہ ہے جس کی اشعار کی شاعرانہ اور ادب کا اثر کو سمجھا
جاسکتا ہے۔" رقی اساتذہ اور میر کی صحت میرے ایک ایک درد کو دیا اور مجھے قلبی باتیں۔ چہرہ بیکہ خوشی ہوئی کہ پورا اشعار شاعر
کو سمجھنے کی کامیاب کوشش تو ہوئی ۱۹۰۸ء اسلام احمد دہلی کے جس کہ جس شاعر کا مرکزی مسئلے کا سامنا اپنی بے حد مشکل سے کیا اور مصرعوں کے
شاعری کی بناء شاعر کے کسی دانی CRISIS میں ہوئی ہے ۱۹۰۷ء اس صحت کو درست مل کر اشعار کی اشعار کی بناء اشعار کی بناء
تو وہ صحت کا مسئلہ ہیں بلکہ "اسلامی لفظ "اید" کا مسئلہ ہے۔" "خود، عشق، مل، قوت و حرکت"۔ سب ہی مسئلے کا حل ہیں

اصل کے اولین پختہ مفہوم رکھنے والے ماہرین تھے۔ ان کے اسلئے ستر میزوں، ماہرین عالم ہوتے۔ علاوہ، علمی شہ کا، تصویر کوئی
غریب سے واسطہ تھے۔ مالی، اشلی اور دوسرا لکھی جاتا۔ ہی عبید کا دیکھیں۔ ماری مول ہوا مال کو، دسویں اور دکانوں کے مال ہوا۔
مہول را۔ اس کی دسویں ترقی۔ اسلئے ماہرین میں چوٹی تک ستر میزوں کے ماہرین۔ اسلئے لکھی جاتا۔ ماہرین عالم ہوتا۔
ستر میز کی۔ اچھے وطن کے علاوہ اور ستر میں ہی ہر دوسرے ماہرین عالم کو ترقی دیں۔ ستر میز، چھب ان کے چوٹی اور تمام ان کے
تمام ستر کی اشعار، قوتوں کے تمام۔ ستر میز، اشلی، ماری، چوٹی، ماہرین ستر میز اسلئے تھا۔ ستر میز، ستر میز، ستر میز
نفسات دلوں کی ستر میز ماتی۔ فضل دلوں، علم اسلئے، ماہرین اور انشائیات ستر میز، ستر میز، ستر میز، ستر میز، ستر میز
کی ہیں ۸۱ اور ماہرین اشعار کے پختہ ہونے پر ہر پختہ۔ مال میں دسویں ستر میز۔ اشعار کا ان اشعار کے تعلق ماہرین عالم، ستر میز
کہ نہیں اور انہیں شہاب کاریات اسلئے ستر میز۔ فضل دلوں کے اشعار ستر میز کا ان کے ستر میز، ستر میز، ستر میز، ستر میز
اسلئے ناک ہے۔ حروف نے ایسا بار بار کیا ہے ۸۲

جوائے اور حوائی

۱. اردو شاعری میں رنگیت، صفحات ۱۳، ۲۹، ۳۰، ۳۲

۲. ایضاً، صفحات ۲۱۱ تا ۲۲۱

۳. کلیاتِ کاشفِ انبال، جلد اول، صفحہ ۱۷۴

۴۔۵. اردو شاعری میں رنگیت، صفحات ۳۷۹ تا ۳۸۲

۶۔۸. ایضاً، ۷۶۷، ۵۶۷، ۶۱۷

۹. شفا کتابِ سرور کے صفحہ ۵۴ پر لکھیں — ”کیرن ایل سی ایک اعلیٰ درجہ کا قافیہ پس ہے۔“

۱۰. اردو شاعری میں رنگیت، صفحہ ۶۳۵

۱۱۔۱۲. ایضاً، صفحات ۶۸۹ تا ۷۰۱، ۶۸۴

۱۳. ”دوق و شوق“ (بالِ جہول) میں لکھیں:

نیو نظریں ہیں تمام میرے گزشتہ روز و شب

مجھ کو خبر نہ تھی کہ ہے علمِ نیکل بے رطب!

اور ”حکمت طیر شیراستہ“ (باویر نام) میں لکھا ہے:

”علم بے عشق است از لطف و نیاں“ ”علم با عشق است از لاف و نیاں!“

۱۴۔۱۵. اردو شاعری میں رنگیت، صفحات ۷۶۱، ۷۶۲

۱۶. دیکھئے، اہترنی لکھا، انبال، صفحہ ۱۸۳

۱۷. طلوعِ شال ”سربِ کلیم“ کی نظم ”منوں شکستہ“ ”ملاحظہ فرمائیے اس کا آخری شعر یہ ہے

محریرِ کشکشِ زنجی ہے مردوں کی

اگر شکست نہیں ہے تو اور کیا ہے شکست!

۱۸۔۱۹. انبال کا نسیبانی ملاحظہ، سلیم اختر، صفحہ ۸۶

۲۰۔ اس کا کردار سے ہر شخص اپنے احوال کا ردِ دار ہے اور خیال سے کہ دریاں کا جانب خود ہی رہا ہو گا۔

۲۱. ”تعلیل کے لیے دیکھئے، ”حکمت بیتِ برابک“ لکھی ”مثنوی“ ملاحظہ، انبال، صفحات ۱۵۵ تا ۱۵۸

۲۲۔ یہی بات ”انگریز درستی“ کی نظم ”بوسہ درونِ صبر سے اسرارِ رکھ“ میں بھی ہے۔

۲۳. کلیاتِ انبال، ناری، صفحہ ۱۸۷

۲۴. بحوالہ ”انبال کا نسیبانی ملاحظہ“ صفحہ ۸۷، ”مثنوی“ اشعار کے لیے دیکھئے، کلیاتِ انبال، اردو، صفحات (الترتیب) ۱۰۳، ۱۰۵، ۲۹۹

۳۶. ملاطحت کیجئے ، علی عباس کی تعریف "تاریخ کا سطر"۔

۳۷. اقبال ایک شاعر ، بارودم ، صفحات ۲۸ ، ۳۱

۳۸. "معارف کتب" - مشمولہ "الاعلام" - لاہور ، جنوری ۱۹۸۲ء ، صفحہ ۳۷

۳۹. دہلی کے ضلع میں مہر صدیقی نے لکھا ہے "خال کسا" جس کا سرمد علی نے "کیا وقت اور شاعر شرق" میں اقبال پر

تأثر ہے اور ان کا تذکرہ دہلی کے مہر صدیقی نے کیا ہے۔ (۱) طرح کے سرواڑے دوسرا سرمد علی (۲) ہیں ان کی کئی جہاز لکھی

کا دہلیوں پرانی پیرایہ ہے۔ (۳) دیکھئے اقبال ایک شاعر - مشمولہ "انٹل" - اکتوبر ۱۹۷۹ء ، صفحہ ۱۱۰۸

۴۰. اقبال ایک شاعر ، بارودم ، صفحہ ۱۳۰

۴۱. سلیم احمد ، ۹ اپریل ۱۹۰۹ء (انٹل کے مطابق) "عبد کسا" انتہا س نکل گیا ہے : "تیرے لیے ابھی پارڈ کار ہے کہ میں ہی ہر گز۔"

یہ کہ کو بہت سے ایسے غیر ادیبوں نے اظہارِ شرم و شرم کیا ہے کہ "خود کوئی کامرہ آساں ہر جاگے" اور "سوائے ۱۹۵۹ء

کے دہلا باہر انتہا ہی : "لاشبہ ہر شمس کے لیے رنگی رنگ کے اندھار کا آگے سے ہی اچھے جہاں کی سرکنا مہر اور سر

ہوں"۔ سلیم احمد کو لکھ "مہر صدیقی کا تہذیب" انتہا ہی : "انٹل" - اکتوبر ۱۹۷۹ء ، صفحہ ۱۱۰۸

۴۲. اقبال ایک شاعر ، بارودم ، صفحہ ۱۳۲

۴۳. مہر صدیقی لکھتے ہیں : "سلیم کے احکامات یا استغاثات سے ۳۳ احکامات کاغذوں اور پورے دہلیوں (۱) "delicate"

کی لڑائی لگتی ہے۔" (۲) "انٹل" - اکتوبر ۱۹۷۹ء ، صفحہ ۲۷

۴۴. دیکھئے ، اورنگزیں ، بارودم ، صفحہ ۹۱

۴۵. تنہیل کے لیے دیکھئے ، مہر صدیقی ، بارودم ، صفحہ ۲۰۷

۴۶۔۴۷. "الاعلام" - جنوری ۱۹۸۲ء ، صفحات ۳۰-۳۱ ، ۳۲-۳۳

۴۸۔۴۹. اقبال ایک شاعر ، بارودم ، صفحہ ۱۳۸

۵۰. ان عباس کے ضمن میں کچھ اشارے درج ذیل ہیں :

روئے اب دل بھول کر آئے دہلا باہر ۵۰۰ ملین ایتھ تھریپ ہاری کا سطر (۱) - اقبال ، بارودم ، ۱۳۳

۵۱. اسلام بھی رہا ہے یونہی رفعت ہوا

۵۲. سماں سے اس پر آرازی اٹھا ، سر لگ گیا (۱) - اقبال ، بارودم ، ۱۵۲

اب نوا چلا ہے مجلس ہوا مہم تیرا !

۵۳. بے مل تیرا ترنم ، نغمہ بے موسم تیرا (۱) - مہر صدیقی ، ۸۵

روئے اب دل بھول کر آئے دہلا باہر

۵۴. کاروں کے دل سے احاسیہ زیاں جا کا رہا (۱) - مہر صدیقی ، ۱۸۷

ارشادِ شہدِ حادثہ کا مائتائی بھی جو انتہا مردم کی آئینہ دیواری میں دیکھ (کلیاتِ اشعار اردو، ص ۲۳، ۲۴)

مکتبِ مغرب سے ملت کی یہ کیفیت ہوئی

فلزے کھڑے جس طرح سرے کو کر دیا ہے مار (کلیاتِ اشعار اردو، ص ۲۳، ۲۴)

۵۱۔ مرقعہ ۱۹۰۷ء میں لکھی گئی نزل کے یہ شعر قابلِ قریب ہیں:

سفید سربِ جل پائے کا نالہ مورِ باتوں کا

ہزار وجوں کی ہر کنکش، مگر دردِ دیا سے پار چکا

میں ملتِ حب میں لے کے نکلوں گا اپنے درازِ خاروں کو

شرارتوں پر آہِ میو، غنیمتِ مویشی بار چکا

۵۲۔ ”نکوہ“ میں اشعارِ انشائیہ کہتے ہیں کہ ”میں، سارے، اور ساری ہے، اور ہی ہے“ ”اے“ ”مراڑوں پر یہ جو نیم نصب کیا سی“ ”اور“ ”نکوہ“

”اشرافہ کو روایتی فعل۔ را“ اور ”انشائی“ سے ”مراڑوں پر یہ جو نیم نصب کیا سی“ اور ”نکوہ“

اے خوش ہیں روزِ کر آئی و بصرِ ناز آئی

بے جا باند سونے مثلِ ما باز آئی!

”انشائیہ سے دستِ سرِ ما ہی ہیں کہ“ ”اے“ ”مراڑوں کو میری روایتی اور امری دے“ ”اور ایک طرح“

”مکتب میں انتہا مردم کی آئینہ دیواری میں دیکھ“ ”مراڑوں پر یہ جو نیم نصب کیا سی“

”جوابِ نکوہ“ میں ”انشائیہ کی را“ سے ”مراڑوں کو“ ”اے“ ”مراڑوں پر یہ جو نیم نصب کیا سی“

آج بھی چرخِ بزمِ عالم کا لالہ پیرا

ایک کرسی ہے الٹا پر مکتب کا پیرا

”انشائیہ کو ابھر دیا ہے“ ”اے“ ”مکتب میں انتہا مردم کی آئینہ دیواری میں دیکھ“ ”مراڑوں پر یہ جو نیم نصب کیا سی“

کشتیِ حق کا زانے میں سہارا تو ہے

مصرِ نوادہ ہے، دھڑکا سا شاد تو ہے

موتِ عشق سے ہر دم کو ادا کر دے

دہر میں ہم قمر ہے اباؤ کر دے

کی قمر سے دنا تو نے قمرِ نیر ہے

یہ جاں چیز ہے کیا کونسا و تلم خیر ہے

”نکوہ“ میں ”نکوہ“ کا بیان واضح غیاں ہے۔ ”نکوہ“ کا بیان واضح غیاں ہے۔ ”نکوہ“ کا بیان واضح غیاں ہے۔

”نکوہ“ کا بیان واضح غیاں ہے۔ ”نکوہ“ کا بیان واضح غیاں ہے۔ ”نکوہ“ کا بیان واضح غیاں ہے۔

کہ انہی اہل علیہ سے شادی کے خواہش کرتے تھے۔ کیا شادی اور اس طرح کی شادی سے؟ ضرور طلب است ہے کہ انہی اہل علیہ سے شادی کرے

راہنہ ہونے کو ہفت لاکھ روپے کے جھیر۔ بیخ بانی؟

۵۸-۵۹. انہی اہل علیہ کے حالات، صفات ۲۲، ۲۳، ۲۴

۶۰-۶۱. ایضاً، صفات ۲۸، ۳۰۔ سلیم اختر قلم کرنے ہیں کہ ذکر کرنی (حالیہ، انہی، اپنا معلوم) انہی اہل علیہ میں مطلقاً سے ملاشی کرے،

سٹی لاہور میں۔ بنا جو ان مطلقاً سے یہ ثابت ہے کہ انہی اہل علیہ، مطلقاً سے "سری طرح" متاثر ہے۔ سلیم اختر

۷۱. ایضاً، صفات ۳۳، ۳۴۔ مطلقاً سے یہ ثابت ہے کہ انہی اہل علیہ کے لیے اہل علیہ کے اپنے اشعار انہی نہیں مل سکے

۶۱. ایضاً، صفات ۳۳، ۳۴۔ مطلقاً سے یہ ثابت ہے کہ انہی اہل علیہ کے لیے اہل علیہ کے اپنے اشعار انہی نہیں مل سکے

۶۲. ایضاً، صفات ۳۳، ۳۴، ۳۵۔ "یہاں بکثرت اسے ہفت ہزار" "تھا" "پالا" "لایا" "اللہ کی ترغیب ہے۔ سلیم اختر لاہور

۷۲. ایضاً، صفات ۳۳، ۳۴، ۳۵۔ "یہاں بکثرت اسے ہفت ہزار" "تھا" "پالا" "لایا" "اللہ کی ترغیب ہے۔ سلیم اختر لاہور

۶۳. ایضاً، صفات ۳۳، ۳۴، ۳۵۔ "یہاں بکثرت اسے ہفت ہزار" "تھا" "پالا" "لایا" "اللہ کی ترغیب ہے۔ سلیم اختر لاہور

۷۳. ایضاً، صفات ۳۳، ۳۴، ۳۵۔ "یہاں بکثرت اسے ہفت ہزار" "تھا" "پالا" "لایا" "اللہ کی ترغیب ہے۔ سلیم اختر لاہور

۷۴. ایضاً، صفات ۳۳، ۳۴، ۳۵۔ "یہاں بکثرت اسے ہفت ہزار" "تھا" "پالا" "لایا" "اللہ کی ترغیب ہے۔ سلیم اختر لاہور

۷۴. ایضاً، صفات ۳۳، ۳۴، ۳۵۔ "یہاں بکثرت اسے ہفت ہزار" "تھا" "پالا" "لایا" "اللہ کی ترغیب ہے۔ سلیم اختر لاہور

۷۵. ایضاً، صفات ۳۳، ۳۴، ۳۵۔ "یہاں بکثرت اسے ہفت ہزار" "تھا" "پالا" "لایا" "اللہ کی ترغیب ہے۔ سلیم اختر لاہور

۷۶. ایضاً، صفات ۳۳، ۳۴، ۳۵۔ "یہاں بکثرت اسے ہفت ہزار" "تھا" "پالا" "لایا" "اللہ کی ترغیب ہے۔ سلیم اختر لاہور

۷۷. ایضاً، صفات ۳۳، ۳۴، ۳۵۔ "یہاں بکثرت اسے ہفت ہزار" "تھا" "پالا" "لایا" "اللہ کی ترغیب ہے۔ سلیم اختر لاہور

۷۸. ایضاً، صفات ۳۳، ۳۴، ۳۵۔ "یہاں بکثرت اسے ہفت ہزار" "تھا" "پالا" "لایا" "اللہ کی ترغیب ہے۔ سلیم اختر لاہور

۷۹. ایضاً، صفات ۳۳، ۳۴، ۳۵۔ "یہاں بکثرت اسے ہفت ہزار" "تھا" "پالا" "لایا" "اللہ کی ترغیب ہے۔ سلیم اختر لاہور

۸۰. ایضاً، صفات ۳۳، ۳۴، ۳۵۔ "یہاں بکثرت اسے ہفت ہزار" "تھا" "پالا" "لایا" "اللہ کی ترغیب ہے۔ سلیم اختر لاہور

۸۱. ایضاً، صفات ۳۳، ۳۴، ۳۵۔ "یہاں بکثرت اسے ہفت ہزار" "تھا" "پالا" "لایا" "اللہ کی ترغیب ہے۔ سلیم اختر لاہور

۸۲. ایضاً، صفات ۳۳، ۳۴، ۳۵۔ "یہاں بکثرت اسے ہفت ہزار" "تھا" "پالا" "لایا" "اللہ کی ترغیب ہے۔ سلیم اختر لاہور

۸۳. ایضاً، صفات ۳۳، ۳۴، ۳۵۔ "یہاں بکثرت اسے ہفت ہزار" "تھا" "پالا" "لایا" "اللہ کی ترغیب ہے۔ سلیم اختر لاہور

۸۴. ایضاً، صفات ۳۳، ۳۴، ۳۵۔ "یہاں بکثرت اسے ہفت ہزار" "تھا" "پالا" "لایا" "اللہ کی ترغیب ہے۔ سلیم اختر لاہور

۸۵. ایضاً، صفات ۳۳، ۳۴، ۳۵۔ "یہاں بکثرت اسے ہفت ہزار" "تھا" "پالا" "لایا" "اللہ کی ترغیب ہے۔ سلیم اختر لاہور

۸۶. ایضاً، صفات ۳۳، ۳۴، ۳۵۔ "یہاں بکثرت اسے ہفت ہزار" "تھا" "پالا" "لایا" "اللہ کی ترغیب ہے۔ سلیم اختر لاہور

۸۷. ایضاً، صفات ۳۳، ۳۴، ۳۵۔ "یہاں بکثرت اسے ہفت ہزار" "تھا" "پالا" "لایا" "اللہ کی ترغیب ہے۔ سلیم اختر لاہور

۱۵ ماری ٹرٹی

انٹل کی ماری ٹرٹی ہر اشعار کر، والوں میں سمنٹریں اور سمنڈر دانشور ماں ہیں۔ ایک سرکاری کتب خانہ، انٹل کتب خانہ، سمنٹریں میں شامل ہے۔ سمنٹریں سے، جن کی سرکاری نے اپنی کتاب (Musa Perwagana) میں اور راجہ راجہ نے اپنے ایک قلمی "انٹل اور ان کا پتہ" میں انٹل کی ماری ٹرٹی کو ہر سمنٹریں میں لکھا ہے۔ سرکاری کی رائے ہے کہ "ایسے اشعار ماری میں شاعر کا خود اپنی نہیں ہیں، سوائے مختلف اور ہر طرح کے اور کچھ نہیں ہو سکتا"۔ راجہ راجہ نے لکھا ہے کہ انٹل نے ایک وسیع علاقے کے شعروں سے بھی ہم کا ہر ایک خاص میں اساتذہ اور اساتذہ اور وسطی اور شاہی ہیں، جہاں وہ سوال پوچھتے تھے۔ ماری، نظم و نسق اور فصاحت کے راجہ تھے۔ انٹل غالباً اس طرح نہیں ہیں جیسے کہ بہ زبان ابھی وہی سرائی سرائی، وہی ہے حالانکہ اب نہیں تھا۔ انٹل، ماری میں یہ سمجھ کر لکھتے ہیں کہ ان کے ذریعے انہیں اب بھی وسیع و عریض علاقوں تک رسائی ہو جائے گی۔

ڈاکٹر سید سید علی، جو ایک باغی انٹل کی ماری ٹرٹی اور ماری شاعری کی خود راجہ ہر اشعار سے لے کر لکھا ہے۔ دوسرے ہر اشعار میں لے کر انہیں کے اشعار میں لکھا ہے۔ ہر اشعار میں لکھا ہے کہ ماری میں راجہ سر شاعری کے راجہ ہیں۔ حضرت جلال الدین کو لکھا ہے کہ ہر اشعار میں لکھا ہے کہ ماری میں راجہ سر شاعری کے راجہ ہیں۔ انٹل، ماری میں لکھا ہے کہ ماری میں راجہ سر شاعری کے راجہ ہیں۔ انٹل، ماری میں لکھا ہے کہ ماری میں راجہ سر شاعری کے راجہ ہیں۔

سنا کی رائے ہے کہ انٹل سرائی میں انٹل کی ماری ٹرٹی میں لکھا ہے کہ ماری میں راجہ سر شاعری کے راجہ ہیں۔ انٹل، ماری میں لکھا ہے کہ ماری میں راجہ سر شاعری کے راجہ ہیں۔ انٹل، ماری میں لکھا ہے کہ ماری میں راجہ سر شاعری کے راجہ ہیں۔ انٹل، ماری میں لکھا ہے کہ ماری میں راجہ سر شاعری کے راجہ ہیں۔

ڈاکٹر سید سید علی، جو ایک باغی انٹل کی ماری ٹرٹی اور ماری شاعری کی خود راجہ ہر اشعار سے لے کر لکھا ہے۔ دوسرے ہر اشعار میں لکھا ہے کہ ماری میں راجہ سر شاعری کے راجہ ہیں۔ انٹل، ماری میں لکھا ہے کہ ماری میں راجہ سر شاعری کے راجہ ہیں۔ انٹل، ماری میں لکھا ہے کہ ماری میں راجہ سر شاعری کے راجہ ہیں۔ انٹل، ماری میں لکھا ہے کہ ماری میں راجہ سر شاعری کے راجہ ہیں۔

حاصل ہے مگر ان صفت کی سرمدی - ۱۔ اقبال کا نام - ڈاکٹر فخر اسحاق ، ای کٹر - Modern Persian Poetry
 میں اقبال کا کوئی ذکر نہیں کیا جگہ عام پڑھنے والوں کو حیران نہیں کیا ہے

۲

اقبال کی ماری کوئی ہر ڈاکٹر سنہا کے مشرما - کا نام لینے سے پہلے کہ خالی اشعار کا ذکر فرمائی ہو جائے ۔ سرمدی -
 سہا کی کتاب کے پیش لفظ میں لکھا ہے کہ ہم ڈاکٹر سہا کی ماری رنگ کے علی دھرم کا ، فخری ماری رنگ ، سہا کی ماری رنگ ،
 سہا کے ہر ڈاکٹر سنہا کی ماری رنگ کے علی دھرم کا ، فخری ماری رنگ ، سہا کی ماری رنگ ، سہا کی ماری رنگ ،
 ہر ماری رنگ کے علی دھرم کا ، فخری ماری رنگ ، سہا کی ماری رنگ ، سہا کی ماری رنگ ، سہا کی ماری رنگ ،

” یارنگ ، ہر ماری رنگ کے علی دھرم کا ، فخری ماری رنگ ، سہا کی ماری رنگ ، سہا کی ماری رنگ ، سہا کی ماری رنگ ،
 دیا ہے کہ سہا کی ماری رنگ کے علی دھرم کا ، فخری ماری رنگ ، سہا کی ماری رنگ ، سہا کی ماری رنگ ، سہا کی ماری رنگ ،

ڈاکٹر سنہا نے ماری رنگ کے علی دھرم کا ، فخری ماری رنگ ، سہا کی ماری رنگ ، سہا کی ماری رنگ ، سہا کی ماری رنگ ،
 ماری رنگ کے علی دھرم کا ، فخری ماری رنگ ، سہا کی ماری رنگ ، سہا کی ماری رنگ ، سہا کی ماری رنگ ،
 کے علی دھرم کا ، فخری ماری رنگ ، سہا کی ماری رنگ ، سہا کی ماری رنگ ، سہا کی ماری رنگ ،
 نام ، سہا کی ماری رنگ کے علی دھرم کا ، فخری ماری رنگ ، سہا کی ماری رنگ ، سہا کی ماری رنگ ،
 دھرم کے علی دھرم کا ، فخری ماری رنگ ، سہا کی ماری رنگ ، سہا کی ماری رنگ ، سہا کی ماری رنگ ،
 پہلے کی ” نام اقبال ، سہا کی ماری رنگ کے علی دھرم کا ، فخری ماری رنگ ، سہا کی ماری رنگ ، سہا کی ماری رنگ ،
 شامی صحت ، فخری ماری رنگ کے علی دھرم کا ، فخری ماری رنگ ، سہا کی ماری رنگ ، سہا کی ماری رنگ ،

اقبال کی ماری رنگ کے علی دھرم کا ، فخری ماری رنگ ، سہا کی ماری رنگ ، سہا کی ماری رنگ ، سہا کی ماری رنگ ،
 کے مطابق اقبال کو شامی صحت چھائی میں سہا کی ماری رنگ کے علی دھرم کا ، فخری ماری رنگ ، سہا کی ماری رنگ ،
 اسلوب اور فکر و دل کے امتیاز سے بہترین شامی صحت کے علی دھرم کا ، فخری ماری رنگ ، سہا کی ماری رنگ ، سہا کی ماری رنگ ،
 نے ، ایک گفتگو کے دوران ، شامی صحت کے علی دھرم کا ، فخری ماری رنگ ، سہا کی ماری رنگ ، سہا کی ماری رنگ ،

” میں ہیں ماری رنگ کے علی دھرم کا ، فخری ماری رنگ ، سہا کی ماری رنگ ، سہا کی ماری رنگ ، سہا کی ماری رنگ ،
 عقیدہ تو یہ ہے کہ ماری رنگ کے علی دھرم کا ، فخری ماری رنگ ، سہا کی ماری رنگ ، سہا کی ماری رنگ ،
 کیا جاسکتا ہے ۔ اصل چیز تو خیال ہے ۔“

شور سے اقبال کا دھرم کا ، فخری ماری رنگ کے علی دھرم کا ، فخری ماری رنگ ، سہا کی ماری رنگ ، سہا کی ماری رنگ ،
 جلیغ ہی گیا ۔ ماری رنگ کے علی دھرم کا ، فخری ماری رنگ ، سہا کی ماری رنگ ، سہا کی ماری رنگ ،
 ماری رنگ کے علی دھرم کا ، فخری ماری رنگ ، سہا کی ماری رنگ ، سہا کی ماری رنگ ، سہا کی ماری رنگ ،

۱۱۔ کی تاریخ میں سرکے والے سرسبز اور بہت زیادہ ہیں یہی کسی کی ہی نشان دہی ہیں کی
تا کہ، خردی سے شکر کے میں ان کے علاوہ اس کا حامل ہے^{۱۶}

[illegible][illegible]

۱۳۰۰، ۱۹ - نثر سحرآمیز / Iqbal The Poet and His Message.

۳. اقبال کی شاعری، صفحہ ۲۰۶

۹۶. معاصیہ شریعت، ۱۴۴۲ھ

۵. دیکے، *The Sword and the Sceptre*، مرتبہ، رفعت حسن، صفحہ ۲۹۱

۱. دیکھیے، "ادبیات مسرورہ" کے حوالے کے تحت "مرہ" کلمہ کی معلومات

۷۔ مصنفہ الجبل، مرتبہ یونس باجوہ، صفحہ ۳۷

۸. مقام اہل کلمہ الحسرت قابل توبہ ہے :

حادثہ وہ جراثیمی ہیرڈنگ ایکس ہے

۴۰ سال کا عمر ۱۱ قسم ، ایک میں ہے (طبائستہ سال، ص ۲۵۶)

۹. دیکھیے، کبیرا درمائی، ۷۰ ص ۱۰۰، "میرا مگر کہہ دوں میں اہل کی مسرت" "نہاں اہل" ۲۰، "امال" ۱۰۱، "سور" ۸۸۱۴

١٠. أيضاً : صفحات ٧٩ - ٨٠

۱۱. "انفال ایڑوں میں" مشورہ: انفال: ۱۰۱: "مہر نہ بیتر الہرسان" صفحات ۱۰۵ تا ۱۰۸

۴. ریجیو، اجال، ۸۶، مرتبه فائز و میر شریف، صفحات ۲۰۹-۲۸۵

۱۳۔ اہل کی ساری ساری فریاد و آواز "مولا" اہل کی آواز " ص ۱۸۵

۱۲ ڈاکٹر علی شریفی کی انٹل بریکنگ می ایک کہ - کا نام "سچ و سچ" ہے

۱۶-۱۷. آیتال: مشرق کا بغیر ستارہ ، ص ۵۵ ، ۵۶

۱۷ اقبال سترسیاہ، سرری کی سڑک پر، ۱۰ دسمبر ۱۹۰۸ء

۱۸. مقابلہ شریعہ ، ۱۴۴۵ھ ۹۵

۱۶۔ اقبال نے نوعِ انسانی سے !علومِ ادب سے !مجموعہ !طوائف کا ہے، ایک سے صاف ظاہر ہے کہ وہ اپنے زمانہ کے ادیب ہیں

کے دست کو ضروری جہاں کرتے تھے۔^{۱۰} اسرارِ خدائی کی سس کنس کے وقت وہ اپنے چٹا کلوں پر لپیٹ کر چلے آئے۔

جانتے تھے۔ انتہائی شہرہ آفاق اور سب سے اہم ترین کاموں کے لیے اس سال نے یہ دلچسپ رازوں کا کھانا کھانے والوں کو کہا کہ ان کے گھر میں جو کچھ ہے،

حیدر علی نے اپنے لئے نو مہمراہ رکھ کر کہا کہ تم میرا کیا کرنا چاہو؟ اگر تم میرے

یہاں کو محکمہ طور پر جسٹس اور اسے اپنی طرح اس طرح کے معلوم کیے۔ (محکمہ، وزیر کا دفتر، ۲، ۱۱۹، سرسبز، شمال، ۱۹۹۷ء)

۲۰. انبال کمال، صفحہ ۱۳۲

۲۱. کلیاتِ عاتقِ انبال، جلد اول، صفحہ ۲۲۳

۲۲. اصل نازی افسانہ صبیحہ ذیل پر:

مردمِ ہندو در غمِ دولتِ عکراست طرزِ گفتارِ دیوینہ تر است

نکرمین از جلوہ اش سحر گشت قائم من شایع نقلِ لور گشت

[کتابِ انبال نازی، ص ۱۵۵ - ۱۵۶] (باری اور رسد، ادیب) در غمِ دولتِ عکراست

۲۳. دیکھے، مکتوب نام، علامہ شبلی، حواشی، ص ۲۷۲، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳

۲۴. سفرنامہ انبال، کمر سرد ماروٹی، ص ۸۹

۲۵. انبال کی شخصیت اور شاعری، صفحہ ۴۵

یہ سن اتفاق ہے کہ ماہ میرزا کے بھر اصل کے درخیزی کوئے، بل منزل اور فرس کلیم

اور اصل حائر کے دقہ اردو سبب یہ شعری راز اور روشن دیا کے لیے، باعثِ اطمینان ہوا چاہیے

۲۶. دیکھیے، The Audent Pilgrimage، صفحات ۴۳-۴۴

۲۷. دیکھیے، The Audent Pilgrimage، The Poet and His Message، ص ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳

۱. قیصران

نگری اساس اور بنیادی حیثیت پر اعتراضات

تیسرا باب : نثری اسناد اور بنیادی حیثیت پر اعتراضات

صفحہ

۱۔ کیا نثر اقبال مستعار ہے ؟ - - - - - ۲۵۶

۲۔ نثری نثر اور اقبال - - - - - ۲۵۶

۳۔ پہلی نثر اور اقبال - - - - - ۳۰۲

۴۔ مسلم نثر اور اقبال - - - - - ۳۰۸

۵۔ کیا اقبال کے اس تضاد ہے ؟ - - - - - ۳۲۲

۶۔ نثر اقبال غرور یا آئینہ ؟ - - - - - ۳۲۵

۷۔ کیا اقبال جگہ کے مافی اور اسلمی یا شمس ہیں ؟ - - - - - ۳۶۷

۸۔ کیا اقبال نراست پرست اور رجعت پسند ہیں ؟ - - - - - ۳۷۶

۹۔ کیا اقبال اعترافی ہیں ؟ - - - - - ۳۹۲

۱۰۔ کیا اقبال فرد دشمن اور مخالفِ علم ہیں ؟ - - - - - ۴۱۸

۱۱۔ کیا اقبال کی ذاتِ شاعرانہ اور نصرتِ اثنی عشریہ ہے ؟ - - - - - ۴۳۰

۱۲۔ اقبال مرث شاعر یا مفکر بھی ؟ - - - - - ۴۴۵

۱۳۔ صرف شاعر ہی یا کچھ اور بھی ؟ - - - - - ۴۴۸

ذکر کس نے ہے، سچے میں اول ایک جماعتی رات شامل کی جا، جس میں اہل، متعلقہ ان کے ذکر میں،
ذکر ہے۔ یہ بیان میں بیٹھے لاکھوں ہی طرح آیا ہے؛

مثال کے سرریک بیٹے لافور اسکے اتحاد اور ایسی یقین دہانی پر ہو گیا۔ ان کے وجود میں وہ مفرد لگا کر ہو رہا ہے۔
جو ہے۔ یہ مثالیں ان کے لیے ہی موجود ہیں۔ ۱۹۶۰ء میں The Quaker کے شائع ہونے پر ان کے لیے ان کے لیے
ان کے ذہن پر مثال اور بیٹے لافور کے لیے ان کے لیے ان کے لیے ان کے لیے ان کے لیے ان کے لیے ان کے لیے ان کے لیے

یہی غرض ہے سرگلس سے وہی اسل کے ارے میں، ہذا مال کا، حاجی اس مال کا ہے جس کے آفریں اقبال کے لئے، اور اشرافیت پر غرور کی ہے۔ چنانچہ ہذا مال کے دو تہے جو وہ سرگلس میں رکھائی دے رہی،

[illegible][illegible]

”ہمارے اعلیٰ نیاں یا مٹھ لطیف کا ایک خاص حصہ ایک دوسرا ہے، اور اس حصے کو ٹری شریٹ اور پورے ایک ایک کے ساتھ دیا

رہے کہ خال کے پاس اب کچھ نہیں۔ وہ تو کچھ کہہ رہے ہیں، "دوسروں کے جہاد و مہم کی تمہاری نقل ہے"

حرفِ جامع آادی نے گھراٹال کر مستعار اس کے یہ "پاپس ڈپٹ" کا سہارا لیا۔ اس کا مان ہے کہ "عالمی صاحب نے کیا۔" رافیل کی سیرک رات کو باکرہ لڑچا، انال کیسے شامرویں ہاں چٹ نکھ، میں ان کو آدھا شاعر مانتا ہوں، ایک بے کردہ دوسروں، اس کی ترانہ سرنے ہیں اور ان کی دفن لڑی "ا" اور چھی ہے۔ "حرف" نے یہ بھی لکھا ہے کہ "انال نے بیٹے کے قانون النثر کو سرمد اسلام سر کے شاتجین پنے بدیا۔"

انال کی بھی انکس ہر اعتراضات کا فلسفہ دلیل اور شروع ہے۔ سہ ماہی ۱۹۳۷ء میں لکھا تھا کہ "انال فلسفہ قوی کا محور ہے اور قوی کیل کر ریل کا متغیر سمجھا ہے۔ یہ ایک گلابا فلسفہ نہیں ہے بلکہ اس سے پہلے کئی فلسفیوں نے ایک قوی کی یکجہلی کی تسلیم کی ہے۔ چٹس کی سہ ماہی سرترجی جو ہے "ا" سر میں سرور، صفی کے ایک مرتبہ کا اظہار نامہ "قوی کی سیاد میں" کے لیے اور ہیٹل کی دولت پر ہے "وہ انال اسانی فلسفہ اور روایت سے تریب پہلی .. انال کا لے، مرک، کارٹل مریدو سے گھر کر ہیٹل، شے اور سرگس تک۔ پچھٹے۔ "میں خود"۔ انال کے ڈارون، مارکس اور لیش سے بھی مستعار لے اور انٹر ۱۲ ہے معروض تعورات کے لے بچے میں ڈھالنے کی کوشش کی۔"

جیل باجی رقم ملتا رہی:

"آخری دور میں انال فلسفے کے بجائے سرگس کی طرف زیادہ مائل تھے۔ سرگس کے فلسفہ زمان و مکان، فلسفہ انال اور دھرمیت، ہر گھبرا اٹھ ڈالا گیا۔ سرگس فلسفے کے متعلق میں کم جانی اور زیادہ جانی ہے اور یہ حرف اور سراسیمسی دم کے مزاج کا رو ہے۔ بڑس کی وجہایت ہرتی میں انال کو روایت نظر آتی۔ یہی وہ مقام ہے جہاں سے وہ فلسفے سے احکام کردہ نظر قوی اور بڑسیت میں سرگس کے نظریہ شخصیت و روایت کا سہر لگانے کی کوشش کرتے ہیں اور آدھوت تک۔ اس کا کہہ کر"

میں جبر سہ کرنے میں لایاب نہیں ہرتے۔"

جی ماں جلاہوری کے اعتراضات کا۔ فلسفہ دھار ہے اس میں سے زیادہ اہم مسئلہ۔ دلیل ہیں۔

"دھار، جلال الدین رومی کے مرد پیر، ارتقا اور عشق کے تعورات اس کی لہر لہول الیات سے متاثر ہرتے ہیں انہی ماہر فلسفہ کے مینائی اور ماسوا لطیفاتی اسرار سے ملتی دیا سکھ۔ سپرہ دستی ہے۔ غالباً انال بڑس، "دھار" کی جبر و جبر کی خوشہ چینی کا اعتراض سراسر قیام و مدار کے لیے سبکی لا اوت تہتھے تھے اس لیے اس نظریات کو رومی سے سوسہ کرنے پر جبر و سوسہ کا اقتدار قرار دیا ہے۔ ... انہوں نے سرگس سے بطور ناگ اور آدھوت کا ہے۔ ایک کی ایک وجہ قریہ ہے کہ سرگس ہی ایک قوی ہے اور ان کا نظریہ اور فلسفہ تعلیمی وحدت اور ہی کی مولی جوتی جودت ہے جس سے انال عربی ماوس تھے ... انال کا مسق رگس کی حسی جات کی صوانے مرگشت ہے ... انال کا نظریہ قوی نہ تمام وکال ملنے سے ماخوذ ہے۔ ... اس کے لیے میں انال کا سوسہ تمام وکال سرگس سے ماخوذ ہے۔"

فیو سیم اپنی قوم "انال ہارے نعیم شاعر کے پہلے، ... میں لکھتے ہیں کہ انال ہے، یہ سلسل قوی کی تشکیل میں سرگس کے فلسفی ارتقا (Creative Evolution) کے نظریہ سے انکسپ مارے کیا۔ میں Elam Vital کا بھی ایک حصہ موجود ہے۔ چٹل سے ہی۔ لہذا مانر

ہونے کو اس کا فلسفہ مریائی فکر کا سرچشمہ ہے۔ کاسٹ کے Pure Reason میں مقادیر ناما اثر ہے۔ سرگس کے تعلیمی ارتقا سلسل کو

[illegible][illegible]

جبرائیل امثال کے ساتھ خودی کو مضاف بنا کر ان کے آئینہ اور نقوشِ مردِ کامل کو کاروائی کے سپرد کر دئے، ان کے لئے
 فوق البشر اور گیتے کے ارض کا ماحول بنائے ہیں۔ ان کے خیال میں ان سب کو کلمہ بوجھا ہے۔ مردِ کامل سنا ہے کہ امثال کے سر پر کلمہ طیب
 ایک ولایت کو ہی مردِ مومن سنا ہے کہ وہ شریف کلمہ داغ کیا، ان کے دل کی پہاڑیوں میں اتر رہے تھے۔ علی بن ابی طالب (ع) نے ان کو انزال
 لا تعزیر خودی، نظامِ دیکال منٹے سے ماحول دیا ہے۔ یہ نیر نے رنی رہ کر۔ معائنہ کے خلاف ہے بلکہ ان میں سے دو میں ماحول آزاد کر رہی، ان
 میں سے ایک ہے۔ میں، پھر ماحول ہے۔ انزال سے انزالِ کامل کے معانی نقوش اور شے کے نون النسر کو ملو کر دیا، مالا کہ وہ ان میں سے دو
 ایک دوسرے کی بھول صہ ہیں۔ زمین کے الفاظ میں انزال سے منٹے کے ماحول، النسر کو۔ مردِ کامل کے لئے شے ہیں، یہ ان کے لئے ہے۔
 اعتراں ہے حوالہ انزال پر ماسٹر کیا تھا اور جسے مکرہ روزی معذور سمجھتے تھے۔ ان کے لئے ماحول کیے گئے۔ ان کے لئے انزال کے
 تصور مردِ مومن کو شے کے نون النسر کے تصور سے ماحول قرار دے والے ہیں۔ ان کے لئے ماحول قرار دے والے ہیں۔ ان کے لئے ماحول قرار دے والے ہیں۔ ان کے لئے ماحول قرار دے والے ہیں۔
 ان کے لئے ماحول قرار دے والے ہیں۔ ان کے لئے ماحول قرار دے والے ہیں۔ ان کے لئے ماحول قرار دے والے ہیں۔ ان کے لئے ماحول قرار دے والے ہیں۔
 ان کے لئے ماحول قرار دے والے ہیں۔ ان کے لئے ماحول قرار دے والے ہیں۔ ان کے لئے ماحول قرار دے والے ہیں۔ ان کے لئے ماحول قرار دے والے ہیں۔

میری سزا دی جائے اور جتنی اور جہاں کا حق کیا جائے۔ اے دل کمر نشینی ماہی سرحد ریزہ موت میں طاعون اسرار۔ کا ہاتھ نہ کھانا ہے

۵

علمی اعتباراً کلمہ کا ماں جس سے ڈاکٹر سترہ برابر اور اسلوب اقرا ماری جسے معتبر اتناں سما میں کرنا طاقی میں متلاک^{۴۳} اور سے ملا جری سے نقل کر کے یہ دعویٰ کر دیا کہ ملکہ قوری ۲۰ ہمارا کمال ہے۔ یہ مادہ ہے ہر شہ اور حق میں نقل ہوا ہے۔ ڈاکٹر شامہ۔ ایک ہمارے کا حق قوری کی تائیس میں (اسرار قوری کے) ۳۳ ۱۲ ہمارا ہمارے وہ شے سے ماخوذ ہیں۔ ان بات اشار کو ایسی ساک ملا قوری کے (اسرار کلمہ) میں موطا ۲۲ ہر نقل کیا ہے۔ یہ اشار اور ان کا ترجمہ حسب ذیل ہے:

چیکر ہستی را ہمار قوری است ہر چہ فی بنی ز اسرار قوری است
فریقین را چون قوری ہمار کرد آشکارا عالم ہزار کرد
ہر جاں پر شیعہ اور طاعت اور شیراویں است ارا با ت اور
در جاں ہم اخلاص لاشہ است فریقین را غیر خود ہزار است
ماور از خود چیکر ایاں را تا قزاق لوت پیکار را
ی کس از قوت از دے لوت تا شود آگاہ از غیر خورش
و از قری ہمارے اور میں جات ہم چوئی از دے و منور میں جات

یعنی (دور قوری کے اشار (۱۲-۱۳) میں سے ہے۔ جو کچھ تو دیکھتا ہے یہ قوری ہی کے اسرار (کلمہ اشار) ہے۔ ۵۰- قوری۔ ۱۰۱۔ کو ہزار کیا تو یہ عالم ہزار (ظاہر) ہوا۔ قوری کی اس میں۔ بیکاروں ہمار میں ہیں۔ جب قوری اپنا امانت میں ہی تو رہا (ظاہر میں ہے اور کچھ) یا جاں ہزار ہوتا ہے جو قوری کی دے سے بیکار ہوتا ہے۔ (اس طرح) قوری کے اچھے آپ کو اپنا میر سمجھ کر کلمات میں (شکاف) کا رخ اور وہ اچھے آپ ہی سے اپنے (ظاہر کے) پیکر ہمار میں ہم ایک جہاں ہم کی لوت طرح۔ ہر وہ اپنی قوت اور سے (و میں سے میں کو) صادر دیتی ہے تاکہ اسے اپنی قوت سے آگاہی حاصل ہو۔ اس کی یہی خود میں ہیں۔ ہے آپ سے اپنا میر سمجھ کر اور ہمارا سر سمجھ کر ہمارا میں ہیں۔ ہیں۔ چوں کی مانتر فون سے وضو کرنا ہی ایک کی (دور قوری) ہے^{۴۴}

”ہر چہ فی بنی ز اسرار قوری است“ کہ اشار سے ”یہ ہمار کرد اے انوار شرق“ میں ”ہر چہ فی بنی ز اسرار قوری است“ ہمار میں سے یہ ارس و اصول ہے۔ پیکار میں دنی میں ہے۔ اور جاں ہم شہ۔ کائنات است“ کہ سورہ غفرہ کی آیت ۳۱ کی رو سے آلی سما سکتا ہے کہ میں الیں اور اس کو اور دوسرے دانش منور دیا گیا ہے۔ ”راہن یکم ی رو سے الیں اٹھ لا انوار ہے و تر تال ہر وہ اصلا اس کا دانش اور تر تال ہے۔ اشار کا ابا میں تصور ہی ہے کہ سر کی اس قوت سے سرد آرا ہمار ہی ان اپنی شفقت کو مستحکم کر سکتا ہے۔ خبر و شرکی یہ پیکار ازل سے جاری ہے:

ستیزہ کار را ہے ازل سے تا امروز

جہاں جہاں سے شراب و لوبی^{۴۵}

دوسرا کہ جس کو عموماً مطلقاً کہا جاتا ہے۔ یہ کہ جس نے وہ روحانی ہے اور انسانی کا تصور روحانی اس کی صورت پر انوار ہے اور اس کے لئے اس کے حوالے سے احاطہ کو روحانیت اور روحانی ہے۔ ۱۔ یہ روحانیت کے حوالے سے ہے ۲۔

میں ماس، ہوا پوری تھک چکی کہ: اس سال ماہِ عربیہ میں اس کا ماحول ہے۔ ایک ملحدی شمار میں اس کا شمار ہوتا ہے۔ ماحول ایک کیمیا ہے۔
ہیں... (یہ احساس، بچے کی شکل پر دکھا ہے) جسے شیر احمد اوروہ مانتے ہیں کہ وہ رہاں کہہ رہے ہیں اس سال لانا تو رہاں (نام) نکال رہاں تانہ وہ نہ۔
ایک اجنبی صاحب نام، خواہ ملحدی کہوں نہ چاہوں، اور بھلا ہے تو وہ سبکی پڑتا ہے۔ افسوس تو یہ دعویٰ ملتا ہے کہ اور... کہا ہے۔ اس
ہر مسئلہ کو ملحدی کی مثال ہے۔ شیر احمد اور کی شمار میں، یہ لالہ اور اس ہوا ہے، اور بل میں اور اس کی مثال ہے۔

[illegible]

فراہمی ہے زبان و مکالمہ کی رہائی

مہر پرہیز، مہر ملاں! لا ایلہ الا انت

[illegible]

کی داستان ہے۔ ۱۹۰۰ء

المحب احمد عارفی نے انٹل کے دو کتابہ ذہن کا قریب شہرہ لکھا۔ درست کی بات بھی صرف ملائکہ اور مشرقی ہو گیا کہ انٹل کے ساتھ اس طرح قرآن مجید کے "بہت کچھ" ہیں کہ ذکر کیا ہے، ایک سے "محبوب مرکب" جانے لکھنے کی ترغیب ہے۔ جوق ۱۳۰۰ء میں دیا گیا ہے۔ یہ دوسرا کتابہ کے سر کے تحت کے مطابق ہے "بہت کچھ" کی جگہ "عینی" لکھ دیتا ہے۔ اس کتاب چرچائی والی ہے کہ صرف اسلامی جہاد سے ہی جوقی کے کسی حال کو اسے اسلامی "عربی" کی کوئی برکت میرا ملک "دل" نہیں کرتے۔ سیکرہ نمبر کے ایک سال بعد ۱۳۰۱ء۔ احمد عارفی کی موت ہو گئی۔
 کتاب (Global Essays and Studies) انٹل کی ہے۔ ان کے دیا ہے اس، اسی کا سہرا دیا گیا اور اس کا اس کا ذکر کر کے مرید شیر احمد عارفی نے انٹل کتابی کا سر دیا ہے۔ لکھا ہے:

And one might add that the single fundamental and perennial source of inspiration for Iqbal as poet and thinker is the Quran and the personality of the holy prophet Muhammad

یہی بات پیش نظر رہی چاہیے کہ شاعر و فکر انٹل کے لیے داعیہ جہاد، بنیادی اور سہارا ہے، یہی انٹل کی بنیاد ہے اور فکر کے لیے اللہ علیہ وسلم کی شخصیت۔

حوالے اور حواشی

۱. مشورہ The Sword and Sceptre، مرتبہ مس، ص ۲۱۱-۲۸۱

۲. اقبال لہوری عالم مرتبہ ڈاکٹر یحیٰم اختر، صفات ۵۱-۸۱

۳. ۵۱۳ The Sword and Sceptre، [الترتیب] ص ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۵

۴. ۸۲۶، ایضاً، صفات [الترتیب] ۲۸۳، ۲۸۴، ۳۰۲

۵. انتالیات (نور اللغات) رجال ہر مرتبہ احمد اہم ملوں، ص ۵۲-۵۳، دیکھئے، حواشی اقبال، مرتبہ لہوری، ص ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۵

۶. Discourses of Iqbal، مرتبہ، پرنس، نی، ص ۱۰۰

۷. اقبال لہوری، ص ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۵

۸. انگریزی ترجمے کے لئے دیکھئے، Iqbal's Introduction to the thought of Iqbal، اردو اشعار جمعہ، ص ۲۱۱-۲۱۲، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷

۹-۱۳. ماسٹر کے سامنے کے لئے دیکھئے، The Sword and Sceptre، ص ۲۸۳، (۱۱) اقبال لہوری، ص ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۵

۱۵. دیکھئے، انگریزی کی نظم آرتھو، نظم کا ایک اور شعر ہاں درج کیا جاتا ہے حواشی اقبال کے ملاحظہ فرما کر ضرور مطلع فرما دیتا ہوں:

اسی کی گنجش ہم سے، وہ ہیں انورا
ہی ہے زارفتہ و ابد، منتہی غری

۱۶. اقبال میں اقبال کے یہ اشارے قابلِ توجہ ہیں:

بحر سیاحت بجز کمر و دل صباری میں ہر

دیکھ، حواشی، ص ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷ (حصہ دوم: اقبال، ص ۲۱۱)

لازم ہے تو عشیرہ پر ہے عروس

میں ہے تو ہے تیغ کی لڑائی ہے چڑی (۱) (۲۱۱-۲۱۲، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷)

۱۷-۱۸. دیکھئے، Discourses of Iqbal، ص ۱۱۹، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳

۱۹. کلیات اقبال اردو، صفحہ ۵۱۸

۲۰-۲۱. دیکھئے، پیام شرق، اور تاویز نامہ کی حواشی، سروا، پیشانی اور "مقام یکم الامون عشرہ" کلیات اقبال، ص ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷

۲۲. کلیات اقبال اردو، صفات ۳۴۸

۲۳. "مرد کلم" میں کلم میں کلم ملنے کا یہ مرادفی قوم ہے۔

مرد کلم کو قوم پر ہر کلم کا مادہ ہے، راز لا ایلہ کے لیے

۲۴. دیکھئے، اقبال لہوری، عالم، صفات ۹۲-۹۳

۲۵. اقبال میں کے لئے دیکھئے، The Sword and the Sceptre، ص ۲۱۱-۲۱۲

۲۶. *Whither Islam?* - ۲۰۴ ص۲۷. *Mohammedanism* - ۱۵۵ ص۲۸. *Modern Trends in Islam* - ۸۴ ص۲۹. *Modern Islam in India* - لندن پبلشنگ، ۱۳۲۲

۳۰. کتابت اقبال اردو، ص ۲۲۲

۳۱. *Conquest of Mind*، ص ۲۱۵ - ۲۱۶، نرندرا پرنسپس کا اخبار کی ایک جگہ - [شعبہ سیرل، ص ۳۹۹]

۳۲. اقبال اور سرائیکی سکر، ص ۹۰

۳۳. ایک، (۱) مرزا اقبال، ص ۹۲، (۲) اقبال اور سرائیکی سکر، ص ۹۰

۳۴. سراسر صحابیات سے اقبال کو کم دانتہ - مرزا دینے کا نتیجہ کا مقصد ظاہر ہے کہ اقبال سے اشتراکیت پر مبنی سرائیکیوں کا ایک نتیجہ
 ادھر آگاہی تھی - اسی بات پر ہے - اقبال کی نظر میں وہ سوائے سرائیکی تھی - ان کا پس منظر ماضیہ ص ۱۰۰ - ۱۰۱ کی طرف
 راہنما ہے کہ اشتراکیت پر (۱) سرائیکی سرائیکی تھی - *A Study of Sindh's Philosophy* - ص ۱۰۱ - ۱۰۲
Conception of Society - ہر شخص کا اپنے کا سماج پر یہ منظر ہی دیکھ کر ہے:

"مجھے یہ بات معلوم ہے کہ اقبال کے سامنے وہ لوگوں کی صورت کا ہے - اقبال نے سرائیکیوں کو سمجھنا
 کر سنا ہے - اس لیے کہ اقبال نے سرائیکیوں کو سمجھا اور یہ کہ وہ سرائیکیوں کے احوال سے واقف ہے
 - اور وہ نہیں جانتے تھے کہ سرائیکی کی صورت ہے - سرائیکی حقیقت کو سمجھ کر سرائیکیوں کو سمجھا، اقبال
 - سرائیکیوں کے مسائل کا علاج - سرائیکیوں کو سمجھنے کے لیے اور اقبال ہی وہ ہیں جو سرائیکیوں کو سمجھا
 - جس کی وجہ سے وہ موجود اقبال کے سامنے ہے" (اقبال اور سرائیکی سکر، ص ۹۱)

۳۵. اقبال میں، سرائیکی سکر، ص ۹۱، اقبال کے سامنے ہے - زیادہ ذکر، اقبال اور سرائیکی سکر، ص ۹۱ - "وہ کلام کی علم کی بات ہے
 سرائیکیوں کے کلام میں وہ لوگوں کے سامنے ہے، سرائیکی (سرائیکی) کے لیے کہ اقبال کی رائے کا واضح اظہار ہے:

تراپنی قوری اُچر نہ کھڑا
 آئی ہر جگہ نہ ہوتا
 بیل کا صرٹ کھڑے مانی
 ہے اس کا لہجہ سب بیلانی!
 انجا فرد ہے بہ صفائی
 ہے نسل سرائیکی ہے دوری!

۳۶. دانشور اقبال، ص ۹۳

۳۷. اس وقت آفرینی کا ہوا کر کے، بلور سرائیکی، نرندرا پرنسپس کا اخبار کی ایک جگہ - "لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ"

۳۸. دیکھئے اشتریکری و لہجہ، نرندرا پرنسپس، ص ۹۳

۳۹. کتابت اقبال ناری، ص ۲۵۸

کی صورت میں پیش کیے جائیں، اس دور پر ہمیں سری سامعین تک رسائی کے مواقع ہیں، وہ ان تمام مباح پر مبنی حوالہ ارسال کو
نفسہ مغرب سے ہیں۔

جانب مضبوط پر شمار کریں۔ اس میں کہیں ایک کارمزمع در قضاوت میں دہرائی کے ساتھ اپنے اور اسل کارمزمع الی وہ لڑیں،
منا لیاہیات اور مرا الفتوت، میں ہی اکثر شہداء و اقبال اور ریشے حاصل کے کالے تھے۔ طاہر ہے کہ شکل ۲۴ عا اور۔ صہ طرہ پر
سے، میں امارت صلب کمر کی طاہر، اسل کو ارسال کن تو ان اسل کو سرا ہے کے اور دہرائی سے بل کی شکل اور یہ اور انکر، صورت
کی طرہ توجہ دینی۔ (اقبال کے خاکے لیے دیکھیے، سالانہ سی راند، ص ۱۵۰ / کھاتہ دکان: (اقبال ص ۱۵۰ تا ۱۵۵))
۵۷. انتخابات کارمزمع، پراسیز تروند نظام ریشہ ڈائریکٹر مس اتریں۔ ص ۲۳۵

۵۸. متار طبع لکھ رہی کہ "اسل کے کام کے ساتھ خدا کا معجزات" ہم پر تھے، وہ صحت سے شکر کوئی مگر اقبال اور سرے لکھ رہی
نوی، ریشے اور اسل، ایک طرح کے صحابہ میں ایک، وسیع بحث رکھتا ہے تو حلقہ چوں کو راہ پر نکلتے ہیں، بیچ پر یہ کام دیکھا
ہے۔ "متار طبع" سے یہ بھی لکھا ہے کہ "سیر اقبال"۔ "Sweeping Remark" کے ساتھ لکھ رہے ہیں کہ "ایک اگلی نہیں
ہیہ متار طبع کام کو راہ معصوم شمع ہر ایک" کے ساتھ "Sweeping Remark" کے ساتھ ہی متار طبع لکھ رہے۔

عزیز طاہر سے لکھا ہے کہ "اسرار خودی کے دور میں اسل پر بننے کے کچھ اور اثرات۔ ایک ہیں اس کو "تاہوت" کہیں لکھا ہے
لیکن یہ اثرات کی طرح اقبال کے "سیر صیریاں" کے اسی اور اسی معجزات سے متعارف ہیں جس میں طاہر کی توجہ
ہیہ متار طبع صاحب سے لکھ رہے ہیں، "نوی، ریشے اور اسل میں شری اجمی طرح یہاں کی ہے۔" (اقبال کی تکیا، ص ۱۱۳) وہ کام
اور عزیز طاہر کی ایک توجہ کے اور دہرائی سے یہ ہے کہ "ہیہ متار طبع کی صی آراء کا پیروں کا استہسی ہے۔

۵۹. انتخابات کے خوش، مرتبہ ڈائریکٹر سلیم اختر، ص ۲۳

۶۰. سائل اقبال، ص ۱۲۳

۶۱. اقبال کا نفسہ خودی، ڈائریکٹر صہ کارمزمع، ص ۱۹۴

۶۲. *Global in Final Confirmation*۔ ص ۱۵-۱۱۔ "کارمزمع سلم" صہ سلیم" میں "ہمیں ہر روز ہی کا نصرت" "ہمیں"۔
(*trash*) کی حیثیت رکھتا ہے۔

۶۳. "نہ نہ متار طبع" "مردم" ص ۲۶۰ (اقبال کا "سلم") ص ۱۰۲

۶۴-۶۵. "نہ نہ متار طبع" ص ۱۰۲ (اقبال کا "سلم") ص ۱۰۲

۶۶. *The Poet and His Message*، ص ۶۳-۶۶۔ "۱۹۰۸ سے ۱۹۱۲ تک اسل کی صہ متار طبع اسرار خودی اور دیگر"۔

نیلے چوٹیں۔ "ماں لڑ شریف کی غریب کریم، اس سہانے عالمی کی ہے" اقبال کے "تواریکی" مانے کے لئے دیکھیے، "منا صاحب شریف"۔

۶۷-۶۸. "نہ نہ متار طبع" "مردم" ص ۲۶۰، "سیر دیکھیے" خوش، لاہور، انٹرنیشنل پبلیشرز، ۱۹۵۳ء، ص ۲۴۱

۶۹. "نہ نہ متار طبع" ص ۱۰۲

اُنی سے اللہ پر شکر و درود و نیت آں جیس مودے لایم سن شکست

سلسلہ روز و شب، ۱۰۱ جات و رات

ملنے اور رعب، اور مرہ و زہد جس سے پانی کے ذرات اپنی جبلتات

سلسلہ روز و شب ہمارا دل کی تلاش جس سے دکھاتی بات فرج ہو ہم ملکات

کھانہ کو بزرگا ، لکھ کو بزرگا ہے ۔ یہ سب نے اور انہیں مہر کی کاٹا ۔

لو ہوا میں ہم مارا، پس پڑا کہ مارا۔ مرے سے نہ کہ مرآت، اور نہ یہ میرا ہے۔

تیرا شب و روز کی اور حقیقت ہے کیا ایک زمانے کی دور میں میں جہنم ہے رشتہ!

۹۶. احوال اور مغربی حکمران، صفحہ ۲۱۰

۹۳. اصل: رسمی سبزی تره‌بانگ، بول: "معدود طرز" دفتر ۱، شماره ۴، ۹۴۹، ۲۰ مهی.

۹۳. اقبال، ص ۷۴، م ۱۸۲، حاشیه، ص ۱۰۶

۹۵۔ اقبال اور مشرق و مغرب کے طفرے، صفحات ۱۵-۲۶

۱۶. نلسن اقبال، مرتبہ طرائق، ص ۳۳

١٩٢٠هـ. (رجال العلم في مصر) ، صفات (الغريب) ١٧٦ ، ١٨٤ ، ١٩٢ ، ١٩٨

۱۰۱۔ دیکھو! اہل جہنم کی ننگی سیمبر قرطیہ۔

۱۰۲۔ براہِ خبریوں ہے: قوتِ شش سے ۱/۲ کو ۱/۴ پر / ۲ درمیں آگِ غمر سے ملانا / دے (جواب ہے)

۱۱۱. لودی صبر مردوق (افسانہ کامل) کے ناظرین کچھ اشارہ پیش کیے جاتے ہیں:

صبر کرنا ہے چاہے مردوق ہے یا نہیں؟

ہر کہ وہ ہے کہ پرشورہ لایا اس سے! (حیاتِ انساں لود، ص ۲۶)

یہ اور اپنے سراج کی تلاش میں ہے

نہ مگر ہے جہاں تو ایلاہ! انا اللہ (س ۱، صفحہ ۷۷)

ہزار ہشت ترے شہرِ راد سے بھرے

لودی میں ادب کے ضربِ حکیم ہوا کر (س ۱، ص ۶۶)

ہوا، شہرِ دھرم ہے، نعم اللہ

وہی نہیں، وہی مگر ہے، نعم اللہ (س ۱، صفحہ ۵۱)

تجارتِ حکیم تو باریا کر، ہنہ باہر نکلا، لود (حیاتِ انساں لودی، ص ۱۰۸)

۱۱۲. اگل صحن میں چننا اشارہ دینے کیے جاتے ہیں:

نڑے بڑے کی توڑی دے! دل نہ بڑے سہرہ میں دے (کلیا چہ سال لود، ص ۱۶)

تنبہ میں یہ تلوار ہی آجائے توڑیں

۱. مار کا مار ہے یا صبر تہاڑا (کلیا چہ سال لود، ص ۸۹)

دل بہادر مارا تو، دل بہ تر

میں آدم کے حق میں کیا، تل کا بھڑا (س ۱، ص ۳۱۹)

دارا، سکھ سے وہ مردِ سرِ اولیٰ

ہر جس کی نقیڑ میں بولے اسرا لہی! (س ۱، صفحہ ۲۶۹)

انکل کر گانا بولے اور کریم شہری

کو مقرر گانا ہی ہے قضا، وہ دیکھی (س ۱، صفحہ ۶۸۰)

۱۱۳. کچھ مثالیں ملاحظہ کیجئے:

کیا نہیں لود مری کارگر جات میں

بچے ہیں جب سے شہرِ اہلِ دہا کے سرتا (حیاتِ انساں لود، ص ۱۰۴)

شہرِ مکتہ خبرِ سلیم، تیرے حال کی لود

نہرِ جنیرہ، یزیر، تیرا چل ہے تاتا (س ۱، صفحہ ۷۷)

ای میں حالت ہے اسی کی کہ ہوں ایک قسوی دوا شہری (س ۱، ص ۱۰۱)

مشمولہ "اصل انبال" مرتبہ رشید ابراہیم و فخر حوالہ دہی ← ۱۲۳. اصل فی کتاب، ۱۸۳۳ء

۱۴۴۔ مکتبہ محمدیہ، نیکر اقبال، صفحہ ۲۵

۱۴۵۔ ردی زلفی اور اقبال مشہور، تصانیف، یکم، مردم، صفحہ ۲۴۰

۱۴۶۔ دیکھئے، دیباچہ: پڑا مشرق

۱۴۷۔ مکتبہ محمدیہ، مردم، صفحہ ۲۵۵

۱۴۸۔ مکتبہ اقبال، صفحہ ۲۹ — ۱۴۹۔ مکتبہ محمدیہ اور اقبال، صفحہ ۲۳

۱۵۰۔ اقبال شاعری، "مکتبہ اقبال" مکتبہ محمدیہ، صفحہ ۲۳۸۔ مکتبہ محمدیہ، اقبال شاعری، صفحہ ۲۳۸

مکتبہ محمدیہ، "مکتبہ اقبال" مکتبہ محمدیہ، صفحہ ۲۳۸۔ مکتبہ محمدیہ، اقبال شاعری، صفحہ ۲۳۸

۱۵۱۔ اقبال اور مکتبہ محمدیہ، صفحہ ۲۰-۲۱

۱۵۲۔ مکتبہ اقبال، صفحہ ۲۵۸

۱۵۳-۱۵۴۔ مکتبہ اقبال، صفحہ ۲۵۸-۲۵۹۔ مکتبہ محمدیہ، اقبال شاعری، صفحہ ۲۳۸

بنیو، بنیو! آتش بنیو! بنیو! آتش بنیو! بنیو! آتش بنیو!

سن اے مکتبہ محمدیہ، مکتبہ محمدیہ، صفحہ ۲۳۸

۱۵۵۔ مکتبہ اقبال، صفحہ ۲۵۸-۲۵۹۔ مکتبہ محمدیہ، اقبال شاعری، صفحہ ۲۳۸

مکتبہ محمدیہ، "مکتبہ اقبال" مکتبہ محمدیہ، صفحہ ۲۳۸۔ مکتبہ محمدیہ، اقبال شاعری، صفحہ ۲۳۸

مکتبہ محمدیہ، "مکتبہ اقبال" مکتبہ محمدیہ، صفحہ ۲۳۸۔ مکتبہ محمدیہ، اقبال شاعری، صفحہ ۲۳۸

۱۵۶۔ مکتبہ اقبال، صفحہ ۲۵۸-۲۵۹۔ مکتبہ محمدیہ، اقبال شاعری، صفحہ ۲۳۸

مکتبہ محمدیہ، "مکتبہ اقبال" مکتبہ محمدیہ، صفحہ ۲۳۸۔ مکتبہ محمدیہ، اقبال شاعری، صفحہ ۲۳۸

۱۵۷۔ مکتبہ اقبال، صفحہ ۲۵۸-۲۵۹۔ مکتبہ محمدیہ، اقبال شاعری، صفحہ ۲۳۸

۱۵۸۔ مکتبہ اقبال، صفحہ ۲۵۸-۲۵۹۔ مکتبہ محمدیہ، اقبال شاعری، صفحہ ۲۳۸

۱۵۹۔ مکتبہ اقبال، صفحہ ۲۵۸-۲۵۹۔ مکتبہ محمدیہ، اقبال شاعری، صفحہ ۲۳۸

۱۶۰۔ اقبال۔ بنیو، بنیو! آتش بنیو! بنیو! آتش بنیو! بنیو! آتش بنیو!

[illegible]

I have made an attempt to prove that the Sanyama is an enter-pretative verse translation of the Bhagavadgita, 'the great ethical product of Indian philosophy', the poem that symbolizes most typically Indian approach and ideal.

[illegible]

بزرگ میرزا احمد سہروردی کہ : ”ابا! سرال کھولنے تو پہلے مرنے والے پر ہرگز توجہ نہ دینی ہے ؛

میں۔ ۱۷۔ مرزا نے یہ بھی ہے کہ "ہانا لادھی" (۱۸۰۳ء) کا مائٹر (ما) دینے کے لیے سفیر مائٹروں کا بالکل سہارا نہیں لیا۔^{۱۸} سوال یہ ہے کہ انگریزوں کو
مائٹر (ما) دینے کے لیے کوئی دھانچہ پیش نہ کر سکی کہ "ما" ہمارا کیسے لے سکتا ہے؟ جبکہ ہمارے مائٹروں کو شک میں ملے اور ان کو خود
ماٹریاں مل گئیں۔^{۱۹} چنانچہ انگریزوں کو سفیر (ما) کی رو سے مائٹر (ما) دیا گیا ہے۔ یہی منصوبہ کے لیے "مر" کے چھوڑی طریقے، ایک دیکھ، مائٹر (ما) کے
ہیں۔ اسی لیے فرما لکھتے ہیں کہ "سپر دھانچے" (مر) چھوڑی آدرشوں اور طریقوں کو اپنا لے۔ یہ آدرش اور طریقے ایسا ہیں جو مائٹری (ما) اور "ما" کے
پرستی ہیں۔^{۲۰} یہ حالت، مشرق کے حالات کا کہ، سپر دھانچے (۱۸۰۳ء) اور "مر" (۱۸۰۳ء) کے مائٹر (ما) کے "مر" کے
کی "مر" اور اصلاحی دراصلوں اور تعلیم۔ "ما" جس کی انتہی کی "ما" کے دوسرے کے لیے مرزا کو کھچوری کے غیر معمولی توجہ سے لیا ہے

انتہال جہاں جہیز پڑی اور گیتا۔ "ما" کے دوسرے کے لیے مرزا کو کھچوری کے غیر معمولی توجہ سے لیا ہے۔
تہ انگریزوں کے ساتھ مرزا کی اصلاحی اور ان کے "ما" کے ہمارا ہمارے کے لیے سپر دھانچے (ما) دیا ہے اور اس کی "ما" کے کمال
لیا ہے۔^{۲۱} مائٹر (ما) کے لیے کہ یہ ایک سپر دھانچہ (ما) ہے۔ سو، ان اور مرزا کے لیے مائٹروں (ما) کے وقت کا خیال (ما) کے لیے وہی وہی ہے کہ
سپر دھانچے (ما) کے لیے کہ یہ ایک سپر دھانچہ (ما) ہے۔ سو، ان اور مرزا کے لیے مائٹروں (ما) کے وقت کا خیال (ما) کے لیے وہی وہی ہے کہ
نیک ماہ ہیں۔^{۲۲} انتہال جہاں جہیز پڑی اور گیتا۔ "ما" کے دوسرے کے لیے مرزا کو کھچوری کے غیر معمولی توجہ سے لیا ہے۔
کے وقت (ما) کے لیے کہ یہ ایک سپر دھانچہ (ما) ہے۔ سو، ان اور مرزا کے لیے مائٹروں (ما) کے وقت کا خیال (ما) کے لیے وہی وہی ہے کہ
وہ یہ ہے کہ سفیر سپر دھانچے (ما) کے لیے کہ یہ ایک سپر دھانچہ (ما) ہے۔ سو، ان اور مرزا کے لیے مائٹروں (ما) کے وقت کا خیال (ما) کے لیے وہی وہی ہے کہ
ہے۔ (نیک ماہ ہیں۔^{۲۳} انتہال جہاں جہیز پڑی اور گیتا۔ "ما" کے دوسرے کے لیے مرزا کو کھچوری کے غیر معمولی توجہ سے لیا ہے۔
اور ان وقت جیسی اساتذہ کا مائٹر (ما) کے لیے کہ یہ ایک سپر دھانچہ (ما) ہے۔ سو، ان اور مرزا کے لیے مائٹروں (ما) کے وقت کا خیال (ما) کے لیے وہی وہی ہے کہ
مراجہ ہیں اور اصلاحی مائٹری (ما) کے لیے کہ یہ ایک سپر دھانچہ (ما) ہے۔ سو، ان اور مرزا کے لیے مائٹروں (ما) کے وقت کا خیال (ما) کے لیے وہی وہی ہے کہ
کی شکل میں ہوا۔ اصلاحی مائٹری (ما) کے لیے کہ یہ ایک سپر دھانچہ (ما) ہے۔ سو، ان اور مرزا کے لیے مائٹروں (ما) کے وقت کا خیال (ما) کے لیے وہی وہی ہے کہ
اسی لیے کہتے ہیں کہ: مرزا کے لیے کہ یہ ایک سپر دھانچہ (ما) ہے۔ سو، ان اور مرزا کے لیے مائٹروں (ما) کے وقت کا خیال (ما) کے لیے وہی وہی ہے کہ
مرزا چھوڑی آدرشوں اور طریقوں کے لیے کہ یہ ایک سپر دھانچہ (ما) ہے۔ سو، ان اور مرزا کے لیے مائٹروں (ما) کے وقت کا خیال (ما) کے لیے وہی وہی ہے کہ
رہتی کا یہ ہیں کہ "سپر دھانچے (ما) کے لیے کہ یہ ایک سپر دھانچہ (ما) ہے۔ سو، ان اور مرزا کے لیے مائٹروں (ما) کے وقت کا خیال (ما) کے لیے وہی وہی ہے کہ
ای کتاب (Global Inferral Countdown) ۱۸۰۳ء میں لکھا ہے:

"He has paid no attention to Indian schools of thought"

ماہ (ما) کے لیے کہ یہ ایک سپر دھانچہ (ما) ہے۔ سو، ان اور مرزا کے لیے مائٹروں (ما) کے وقت کا خیال (ما) کے لیے وہی وہی ہے کہ
دیکھ کر سہا اور "سپر دھانچے (ما) کے لیے کہ یہ ایک سپر دھانچہ (ما) ہے۔ سو، ان اور مرزا کے لیے مائٹروں (ما) کے وقت کا خیال (ما) کے لیے وہی وہی ہے کہ
شمالی ہوا کی "ما" کے لیے کہ یہ ایک سپر دھانچہ (ما) ہے۔ سو، ان اور مرزا کے لیے مائٹروں (ما) کے وقت کا خیال (ما) کے لیے وہی وہی ہے کہ
میں رہا وہ مائٹری (ما) کے لیے کہ یہ ایک سپر دھانچہ (ما) ہے۔ سو، ان اور مرزا کے لیے مائٹروں (ما) کے وقت کا خیال (ما) کے لیے وہی وہی ہے کہ

حوالے اور حواشی

۲۳. کلبہ اہمال اردو، ص ۶۳

۱۳. کتاب مذکور، صفحہ ۵۶

90 37 112/02/ 84

۲۴. سید ایاز احمد، مشاعر، ۱۳۴۰، ۱۹۴۰ء، صفحہ ۱۲۸

[illegible]

ہرمیرحارلمی سترے اے مصروف مشغولہ اہمال اور اہمال " مشرورہ انشل ایک سالہ " ۳۳ (۱۹۸۸) دارالحدیث " سورہ " کے مرتب اول
 قہری محل آتوں اور مرتبہ دوم " ایک رام کی وہ اسی راہ با بیوں سرورہ " مصری ہے ۔ انہوں نے یہ سوال بھی اٹھایا ہے کہ " کیا کوئی " ۳۴ (۱۹۸۸) " اہمال " کے
 کے کمی اور یہ کی مدلول " اسی شکل " اسرار " یا " سورہ " کے کمی ۱ - کہ " ظہر " کے کمی ۲ - یعنی " باہر " کی " اہمال " کی " سرورہ " اور " اسالیات " پر " اچھ " کا
 " سرورہ " کے است " درجی " مطلق نہیں اور " مطلق " مانی " کا " شمار " کرتے ہیں ۔ اس کا " وقت " یہ ہے کہ " اسرار " خودی " کا " حیر " مشغولہ " اور " رشتہ " (کی " مکر ")
 سے " اٹھایا " گیا ہے ۳۵ " انکی " رائے " ہے کہ " مصر " راہ " غالباً " ۱۱۴۲ کی " حیر " ہے " اس کے " مورث " ہر " سرورہ " اور " خودی " کا " ذیل " اور " حیر " ۳۶ " اہمال " پر
 " قلم " اٹھا "ے " وہوں " کی " یہ " ہے " فہری " اس " کی " ایک " : " ہرمیرحارلمی " سترے " ای " اہمال " کا " مشرورہ " یا " سورہ " خودی " ہے " ۳۷

انہیل کے مگرے مار کے سلسلے میں ارماتھ جیس ، اکرالہ آدی ، ستیرا مرنیاں اور مرزا مالک کے نام بھی آکثر لکھے گئے ہیں۔ آل اکر سمر اور
 لکھے ہیں کہ "انہیل دراصل سرستیر نمبر یک کا بیٹا اور ہے۔" سیر "سرستیر اور حالی نہ ہونے لہذا انہیل بھی نہ ہوتے" ۱۵۱ "اکثر ماہرین انہیل لکھے
 ہیں کہ "انہیل سرستیر کے بکنٹہ مگر ہے۔" "میں رکھتے تھے" ۱۵۲ "اسی القین لادری رور ہے۔" "الک ہے کہ" "وہ حالی سے۔" "لاہوں کے" "موجودہ" "محلہ" "کو
 سال لکھا سکتا ہے اور اکر سے غریب اور اب "حالی کو" "چوڑے اور ٹی" "نہ ہونے" "کو" "مصر" "جس کے" "مبالات" "اور" "اکر" "نمبر" "۱۵۳
 کے" "مخالف" "تھے" ، "حالی" "اں کے" "مخالف" "نمبر" "انہیل" "۱۵۴" "حالی" "۱۵۵" "حالی" "۱۵۶" "حالی" "۱۵۷" "حالی" "۱۵۸" "حالی" "۱۵۹" "حالی" "۱۶۰" "حالی" "۱۶۱" "حالی" "۱۶۲" "حالی" "۱۶۳" "حالی" "۱۶۴" "حالی" "۱۶۵" "حالی" "۱۶۶" "حالی" "۱۶۷" "حالی" "۱۶۸" "حالی" "۱۶۹" "حالی" "۱۷۰" "حالی" "۱۷۱" "حالی" "۱۷۲" "حالی" "۱۷۳" "حالی" "۱۷۴" "حالی" "۱۷۵" "حالی" "۱۷۶" "حالی" "۱۷۷" "حالی" "۱۷۸" "حالی" "۱۷۹" "حالی" "۱۸۰" "حالی" "۱۸۱" "حالی" "۱۸۲" "حالی" "۱۸۳" "حالی" "۱۸۴" "حالی" "۱۸۵" "حالی" "۱۸۶" "حالی" "۱۸۷" "حالی" "۱۸۸" "حالی" "۱۸۹" "حالی" "۱۹۰" "حالی" "۱۹۱" "حالی" "۱۹۲" "حالی" "۱۹۳" "حالی" "۱۹۴" "حالی" "۱۹۵" "حالی" "۱۹۶" "حالی" "۱۹۷" "حالی" "۱۹۸" "حالی" "۱۹۹" "حالی" "۲۰۰" "حالی" "۲۰۱" "حالی" "۲۰۲" "حالی" "۲۰۳" "حالی" "۲۰۴" "حالی" "۲۰۵" "حالی" "۲۰۶" "حالی" "۲۰۷" "حالی" "۲۰۸" "حالی" "۲۰۹" "حالی" "۲۱۰" "حالی" "۲۱۱" "حالی" "۲۱۲" "حالی" "۲۱۳" "حالی" "۲۱۴" "حالی" "۲۱۵" "حالی" "۲۱۶" "حالی" "۲۱۷" "حالی" "۲۱۸" "حالی" "۲۱۹" "حالی" "۲۲۰" "حالی" "۲۲۱" "حالی" "۲۲۲" "حالی" "۲۲۳" "حالی" "۲۲۴" "حالی" "۲۲۵" "حالی" "۲۲۶" "حالی" "۲۲۷" "حالی" "۲۲۸" "حالی" "۲۲۹" "حالی" "۲۳۰" "حالی" "۲۳۱" "حالی" "۲۳۲" "حالی" "۲۳۳" "حالی" "۲۳۴" "حالی" "۲۳۵" "حالی" "۲۳۶" "حالی" "۲۳۷" "حالی" "۲۳۸" "حالی" "۲۳۹" "حالی" "۲۴۰" "حالی" "۲۴۱" "حالی" "۲۴۲" "حالی" "۲۴۳" "حالی" "۲۴۴" "حالی" "۲۴۵" "حالی" "۲۴۶" "حالی" "۲۴۷" "حالی" "۲۴۸" "حالی" "۲۴۹" "حالی" "۲۵۰" "حالی" "۲۵۱" "حالی" "۲۵۲" "حالی" "۲۵۳" "حالی" "۲۵۴" "حالی" "۲۵۵" "حالی" "۲۵۶" "حالی" "۲۵۷" "حالی" "۲۵۸" "حالی" "۲۵۹" "حالی" "۲۶۰" "حالی" "۲۶۱" "حالی" "۲۶۲" "حالی" "۲۶۳" "حالی" "۲۶۴" "حالی" "۲۶۵" "حالی" "۲۶۶" "حالی" "۲۶۷" "حالی" "۲۶۸" "حالی" "۲۶۹" "حالی" "۲۷۰" "حالی" "۲۷۱" "حالی" "۲۷۲" "حالی" "۲۷۳" "حالی" "۲۷۴" "حالی" "۲۷۵" "حالی" "۲۷۶" "حالی" "۲۷۷" "حالی" "۲۷۸" "حالی" "۲۷۹" "حالی" "۲۸۰" "حالی" "۲۸۱" "حالی" "۲۸۲" "حالی" "۲۸۳" "حالی" "۲۸۴" "حالی" "۲۸۵" "حالی" "۲۸۶" "حالی" "۲۸۷" "حالی" "۲۸۸" "حالی" "۲۸۹" "حالی" "۲۹۰" "حالی" "۲۹۱" "حالی" "۲۹۲" "حالی" "۲۹۳" "حالی" "۲۹۴" "حالی" "۲۹۵" "حالی" "۲۹۶" "حالی" "۲۹۷" "حالی" "۲۹۸" "حالی" "۲۹۹" "حالی" "۳۰۰" "حالی" "۳۰۱" "حالی" "۳۰۲" "حالی" "۳۰۳" "حالی" "۳۰۴" "حالی" "۳۰۵" "حالی" "۳۰۶" "حالی" "۳۰۷" "حالی" "۳۰۸" "حالی" "۳۰۹" "حالی" "۳۱۰" "حالی" "۳۱۱" "حالی" "۳۱۲" "حالی" "۳۱۳" "حالی" "۳۱۴" "حالی" "۳۱۵" "حالی" "۳۱۶" "حالی" "۳۱۷" "حالی" "۳۱۸" "حالی" "۳۱۹" "حالی" "۳۲۰" "حالی" "۳۲۱" "حالی" "۳۲۲" "حالی" "۳۲۳" "حالی" "۳۲۴" "حالی" "۳۲۵" "حالی" "۳۲۶" "حالی" "۳۲۷" "حالی" "۳۲۸" "حالی" "۳۲۹" "حالی" "۳۳۰" "حالی" "۳۳۱" "حالی" "۳۳۲" "حالی" "۳۳۳" "حالی" "۳۳۴" "حالی" "۳۳۵" "حالی" "۳۳۶" "حالی" "۳۳۷" "حالی" "۳۳۸" "حالی" "۳۳۹" "حالی" "۳۴۰" "حالی" "۳۴۱" "حالی" "۳۴۲" "حالی" "۳۴۳" "حالی" "۳۴۴" "حالی" "۳۴۵" "حالی" "۳۴۶" "حالی" "۳۴۷" "حالی" "۳۴۸" "حالی" "۳۴۹" "حالی" "۳۵۰" "حالی" "۳۵۱" "حالی" "۳۵۲" "حالی" "۳۵۳" "حالی" "۳۵۴" "حالی" "۳۵۵" "حالی" "۳۵۶" "حالی" "۳۵۷" "حالی" "۳۵۸" "حالی" "۳۵۹" "حالی" "۳۶۰" "حالی" "۳۶۱" "حالی" "۳۶۲" "حالی" "۳۶۳" "حالی" "۳۶۴" "حالی" "۳۶۵" "حالی" "۳۶۶" "حالی" "۳۶۷" "حالی" "۳۶۸" "حالی" "۳۶۹" "حالی" "۳۷۰" "حالی" "۳۷۱" "حالی" "۳۷۲" "حالی" "۳۷۳" "حالی" "۳۷۴" "حالی" "۳۷۵" "حالی" "۳۷۶" "حالی" "۳۷۷" "حالی" "۳۷۸" "حالی" "۳۷۹" "حالی" "۳۸۰" "حالی" "۳۸۱" "حالی" "۳۸۲" "حالی" "۳۸۳" "حالی" "۳۸۴" "حالی" "۳۸۵" "حالی" "۳۸۶" "حالی" "۳۸۷" "حالی" "۳۸۸" "حالی" "۳۸۹" "حالی" "۳۹۰" "حالی" "۳۹۱" "حالی" "۳۹۲" "حالی" "۳۹۳" "حالی" "۳۹۴" "حالی" "۳۹۵" "حالی" "۳۹۶" "حالی" "۳۹۷" "حالی" "۳۹۸" "حالی" "۳۹۹" "حالی" "۴۰۰" "حالی" "۴۰۱" "حالی" "۴۰۲" "حالی" "۴۰۳" "حالی" "۴۰۴" "حالی" "۴۰۵" "حالی" "۴۰۶" "حالی" "۴۰۷" "حالی" "۴۰۸" "حالی" "۴۰۹" "حالی" "۴۱۰" "حالی" "۴۱۱" "حالی" "۴۱۲" "حالی" "۴۱۳" "حالی" "۴۱۴" "حالی" "۴۱۵" "حالی" "۴۱۶" "حالی" "۴۱۷" "حالی" "۴۱۸" "حالی" "۴۱۹" "حالی" "۴۲۰" "حالی" "۴۲۱" "حالی" "۴۲۲" "حالی" "۴۲۳" "حالی" "۴۲۴" "حالی" "۴۲۵" "حالی" "۴۲۶" "حالی" "۴۲۷" "حالی" "۴۲۸" "حالی" "۴۲۹" "حالی" "۴۳۰" "حالی" "۴۳۱" "حالی" "۴۳۲" "حالی" "۴۳۳" "حالی" "۴۳۴" "حالی" "۴۳۵" "حالی" "۴۳۶" "حالی" "۴۳۷" "حالی" "۴۳۸" "حالی" "۴۳۹" "حالی" "۴۴۰" "حالی" "۴۴۱" "حالی" "۴۴۲" "حالی" "۴۴۳" "حالی" "۴۴۴" "حالی" "۴۴۵" "حالی" "۴۴۶" "حالی" "۴۴۷" "حالی" "۴۴۸" "حالی" "۴۴۹" "حالی" "۴۵۰" "حالی" "۴۵۱" "حالی" "۴۵۲" "حالی" "۴۵۳" "حالی" "۴۵۴" "حالی" "۴۵۵" "حالی" "۴۵۶" "حالی" "۴۵۷" "حالی" "۴۵۸" "حالی" "۴۵۹" "حالی" "۴۶۰" "حالی" "۴۶۱" "حالی" "۴۶۲" "حالی" "۴۶۳" "حالی" "۴۶۴" "حالی" "۴۶۵" "حالی" "۴۶۶" "حالی" "۴۶

یہ آرا حق تعالیٰ کا ہے۔ حوائج کے منہ سے نکلتا ہے اور ہر انسان سے ملتی ملتی آوارہ دہریہ سے ملتی ملتی زانیہ کی ۱۹ فیک
ہ آرا بلوری حقیقت کی آئینہ دار نہیں ہے اور یہ اس حال کے حقیقی دلوں تک پہنچنے میں بلوری یا چھائی کرتی ہے۔ مثال ۱۰۔ عا اور سعاد
اور اثر بلوری کی حدود سرسبز کے مختلف بلور تک حدود نما ہر ہے۔ مثال ۱۱۔ اسلامی تاریخ کے متشرعہ ملا، مکلا، شمر اور صوبہ کے شہر
تسلیم کیے ہیں۔ حال اترین دہائی کی رائے سرسبز کے درمیان میں ہے۔ وہ سرسبز کو مادہ پرست سمجھتے تھے ۱۲۔ تمام اہل ایمان سے ہیں
شاعر چوئے اور باور مانہ میں ستر اقصا کی بجائے جان الدین ایمانی کو بلور ہے۔ اس سے خلیع طر ایمانی کے ارے اس اہل ایمان کے بارے
یہ حق کو رہا نہ اہل اس میں ہے نہ ایک۔ ٹر کوئی نہیں غور کہہ لے گا مستحق ہے تو وہ مرد۔ اہل الدین ایمانی ہے۔ مصرعہ میں اتر کی دہریہ

[illegible][illegible][illegible]

اس سال ایک مہینہ محرم، ۷۰۰ ہجری میں پڑا ہوئے اور وہ اتنی۔ سالوں میں ہر ماہ ہر ماہ ہر ماہ۔ والد مہدیؑ نے

لاہور کے شاعروں۔ انبال کی تادیب کو چکا۔ اس کی صورت بدلتی ہوئی، کے سرور ہمارے سر چڑھے اور "نہروں" ماری چڑیاں میں گویا انبال
 ناز چڑھا۔ اس سے اس پر ہر دریاں جبر شہرت حاصل ہوئی۔ اس کی زبان پر استعارات و محاسن کے سلسلے سے اس میں کے اسرار تھے، جو ہر دوری
 پر شیرازہ رنلے سے نکلنے کی قہقارے نے انبال پر مغربی نگر کا دروازہ کھلا اور گورب کے ساتھ ساتھ قیام کے دوروں میں انہوں نے صرفی دانش اور "نہروں" سے گہری بات کیا۔
 ۵۰ سال کی۔ اسی دوران انبال کی انقلاب سے دو چار چڑھے۔ اس کی مجمع عظیم انبال کے دوران تک پہنچے میں سوادے مکتبی ہے

۱۹۰۵ء تک، ہر برسوں کے دوران، انبال (۱۰-۱۲) میں دانشمندی رکھنے کے باوجود اس میں بھی نہیں جو چھری توتہ۔ کی آجندہ
 اور اس کے سرور کا باعث تھیں۔ وطنی قومیت (Nationalism) کا تصور مغرب میں بہتوں میں پڑھا اور اس کے اثر و رسوخ کے تحت۔ ۱۹۰۵ء میں
 لاہور میں، متطابق مادہ پر، شمس کو عظیم کرکٹ مندرجہ ذیل (مال اور مال) کا ایک صوبہ بنایا جاں و جان اکثریت میں تھے۔ شمالی سروروں کے
 مسلمانوں کو اپنے انتہائی سیاسی اور قومی تھے سے نکلنے چڑھے دیکھا تو انتقاماً چڑھے چڑھے ملتے ملتے سڑکوں کے ذریعے تمام شمال کے ولایت کرکٹ۔
 شہر سے گزری۔ اس وقت عمری کا لاہور بھڑ بھڑا رہا اور اسے کل جہاز ملے مادیانیت "نہروں" اور "یا شوال" لکھے والے انبال کی ایک کھلی کھلی
 دوسری طرف بری لٹریچر کے مطابق سے انبال اس جگہ پر پہنچے کہ لوری، انعام، دنیائے اسلام میں وطنی قومیت کو سرور دے کر امت کو
 نکلنے لکھنے کر پانچ اپنی ہیں (تعمیل کے لیے دیکھیے، تصور قومیت / بانچواں)۔ سینہ زووں اور مرگھوں کی علم دشمنی۔ انبال کے انفر کے
 مسلمانوں کو سزا کر دیا۔ اسلام سے ٹکڑی کی بشارت۔ انبال کے جسے کو سزا کر دیا۔ انہوں نے پہلا دار صرفی اور مغربی تصور قومیت ہی ہر کیا۔

نہروں ہمارے چاں سے لکھ کو عرب کے معارفے بنایا

ہمارے ہمارے ہمارے ملک کی اتحاد وطن نہیں ہے؟

اور دہری وہ عمل ابھی جس پر مارچ ۱۹۰۷ء درج ہے۔ یہی قوم پرست اور صرفی تصور قومیت کا سرور دار انبال اور اسلامی دانتہ اند
 کا نیکر شاعر جس چکا تھا۔ انبال کا رد عمل یک۔ دست جہازوں اور مرگھوں کے ملامت تھا۔ ملت اسلامیہ کی سبازوں کا منبع و مخرج کی مٹی
 "اسرار و مرز" سے پہلے منبع اور شہر اور "نہروں" کی صبی سڑکوں سے انبال کے رصرت مسلمانوں کو ذات و فخری مادہ مال والا لکھیں دولت
 اور فخری سے نکلنے کا راستہ ہی بنایا۔ انبال کے "نہروں" کو "نہروں" میں "لاہور" کے روح غزوال کی، سنن ایک شہر میں باں کی ہے۔ اللہ کی راں
 سے مسلمانوں اور ان کے است کا فرق بناتے چڑھے لکھتے ہیں

وہ زمانے میں ستر تھے مسلمان بہتر

اور تم خواہ چڑھے تارکے نہروں پر کر

میں ذیل اشار سے ہی انبال کے سرور ایمان کی نشاندہی ہوتی ہے:

آج ہی ہر حر سراجیم" کا اقبال دیرا

آج سر سبکی ہے اغاز پرستوں پیرا

کی لڑ سے دنا تو نے تو ہم تیرے ہیں

یہ ہیں پیڑ ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں

ہوا۔ اور موجودہ دور کی اعلیٰ ترین ملی و ملکی سطح پر قرآن کے علم و حکمت اور ہدایت و معرفت کی تصویریں

اور تشریح و تفسیر کی ہے صرف۔ اور صرف انجیل نے ۳۲

انجیل عاشق پرست ہیں۔ درجہ اسال کا بہ پلہ ہدایت تا سبک ہے۔ اسرار خودی میں اہل مراد کے تحت کہ خودی عشق و فنا ہے
مستحکم ہوتی ہے، انجیل کہتے ہیں کہ: در دل مسلم فنا مصلحتی است / اسرارے مارا مصلحتی است۔ سی۔ مصلحتی کا فنا۔ جان کے دل میں
ہے اور انجیل کے فنا ہے ہمارا افسوس ہے۔ "پیام مشرق" میں: بر کشت کے ریم سروان کہا ہے:

ہر کہ عشق مصلحتی مانا دوست۔ عجز و برد و محنت مانا دوست

مصلحت یہ کہ جس کے پاس مصلحت رسالت مانگ کی ہے۔ کاماں ہے عجز و سرس کے اس کے محنت میں ہیں۔ ضرور جوابی نہیں

"فرق مال مصعب ضرور رحمۃ للعالمین" کے تحت کہ ذکر کے بعد: "موجود آپ نے میرے دل میں آپ سے زیادہ محبت ہے، انجیل کہتے ہیں

گشت ہر ماہر و اسون درنگ۔ ہست طو قاییش ز تالون درنگ

از حق دہ این دھا افزید۔ ایکنہ فتنا سدر تار و خوش را

مردم آئینہ بے نور ہست۔ در بحر غم غیبر قرآن مضمر است

روزی عشر فرار در ساکن ہوا۔ بے نصیب از بوسہ پاک مرا

مردم اسرار قرآن حقیقہ آ۔ با سلااں امر حق گفتہ آ

اے کھانزادان تو ایسے گشت۔ یک دعایت منور گفتار میں است

یعنی اُن شخص کے کہ انجیل ہم پر مکتوبوں کا دل پر تک رہا ہے۔ اُن کا سارا دماغ مایہ مرشد کا سرچشمہ صفت ہے۔ انہ کا دماغ خودی
کو حراہی متاع کوئی ہیں پچھانا سبائی کا دوق، مایہ مرشد، اُس سرے دل کا آئینہ، جو ہر ہے اور میرے کام میں قرآن کے علاوہ کچھ اور نہیں ہے تو
لے بیانت کے در در سوا کہتے اور اپنے بر منہ ہا سے مردم کہتے ہیں۔ مگر اُن میں سے ایسی مایہ مرشد میں قرآن کے کوئی پروئے ہی اور وہ ان کے
ماننے حق میں کیا ہے تو اسے وہ اسے لڑائی میں کے اسات سے وہ انجیل میں مانا ہے، میرے لیے دعا فرمائیے۔ کی ایک مایہ مرشد
اور کام کا افسوس ہوتا ہے۔ چہرے مقبرت کے پیکر عاشقِ دل انجیل کا ایسی تصویر ترین ہستی کے سامنے ہے اظہار یہ کسی تصویر کا نہ ہے

۵

قرآن کی ہدایت کا گہرا تصور انجیل کے ایماں کا مہرزی بعد ہے۔ قرآن کی وہی شکل اور وہی شکل ہے۔ جس میں ہر مہرزی اور وہی
ہستی کو کو تہرہ رس کہتے ہیں۔ چاہے وہ کس کس کے ہوں اور انجیل کے اعلا میں مایہ مرشد اور سرور ہوا ہے اور
اُن کا اظہار ہے انجیل اشارت کی ہدایت میں ہوا ہے ۳۳۔ انجیل کے قرآن کی خاطر اپنے آئی رسالت کے خطاب چار کا ۳۴۔ انجیل اشارت
اور غایت کے اور وہی ہوتی کہ مروجہ دنیا کو قرآنی تعلیمات کا حرقے۔ جہاد اور ہر دے کے تصور۔ اور میں شامل ہیں ۳۵۔ مایہ مرشد
کے اسات اشارت مایہ مرشد کی تیس، اسات۔ انجیل دماغ کا کیا ہے ۳۶۔ بیج ہے کہ افسوس مایہ مرشد کا اصل اشارت ہی ہوتا ہے
کہ انجیل کی اشارت ہر اسات کا نکل ہے ۳۷۔ انجیل اشارت مایہ مرشد کی مایہ مرشد ہے ۳۸۔ بیج ہے کہ افسوس مایہ مرشد کا اصل اشارت ہی ہوتا ہے

کی حیثیت فی الواقع قرآنِ اقدس کی ہے۔^{۴۸} قرآن وحدیث کے دوس اور اسلامی ماحولیات کا انہی میں تمام قرآن ہر قاری پر^{۴۹} انہی اسرار
 قرآنی معنیوں کی کائنات کے ہر ذرے کو شمری ہو کر جس سے انہی کے سب سے زیادہ قرآن کو بڑھا ہے اور۔^{۵۰} ہر آدمی کا مادہ
 قرآن سے کیا ہے۔ قدرت کے سامنے تو یہ درجہ رسالت پائے اس اور ان کی سادہ قرآنی ات پر لگا ہے۔^{۵۱} جس کے تصور کو اللہ کی مدد سے اور شفیقہ قرآن
 کی روشنی میں سامنے لیا ہے۔^{۵۲} ان میں سے ممتاز وہ ہیں، جو ان کے اور صحابیوں اور کامرین برائت کے تاثرات سے جی لام نہ^{۵۳} ہوئی اور
 میں میں مشاہدات کائنات کی جائزگی ہے کہ وہ ان کے غور و فکر میں نیلے کائنات کے اسرار کے ساتھ ساتھ انہی کے اسرار میں اور
 وہ ان کے اسرار کے ساتھ ساتھ ان کے اسرار میں۔^{۵۴} انہی کے اسرار کے ساتھ ساتھ انہی کے اسرار میں۔^{۵۵} انہی کے اسرار کے ساتھ ساتھ انہی کے اسرار میں۔^{۵۶}
 تصور قرآنی حیرت انگیز کمال قرآن مجید میں مابہرہ ہے۔^{۵۷} وہ انہی کے اسرار میں ہے جو وہی کا سر میں ہے۔^{۵۸} انہی کے اسرار میں۔^{۵۹} انہی کے اسرار میں۔^{۶۰}
 کے ساتھ ساتھ انہی کے اسرار میں۔^{۶۱} انہی کے اسرار میں۔^{۶۲} انہی کے اسرار میں۔^{۶۳} انہی کے اسرار میں۔^{۶۴} انہی کے اسرار میں۔^{۶۵} انہی کے اسرار میں۔^{۶۶}
 مناصد کے تحت، انہی کے اسرار میں۔^{۶۷} انہی کے اسرار میں۔^{۶۸} انہی کے اسرار میں۔^{۶۹} انہی کے اسرار میں۔^{۷۰} انہی کے اسرار میں۔^{۷۱} انہی کے اسرار میں۔^{۷۲} انہی کے اسرار میں۔^{۷۳}
 کے قبول نہیں کیا۔^{۷۴} انہی کے اسرار میں۔^{۷۵} انہی کے اسرار میں۔^{۷۶} انہی کے اسرار میں۔^{۷۷} انہی کے اسرار میں۔^{۷۸} انہی کے اسرار میں۔^{۷۹} انہی کے اسرار میں۔^{۸۰}
 اور ان کے اسرار میں۔^{۸۱} انہی کے اسرار میں۔^{۸۲} انہی کے اسرار میں۔^{۸۳} انہی کے اسرار میں۔^{۸۴} انہی کے اسرار میں۔^{۸۵} انہی کے اسرار میں۔^{۸۶} انہی کے اسرار میں۔^{۸۷}
 جس میں یکساں ہی ہے انہی کے اسرار میں۔^{۸۸} انہی کے اسرار میں۔^{۸۹} انہی کے اسرار میں۔^{۹۰} انہی کے اسرار میں۔^{۹۱} انہی کے اسرار میں۔^{۹۲} انہی کے اسرار میں۔^{۹۳}
 انہی کے اسرار میں۔^{۹۴} انہی کے اسرار میں۔^{۹۵} انہی کے اسرار میں۔^{۹۶} انہی کے اسرار میں۔^{۹۷} انہی کے اسرار میں۔^{۹۸} انہی کے اسرار میں۔^{۹۹} انہی کے اسرار میں۔^{۱۰۰}

مرتب ہونے والی اس سطور میں انہی کے منطبق و محال اور تصور حقیقت کا سراغ ملتا ہے، ان خفا ہر راقم کے ذہن کو نظر ہے۔
 اللہ تعالیٰ نے اس لوگوں کو جو جہل میں مبتلا ہیں وہ کم و بیش اور بات میں بھی ہیں۔ جہانوں کی فیکٹ سے بالاتر حیرات کائنات کا کوئی مقصد
 نہیں ہوتا۔ اس کا مقصد ہی اللہ کی طرف سے ہے کہ وہ دنیا کے کتب پر رہتا ہے اور اس کا اس کا کتب پر رہتا ہے۔^{۱۰۱} انہی کے اسرار میں۔^{۱۰۲} انہی کے اسرار میں۔^{۱۰۳}
 انہی کے اسرار میں۔^{۱۰۴} انہی کے اسرار میں۔^{۱۰۵} انہی کے اسرار میں۔^{۱۰۶} انہی کے اسرار میں۔^{۱۰۷} انہی کے اسرار میں۔^{۱۰۸} انہی کے اسرار میں۔^{۱۰۹} انہی کے اسرار میں۔^{۱۱۰}
 محبت اور ان کی آرزو اس کا امتیاز ہے۔ وہ انہی کے اسرار میں۔^{۱۱۱} انہی کے اسرار میں۔^{۱۱۲} انہی کے اسرار میں۔^{۱۱۳} انہی کے اسرار میں۔^{۱۱۴} انہی کے اسرار میں۔^{۱۱۵} انہی کے اسرار میں۔^{۱۱۶}
 ایسا ہی کر سکتے۔ اس کا اصل مقصد۔^{۱۱۷} انہی کے اسرار میں۔^{۱۱۸} انہی کے اسرار میں۔^{۱۱۹} انہی کے اسرار میں۔^{۱۲۰} انہی کے اسرار میں۔^{۱۲۱} انہی کے اسرار میں۔^{۱۲۲} انہی کے اسرار میں۔^{۱۲۳}
 میں مبتلا ہیں۔^{۱۲۴} انہی کے اسرار میں۔^{۱۲۵} انہی کے اسرار میں۔^{۱۲۶} انہی کے اسرار میں۔^{۱۲۷} انہی کے اسرار میں۔^{۱۲۸} انہی کے اسرار میں۔^{۱۲۹} انہی کے اسرار میں۔^{۱۳۰} انہی کے اسرار میں۔^{۱۳۱}
 ہی۔ انہی کے اسرار میں۔^{۱۳۲} انہی کے اسرار میں۔^{۱۳۳} انہی کے اسرار میں۔^{۱۳۴} انہی کے اسرار میں۔^{۱۳۵} انہی کے اسرار میں۔^{۱۳۶} انہی کے اسرار میں۔^{۱۳۷} انہی کے اسرار میں۔^{۱۳۸}
 سرے ہی ہم خانے میرے ہی ہم خانے
 دلوں کے ہم خانے، دلوں کے ہم خانے^{۴۹}

انہی کے اسرار میں۔^{۱۳۹} انہی کے اسرار میں۔^{۱۴۰} انہی کے اسرار میں۔^{۱۴۱} انہی کے اسرار میں۔^{۱۴۲} انہی کے اسرار میں۔^{۱۴۳} انہی کے اسرار میں۔^{۱۴۴} انہی کے اسرار میں۔^{۱۴۵} انہی کے اسرار میں۔^{۱۴۶}
 انہی کے اسرار میں۔^{۱۴۷} انہی کے اسرار میں۔^{۱۴۸} انہی کے اسرار میں۔^{۱۴۹} انہی کے اسرار میں۔^{۱۵۰} انہی کے اسرار میں۔^{۱۵۱} انہی کے اسرار میں۔^{۱۵۲} انہی کے اسرار میں۔^{۱۵۳} انہی کے اسرار میں۔^{۱۵۴}
 انہی کے اسرار میں۔^{۱۵۵} انہی کے اسرار میں۔^{۱۵۶} انہی کے اسرار میں۔^{۱۵۷} انہی کے اسرار میں۔^{۱۵۸} انہی کے اسرار میں۔^{۱۵۹} انہی کے اسرار میں۔^{۱۶۰} انہی کے اسرار میں۔^{۱۶۱} انہی کے اسرار میں۔^{۱۶۲}

۱۷. اردو کا پیشاگر شاعر۔ مشہور فقرا اہل بیت اہل بیت۔ صفحہ ۵۵
۱۸. "رد اہل" مشہور مقالہ اہل بیت۔ اہل بیت پر مشتمل مکتوب، صفحہ ۱۲۲

۱۹. شوق دیکھیے: شائستہ امینا اللہ کا مکتوب "اہل بیت اہل بیت"۔ اردو ادب کی تاریخ اور ادبی تحریکوں کا مطالعہ، صفحہ ۱۲۸

۲۰. دیکھیے: "اردو ادب کی تاریخ" (۱۹۷۰ء)۔ اردو ادب کی تاریخ اور ادبی تحریکوں کا مطالعہ، صفحہ ۱۲۸
۲۱. مکتوبات اہل بیت، جلد ۳، صفحہ ۲۷۶

۲۲. دیکھیے: مکتوبات اہل بیت، جلد ۳، صفحہ ۲۷۶، "اردو ادب کی تاریخ" (۱۹۷۰ء)۔ اردو ادب کی تاریخ اور ادبی تحریکوں کا مطالعہ، صفحہ ۱۲۸

۲۳. تبصیل کے لیے دیکھیے: اہل بیت کی تاریخی جائزہ، "اردو ادب کی تاریخ اور ادبی تحریکوں کا مطالعہ"، اردو ادب کی تاریخ اور ادبی تحریکوں کا مطالعہ، صفحہ ۱۲۸

۲۴. اہل بیت کی تعلیم "ہندوستان" میں، اردو ادب کی تاریخ اور ادبی تحریکوں کا مطالعہ، اردو ادب کی تاریخ اور ادبی تحریکوں کا مطالعہ، صفحہ ۱۲۸

۲۵. اردو ادب کی تاریخ اور ادبی تحریکوں کا مطالعہ، اردو ادب کی تاریخ اور ادبی تحریکوں کا مطالعہ، صفحہ ۱۲۸

۲۶. اردو ادب کی تاریخ اور ادبی تحریکوں کا مطالعہ، اردو ادب کی تاریخ اور ادبی تحریکوں کا مطالعہ، صفحہ ۱۲۸

۲۷. اردو ادب کی تاریخ اور ادبی تحریکوں کا مطالعہ، اردو ادب کی تاریخ اور ادبی تحریکوں کا مطالعہ، صفحہ ۱۲۸

۲۸. اردو ادب کی تاریخ اور ادبی تحریکوں کا مطالعہ، اردو ادب کی تاریخ اور ادبی تحریکوں کا مطالعہ، صفحہ ۱۲۸

۲۹. اردو ادب کی تاریخ اور ادبی تحریکوں کا مطالعہ، اردو ادب کی تاریخ اور ادبی تحریکوں کا مطالعہ، صفحہ ۱۲۸

۳۰. اردو ادب کی تاریخ اور ادبی تحریکوں کا مطالعہ، اردو ادب کی تاریخ اور ادبی تحریکوں کا مطالعہ، صفحہ ۱۲۸

۳۱. اردو ادب کی تاریخ اور ادبی تحریکوں کا مطالعہ، اردو ادب کی تاریخ اور ادبی تحریکوں کا مطالعہ، صفحہ ۱۲۸

۳۲. اردو ادب کی تاریخ اور ادبی تحریکوں کا مطالعہ، اردو ادب کی تاریخ اور ادبی تحریکوں کا مطالعہ، صفحہ ۱۲۸

۳۳. اردو ادب کی تاریخ اور ادبی تحریکوں کا مطالعہ، اردو ادب کی تاریخ اور ادبی تحریکوں کا مطالعہ، صفحہ ۱۲۸

۳۴. اردو ادب کی تاریخ اور ادبی تحریکوں کا مطالعہ، اردو ادب کی تاریخ اور ادبی تحریکوں کا مطالعہ، صفحہ ۱۲۸

۳۵. اردو ادب کی تاریخ اور ادبی تحریکوں کا مطالعہ، اردو ادب کی تاریخ اور ادبی تحریکوں کا مطالعہ، صفحہ ۱۲۸

۳۶. The Emergence of Pakistan، اردو ادب کی تاریخ اور ادبی تحریکوں کا مطالعہ، صفحہ ۱۲۸

۳۷. اردو ادب کی تاریخ اور ادبی تحریکوں کا مطالعہ، اردو ادب کی تاریخ اور ادبی تحریکوں کا مطالعہ، صفحہ ۱۲۸

۳۸. اردو ادب کی تاریخ اور ادبی تحریکوں کا مطالعہ، اردو ادب کی تاریخ اور ادبی تحریکوں کا مطالعہ، صفحہ ۱۲۸

۳۹. اردو ادب کی تاریخ اور ادبی تحریکوں کا مطالعہ، اردو ادب کی تاریخ اور ادبی تحریکوں کا مطالعہ، صفحہ ۱۲۸

۴۰. اردو ادب کی تاریخ اور ادبی تحریکوں کا مطالعہ، اردو ادب کی تاریخ اور ادبی تحریکوں کا مطالعہ، صفحہ ۱۲۸

۴۱. اردو ادب کی تاریخ اور ادبی تحریکوں کا مطالعہ، اردو ادب کی تاریخ اور ادبی تحریکوں کا مطالعہ، صفحہ ۱۲۸

۴۲. اردو ادب کی تاریخ اور ادبی تحریکوں کا مطالعہ، اردو ادب کی تاریخ اور ادبی تحریکوں کا مطالعہ، صفحہ ۱۲۸

۳۸۔ مکتبہ "انجیل اور قرآن" مشمولہ "انجیل اور قرآن"۔

۳۹۔ قرآن مجید، احادیث اور اسلامی تاریخ کے ساتھ انجیل پر مذہب جو قرآن کا فوجی اعزاز ہے۔ اس موضوع پر کتب و مقالات کی صورت میں

نامہ لکھ کر شائع ہو چکا ہے۔ "اسلام اور قرآن" کے (۱) ۱۰۰۰ (۱۰۰۰) اور (۱۰۰۰) کے نام کی کتاب۔ نامہ لکھ کر شائع ہو چکا ہے۔

کتاب "انجیل قرآن کی روشنی میں" کے (۱) ۱۰۰۰ (۱۰۰۰) کے نام کی کتاب۔ "اسلام اور قرآن" کے نام کی کتاب۔

نامہ لکھ کر شائع ہو چکا ہے۔ "اسلام اور قرآن" کے (۱) ۱۰۰۰ (۱۰۰۰) کے نام کی کتاب۔ "اسلام اور قرآن" کے نام کی کتاب۔

اور (۱۰۰۰) کے نام کی کتاب۔ "اسلام اور قرآن" کے (۱) ۱۰۰۰ (۱۰۰۰) کے نام کی کتاب۔ "اسلام اور قرآن" کے نام کی کتاب۔

۴۰۔ "انجیل" کے نام کی کتاب۔ "اسلام اور قرآن" کے (۱) ۱۰۰۰ (۱۰۰۰) کے نام کی کتاب۔ "اسلام اور قرآن" کے نام کی کتاب۔

جو حقائق اور حقائق کی طرح (۱) ۱۰۰۰ (۱۰۰۰) کے نام کی کتاب۔ "اسلام اور قرآن" کے (۱) ۱۰۰۰ (۱۰۰۰) کے نام کی کتاب۔

اس سے قرآن میں لکھ کر شائع ہو چکا ہے۔ "اسلام اور قرآن" کے (۱) ۱۰۰۰ (۱۰۰۰) کے نام کی کتاب۔ "اسلام اور قرآن" کے نام کی کتاب۔

معاذ اللہ! میں سب کو دیکھ رہا ہوں۔ "اسلام اور قرآن" کے (۱) ۱۰۰۰ (۱۰۰۰) کے نام کی کتاب۔ "اسلام اور قرآن" کے نام کی کتاب۔

۴۱۔ ڈاکٹر کلس کے نام کی کتاب۔ "اسلام اور قرآن" کے (۱) ۱۰۰۰ (۱۰۰۰) کے نام کی کتاب۔ "اسلام اور قرآن" کے نام کی کتاب۔

نعمت اللہ! میں سب کو دیکھ رہا ہوں۔ "اسلام اور قرآن" کے (۱) ۱۰۰۰ (۱۰۰۰) کے نام کی کتاب۔ "اسلام اور قرآن" کے نام کی کتاب۔

کی ہے۔ "اسلام اور قرآن" کے (۱) ۱۰۰۰ (۱۰۰۰) کے نام کی کتاب۔ "اسلام اور قرآن" کے نام کی کتاب۔

کی ہے۔ "اسلام اور قرآن" کے (۱) ۱۰۰۰ (۱۰۰۰) کے نام کی کتاب۔ "اسلام اور قرآن" کے نام کی کتاب۔

کا ذکر کیا ہے۔ "اسلام اور قرآن" کے (۱) ۱۰۰۰ (۱۰۰۰) کے نام کی کتاب۔ "اسلام اور قرآن" کے نام کی کتاب۔

کا ذکر کیا ہے۔ "اسلام اور قرآن" کے (۱) ۱۰۰۰ (۱۰۰۰) کے نام کی کتاب۔ "اسلام اور قرآن" کے نام کی کتاب۔

کی کتاب کا ذکر کیا ہے۔ "اسلام اور قرآن" کے (۱) ۱۰۰۰ (۱۰۰۰) کے نام کی کتاب۔ "اسلام اور قرآن" کے نام کی کتاب۔

(قیمت احقرین، ۱۰۰۰) کے نام کی کتاب۔ "اسلام اور قرآن" کے (۱) ۱۰۰۰ (۱۰۰۰) کے نام کی کتاب۔

It is born of His own creative freedom whereby he has chosen female eggs

to be participators of His life, power, and freedom. {Reconciliation...p 64}

جوتے جوتے کی اختراع انجیل، قرآن کی کتاب کی صورت کی کتاب کی ہے۔ (۱) ۱۰۰۰ (۱۰۰۰) کے نام کی کتاب۔ "اسلام اور قرآن" کے نام کی کتاب۔

میں نے دیکھا کہ اس کی تخلیق میں ہر خدا کا حصہ ہے۔ "اسلام اور قرآن" کے (۱) ۱۰۰۰ (۱۰۰۰) کے نام کی کتاب۔ "اسلام اور قرآن" کے نام کی کتاب۔

۴۲۔ "مکتبہ قرطبہ" کے نام کی کتاب۔ "اسلام اور قرآن" کے (۱) ۱۰۰۰ (۱۰۰۰) کے نام کی کتاب۔ "اسلام اور قرآن" کے نام کی کتاب۔

اسلام اور قرآن کے نام کی کتاب۔ "اسلام اور قرآن" کے (۱) ۱۰۰۰ (۱۰۰۰) کے نام کی کتاب۔ "اسلام اور قرآن" کے نام کی کتاب۔

اسلام اور قرآن کے نام کی کتاب۔ "اسلام اور قرآن" کے (۱) ۱۰۰۰ (۱۰۰۰) کے نام کی کتاب۔ "اسلام اور قرآن" کے نام کی کتاب۔

"قرآن مجید" کی علم قرآن کی کتاب۔ "اسلام اور قرآن" کے (۱) ۱۰۰۰ (۱۰۰۰) کے نام کی کتاب۔ "اسلام اور قرآن" کے نام کی کتاب۔

نئی قرآن مرقی ثانیہ (۱۹۵۵ء) میں آیتوں کی کتاب سے ہے۔ ۱۰۰ اور ہے۔ دوسرا مصرعہ: "مکمل میں کراہیں اللہ کی سرہاں" کے لیے ہے۔
 مرقی ثانی میں چھوڑا۔ دوسرا شعر میں اللہ کی سرہاں کے لیے ہے کہ یہاں اس سے ہے۔ اگلے میں اشعار کا نام
 جاب سلامت تاج کا، سوہ حد ہے اس کے سر پر شعر ہے۔ اس سے شروع میں شعر تک ہر دو قسم / دریاؤں کمال میں سے ہے، اس سے وہ شعر
 قرآن حکیم کی ایک آیت سے ۱۰۰ ہے۔ (دیکھیے: ماسٹیج ۱۰)

۴۳. دیکھیے: کیا نکر انبال مرتب سے مستعار ہے؟ کے تحت ماسٹیج ۱۱ تا ۱۲

۴۴. دیکھیے: کلیات انبال فارسی، صفحات ۸۰۸ تا ۸۱۲

۴۵. انبال کہتے ہیں، (ہری) کا سرہاں نور اللہ / نور اللہ / نور اللہ / نور اللہ (کلیات انبال فارسی، ص ۸۱۲)

۴۶. ہر دو میر تقی میر کے ۱۹۲۰ء میں، کہ قرآن کے مکمل کردہ۔ ۱۰۰ اور ہے۔ دوسرا مصرعہ: "مکمل میں کراہیں اللہ کی سرہاں" کے لیے ہے۔
 اعتراض کیا کہ میں اس میں کہا کہ انبال اور اس کے لیے ہے۔ ۱۰۰ کے لیے ہے کہ یہاں کا ہر دو اس کے لیے ہے کہ میں اس میں کہا کہ
 اچانک یہ نظم اگلی آیت سے ہے۔ ۱۰۰ کے لیے ہے کہ یہاں کا ہر دو اس کے لیے ہے کہ میں اس میں کہا کہ
 ہے۔ یہ فلسفیانہ اور نہیں اور اس کے لیے ہے کہ یہاں کا ہر دو اس کے لیے ہے کہ میں اس میں کہا کہ
 انبال کے شعر میں سے ہے (۱) ہی اور کیا ہے۔ اس آیت کے لیے ہے کہ یہاں کا ہر دو اس کے لیے ہے کہ میں اس میں کہا کہ
 کی رائے ہے کہ انبال کا ہر دو قرآن کا ہر دو ہر دو ہر دو ہے۔ ۱۰۰ کے لیے ہے کہ یہاں کا ہر دو اس کے لیے ہے کہ میں اس میں کہا کہ
 کل بیتا بیت نہیں تھا۔ انبال کے اس کی ترجمہ (۱) ہی اور کیا ہے۔ اس آیت کے لیے ہے کہ یہاں کا ہر دو اس کے لیے ہے کہ میں اس میں کہا کہ
 تفسیر کی بناء اگلی ہے۔ ۱۰۰ کے لیے ہے کہ یہاں کا ہر دو اس کے لیے ہے کہ میں اس میں کہا کہ
 ہر دو میر تقی میر کی رائے ہے کہ (۱) ہی اور کیا ہے۔ اس آیت کے لیے ہے کہ یہاں کا ہر دو اس کے لیے ہے کہ میں اس میں کہا کہ
 میں سے ہر دو میر تقی میر کی رائے ہے کہ (۱) ہی اور کیا ہے۔ اس آیت کے لیے ہے کہ یہاں کا ہر دو اس کے لیے ہے کہ میں اس میں کہا کہ
 [انبال، شہیدت اور شہادت، ص ۱۱۳] ڈاکٹر سید محمد تقی نے کہا کہ "انبال کی مکمل طرز اور اس کی موت۔ کہوں ہے، وہ مکمل کا ہر دو
 قرآن غیر ہے۔" (مائل انبال، ص ۱۱۳) اس کے لیے ہے کہ یہاں کا ہر دو اس کے لیے ہے کہ میں اس میں کہا کہ
 دیکھیے: کیا نکر انبال مرتب سے مستعار ہے؟ کے تحت ماسٹیج ۱۱ تا ۱۲

حکم معتبر انبال کا کہ انبال ہر آیت کی رائے ہے (۱) ہی اور کیا ہے۔ اس آیت کے لیے ہے کہ یہاں کا ہر دو اس کے لیے ہے کہ میں اس میں کہا کہ
 ۱۰۰ اور ہے۔ دوسرا مصرعہ: "مکمل میں کراہیں اللہ کی سرہاں" کے لیے ہے۔
 انبال کا یہ دعویٰ حقیقت اور صداقت جرمی ہے۔

۴۸. حکمتِ انبال، صفحہ ۵۹

۴۹. کلیاتِ انبال اردو، صفحہ ۳۱

۵۰. ایضاً، دیکھیے، صفحہ ۳۲۰۔ انبالِ عالم آس و خاک واد سے مخاطب ہیں :

لو کنت خاک و بے بھر! میں کنت خاک و نمود نگر!

کشتِ وجود کے لیے آسیر واد سے لو کہ میں؟

۵۱. تفصیل کے لیے، حکمتِ انبال، صفحات ۹۹ تا ۱۰۴

۵۲. انبال کا کہا ہے کہ : ”پتہ نامہ تو ہی ہمارا ہے۔“ / ”شیریں و ترے میں تو شیریں ہے“ (مجموعہ انبال اردو، صفحہ ۶۱۷)

۵۳. کلیاتِ انبال ناری، صفحہ ۹۳۸

۵۴. انبالِ لہو و جہانم، مرتبہ ڈاکٹر سلیم اختر، صفحہ ۷۹

۵۵. کلیاتِ انبال ناری، صفحہ ۹۳۸

۵۶. مرنے پر، ”شہرہ نگرونظر“۔ ۱۹۸۲ء، شمارہ ۲۰، صفحہ ۱۱۷

ہے۔ اقبال پر الزام تقاد نے ایک ہرہ پھیرنے کی شکل اختیار کر لی ہے۔ یہ کاروائی دسی ہی ہے جیسے فکر اقبال کو مستعار ہو کر آگیا۔
 مابین اقبال کے متاخر کردہ جوابِ اول میں سلیں پھرنے ہیں، وہ جیسے کے بعد اقبال کے پہلے کئی صورت جواب دہ کیے کا صرف
 تقبی و تنبیی نامے کی صورت ہے۔ اقبال کے ہاں مکتوبی تصادف (الزام) میں شریک وہ عناصر ہیں جو اقبال کی علت و مکتوبوں کے اندر آگے آئے
 ہیں اس سے انتہاء پہنچنے یا اثباتات ہر اس کی نظر انداز اور ٹھہری پس منی۔ اقبال کے ہر ایک ارمیہ کو سپرد نامہ اور ہر ایک
 مکتوب دہانے اور اپنے ہی ہم نامہ کے باعث ہر ایک کے اصرار کو، مثال کے مکتوبی تصادف کی شکل میں دیکھنے والے علمائے اسلامی کو ہر ایک کے
 باعث بتے رہے ہیں۔ مکتوبی اسنادوں کی پیروی میں مشرعی دانشوروں کا ایک ٹرا روڑ ہے۔

[illegible]

مقامہ ایچ اسرائیلی احمدی، احمدت الحارثی، محمد صالح فی حبیبہ اسمہ ابرہہ کی ماہرین ہونے پر ان کی انتہا کا

میلہ تھا، دوست اور دشمنوں کا فرق نہ تھا، مگر یہی حقیقت تھی کہ یہاں ہر ایک کو اپنا گھر اور اپنا وطن تھا۔

جزیرہ کا نام ہیر گیٹو انسوں نے صراحت سے دیا اور ۱۱ جولائی ۱۹۷۱ء کو "ہیر گیٹو"۔

یکیش نے اس صحن میں اجال کے دروازہ اور دروازے کی بجائے ہیں، اس صحن سے دروازہ اور دروازے کی بجائے ہیں۔
اجال کا مقصد شکر و تعادل ہے۔ اس میں ہرگز کوئی طرفہ داری نہیں۔ بلکہ تمام کو برابر کرتا ہے۔ اس لیے کہ اجال اسرارِ وحی کے راز سے
مکمل حرکت دہرا کر۔ صحن کا مقصد یہ ہے کہ اسرارِ وحی کا تمام راز کھل جائے۔ اس لیے کہ اسرارِ وحی کے راز سے
مکمل حرکت دہرا کر۔ صحن کا مقصد یہ ہے کہ اسرارِ وحی کا تمام راز کھل جائے۔ اس لیے کہ اسرارِ وحی کے راز سے

سے دور کر دیا تو انہیں ہر ملکی نصاب کا اعتدال ہی مانتا رہا۔ اس کے ترکیب اہم اور بنیادی مسئلہ وحدت الوجود ہے، تاہم باقی اعتدالات

بقول ڈاکٹر تاثیر مادہ اور روح، ترکیب عالم، مقصد، علم، نظائر، احکامات، تعلیم، توحید منشیہ یہ، سرراہی، تاریخیست، جبریت

علم و حکمت اور خدای کے موضوعات شامل ہیں۔^{۳۴}

یکٹی کے اشرفی معصوم کے جواب میں ڈاکٹر تاثیر کے سال کردہ بیشتر نکات مرتب ہیں، ہم وحدت الوجود کے میں ہیں اور یہ اعتدال ہے اسحاق کراہی شکل ہے۔ تعقل کیا اقبال دوسرے الوجودی ہیں؟ یہ گفت آئے گی ڈاکٹر تاثیر نے ترکیب دیا کی قربت اور انی ...
 قوت سے کی۔ یہی ترکیب دیا ہے کہ قوت الوجود کے بیٹے ماز کے واسطے پہنچا دیا اگلا ڈاکٹر تاثیر کو کسی جہر میں اگلائے۔ راکھو۔ بعد اسی کے میں میں اگلا
 کہ غلط اور ہی رہا ہے۔ یہ اور مفاہیم ہیں ہی مادیت ہے اسحاق کی طرح اقبال کا راستہ اشرفی کا ہے اور اعتدال ہے۔ یہاں ہیں اعتبار
 کے اور میں وحدت کی کراہی اقبال راہ اگلا ماس اگلا ہے۔ یہ سب سمجھتے ہیں کہ مفسرینوں کو اگلائے سے مفسر، اگلا، مفسر ہے اگلا
 کے یہ مہی ہیں کہ ہر جہر کی روٹی کو چھوڑ دیا۔ یہاں اور اگلا۔ اور کے لئے اقبال ہے۔ مثلاً اور ہی نور کر کے ہیں۔ علم و کائنات کے ...
 نے لکھا کہ (اقبال کے نزدیک) علم اور عشق دونوں مقدس ہیں۔

تاہم بات کے۔ اسے میں اسل ماس کا یہاں ڈاکٹر تاثیر نے لکھا کہ قدرت قدرت نہیں ہے بلکہ میں نے پہنا مانا ہے اور اگلا ہے۔ یہ مفسر دوسرا
 اور وہ رہتے ہیں روئے کے میں ہے قوت تار ہے۔ ایک ... دینے والے وہ وہاں کے وہاں ہیں تیریاں ہیں ہی ہیں وہاں ہے قوت تار ...
 اقبال سے نادانی ہے اور دوسرے کے اگلا ماس کے وہاں ہے یہاں ہے اگلا ماس کے وہاں ہے یہاں ہے اگلا ماس کے وہاں ہے یہاں ہے اگلا ماس کے وہاں ہے
 یہی نظر ہے۔ یہی نظر ہی نہیں ہے قوت تار ہے۔ یہاں ہے اگلا ماس کے وہاں ہے یہاں ہے اگلا ماس کے وہاں ہے یہاں ہے اگلا ماس کے وہاں ہے
 وہاں ہے اگلا ماس کے وہاں ہے یہاں ہے اگلا ماس کے وہاں ہے یہاں ہے اگلا ماس کے وہاں ہے یہاں ہے اگلا ماس کے وہاں ہے یہاں ہے اگلا ماس کے وہاں ہے
 نصیب ہے۔ یہ وحدت الوجودی ہے۔ یہاں ہے اگلا ماس کے وہاں ہے یہاں ہے اگلا ماس کے وہاں ہے یہاں ہے اگلا ماس کے وہاں ہے یہاں ہے اگلا ماس کے وہاں ہے
 نہ لکھی تو نوع فی ملک اس وہ (۱۹۳۵ء) ایک ترکیب کے وہاں ہے اگلا ماس کے وہاں ہے یہاں ہے اگلا ماس کے وہاں ہے یہاں ہے اگلا ماس کے وہاں ہے
 ہے کہ اقبال میں تیریاں ہیں وہاں میں یہاں ہے اگلا ماس کے وہاں ہے یہاں ہے اگلا ماس کے وہاں ہے یہاں ہے اگلا ماس کے وہاں ہے یہاں ہے اگلا ماس کے وہاں ہے
 ہیں ہے لکھ لکھ کر ہے۔ قوت تار ہے۔ یہاں ہے اگلا ماس کے وہاں ہے یہاں ہے اگلا ماس کے وہاں ہے یہاں ہے اگلا ماس کے وہاں ہے یہاں ہے اگلا ماس کے وہاں ہے

یکٹی نے لکھا کہ اقبال کی روٹی کو چھوڑ دیا۔ یہاں اور اگلا۔ اور کے لئے اقبال ہے۔ مثلاً اور ہی نور کر کے ہیں۔ علم و کائنات کے ...
 اور اس میں ہے "ہم دوست" کہ میں ہیں ... کے اقبال ماس کے وہاں ہے یہاں ہے اگلا ماس کے وہاں ہے یہاں ہے اگلا ماس کے وہاں ہے یہاں ہے اگلا ماس کے وہاں ہے
 کا ہی اور ماس الوجود ہے ہی ڈاکٹر تاثیر نے لکھا کہ قدرت قدرت نہیں ہے بلکہ میں نے پہنا مانا ہے اور اگلا ہے۔ یہ مفسر دوسرا
 ڈاکٹر تاثیر نے لکھا کہ قدرت قدرت نہیں ہے بلکہ میں نے پہنا مانا ہے اور اگلا ہے۔ یہ مفسر دوسرا
 ہے کہ اقبال میں تیریاں ہیں وہاں میں یہاں ہے اگلا ماس کے وہاں ہے یہاں ہے اگلا ماس کے وہاں ہے یہاں ہے اگلا ماس کے وہاں ہے یہاں ہے اگلا ماس کے وہاں ہے
 یہ مفسر دوسرا
 کے ہی اور ماس الوجود ہے ہی ڈاکٹر تاثیر نے لکھا کہ قدرت قدرت نہیں ہے بلکہ میں نے پہنا مانا ہے اور اگلا ہے۔ یہ مفسر دوسرا
 ڈاکٹر تاثیر نے لکھا کہ قدرت قدرت نہیں ہے بلکہ میں نے پہنا مانا ہے اور اگلا ہے۔ یہ مفسر دوسرا
 ہے کہ اقبال میں تیریاں ہیں وہاں میں یہاں ہے اگلا ماس کے وہاں ہے یہاں ہے اگلا ماس کے وہاں ہے یہاں ہے اگلا ماس کے وہاں ہے یہاں ہے اگلا ماس کے وہاں ہے
 یہ مفسر دوسرا
 کے ہی اور ماس الوجود ہے ہی ڈاکٹر تاثیر نے لکھا کہ قدرت قدرت نہیں ہے بلکہ میں نے پہنا مانا ہے اور اگلا ہے۔ یہ مفسر دوسرا
 ڈاکٹر تاثیر نے لکھا کہ قدرت قدرت نہیں ہے بلکہ میں نے پہنا مانا ہے اور اگلا ہے۔ یہ مفسر دوسرا
 ہے کہ اقبال میں تیریاں ہیں وہاں میں یہاں ہے اگلا ماس کے وہاں ہے یہاں ہے اگلا ماس کے وہاں ہے یہاں ہے اگلا ماس کے وہاں ہے یہاں ہے اگلا ماس کے وہاں ہے

یکیش حضرت الخوجای باجمہ امتی نے نواسیال اک انو کی تعریف میں کرتے۔ وہی سے انبال کی دولت سرق کا سب روی کا پتہ ملتا ہے۔

ماہج اصرار کرتے اور مکی صدار کا ترکہ جو ہے اس سرق ملو رکھا جا ہے مردہ فلک صحت اور مالے مانکوں کے لئے ڈاکٹر اشرف ایک یاں پر مکتبہ المشرقہ اس سرق کی مثال ہے۔ ڈاکٹر اشرف لکھتے ہیں۔

”نصار اصرار ہے تو ان کا کلام عالم میں ہے۔ اسالی رسائی کے نام دیا جیسی ہے۔ اور یہ اصرار ہی کی فارمائی ہے۔“

ہزاروں مثال سے ملو کر جتنی ہے۔ درنا اسالی کا رسا، تہہ، وقت کی تہہ، آرمی کی شک اور رخ۔ ان کے کلام

کا ظہور ہے۔ مکی کی انتہائی رقت (مکی کی رس)۔ رسائی کے رسائی (آرمی کی رس) کا وجہ مکی ہے۔ جس کا رس کا

وجود واجب ہے۔ کواریم جی ہے قہار جی ہے! تو میر نصار۔ اس پر کیا اعتراض ہے۔ جب دنیا پر عالم کی بنیاد تھا ہے۔ اگر

نصار ایک وسیع ہے تو میر سر حال، منتہا، مثال ال اصرار۔ اس کی وجہ سے کہوں ”اللہ عزوجل“

ڈاکٹر اشرف کے واسطے اور مالے کا رسا کھول۔ اس سے اسلئے جاپ تعقیب سے کہ وہ میر اشرف کی مثال ہے۔

لکھنے کی مثال اور مثال ہے۔ اس سے اسلئے جاپ تعقیب سے کہ وہ میر اشرف کی مثال ہے۔

کو میر و شرک اور کفر اسلم کا سبب ہے۔ ان اصرار کے سبب ہیں مکی کی اسلم۔ مکتبہ ہے۔ اس اصرار سے مکتبہ و مروت، حد و قلم،

مکتبہ و مروت، روح و مروت، مکتبہ و مروت (مروت کا رس)۔ مکتبہ و مروت اور اس کے مکتبہ و مروت، اس سے اسلئے جاپ

کی ترکیب کا اسلئے جاپ ہے۔ اس کا رسا ہے۔ اس کا رسا ہے۔ اس کا رسا ہے۔ اس کا رسا ہے۔ اس کا رسا ہے۔

ہے۔ دونوں کو ملو کر ملو کر ہے۔ ڈاکٹر اشرف کے کلام سے مکی۔ اس سے اسلئے جاپ تعقیب سے کہ وہ میر اشرف کی

”ڈاکٹر صاحب نے یہ تسلیم کر لیا ہے کہ میر اشرف کا کلام عالم میں ہے۔ اسالی رسائی کے نام دیا جیسی ہے۔ اور یہ اصرار ہی کی

فرمائی ہے۔ اس سے اسلئے جاپ تعقیب سے کہ وہ میر اشرف کی مثال ہے۔ اس کا رسا ہے۔ اس کا رسا ہے۔ اس کا رسا ہے۔

لکھنے۔ ایک ہی چیز کا انکار اور اقرار ہے خود کارا نہیں۔“

اس کی صبر کا، ملو کر اور اقرار ہے۔ اس سے اسلئے جاپ تعقیب سے کہ وہ میر اشرف کی مثال ہے۔ اس کا رسا ہے۔ اس کا رسا ہے۔

مکتبہ و مروت، روح و مروت، مکتبہ و مروت (مروت کا رس)۔ مکتبہ و مروت اور اس کے مکتبہ و مروت، اس سے اسلئے جاپ

کی ترکیب کا اسلئے جاپ ہے۔ اس کا رسا ہے۔ اس کا رسا ہے۔ اس کا رسا ہے۔ اس کا رسا ہے۔ اس کا رسا ہے۔

مکتبہ و مروت، روح و مروت، مکتبہ و مروت (مروت کا رس)۔ مکتبہ و مروت اور اس کے مکتبہ و مروت، اس سے اسلئے جاپ

کی ترکیب کا اسلئے جاپ ہے۔ اس کا رسا ہے۔ اس کا رسا ہے۔ اس کا رسا ہے۔ اس کا رسا ہے۔ اس کا رسا ہے۔

مکتبہ و مروت، روح و مروت، مکتبہ و مروت (مروت کا رس)۔ مکتبہ و مروت اور اس کے مکتبہ و مروت، اس سے اسلئے جاپ

کی ترکیب کا اسلئے جاپ ہے۔ اس کا رسا ہے۔ اس کا رسا ہے۔ اس کا رسا ہے۔ اس کا رسا ہے۔ اس کا رسا ہے۔

مکتبہ و مروت، روح و مروت، مکتبہ و مروت (مروت کا رس)۔ مکتبہ و مروت اور اس کے مکتبہ و مروت، اس سے اسلئے جاپ

کی ترکیب کا اسلئے جاپ ہے۔ اس کا رسا ہے۔ اس کا رسا ہے۔ اس کا رسا ہے۔ اس کا رسا ہے۔ اس کا رسا ہے۔

مکرت ہے۔ جیسا کہ لاہور میں فوریہ و سہیل احمد سے یہ کہہ دیا جاتا ہے اور انہی کی تشخیص کے مطابق یہ لاہور اسلام آباد کے درمیان ہے۔

ہے۔ اپنا دل کے بول میں خراہ رہا ہے اور یہ مٹی کی گلی جی ۳۸

ڈاکٹر حرمی نے کہا: ناقص کا دوسری چیز ہے وہ اس کے جسم کا نقص ہے۔ خواہ وہ کسی سے اور بڑا کمال ہے۔

یہ بھی اقبال کا خیال نہیں ہے، بلکہ فطرت میں خدا کا ہی دستور ہے : (وہ عادت کے لئے دیکھو، کیا ایسا دستور اللہ تعالیٰ ہی کا ہے؟) [نثر ص ۱۰۰]۔ اہل

۱۔ انکار کی دوسری طرح اس کا اعتقاد کائنات حقیقی، لیکن ایک جہت میں اس کی حالت سے بیکراں تبدیلی کا کوئی معادہ خارج نہیں کرتا ہے۔

کی تیسری طرح اس کا ماحول ہے۔ چنانچہ انہوں نے ۱۷ مئی کا (دیکھیے۔ بیان انہوں نے متواتر مقالہ "مطرح کا اثر" دیا ہے۔ ۱۷) کو ماسٹر پیپر

تیس اہل مذہبیں گوارا کرتی ہیں، یہاں سرکاری اور عوامی تعلیم دینے والی ہے اور یہاں خواتین کے حقوق کا ہر لحاظ اشراف کیا گیا ہے۔

میں جس کے اس اعتبار پر وہ نہ ہو سکتا تھا کہ وہ میری طرف سے نہیں لیکن وہ تو بڑے قہر اٹال کے لکری تھا، کی مشاعرہ پر اس کا ایک کتبہ ہے

کہ "اے اے - کار میں خودی بڑی شہرہ و مقام ہے کہ ان کے ۳۰۰ سال کا مطالعہ اور انہیں پڑھنا ہے .. اے اے میں خودی کے بارے میں بہت سی چیزیں معلوم ہو گئی ہیں۔"

۱۔ اشتراک نگری ۲۔ ہر زبان کا طرز میں توازن ہر جہ سے ۳۔ مبالغہ ۴۔ اداسی کے اس سرور جماعت کے میں اسرار ہو جو چاہے ۵۔ سرور میں جماعتی اور

لاکھنؤ کے نکلنے ہیں کہ "مناظرین اہل ہندو کو ان کے اہل کلام اور عقاید سے نفرت رکھتے ہیں جو ان کے عقاید اور عقائد سے نفرت رکھتے ہیں" یہاں

کامیابی حاصل ہونے کے لیے اس کی ضرورت ہے اور دل پر چڑھا کر کیا، یہاں تک کہ وہ "خود کو مرے"

اور مردوں کے ساتھ ہمیشہ ایسا ملے گا کہ اگر وہی دیکھتا ہے کہ ڈاکٹر مریضوں سے کہتا ہے:

”سناجھ انکار میں انماں کا قیوم، اس وقت کہ اکھوتہ اور اناستہ مات ہوتا ہے یہ کہتے ہیں کہ ”اسناجھ“ کو

ایک قسم کی اشتراک ہی رہا ہے۔... اے ایم کے کہتے ہیں کہ سادی طور پر ماہیت اور درجہ کے علاوہ انہی تاری

اشتراک - احمد اسلم مس کوئی اور مرقعہ نہیں آتا ۔۔۔ اس کے لیے انہوں نے اسلامی اشتراکیت کے غاروں میں سوچا

۱۔ اہم جہاز : ملکیت اور اشتراکیت کو فریقین میں رکھ کر یہ کہتے ہیں کہ :

مُحَمَّدٌ عَلِيٌّ هُوَ رَجُلٌ هَدَىٰ نَفْسَهُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

لوہیا مسلم پر اہل بیت کے بارے میں بڑا اور کم جہتی کہ روایتی اسرائیلی لوہیاٹ نمبر ۴۶ ہے۔ .. دلائل

عہد ہی کوئی سکھ رہا ہے یہ۔ اور ماکھی انہی کے کہہ کو ہم بچہ مکر کے کی خوشی کرے گا اور اسے اپنے مزاں سے دو پار کرے گا

بڑے ۹۔ عہدہ نعترواست میں سرچے کا ۱۲

مردوں کی حاجت اس قدر ہے کہ سب شہزادے اپنی امارتیں اور اس کو ایک طرح کا شہر بنایا۔ تاہم، یہی اس کا

لاہور، اقبال کا جس پہ اور شوق اور اشتراکیت - ماشاء اللہ - اقبال - سائیت اور دیگر: کی شرف مہم - کائنات ملکیت اور

کونو سب سے رکھا ہے۔ ایک حرکت، پردہ سراں سے ماس، آدم فریب! ہیں میرے جبرت ہے کہ یہ تسلیم کرے کہ میری کہ اسال اوتہ ۸۸۸

کے خلاف ہیں وہ انہیں مسودہ میں رد دینی کرتے ہیں کہ اس سال ۷۱۵ھ اور مارگری اسٹوکیٹ کو ہمارا جنگ سرے کی کوسوں کی طرف

کی رہی انہیں ہے ۲۰۰۰ تصاویر کا مجموعہ ہے ۱۰۰ میں کوئی ایسی کمی نہیں ہے دیکھ کر اے کے لیے اسے اشتیاقیت طالعہ ۲۰۰۰ تصاویر کا مجموعہ ہے ۱۰۰ میں کوئی ایسی کمی نہیں ہے دیکھ کر اے کے لیے اسے اشتیاقیت طالعہ

حق کو صرف ہی میں کہا جاتا ہے۔ اور وہ جس اُس کے لیے ہے (اس لیے) کہ وہ اس سال ہجرت ہے۔ ۴۴

امثال میں اور دماغ کے جامع ہیں۔ حوی عے حوی کے جامع ہیں۔ مکر و عمل کے جامع ہیں۔ دیو سر کا بہرہ لڑی کے جامع ہیں اور فی شعبہ جامع ہیں۔ وہ ہر اور مصلحت کو جمع کرتے ہیں۔ لیکن سادہ فانی اور توفیقی کو جمع کرنے کے جامع ہیں۔ اسلام ایک طرح کی اشراکیت ہے اور اسلام سرائے کی قدرت کو اسماعیلی نظام سے خارج ہے۔ اسلام ہی کے حوالے سے امثال کے یہاں کیے ہیں۔ لیکن یہاں ہے کہ امثال اسلام اور مکر و اشراکیت کو جمع کرتے ہیں (۱-۱۱) کے ساتھ جائیداد اور سرمایہ داری نظام کو جمع کرنے کے مافی ہیں۔ مقصد کے امثال فی اور امثال کے جامع ہیں۔ امثال حق کے ساتھ وہاں پر جمع کرنے ہیں حواء وہ ایک دوسرے کی صورتوں یا مظاہر صہرہ کا فانی دیتے ہیں۔

اشتمال میں " اشتمال کی رابطیت لا قرینہ " میں لکھتے ہیں کہ " اگر کئی شاعر کے ذہنی تعاد کو نا اں کیا جائے تو نوک کہے ہیں کہ نام آخر شاعر " اسے ماسد اور مصلحت کی ترازو پر تول کیا گیا کی دافنی ہے " یہ جملہ شاعر ہے کہ اسے لاکھ ماسد اور مصلحت کی ترازو پر تول سے امثال کا ہی ہے۔

ملاں چونا ہے۔ چانچہ آئے ہیں سرمیہ تعاد کو کمال طرح مالاں کیا ہے

”انفال سے روہی کے جیسے کے سلسلے میں ان شریعت سے چھوڑی ہوئی شریعت کی حد سے شریعت اور ہر اباد شریعت اور
تعمیر کے سلسلے میں ہم و ماں کا مرقع میں سرور ہوئی ہی ان شریعت کو انہوں نے ”مرائے شریعت“ قرار دیا ہے لیکن مصلحت
جنت ہے اسے معلوم کرنے سے انکار ہوگا: جس و ماں را درو انفس نظام است / جس و ماں را درو ادیان نظام است۔ یہ مصلحت
کا اور ایک شریعت اور ایک ہیبت اہم مرقع فائنک شریعت میں و۔ سرور میں اور روح و مرقع اور طالب پاک کی دینی کے جبر میں
پس مانتے ہیں اور یہ مرقع انہیں و مرقع شریعت و مرقع کی حدوں کے آگے شریعت سے روکا جائے گا۔ ۲۵

مقام میں سے ملے دستخط کی آڑ میں اقبال کے اہل گھر اور محلہ والے گردا رہے۔ اتھروم انی ہے کہ اقبال صاحب دینی و جمع ممبر ہیں۔
میسرے وہ دیں دعوت کو جمع کرتے ہیں۔ سیاست دیں سے مراد کہ جمعیوں میں انی ہے، انکا طرح، اور آج کہ ممبران سربراہی حکم پر ہیں کہ اقبال صاحب دعوت کہا ہے۔
مجلس دارالحدیث کے جس مقام سے میرزا احمد سربراہا رہا ہے، وہ اہل و عود یہ اشعار اقبال کے مدح و سطر کی وضاحت کرتے ہیں:

یہاں پر مشیر و مصلحت است۔ جہاں مالے لائق الی حیات است

میں نے اس کے لئے ارحام خدا پر
شاہیں ایک دینی راہم دو تادیب

یادِ مہر و خنجر ہے تن ہے جان و جان ہے تیرے^{۳۴}

افتتاح میں ہی طرح ڈاکٹر مسعود میں ۷ سی ایل کے عربی، اردو، فارسی، انگریزی سے کیا ہے، بیش اس کا اردو ہی ۷ ماہ ہے اور ان کی فارسی

میں کوئی امر نہیں ہے۔ اچھے معرے، بے فائدہ فوج، مرد، اے اہل قرا، میں مسعود ہیں اکتھ ہیں،

”تشریح ال کے بعد یا سابقہ کے معرکہ سے متنبہ ہو کر، اس لیے کہ اس کے بعد میں بعد اس کے ہے۔۔۔“

انگریزوں اور مسلمانوں کے درمیان جو فتنے پھیلے، ان کے خلاف مسلمانوں نے جو جدوجہد کی، اس کی تفصیل دینا میرا مقصد نہیں ہے۔ ... انسانی اہلیہ۔

وعدت کی حامل ہے لیکن اس کے سرِ دست و دو ہاتھوں پر ایک بال کے سمیت ہر آنے والی توروہ حرا کے اس دھڑکتے ہوئے گمراہ کی کوشش

1

ڈاکٹر مسعود میں شہرہ سال ۷۰ صلا! یاقین کا وہ ہوں گا۔ یہ وہاں کے ہم ارادہ کاظم ہے۔ مولا، اسی کا بیڑا بنی۔

مسلموں کے ایک اعتراف یہ حقیقت ہے کہ مصر کی صورت یہ ہے۔ لیکن وہ تو بڑے بڑے اشل کے بکری نما کی مشاعرہ ہے۔ ہاں اگر لکھے ہیں

یہ اشعار کئی تعداد میں کئی کئی مرتبہ ہر جگہ سے منظرِ عام پر آئے۔ ان اشعار کے اس مزاج و طبع کے مصنف میں ناز و خود پسندی کے علاوہ اس کا حال

ماٹیل سے اور زینچ اسے آہلک کی آواز صاف جانی دے رہی ہے اور حائل یہ پہنچا کر کہ اعلیٰ سطح پر کہہ دے کہ کوئی

"ساری دنیا میں اقبال کا فہرستہ اور تذکرہ ایسی زبانوں اور ادبیات میں ہوتا ہے کہ وہ یہ سمجھتے ہیں کہ ان کی

۱۔ مزاج - (علاقہ) میں کوئی اور مریض نظر نہیں آتا۔۔۔ ان کے بچے انہوں نے آسمانی اختیار کتب کے قارئین میں سروریا

مرفوعہ میں چیزوں کو درجہ اولیٰ چیزوں کی روشنی میں!

عربی کوئی مکر نہ ہی پہنچت اور ماکھی، شہزادہ کا ہم بچہ مکر کی خوشی کرے گا اور اسے اپنے مہربان سے دو بار دلا

مردوں کی حمایت - ہم مریض، بے اندر سہ شلرا می قابل علاج و دوا سے ایک طرح کا - فکرا کیا - ۱۹۵۰-۱۹۵۱ء تک

کونسل میں رکھا ہے، ایک ہرگز نہ: چاروں بھائیوں (اسامہ، ہامز، یاسر، علی) نے میرے لیے جو کہ یہ تعلیم کرنے کے سرکاری کاموں، اوقات اور چیزیں

کی باتیں افس ہے۔ وہ ہر آواز مکر کا سنگار ہیں اس میں کوئی تبدیلی نہیں ہے اور کمرے کے لیے اسے اشتراکیت کا سانچہ، پارٹو ساٹا

ذہبی اہلاق طائفہ اہرام پر مانتے ہیں۔ مراقبہ محمدیہ پر اس سال کی تہ ارضی اور مستہ اسلم میں روحِ معاد دیکھتے ہیں ان کا کہنا ہے۔

Iqbal's poetry from the very beginning reflected a new mentality and personality which in English is described as 'split personality', i.e. a personality which owing to some internal contradictions gets divided into two. Those two parts existed in conflict with and in contradiction to each other. One part was patriotic while the other loved Islam or was communalist."

[illegible]

اسل ۱۱۵ تک محبتِ وطن ہی تھی اور پہلی قوم پرست۔ دینی کردار کے علاوہ کے طور پہلی قوم پرستی یا وطنی قومیت کا محور مرکز مکران اور اہل نواح
کا محور پایا۔ اس مکرری ارتقا کے طور انبال دینی سرگرمی کا دھڑکا۔ (۱)۔ اس محبتِ وطن کی امارت دماغ ہے یہ ایک وطنی مرد ہے۔ مقامِ انبال
محبتِ وطن آخر تک رہے۔ جو میں نے عربی کلام کی تعلیم کا ذکر کیا ہے۔ اہل علم میں ناکبِ وطن سرور ہے۔ وہ وطنی کردار کا اعلیٰ نمونہ
ہے۔ نہایت جہاں سے اچھا بہتر دیکھ سکتا ہے۔ ناکبِ وطن کا تصور ہرگز نہ دیتا ہے۔ قسم کی نامی خود ملی قومیت بڑی کا مظہر ہے، اسل کے یہ
نقدہ ماضی بن گئی تھی ۱۹۰۶ء کے سر سے ابی دماغ تک اسل ۱۰۱ ویں قومیت، اسلامی اوقات اور اسلامی اعداد کے مقررہ رہے۔ ان میں ہیں بکراؤں
میں کوئی ماضی یا تعداد نہیں تھا۔ رہے گا وہیں ہمیں تھا۔ مزار ۷ اسل کے محبت کو مرد بہتر ہی کہا ہے۔ ان ہر امانت سے محبت
آئی ہے۔ انبال کی ماری اور ماکو ہر ہر کر کے مالا مالا ہی دیکھ سکتا ہے جو پہلی قومیت کے مقررہ اور اسلامی مقررہ قومیت کے حامل ہے۔

[illegible]

انہی کے نام پر ملتے جلتے، انگریزوں، املاک، ممبران اسلام یا خاتم النبیین، دیا گئے اسی معلوم ہیں کہ سوال میں مذکور دست

وہاں ہے۔ تفسیر کی ایک عظیم مثال کو: "میں" پر مبنی طرز ہے۔^{۱۲}

روشن نہیں ہیں۔ میں استغفاری نہیں ہے دسائے مسائل، اسٹیل میں ہیں کے مسائل میں سلا کر رکھا ہے۔ امری سطح پر رہا ابی نہ۔ کی
 علاوہ کافی متاثر کرتی ہے وہاں ان کی دھاتی پٹی کے مطابق ہیں۔ الحاد کے سبب روشنی کے مشرق اور مس ۲۰۰ جاتی ہیں، روشنی کی تیسروں ساری
 سے ٹکڑی حرکت کریم جو چکے ہیں۔ وہاں کے روشنی مشعل کا، ۵۰۰۰۰ مادہ ہر ترقی مطابق ہیں کر سکتی۔

مسائل میں بہت بگاڑ ہے۔ وہ حالت اور صلی کا نکالیں۔ وہی یہ سہولت چاہیے کہ وہ وصال و فکری کے تاریک دور میں گمراہ ہیں اور
 وہی ہم سہل نہیں پائے۔ تو حصر و رسالت اور قرآن پر ان کا ایمان معتبر ہوئے کے وجود موجود و حکم ہے۔ مسلم امت میں نالی کی باری و اسٹیج کی بھی
 سب ہے۔ مسلم میرا کے ساتھ ساتھ ان کا اعتقاد وہہ ہیں جس میں گناہ ہے اور بدل را ہے۔ میری ہم اک مہربان ہیں سے شواہ ہیں۔
 انہی قریش و عرب کی شب کو سحر یا جانتے ہیں لیکن ان کے سر کیم، لم آتہ ہیں صاحب صرف و فیوں اور حامل ملکی و ملیم سے کے بعد ہر سہ ۱۱
 کر سکتی ہے۔ انہی کے ان ہفت سے میری ملوں کو وہ ملا ہے ہر سہا ہے اور انہوں نے ان اشکات کا اظہار بار بار کیا ہے تاہم "صالحی" حوض مشہ
 ہر ترقی فرد۔ ان کی قس کر تاکہ انہی کے اپنی بدلت کے لئے کچھ کیا ہے۔ اسے زوال و دولت کے ٹکڑے سے نکالنے کی ہر ترقی کی ہے۔ سے آری
 خود بخود اور نہیں فرمے دیکھنے بڑا ہے۔ یہ کردار ترقی قیس ہے کہ قابل اشرفی کیا انہی ای ناہ مال نرم کے لئے کچھ کر نے؟

مسائل اپنی فوری و دولت کے خود قدر دار ہیں تاہم انکی فکری و منہاہ ملی میں استغفاری توہوں کا اظہار راہ را ہے۔ اب ہی ہر ہر ہوں اور
 سابق استغفار، وصالی ہشموں ٹکڑا اور ہے مسائل کو رکب چاہئے کہ لے سہرا ہیں۔ لاکھ دیلی صفحے سے سہرا ہوں کی بہت ترمیم کی ہے اور کی
 صاحب اسباق و مروت کے مانی ہے مسائل اب ہی مشرق اور مس ان سے بہتر ہیں اور پنج اسلامی ملیم و ترمیم سے دیا کہ بہترین اسباق میں
 سکتے ہیں ترقی یا نہ دیا ہے مادی ترقی یہ چکا جو سہرا بہتر کر دی ہے لیکن رد ملی سترل کے اعتدال ہیں، ایک طرف یہ مادہ انہی وادی
 ہرک لاکھ مادہ ہے اور دوسری طرف اچھے مسائل کو گھماؤنے اخلاقی حرام سے دوبار کر دیا ہے

سہرا کا بددلی منہاہ آئینہ کے انہی راہی اسام کر رہا کرتے ہیں۔ انہی منہاہ منہاہ مائیت کے وہ ہیں۔ ملکی و وادی و رہائی
 نصرت کو رہا کرتے ہیں۔ ملکیت کی ہر شکل اور جملہ آثار مایہ ہیں۔ انہی صرا کے سوسات نول یا پائے ہیں۔ لیکن قرآن کی بھی آیت
 کے سکر نہیں ہیں۔ اسوۂ رسول کے ہر پہلو کرنا ہے اور اسلام کے سیادی ارکان میں سے کسی سے اخراج نہیں کرتے بلکہ کسی داخل، ستر کر اور
 صرف وہی سہرا سہرا و مسات کے حامل ماسرہ کا اچھا جانتے ہیں جو اللہ کے رسول کے نام کیا گیا۔

وہی ریل کے اپنے بلے انہی اور ان کا پیغام کی ہیں انہی ہر ترقی ہے کہ انہی ای انہی سے آگاہ ہیں سے۔ اور "خدا" کی بھی
 ہی مالیاں انہی انہی اور رسالت کی وہ دار ہے جس کے جیاں کہ ہیں۔ ریل کے انہی کا ۱۹۰۳ء کا مصرط مل کیا ہے سب انہی راہی خود انہی
 ہیں تھے۔ خود انہی کی سترل سے وہ کئی ستروں کے سہرا ہے۔ ماسٹر لکھا ہے کہ انہی کی بات ترقی ہے کہ انہی کے انہی انہی اور وہی لکھا ہے کہ انہی
 در فضیلت خود انہی انہی کا مایاں وہہ اور ترقی خدا کی بلے انہی کے سہرا کہ۔

پہلی ازین عشر من فرائد و دریا ہر ستر ستر

چاہئے را دمرگوں کر دیک مرد خود آگاہ ہے!

حوالے اور حواشی

۱۸۱. $P_2 = 0$ - Introduction to the thought of Zeno, etc.

۵. قرآن عامرے صمد و شمار پر روشنی ڈالتے ہوئے ایک ایسی قوم کو متنبہ کیا ہے۔ وہ کہتے ہیں:

"تصور اختیار کرنا کہ انسانی حقائق سے کیا ایسا دل دہن کو مضطر رکھنا چاہیے۔ قرآن حکیم نے زندگی اس امر میں ہرگز اختیار کی طرف اشارت کیے ہیں۔ مگر اسلوب میں خاصہ۔ حقائق کے لیے دلوں میں سے حق، نکلتے ہیں کہ ایک ارمی سے کہا کہ "ہر سال سے جسے روح کرا پا چاہیں۔۔۔ کائنات کے حقائق کی اسی بارخ میں ہرگز غریب کی دو اینٹوں کا تعمیر ہی ترقی کرے، مستحکم بن کر ان کے مانی میں داخل آباد ہے، ایک ایسا کامیاب ہے کہ اس کو چاہے کمرے اور دھڑا کا یہ کہ سہ کچھ حق کے حق میں ہے۔۔۔ مرنے کے وقت کائنات کے کائنات کی حق انہیں سے ان کا مطالعہ کرنے کے لیے۔" لکھا کہ یہ دعویٰ کونسی کسی، جسے تم دعویٰ کر رہے ہو وہ حقیقی زندگی کو اس مقام پر ہے "میں نے کہا کہ ہرگز مناسب اس میں سے کہ دعویٰ زندگی کے مطابق ہوئے سے اس کی کیا مراد۔۔۔ کہنے کے لیے کیا مراد اس فرد کو بعض اظہار میں ہرگز قابل اور میں میں بالکل میرے مسکوں میں سزا؟" (انگلستان، صفحہ ۲۹)

۶. رمانا انٹل کے نظریہ، ۱۹۶۵ء۔ اصل متن کے لیے دیکھیے، The Sword and the Sceptre، صفحہ ۲۸

۷. انٹل شروع، ۱۹۸۰ء

۸. دیکھیے، The Sword and the Sceptre، صفحہ ۲۸

۹. Discourses of Jhal، صفحہ ۱۹

۱۰. Modern Islam in India، لکزن ایڈیشن، صفحہ ۱۱

۱۱. Islam in Modern History، صفحہ ۶۶ (پارک)

۱۲. کتابت مکتبہ انبال، ملتان، ۱۹۶۱ء

۱۳. "پروٹس مسٹر" (The Ancient Pilgrimage) کے بارے میں نال سگمے کے لکھا ہے۔

14 admits of various interpretations and offers something to everybody

۱۴. کارڈ، سرطانی سے ماری پرے دل ایک رچرٹ راس ایک سارو سکتے "کے مرنے سے قدرتی کے لکھا ہے کہ "اسان کو

"سوامی سے اور ہی اہیت ماسل ہوئی وہ قبی کی "سار سار کی ماسل تھیں اس کا حوالہ دے کر ہر شمس ابا کا بیان ہے

(انٹل، صوفی، ۱۹۹۸ء، صفحہ ۲۶)

۱۵. مکتبہ انبال، صفحہ ۷۳

۱۶. "کلا انبال میں دو مرتبہ اصل کے لیے مجموعہ اعداد کی ترکیب، انبال ہوئی ہے۔ انہوں نے یہ ترکیب دو صورتوں میں انبال کے لیے استعمال کی

شکل میں، استعمال کی ہے۔ "اگر درانی علم "ہزار ہری" میں ایک دہری خاصہ ہے انبال ہر جہاں دوسرے اظہار "عائز کی

ہیں وہاں یہ بھی کہا ہے کہ "موجودہ تصور ہے انبال میں ہے "انبال مشہور "پروٹس مسٹر" کے دماغ میں لکھا ہے کہ انبال کے

یہ بات خود قبی کے لحوں میں بھی ہے۔ انبال مشہور کی تا "پروٹس مسٹر" کے ماسل دکائی میں دیتے۔ اس میں پہلی ماسل قویہ

لیکن یہ سنا پڑے مرزا سے ہے میں نے جے دہن ہے مانتے مرزا کی جہاں

تیسرا کہ یہ ہے کہ ہر وی صاحب نے اقبال پر کئی اعداد (الغرض) ۷۷ سے عامر ہی نہیں کیا۔ (۲) شعر لوں :-

۱۴ برس کی طبیعت میں وہ اپنی فطری جود و شہادت حق ہے۔ آں وقت کے ساتھ وہ ایک مدرسہ میں اور لال لال و سرگودھا ہے۔ یہاں
مکرمی نثار لکھ رہے ہیں

جے جسے مجھ سے اصرار ہے اے انال! تو راتیں نہ گناہ ممل بھی ہے، یہاں ہی ہے

انسان کس قسم کا فرد ہے؟ اس کا جواب ہے۔ انسانی نوعیت۔ صرف۔ اور۔ انسانیت کی جامع ہی فکر۔
عقل و ادب، دل و جان، جسم و روح، اور شرف و حرمت کی جامع ہی فکر۔

۱۸. اقبال، م، مرقبہ جبرائیل حضرت، صفحہ ۳۲

۱۹. دیکھو، تمہا میں انسان کا بخشی ہو کر بھی مر جاؤ، (اگر) اللہ تعالیٰ اعلیٰ، ص ۱۱۹

۳۱۳۳، ۱۳۳۳، ۱۳۳۳، Studies on Symbol's Thought and Art . . .

١٠٢ + ١٠٣ = ٢١٥ ... Modern Trends in Islam ١٢-٢١

۲۳۔ کم پیرل ۱۹۱۱ء کے شمار، جس پر پیر ڈیئر کا مضمون: "الحق کا حوالہ"۔ "انتقال کا تصور" میں شامل ہے۔ "علم و فکر" کے شماروں کا مجموعہ دوسرے

۱۹۲۶ء کے شماروں میں شامل کیا گیا۔ —

۲۶۲۲. نغزآبال، مکتب (بالتزییہ) ۲۴ + ۲۳ + ۲۳

۵۷. اقبال کا شعروں میں صفحہ ۱۹۱

۲۸۔ تفسیرات کے بارے میں، مرتبہ اجال، ص ۵۳ تا ۵۴

۲۹۔ ۳۰۔ فقہ اہل مال کی تحریروں میں دعوت بالاعتدال مولانا محمد علی صاحب دہلوی، ترجمہ، ص ۲۸، ۲۹

۳۱. اقبال - مسلم نگر کا ارتقا، علیہ ص ۱۶

۳۲. اقبال کا تکرورن، ص ۱۹۸

۳۳. "آج کل" - فرزند ۱۵ ستمبر ۱۹۴۶ء، ص ۲۹

۳۴. تقریباً سال ۱۹۵۰ء تا ۱۹۵۲ء / سرور شاہ کی مدنی اور سرل سے متعلق اقبال کی رائے میں تقریباً کا ذکر ہے۔ (تقریباً سال ۱۹۵۰ء تا ۱۹۵۲ء)

۳۵. تنقیر احمد علی صغیر، حالات ۱۹۴۶ء تا ۱۹۵۰ء

۳۶. بال جبریل کے حسب ذیل افسار پاس دانتے ہیں:

وہ شے کہ اندر ہے کہنے پر جان پاک جسے

(کلمات اقبال اردو، ص ۲۲۲)

ہر گم و گم، ہر پر و زب و زبان کی ہے تھی

میں کی دنیا؟ مگر دنیا سوز و مصیٰ جزبہ و مرق

() (ص ۲۲۲)

نہ کی دنیا؟ غم کی دنیا سوز و مصیٰ جزبہ و مرق

ملکی آزادی شہنشاہی، شکم سا اہل موت

() (ص ۲۲۵)

غیبت میرا سر ہے احرار میں دل یا شکم؟

۳۷. اقبال اقبال ماری، ص ۵۴۰ / اقبال کے ترجمے - اقبال کے کلمات اقبال ماری، ص ۵۴۰ / اقبال کے کلمات اقبال ماری، ص ۵۴۰

ڈاکٹر سرائیکی روح و حیا، اقبال ماری، ص ۵۴۰ / اقبال کے کلمات اقبال ماری، ص ۵۴۰ / اقبال کے کلمات اقبال ماری، ص ۵۴۰

میرزا جوی کا ترجمہ کیا جائے تو اس میں سرور و حیا، اقبال ماری، ص ۵۴۰ / اقبال کے کلمات اقبال ماری، ص ۵۴۰ / اقبال کے کلمات اقبال ماری، ص ۵۴۰

دین و دنیا، اقبال ماری، ص ۵۴۰ / اقبال کے کلمات اقبال ماری، ص ۵۴۰ / اقبال کے کلمات اقبال ماری، ص ۵۴۰

۳۸. "آج کل" - ۱۵ ستمبر ۱۹۵۴ء، ص ۳۰

۳۹. مسعود میں لکھتے ہیں کہ "اچھے اہل ایمان سرور و حیا، اقبال ماری، ص ۵۴۰ / اقبال کے کلمات اقبال ماری، ص ۵۴۰ / اقبال کے کلمات اقبال ماری، ص ۵۴۰"

سے آگے نہ لے جائیں۔۔۔ میرزا جوی کا ترجمہ کیا جائے تو اس میں سرور و حیا، اقبال ماری، ص ۵۴۰ / اقبال کے کلمات اقبال ماری، ص ۵۴۰ / اقبال کے کلمات اقبال ماری، ص ۵۴۰

کی سرمد میں سرور و حیا، اقبال ماری، ص ۵۴۰ / اقبال کے کلمات اقبال ماری، ص ۵۴۰ / اقبال کے کلمات اقبال ماری، ص ۵۴۰

حال اقبال کے اس کی سرمد میں سرور و حیا، اقبال ماری، ص ۵۴۰ / اقبال کے کلمات اقبال ماری، ص ۵۴۰ / اقبال کے کلمات اقبال ماری، ص ۵۴۰

سرور و حیا، اقبال ماری، ص ۵۴۰ / اقبال کے کلمات اقبال ماری، ص ۵۴۰ / اقبال کے کلمات اقبال ماری، ص ۵۴۰

سے آگے نہ لے جائیں۔۔۔ میرزا جوی کا ترجمہ کیا جائے تو اس میں سرور و حیا، اقبال ماری، ص ۵۴۰ / اقبال کے کلمات اقبال ماری، ص ۵۴۰ / اقبال کے کلمات اقبال ماری، ص ۵۴۰

۱۔ احرار میں سرور و حیا، اقبال ماری، ص ۵۴۰ / اقبال کے کلمات اقبال ماری، ص ۵۴۰ / اقبال کے کلمات اقبال ماری، ص ۵۴۰

۲۔ سرور و حیا، اقبال ماری، ص ۵۴۰ / اقبال کے کلمات اقبال ماری، ص ۵۴۰ / اقبال کے کلمات اقبال ماری، ص ۵۴۰

۳۔ "آج کل" - ۱۵ ستمبر ۱۹۵۴ء، ص ۳۰

خود کے پاس خبر کے سوا کچھ اور نہیں

ترجمہ جفر کے سوا کچھ اور نہیں (کیا سہ اقبال اردو، جنوری ۱۹۴۹ء)

خود نے لہو کر مٹا کی فکر کیا نہ!

سکائی مشق نے لہو کو ہمیشہ رنوا نہ!

۵۰. ترجمہ تشکیل اہلسنہ انسال، ص ۹۰، ۱۹۴۸ء

۵۸. "اخلاص" - مجربی، اکتوبر ۱۹۵۸ء، صفحہ ۲۱

۵۹. یعنی وہاں میں ۱۲ اضافیوں سے نڑنے کا جذبہ اور دھم پیرا کرتے تھے۔

۶۰. نکرانہ اقبال - مناقبات میرزا باد سیحہ، ص ۱۵۲

۶۱. دیکھیے، گلاتہ، مانتیہ، اقبال، ص ۱۵۲، ص ۱۵۴

۶۲. نکرانہ اقبال - مناقبات میرزا باد سیحہ، ص ۱۵۱، مناقبات ۱۵۲

۶۳. اقبال اور مرزہ، مرتبہ آل احمد سرور، ص ۱۹۰

۶۴

۶۵. "مکتبہ اقبال"، اقبال، ص ۱۲۴، ص ۱۲۵

۶۶. - "Spoken Words" - ۱۹۵۸ء - ص ۷۳

۶۷. "آج کل"، دہلی، ستمبر ۱۹۵۴ء، صفحات ۱۶-۱۷

۶۸. نکرانہ اقبال، مناقبات - میرزا باد سیحہ، ص ۱۵۴

۶۹. وطن پرستی (Nationalism) اور حب الوطنی (Patriotism) میں فرق ہے۔ فرق ہے کہ وہ وطن کا ہر دلی قوم پرستی

کے معنی میں استعمال کیا جاتا ہے۔ ایک دہشتہ اس کے معنی، لکھا ہے (دیکھیے، Stray Reflections - ص ۱۱۱) فرق ہے کہ حب الوطنیت، وطن پرستی

(یہی پہلی قسم ہے - اقبال) کا تعلق ہے ہر قوم پرست سے، اور یہاں اس پر کیا گیا ہے - (مراقبے، ص ۱۲۵) حب الوطنیت میں ہم پرست - اقبال

مراقبے کے اس واسطے سے کہ وہ اس کے (۱۹۶۶ء میں) اس پر کیا گیا تھا اور اس کا اقبال صرف محبت (۱۹۶۶ء) کا تقاضا تھا۔ وہ کہتا ہے کہ

کیا سوال باقی رہ جاتا ہے - فرق کے اپنے میں تضاد نمایاں ہے۔

۷۰. "اخلاص" - مجربی، اکتوبر ۱۹۵۸ء، ص ۲۰

۷۱. تفصیل اور جائزے کے لیے، "اقبال دشمنی ایک مطالعہ" - صفحات ۷۵۸-۷۶۰

۷۲. مکتبہ اقبال، مناقبات اقبال، ص ۱۲۴، ص ۱۲۵

۷۳. "نہاں کے ہے دیکھیے، بالخصوص اس سے" - "نہاں کے ہے دیکھیے، بالخصوص اس سے" - "نہاں کے ہے دیکھیے، بالخصوص اس سے"

۷۴. "نہاں کے ہے دیکھیے، بالخصوص اس سے" - "نہاں کے ہے دیکھیے، بالخصوص اس سے" - "نہاں کے ہے دیکھیے، بالخصوص اس سے"

[illegible]

(۱۲) انسانیت کے بعد اللہ کی راہ میں سے شہری و روستاؤں میں جو دھن کا مقبرہ ہے۔ اس کا نام ہے۔ کربلا کا بیابان شہر، شہرہ راہ ہے۔

اور پھر اس سے کہہ کر ۱۱۱۱ کو ان کے طور پر سامنے نہ کرنا چاہیے۔ میں دیکھا ہوں کہ ضلعی اور وطنی ترقیاتی کمیٹیوں نے اس سے

سے دل کے نام پر گئی تھی۔ یہی ہے پہلے سپردوں کے اسکر کے "دوبالہ" کوئی قتل نہیں کیا تھا، مجرم مسلمان بن گیا تھا۔ ڈاکٹر سید
کا نام، حامد العاطی، مسلمانوں سے یہ ہے کہ انہیں سپردوں کی شہادت پر اس میں غم جوڑنا چاہیے تھا۔ مسلمان اس امر کے دلائل کی اور
تو ذہن کھٹے البتہ خودوں کے درجہ تک ضرور جانتے۔ ان کے بچائے کیا، سپردوں کو مسلمان اپنے اعتقاد کے مطابق قتل، مسادات اور قتل
پر اور سرور عدلیہ کے سپردوں اور ان کے خیال سے ہی روح آدم کوئی سپرد کر رہی

یہ وہ نام ہے جس کا خیال کے اپنی وارنٹ سر اسٹیوڈیو آسانی پر ہے، اس امر کو اس میں رہنا۔ رائل ریل پر عرب اور اللہ کا ٹھکانا ہے
تاہم وہ سپرد مرق سے محدود دانشوروں سے بہت کم متعلق ہے۔ ریل کے بکرا خیال کا مغرب کا ایسا۔ وافر کا ہے۔ ریل کی رائے
ہے کہ بیباک خیال کی ترغیبی اسے میراں میں ہی کی جائیگی۔ اس سے۔ عرب دوسرے مذاہب کے سپردوں کے لیے لازم ہے۔ اس میں ہی تاثر
ہو رہا ہے "خیال کا نام" مسلمانوں اور مسلمانوں کے نام کے سپردوں کا ہے کہ اس حال کے سپردوں کو سپرد کرنا ہے اور
سپرد اس قدر کی ہر شکل دہا۔ وہ کسی ملک کا دوسرے ملک پر جو یا اس میں کام کر رہے ہوں۔ ریل کے خلاف سواڑا جو ہے کی ضرورت ہے۔ یہ رائل ریل کی
میں ذیل رائے سے ظاہر ہوتا ہے کہ انہیں انگریزوں کے سپردوں کی روح کو چاہیے۔ ریل کے کہا ہے۔

"مسلمان ایک اور مغربہ، عالمگیر امت ہیں اور وہ اپنی۔ مخالفت قائم رکھ کر ہی اپنی حالیہ مشکلات کی تیسرے آواز پر جیتے
ہیں۔ ایک بار مجرم کیا ہوگا کہ تو خیال کے ملک کی جنت سے اپنے مسلمان عادیوں سے معاملہ میں تاہم ان کے باری پیمانہ کا اطلاق
مسلمانوں اور سپردوں پر کیا ہو رہا ہے اور۔ تاہم یہ ہے کہ جب وہ ملک، ملک کے امتیازات کو راکھتے ہوئے اپنی زندگی
اپنی تاح کے حصول کے لیے وہ سپرد اور دنیا میں جی میں قضاہ کو حاصل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں ان کے ساتھ ملکر کام کر رہے ہیں"

۸

مراقبہ کر رہی ہیں، سپردوں کے خیال سے انہیں اس سے۔ کی وہ دینی کیفیت ہے۔ لیکن اسے سپردوں کا۔ حال میں۔ مراقبہ
سے سوال اٹھا رہے ہیں کہ اس سے دامنہ ہرے سپرد یا فضا، مرق اور اپنی معاشرت ہم کار کیوں نہیں ہو سکتی اور کجاہ کی ہے کہ خیال
تو اس کی کاغذ ہیں دینے۔ قوت ہے کہ سپرد میں ایسا علم کی فرقہ۔ اس کی سرحد بہت ہے آزادی، ادب، ادب، مشورہ اور دینی
اپنی انداز قتل مری ثالث اسلام کی دس ہیں۔ اس میں مسلمانوں کا عقائد ہے۔ مغرب کے معاش و تجارت آہ پرتی کی دس ہیں۔ مادی قتل اسانی ملاحظہ
ضمانت نہیں ہے اور امریکہ کے سپرد میں کمزور اور کمزور کا استعمال ہر تر اپنی معاشرت، توار کے مادی ہے۔ اس میں کلا اپنی معاشرت میں
چاہیے۔ مادہ اس میں مضامین ہیں ہر ملک۔ مادہ ہر ملک سے دینی قوتیت، سرمایہ دارانہ، جبروت، گنہگار اشتراکیت اور سٹاکس کو کم
دیا ہے۔ نہیں اپنی معاشرت اور توار میں دیا جائیگا۔ اپنی اپنی معاشرت اور روحانی اعتقاد و حسی کی دس ہیں، اور روحانی اپنی اصل شکل، غرض
میں معاف ہے۔ دیکھ کر دوسری اپنی کلا۔ اصل شکل میں موجود ہیں ہے۔ روح ہر ملک سے مسوین ہو کر اس میں کو دو جو ملک اور ملک
شکوک سے دو چار کیا۔ مادہ ہر ملک ہی نے سود اور جوئے کے کلچر کو نام لگا ہے اور عربی و عجمی کو مردع دیا ہے۔ اخلاقی معاشرت اور روحانی امور
تو دوری نے، پٹی سر بیٹے اور ماں کے میں متعلق کر رکھا ہے۔ عربی تری یا مسد دیا مزلیم کی دیا گیا ہے اس میں ہے اس میں عربی کا
ملاح اسلام میں ہے۔ اسلام ایک انگریز ہے، توار میں مسوین ہر ملک سے دیا ہے، شاہد اس میں سپردوں کے

کے ہیں انہوں نے علم کی مار پی اور روحانی ملائی کی راہیں میں سے قطع کر دی۔ ہم یہ کہ عالمگیر اہمیت و مصلحت کے - لائی تصور کیا
 اتحاد انسانی کی متبر اور پائیدار اسکی بن سکتے ہیں۔^{۵۶}

میں پھر اس سے مدد میں لے بھی اٹھا کر انسانی نام کیا ہے۔ منعم و دلچیز ہیں کہ احوال سے یہاں کوئی غیر مطلقہ نہ لگا دیا ہے۔ اس میں صبر کی سکون کا راز بتایا ہے۔ ملاحوں کو حرکت دینا کھانا ہے اور یہ عقودات ساری دساتیر کے معجزوں پر اقبال نے، انسانییت کی ہیئت کے لیے۔ یہ تہذیب توڑے ہیں۔ یہ عقول میں کے تیاں کھردہ۔ تمام پہلو اعلیٰ نہیں۔ یہی کہتے ہیں کہ یہ ان کو

میت احوال نے، انسانییت کی ہیئت کے لیے، توڑے ہیں ان میں اشتراکیت۔ لامت بھی شامل ہے

عمر برادر۔ اس کی انگریزیت، ان کی شاعری کو انسانی نام سے آں کیا ہے۔ (شاعرانہ لہجہ کہ وہ ہر تہذیبوں کی شاعر ہے) اس سے (اس سے) اس

عمر میں احوال کی پہچان اس کی شاعرانہ لہجہ کی وجہ سے ہے۔ ایک۔ "یہ مطلقہ نام ہم نے مری کو اٹھایا کیا جائے تو آئندہ بھڑا اور بکھی" اور

ایک۔ "میں نے اور بکھی" "یہ ملاحات مانی رد مائیں می بود دنیا والوں کے پاس پہلے سے موجود ہیں۔ عمر برادر، عالم فہم شاعری اس میں موصوفات کو شامل کیا ہے وہ ہیں: اسی صبر و میثاق اور عقول کر ایسا حال ہے۔ تمام اس کے اندر بریل۔ معنی سراسر انسانی تعلقات کی دنیا اور اس کے سماج اور بڑی کر کے

ایک ہی سا۔ ملاحات احوال اس میں موصوفات کو، انسانی فہم و مری لے کر ہے۔ یہ کیا۔ شاعری اس کے نام ہم پر ہے۔ کمال ہے۔ ایک انسانی

ملاحات ہے۔ اسی سے کہ ملاحات کی تہذیب کے لیے، ہر ملاح کر، کچھ نہ کچھ تہذیب ہم پہچانی ضروری ہے۔ "یہی دلیل ہے۔ ہمارا حال ہے۔ تو

کہا جاتا ہے کہ عمر برادر کے سربسب نام کی عمر ہیں۔ ان کی انسانی نام ہے تو ایسی سکون۔ شاعری عمر و حال کی طرح ہر ملاح کی

انسانییت کے ملاحی نہیں ہے بلکہ اس کی تکمیل مرقی ہے۔

معدن حرارہ کے اقسام کے معنی، اسرار کا معنی مائندہ، افعال ہنسی ایک، دماغ میں پیش کیا جا چکا ہے ۵۸
محش و جس، کمی یا بیش۔ فرض یعنی آادی کے سرچشمہ، ہی، احوال، اس کی نامی ہر اثر آئے اور ان کے محدود ہر چیز کے احوال، ۵۹
میں معدن کے اشرفیات کا جواب فرض کے اس اشرفیاء اور ہی ہے۔ علاوہ اربعہ محشرہ صفات میں ہی اس اشرفیاء کا جواب۔ ہر اور
ہے۔ تاہم چونکہ یہ اشرفیاء، خدائیں، سپردوں اور اشرفیوں کے اثر اور پہنچا ہے، آپ اس کے سلسلے میں کہ صبر و لویات کی ضرورت ہے

[illegible]

[illegible][illegible]

تبلیغ کی فوج ہے جو پڑھے دنیا میں

انسان کی ہر قوت، سرگراں ہے ۱۱

اسی ترکیب کی تائیانی سے ہے تیسرا چیل روٹن

رسولِ آدمیؑ فانی زہاں خیرا ہے! میرا ۱۳

مروجہ ادب کی ماکہ سے انجم مسیحی جانے ہیں

سورہ لڑا چرا ہارا مے دل بہن جائے!

مغیر شکن قوت باقی ہے اے اے اے

تاہم جسے کہتے ہیں مغرب کا زہرانی ^{۶۷}

عروجِ آدمی کی کے منظر ہیں تمام

یہ کہتا ہے یہ ستارے وہ ہیں جن کا نام ہے!

ابو عمریٰ آدم سے شام کا عالم مہر

سورج ہی تاشائی مارے ہی تاشائی! ^{۶۸}

سبق ۱۰ ہے یہ سماعِ مصطفیٰ ہے

۶۸ کہ عالم بشریت کی زد میں ہے مردوں !

بزرگواران مردود تمام آدم است

۱. مل تیزیب اضرا آم است ۹۹

بنو حق بنے نیاز از ہر متاع نے غنا اور نہ محس اور نہ غنا

موت جبراً براب آوردن نکاست کا ضرور من ہمہ ملحق خواست

ادست استرا آدمی با خبر شو از متاع آدمی

آدمی از مرد و غیبان بین سر طبع دوستی نکاست بن

بنو عشق از خواہر و طریقی فی خود ہر کا ضرور من شوق

"از خدا گریز مری" سے ان آقا و ائمہ کا شوق و محبت کا بیان ہے۔ ماری کے درجہ متلو پہلے ضرور میں اقبال نے "آدمی کا تمام مردوں ... اور ...
ہے اور استرا آدمی کو اصل تہیہ مراد ہے۔ "سزا کا یہ عالم فری" کے پہلے دینی مہر ان "عکاس آدم" کے دیر میں لکھا گیا ہے۔ "ہر ... میں اصل
ہے کہ سزا حق کی ماہم ہے اور کسی کو ہم ۱۱ ہے۔ "سزا" سے مراد جو ہے کہ یہ شعر نکلا۔ "عالم قرآن" کے دوسرے ادبی مہر
نکستہ اپنی "نقد" میں لکھا ہے کہ "درجہ شہرہ اور ... اشارت سے آدمی میں "مہر" ہے۔ "کا حوالہ دیا ہے کہ "نکستہ سال کی دہائی کی
میں کہاں ہیں۔ دوسرے اشارت میں "مہر" آدم کے "نکستہ" سے، "فری" سے یاد رکھتے ہیں۔ ان سے ظاہر ہے کہ "مہر" کا اشارت میں اس کی ...
ہے۔ "قرآن" اور "سزا" کی اشارت میں "سزا" ہے۔ "سزا" اور "سزا" کی "سزا" سے پہلے کہیں "سزا" کی "سزا" ہے۔

اقبال کا نظریہ صرف کا ملکی و مافی ہے۔ بقول ڈاکٹر مراد علی "توہید کا مہر" میں دلائل تصور مراد اسلام میں موجود ہے۔ ان کے اقبال کا نظریہ
اسم کے مطابقت ہے۔ "سزا" اور "نکستہ" (نکستہ) کے "سزا" اور "نکستہ" ہے کہ "فری" اور "سزا" کی "سزا" ہے۔
ان میں سے "سزا" اور "نکستہ" اور "سزا" کا "سزا" ہے۔ "سزا" میں "سزا" اور "سزا" کی "سزا" ہے۔

(۱) مَا رَأَوْا تَبَاطُ وَ كَفَتْ وَ بَاطُ تَبَاطُ تَبَاطُ تَبَاطُ تَبَاطُ

(۲) تَبَاطُ تَبَاطُ تَبَاطُ تَبَاطُ تَبَاطُ تَبَاطُ تَبَاطُ

(۳) وَ اَدْنَالُ وَ تَبَاطُ تَبَاطُ تَبَاطُ تَبَاطُ تَبَاطُ

(۴) يَابَاطُ تَبَاطُ تَبَاطُ تَبَاطُ تَبَاطُ تَبَاطُ

(۵) وَ تَبَاطُ تَبَاطُ تَبَاطُ تَبَاطُ تَبَاطُ تَبَاطُ

پہلی سزا سے ظاہر ہے کہ اس کے اندر رو بہ حراہ اور کا لور اور ہے جس کا مذکور معنی و معلوم ہوا ہے۔ "سزا" سے "سزا" ہے کہ "سزا"
اشارت میں ان کی ساخت بہتر ہے۔ "سزا" اور "سزا" کے "سزا" اور "سزا" سے "سزا" اور "سزا" ہے کہ "سزا" اور "سزا"
ہر طرف کی "سزا" ہے۔ "سزا" اور "سزا" کے "سزا" اور "سزا" ہے کہ "سزا" اور "سزا" ہے کہ "سزا" اور "سزا"
ہے۔ "سزا" اور "سزا" کے "سزا" اور "سزا" ہے کہ "سزا" اور "سزا" ہے کہ "سزا" اور "سزا"
ہے۔ "سزا" اور "سزا" کے "سزا" اور "سزا" ہے کہ "سزا" اور "سزا" ہے کہ "سزا" اور "سزا"
اور "سزا" اور "سزا" کے "سزا" اور "سزا" ہے کہ "سزا" اور "سزا" ہے کہ "سزا" اور "سزا"
سے "سزا" اور "سزا" کے "سزا" اور "سزا" ہے کہ "سزا" اور "سزا" ہے کہ "سزا" اور "سزا"

آئیں گے، ہمیشہ چالان ہمن سے سینہ ہارک

ان طرز قیامہ لا تقویر سرے سرے ہی مستحکم ہے۔ راجع ہوا ہے۔ دوسرے دوسرے میں لگی افاد کے تھوڑے بڑے حصے ہاں لگی
 (mental case) قرار دیا ہے۔ ہاں ہی تو دماغ انکس کو قرار دیا گیا تھا ایک وہ نام ہرگز کر لے۔ اصل شکل پاکستانی دستوروں کے ایک
 سے پورا کی تو دلی قری ریاست (national state) ہرگز دینا کر اور غیرے کو ملواری جیش دے دی جس سے پاکستان دو لہ ہرگز انہما
 سریر بھرنال کے "افغان و افغان" کی نسبت آسکی ہے۔ "حقیت زمانہ" کے جس میں ان حالات راہ ہیں۔ یہ امکانات یہ ضرورت اور اہل کے
 مسر جس و مائیل کے ہیں بلکہ جس پکرتاں دست و دوں کے ہی ہاں ان اہل کلاہیں تیوں دستور کے جس میں حالت ہے۔ ایک سرکشیہ علم راہ
 کا نام ان بے ضروری سا کہ انگریزوں اور سپردوں کے اہل ہاں۔ سرکار ریاست میں اس کے ان مقامی سیاسی و اقتصادی نظام کو سرانے کار
 لایا جائے اور حقیقت وہ وقت کا لہوہ نام اس دور کا ہے۔ اسے جیش کیا جائے۔ قیام کلاہ سرے ہی اہی دھرم ہرگز لایا ہے۔ یہاں
 ہی دھرم و ملواری ہرگز کی جیشہ نالواریہ مانے گی اور عصرے کو تو لیت ہاں ہرگز مانے گی۔

تیسرے دائرے پر اہل اعتدالی نے ہے کہ ہمیں مغیرے اور احنافہ میں نظر ہوتا ہے۔ یہی اسلامی مغیرہ انا قیست کے خلاف ہے۔ اہل ہاکہ

(۱۱) اشغال ملکیت کے علاوہ ہر جہاز ۶۰ عرب ملوکہت (۱) آباد اسلامی ممالک (۲) قومیہ، دوشتر کبیت اور مسطابینت کا نظام اور دیگر کامیابی

(۲) سرگرمی بنیاد دستاویز اعداد فراہم نہیں کر سکی بلکہ سامان، سوچا لیا گیا ہے۔ ان سامان اس کے لئے گزے گئے، کیے اور، کارخانہ سامان پر ہے۔

اِس سے ثابت کہ ایسے ملت اسلامیہ کی نمبر ۱۰۰ ہے یہ نمبر ۱۰۰ دباہر میں شہدائے اربعین کا تعداد ہے۔ ۹۲

(۲۱) اچھی مرگت مینا اور آئینہ ایلارہ۔ اک تہا۔ لہو۔ عالم میں رہ گئی؟

(۴) غواہی ارمی اور شاہدیت میں فریادیں ملانے کے لیے معزین نہیں بلکہ عام لوگوں ہی سے وصول کر سکتے ہیں۔^{۱۵}

(۵) انسانی علاج تمام انسانوں کی مختلف صلاحات اور مرتبہ میں پہنچاؤ ہے۔^{۱۶}

۱۳۳۰ء میں لکھے گئے ایک جی ویس، رازدار سٹے ہر، انٹال ہے بھر گھر روش ڈالنا ہے۔ اس کے معنی سرگرمی، جدوجہد ہیں

جی ٹی ٹورنٹا اس کے ساتھ کو بیوروہ کیے ہوئے اس وقت اسلام کے اعلیٰ رہائش اور ایک کے تین پیش ہوا ہر دور، بار بار بت ہو رہا

۲۰۰... اسلام ایک نور ہے اور یہ اس نے انہار کی طرف۔ یہ ایک - (مثال دیا) ہے جو حقیقت و مساوات کے شعروں پر کھڑا ہے۔

پس تو کہیں اسلم کے سبق نگاہوں اس سے میری عمری میں رہنے کی وجہ سے اور کہیں اور میرے سرب علی علی علی علی

عربی - Humanitarian Ideal - achieve کرنے کا ایک لازماً درجہ ہے۔ اسی ذریعہ سے

ملے ہیں۔ خوشامیادوں میں ملے، تامل ملے۔

[illegible]

14

یہ امتزاجی کہ نیکر انبال ضرور ہے یعنی تمام سے زیادہ مست۔ پس رکنا۔ یہی خصوصیت ہر معتقد انبال انسانوں کے مشترک ضروری چیزیں ہیں اور ان کے لئے وہی رخصتیں ہیں۔^{۱۱} ضرور حاصل علم و دانش کے، اپنے اپنے رنگ میں انبال کی امانت کی تصرف و تعبیر کی ہے۔ اس میں ہر حال کے لئے شامل ہیں۔^{۱۲} کلام انبال، تنظیم، دیانی، بیشتر، شری، رالوں، بر، پر، کا، ہے، اور ہم و آگہی کے تلاشی اس سے اسے مادہ کر رہے ہیں، انبال کی تعلیمات کیا ہیں؟ شائستہ ذات، حکم، تین، پیچ، دل، آزادی، مساوات، اوتھ، صداقت، عدالت، محبت، انفرادی، مساویت اور عسکرانہات۔^{۱۳} تعلیمات و اقوال انسانی ہیں، انبال نام مروجہ۔ کلام انفرادی، سر کرنے ہیں اور مرہی، تہ، داروں کی ضرورت، دل میں لکھ کر کے ہے لکھا، دے، ہم ضرور، حکمیں کو اچھے، بھولوں سے یاد کیا ہے اور صلی کو بھولوں کا مروجہ۔ یا ہے۔ نام، راجہ، کی، اس، الاغوی، ہنس، امانت کی جان اور مقبرہ، اکرام، ملک اور بھر سے ماوراء ہے انبال کے اہل بہر کو تو ہم کام کرنا یا ہے، تعلیم اسے میں کو، اور بڑی ان امانت کو،۔ امانت، مست، ہر راجہ، کو، دل، بچہ، کی، کو، آواز، دہ، ہمار، ہر کوں ہے اور نایا ایک، امانت، میں، کی، مقرر، ہے، جسے، سر، دے، لار، یا، دے، تو، دیا، کہ، ضرور، دل، بچتی، ہے۔ کلام، انبال، کو، اسم، کے، ذکر، کے، ضرور، الی، و، امانی، دینی، رست، کا، ہے، وہ، ہی، تبدیل، نہیں، کا، بیشتر، ہے،^{۱۴} انبال، دے، اس، کی، میل، کی، ہے، اور، کہ، کے، لینے، تو، شے، آن، ہر، ہر، چراغ، امر، دے، دے، اس، کو، ہی، اختیار، کیا، ہے،^{۱۵} انبال، کے، آخر، لفظ، کلام، کی، آخری، علم، کا، عنوان، اس، ہے، جو، اس، شری، کلام، اشارہ، ہے۔ انبال، کے، سو، یک، اس، کی، طرف، کی، کوئی، اس، نہیں،

آخر ضرور دل میں ہر تو لہ سے ماوراء کیا ہے؟

مرے ہمارے لئے تو جو کی انتہا کیا ہے؟

حوالے اور حواشی

۱ ۱ ۱

۱. The Sword and the Sceptre - مرتبہ ریمونٹ (۱۹۶۱ء) ۲۸۶

۲. ۲. دیکھئے، اقبال، محمد - Two Cheers for Democracy - ترجمہ طبعی کے ترجمے کے لیے دیکھئے، "رس" مارچ ۱۹۰۸ء،

صفحات ۱۲۸، ۱۲۷ - اس مضمون کا ترجمہ ڈاکٹر ایم اسد علی کیا ہے جو آئینل ممبر ساجد عالم "میں شامل ہے۔

۳. دیکھئے، Modern Islam in India اسٹون اینڈریس، ص ۱۲۷

۵. اقبال اور ان کا چینم صفحات ۲۱، ۱۷

۶. دیکھئے، The Poet and his Message - ترجمہ اقبال

۷. ۷. ایضاً - صفحات ۱۱۶، ۲۲۲

۱۰. مقالہ اقبال سے متعلق کوششیں، شمس الدین، "کرچی"، ستمبر ۱۹۷۰ء، ص ۲۱

۱۱. This Spoke Fire - ص ۷۶

۱۲. اقبال پر ایک نفسی سفر، محمود نصر، "جوش"، ۱۹۷۰ء، صفحات ۲۸، ۳۸، ۲۷

۱۳. مطالعے اور جائزے، صفحہ ۲۲

۱۵. تقریبات، صفحات ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۱

۱۶. اقبال (اجلی مضمون) - صفحات ۲۶، ۳۷، ۵۳، ۵۴

۱۷. اقبال "بائیں" کی جگہ "ناجیب" کا خطاب استعمال کرتے ہیں۔

۱۸. اقبال اور پاکستانی ادب، صفحات ۵۷، ۵۹

۱۹. ہندوستان میں اقبالیات، اقبال فاؤنڈیشن، ص ۶۲

۲۰. سپر اسر سب سے بڑی کتاب کے اسلوب میں اسلام کی اصل دھرم کی راہی ہے اور نہ وہ اس میں اسلام کی اصل دھرم کی راہی ہے

۲۱. کوہ غبریا ہے۔ گویا اس کو اقبال نے نہیں بلکہ سب سے پہلے طور پر سمجھا ہے۔ راہبرانہ شعرا نے کہا ہے کہ "اسلام اور اقبال کی

ملاقات کو مشکل ایک سمجھا مضمون کو سرحدوں کے اندر سے کاٹنا ہے" (مطالعے اور مائثرے، ص ۲۰)

۲۲-۲۳. اقبال بادشاہ، سبکی شہزاد، صفحات ۲۰-۲۱

۲۴. ان لائق مائثرے، ص ۱۶۹ - ۲۴۴ Discoveries of Iqbal - ۱۹۳ - ۱۹۴، اقبال کے بارے میں لکھا ہے کہ دہائی اربعی اور

۲۵. ص ۱۱۱ کے لیے لکھیں ہیں کہ "اسلام کی اصل جو کہیں بھی شریک، وہ اصل و نوعیت کے تحت قرار دیں اور ایک دور کی نوعیت کو

تسلیم کریں۔ (ایضاً، صفحہ ۱۶۹) (۲۵) اقبال کے نام، ص ۸

۲۶. دیکھیے، خلاصہ انجیل تاریخی، صفحات ۶۵۱-۶۵۸

۲۷. ایضاً، صفحات ۶۱۲

۲۸. تعیل کے لیے، کچھ، انجیل، نئی اگ۔ ۷۳-۷۴، ۱۰۲-۱۰۳

۲۹. دوسرے لفظوں میں کہ "مقدس وادارہ انجیل" سے ۷۳-۷۴، ۱۰۲-۱۰۳، انجیل کے بارے میں کی جاتی ہے۔ امریکی اور دوسرے ملکی میں

پسٹ مارک کے سوا اور کچھ ہیں۔ (۱۰۲-۱۰۳، ۷۳-۷۴، ۱۰۲-۱۰۳)

۳۰. انجیل کی تاریخی، صفحات ۳۱-۳۲

۳۱. در انجیل، "مقدس وادارہ انجیل" - ۷۳-۷۴، ۱۰۲-۱۰۳، ۱۰۲-۱۰۳

"مقدس وادارہ انجیل" کی اصطلاح، جو کہ "مقدس وادارہ انجیل" کے لیے، "مقدس وادارہ انجیل" کی نئی کہ "مقدس وادارہ انجیل" کی

مقدس وادارہ انجیل، "مقدس وادارہ انجیل" کی اصطلاح، جو کہ "مقدس وادارہ انجیل" کے لیے، "مقدس وادارہ انجیل" کی

دعا۔ انجیل ہے کہ انجیل "مقدس وادارہ انجیل" کی اصطلاح، جو کہ "مقدس وادارہ انجیل" کے لیے، "مقدس وادارہ انجیل" کی

۳۲. دیکھیے، انجیل، "مقدس وادارہ انجیل" کے صفحات ۷۳-۷۴

۳۳. Discourses of Paul - ۷۳-۷۴

۳۴. انجیل، "مقدس وادارہ انجیل" کی اصطلاح، جو کہ "مقدس وادارہ انجیل" کے لیے، "مقدس وادارہ انجیل" کی

۳۵. انجیل، "مقدس وادارہ انجیل" کی اصطلاح، جو کہ "مقدس وادارہ انجیل" کے لیے، "مقدس وادارہ انجیل" کی

۳۶. انجیل، "مقدس وادارہ انجیل" کی اصطلاح، جو کہ "مقدس وادارہ انجیل" کے لیے، "مقدس وادارہ انجیل" کی

انجیل، "مقدس وادارہ انجیل" کی اصطلاح، جو کہ "مقدس وادارہ انجیل" کے لیے، "مقدس وادارہ انجیل" کی

انجیل، "مقدس وادارہ انجیل" کی اصطلاح، جو کہ "مقدس وادارہ انجیل" کے لیے، "مقدس وادارہ انجیل" کی

انجیل، "مقدس وادارہ انجیل" کی اصطلاح، جو کہ "مقدس وادارہ انجیل" کے لیے، "مقدس وادارہ انجیل" کی

۳۷. The Sword and the Scepter - "مقدس وادارہ انجیل" کی اصطلاح، جو کہ "مقدس وادارہ انجیل" کے لیے، "مقدس وادارہ انجیل" کی

۳۸. The Part and its Message - ۷۳-۷۴، ۱۰۲-۱۰۳

۳۹. انجیل، "مقدس وادارہ انجیل" کی اصطلاح، جو کہ "مقدس وادارہ انجیل" کے لیے، "مقدس وادارہ انجیل" کی

انجیل، "مقدس وادارہ انجیل" کی اصطلاح، جو کہ "مقدس وادارہ انجیل" کے لیے، "مقدس وادارہ انجیل" کی

پہلی شخصیت حضرت ہے۔ یہی روبرو مسلمان

افرت کی جیاتیسی، "مقدس وادارہ انجیل" کی

شاہد شیعہ و مسلمان کے استوار کو میں نے

دیکھا تھا کہ وہ میرے روبرو، "مقدس وادارہ انجیل" کی

تاریخ عالم میں ایک انقلاب " (Synthesis) کی ہے۔ (۱) اور (۲) ایک جبریں۔ (اختیارات پر مبنی مرنیاری، ۱۹۷۱-۱۹۷۲) ۱۸۸۸ء کے خطوط (۱) قلمی جامع اساتذہ کیل کوئی علم راہ۔ (۲) کاد کریک۔ (۳) مری سپر ہرنی شکل بریل (۴) علم چرا کی (۵) (۶) (۷) (۸) (۹) (۱۰) (۱۱) (۱۲) (۱۳) (۱۴) (۱۵) (۱۶) (۱۷) (۱۸) (۱۹) (۲۰) (۲۱) (۲۲) (۲۳) (۲۴) (۲۵) (۲۶) (۲۷) (۲۸) (۲۹) (۳۰) (۳۱) (۳۲) (۳۳) (۳۴) (۳۵) (۳۶) (۳۷) (۳۸) (۳۹) (۴۰) (۴۱) (۴۲) (۴۳) (۴۴) (۴۵) (۴۶) (۴۷) (۴۸) (۴۹) (۵۰) (۵۱) (۵۲) (۵۳) (۵۴) (۵۵) (۵۶) (۵۷) (۵۸) (۵۹) (۶۰) (۶۱) (۶۲) (۶۳) (۶۴) (۶۵) (۶۶) (۶۷) (۶۸) (۶۹) (۷۰) (۷۱) (۷۲) (۷۳) (۷۴) (۷۵) (۷۶) (۷۷) (۷۸) (۷۹) (۸۰) (۸۱) (۸۲) (۸۳) (۸۴) (۸۵) (۸۶) (۸۷) (۸۸) (۸۹) (۹۰) (۹۱) (۹۲) (۹۳) (۹۴) (۹۵) (۹۶) (۹۷) (۹۸) (۹۹) (۱۰۰) (۱۰۱) (۱۰۲) (۱۰۳) (۱۰۴) (۱۰۵) (۱۰۶) (۱۰۷) (۱۰۸) (۱۰۹) (۱۱۰) (۱۱۱) (۱۱۲) (۱۱۳) (۱۱۴) (۱۱۵) (۱۱۶) (۱۱۷) (۱۱۸) (۱۱۹) (۱۲۰) (۱۲۱) (۱۲۲) (۱۲۳) (۱۲۴) (۱۲۵) (۱۲۶) (۱۲۷) (۱۲۸) (۱۲۹) (۱۳۰) (۱۳۱) (۱۳۲) (۱۳۳) (۱۳۴) (۱۳۵) (۱۳۶) (۱۳۷) (۱۳۸) (۱۳۹) (۱۴۰) (۱۴۱) (۱۴۲) (۱۴۳) (۱۴۴) (۱۴۵) (۱۴۶) (۱۴۷) (۱۴۸) (۱۴۹) (۱۵۰) (۱۵۱) (۱۵۲) (۱۵۳) (۱۵۴) (۱۵۵) (۱۵۶) (۱۵۷) (۱۵۸) (۱۵۹) (۱۶۰) (۱۶۱) (۱۶۲) (۱۶۳) (۱۶۴) (۱۶۵) (۱۶۶) (۱۶۷) (۱۶۸) (۱۶۹) (۱۷۰) (۱۷۱) (۱۷۲) (۱۷۳) (۱۷۴) (۱۷۵) (۱۷۶) (۱۷۷) (۱۷۸) (۱۷۹) (۱۸۰) (۱۸۱) (۱۸۲) (۱۸۳) (۱۸۴) (۱۸۵) (۱۸۶) (۱۸۷) (۱۸۸) (۱۸۹) (۱۹۰) (۱۹۱) (۱۹۲) (۱۹۳) (۱۹۴) (۱۹۵) (۱۹۶) (۱۹۷) (۱۹۸) (۱۹۹) (۲۰۰) (۲۰۱) (۲۰۲) (۲۰۳) (۲۰۴) (۲۰۵) (۲۰۶) (۲۰۷) (۲۰۸) (۲۰۹) (۲۱۰) (۲۱۱) (۲۱۲) (۲۱۳) (۲۱۴) (۲۱۵) (۲۱۶) (۲۱۷) (۲۱۸) (۲۱۹) (۲۲۰) (۲۲۱) (۲۲۲) (۲۲۳) (۲۲۴) (۲۲۵) (۲۲۶) (۲۲۷) (۲۲۸) (۲۲۹) (۲۳۰) (۲۳۱) (۲۳۲) (۲۳۳) (۲۳۴) (۲۳۵) (۲۳۶) (۲۳۷) (۲۳۸) (۲۳۹) (۲۴۰) (۲۴۱) (۲۴۲) (۲۴۳) (۲۴۴) (۲۴۵) (۲۴۶) (۲۴۷) (۲۴۸) (۲۴۹) (۲۵۰) (۲۵۱) (۲۵۲) (۲۵۳) (۲۵۴) (۲۵۵) (۲۵۶) (۲۵۷) (۲۵۸) (۲۵۹) (۲۶۰) (۲۶۱) (۲۶۲) (۲۶۳) (۲۶۴) (۲۶۵) (۲۶۶) (۲۶۷) (۲۶۸) (۲۶۹) (۲۷۰) (۲۷۱) (۲۷۲) (۲۷۳) (۲۷۴) (۲۷۵) (۲۷۶) (۲۷۷) (۲۷۸) (۲۷۹) (۲۸۰) (۲۸۱) (۲۸۲) (۲۸۳) (۲۸۴) (۲۸۵) (۲۸۶) (۲۸۷) (۲۸۸) (۲۸۹) (۲۹۰) (۲۹۱) (۲۹۲) (۲۹۳) (۲۹۴) (۲۹۵) (۲۹۶) (۲۹۷) (۲۹۸) (۲۹۹) (۳۰۰) (۳۰۱) (۳۰۲) (۳۰۳) (۳۰۴) (۳۰۵) (۳۰۶) (۳۰۷) (۳۰۸) (۳۰۹) (۳۱۰) (۳۱۱) (۳۱۲) (۳۱۳) (۳۱۴) (۳۱۵) (۳۱۶) (۳۱۷) (۳۱۸) (۳۱۹) (۳۲۰) (۳۲۱) (۳۲۲) (۳۲۳) (۳۲۴) (۳۲۵) (۳۲۶) (۳۲۷) (۳۲۸) (۳۲۹) (۳۳۰) (۳۳۱) (۳۳۲) (۳۳۳) (۳۳۴) (۳۳۵) (۳۳۶) (۳۳۷) (۳۳۸) (۳۳۹) (۳۴۰) (۳۴۱) (۳۴۲) (۳۴۳) (۳۴۴) (۳۴۵) (۳۴۶) (۳۴۷) (۳۴۸) (۳۴۹) (۳۵۰) (۳۵۱) (۳۵۲) (۳۵۳) (۳۵۴) (۳۵۵) (۳۵۶) (۳۵۷) (۳۵۸) (۳۵۹) (۳۶۰) (۳۶۱) (۳۶۲) (۳۶۳) (۳۶۴) (۳۶۵) (۳۶۶) (۳۶۷) (۳۶۸) (۳۶۹) (۳۷۰) (۳۷۱) (۳۷۲) (۳۷۳) (۳۷۴) (۳۷۵) (۳۷۶) (۳۷۷) (۳۷۸) (۳۷۹) (۳۸۰) (۳۸۱) (۳۸۲) (۳۸۳) (۳۸۴) (۳۸۵) (۳۸۶) (۳۸۷) (۳۸۸) (۳۸۹) (۳۹۰) (۳۹۱) (۳۹۲) (۳۹۳) (۳۹۴) (۳۹۵) (۳۹۶) (۳۹۷) (۳۹۸) (۳۹۹) (۴۰۰) (۴۰۱) (۴۰۲) (۴۰۳) (۴۰۴) (۴۰۵) (۴۰۶) (۴۰۷) (۴۰۸) (۴۰۹) (۴۱۰) (۴۱۱) (۴۱۲) (۴۱۳) (۴۱۴) (۴۱۵) (۴۱۶) (۴۱۷) (۴۱۸) (۴۱۹) (۴۲۰) (۴۲۱) (۴۲۲) (۴۲۳) (۴۲۴) (۴۲۵) (۴۲۶) (۴۲۷) (۴۲۸) (۴۲۹) (۴۳۰) (۴۳۱) (۴۳۲) (۴۳۳) (۴۳۴) (۴۳۵) (۴۳۶) (۴۳۷) (۴۳۸) (۴۳۹) (۴۴۰) (۴۴۱) (۴۴۲) (۴۴۳) (۴۴۴) (۴۴۵) (۴۴۶) (۴۴۷) (۴۴۸) (۴۴۹) (۴۵۰) (۴۵۱) (۴۵۲) (۴۵۳) (۴۵۴) (۴۵۵) (۴۵۶) (۴۵۷) (۴۵۸) (۴۵۹) (۴۶۰) (۴۶۱) (۴۶۲) (۴۶۳) (۴۶۴) (۴۶۵) (۴۶۶) (۴۶۷) (۴۶۸) (۴۶۹) (۴۷۰) (۴۷۱) (۴۷۲) (۴۷۳) (۴۷۴) (۴۷۵) (۴۷۶) (۴۷۷) (۴۷۸) (۴۷۹) (۴۸۰) (۴۸۱) (۴۸۲) (۴۸۳) (۴۸۴) (۴۸۵) (۴۸۶) (۴۸۷) (۴۸۸) (۴۸۹) (۴۹۰) (۴۹۱) (۴۹۲) (۴۹۳) (۴۹۴) (۴۹۵) (۴۹۶) (۴۹۷) (۴۹۸) (۴۹۹) (۵۰۰) (۵۰۱) (۵۰۲) (۵۰۳) (۵۰۴) (۵۰۵) (۵۰۶) (۵۰۷) (۵۰۸) (۵۰۹) (۵۱۰) (۵۱۱) (۵۱۲) (۵۱۳) (۵۱۴) (۵۱۵) (۵۱۶) (۵۱۷) (۵۱۸) (۵۱۹) (۵۲۰) (۵۲۱) (۵۲۲) (۵۲۳) (۵۲۴) (۵۲۵) (۵

۸۹. کلیات، انشائیہ، اردو، ۱۳۴۱

Ans. - 9669 The Port and His Message 9.

۹. ڈاکٹر اے بی اشرف، اے بی کے "عالمِ اسلام" سے، "عالمِ اسلام" کے دراصل اسلام کے مخصوص ازم و مات کے شاعر ہیں، مگر وہ "عالمِ اسلام" کے

۱۰. اگر کسی کو یہ معلوم ہو کہ اس کا دوست یا عزیز کسی اور شخص سے مل رہا ہے تو اس کو اس شخص سے ملنے سے روک دینا چاہیے۔

۱۔ اہل - سرحدیں بہت سے مروجہ کو ختم کرنے کے لئے بنائے گئے ہیں،

۱۱۔ مغل بادشاہ نے اس نیکو شخص کو بہت سے تحائف دیے اور اس کو بہت سی زمینیں بخشیں۔

۹۲۔ قدر، بلوکس کی انساں ہے، دھندلہ، اد میں ہی کہ۔ (عز، انساں، ۷۷۔ ۳۱۔ ۳۲) کم صوری ۱۲۸ ذکر اسال ہے، بی شری سر میں کہا

آج رات دو گان کی پہنائیاں سے شہر پر اس اور اس کا دور

لاہیل مائل کر لے، مگر ان کے اوپر اس رائے میں کوشش کے حصہ اور نفع نہ ہو۔

مطلبہ اور نہ جانے کیا کیا تھا۔ اور پھر دیکھو، ان سوال کی آڑ میں دیکھو کہ میں دیکھتا ہوں اور نہیں دیکھتا ہوں۔

مٹی پلیر چڑی ہے کہ ۱۔ بچہ نام کا قوی اور ۱۰۔ ۲۰ سال کی لڑکی کا تیل۔ نئی نہیں سر کھنا۔

[illegible]

تو یہ کہ میں تمہارا جیور ہے۔ اس کا پتہ تو اچھا ہے۔ اور نہ اس کا ملک کتبہ کی لہجوں کو بتایا۔ مائے گناہ، جب تک کہ میں اسے مل رہا ہوں،

۱۔ ان میں سے پہلے ان کے اصول کا بیان کیا جائے گا۔

ایک دنیا میں جو مسلمانوں کی رہائی کے لیے ہے، اور وہ ہے مسلمانوں کے سامنے ایک نیا سفر ہے۔ (عزیز اللہ، ص ۱۹۲)

۹۳. یکجہ آواز غائب ہوا، جس کی جگہ میرے گانا آگیا۔ گیتوں کا آغاز، ۱۹۵۲ء

۹۲۔ "شیخ اور شاعر" کا سر ہے، لکھو جسے۔ سلسلہ درمیاندار! کا مال / مروجہ مصطفیٰ اسے اور میرزا پر مائے فی۔ مال سیریل کی ایک سیریل میں لکھا

۱۰۰ : حضرت امام پہ لکھا ہے کہ ابراہیم مرگم / سمت باد ہے، شہر یاری ہے (یہاں انتقال ہوا، ص ۲۵۶)

١٩٥٦. کلیات مکاتیب انال... (المکتب) - ٢٣٧ (١٩٥٦) ٢٣٥

۹۸ اقبال از قلم امیر، محمود اقبال ۱۸۶۶، تاریخ انتشار، ۱۳۸۹

۹۹. تبیین کے لیے دیکھیے، و فہرست کا عنوان: معانی، سال شصت - ۱۹۷۳ء، علامہ ارباب، ص ۱۰۷، دہلی: فہرست پبلی کیشنز

(1) Jghal, the Universal Poet, MD Taseen, including in: "Jghal the Universal Poet"

(2) the Universal Note in Spenser's Poetry, included in → اہل کی قیمت اور نثر

۳. انبال کی اشاعت دہلی، ڈاکٹر عبدالغنی، مشمولہ "تیسرا انبال"

۴. شاعر مشرق اور شاعرِ ماضیت، ڈاکٹر عبدالغنی، مولہ انبال کا شعر "خوری"

۵. عالی ادب میں، انبال کا مقام، ڈاکٹر عبدالغنی، مولہ انبال اور مالی "ب"

۶. شاعرانہ مینت، ڈاکٹر افتخار احمد مدنی، مشمولہ "فروغ انبال"

۷. عطیہ آدم، ڈاکٹر عبدالغنی کورائیس، مولہ انبال کی باری شاعری کا سیریز مائٹھ

۸. انبال اور انشائیہ، ڈاکٹر انور عباس، مولہ انبال اور انشائیہ مینت

۹. انشائیہ دہلی، ڈاکٹر منظر امباز، مشمولہ "انبال اور فونی بھتی"

۱۰. مقام انبال کی ادبی اور ادبی اشاعت کا نقشہ، مولہ انبال اور فونی، صوری ۱۹۷۲ء

۱۱. دینی ڈکشن اور کالم ویل، کمالیہ کی آواز میں، شیل چوٹی، مولہ انبال کی اشاعت کو مالی مانتے ہیں۔ ڈاکٹر عبدالغنی، صوری ۱۹۷۲ء

۱۲. سس پلٹوں، مولہ انبال کے آئینی پرے، مولہ انبال، مولہ انبال کو اس کے اشاعت اور مالی

۱۳. ایک آواز، مولہ انبال اور مالی میں، مولہ انبال کی اشاعت کی مانتے ہیں۔

۱۴. شیل احمد میں، "آئینی پرے سے" مولہ انبال کے اشاعت اور مالی میں، مولہ انبال کی اشاعت کی مانتے ہیں۔ (شیل احمد، ۱۹۷۲ء)

۱۵. مختار میں، "انبال کے اشاعت اور مالی میں، مولہ انبال کی اشاعت کی مانتے ہیں۔ (مختار، ۱۹۷۲ء)

۱۶. مولہ انبال کی اشاعت اور مالی میں، مولہ انبال کی اشاعت کی مانتے ہیں۔ (مولہ انبال، ۱۹۷۲ء)

۱۷. اشاعت اور مالی میں، مولہ انبال کی اشاعت کی مانتے ہیں۔ (اشاعت اور مالی، ۱۹۷۲ء)

۱۸. اشاعت اور مالی میں، مولہ انبال کی اشاعت کی مانتے ہیں۔ (اشاعت اور مالی، ۱۹۷۲ء)

۱۹. اشاعت اور مالی میں، مولہ انبال کی اشاعت کی مانتے ہیں۔ (اشاعت اور مالی، ۱۹۷۲ء)

۲۰. اشاعت اور مالی میں، مولہ انبال کی اشاعت کی مانتے ہیں۔ (اشاعت اور مالی، ۱۹۷۲ء)

۲۱. اشاعت اور مالی میں، مولہ انبال کی اشاعت کی مانتے ہیں۔ (اشاعت اور مالی، ۱۹۷۲ء)

۲۲. اشاعت اور مالی میں، مولہ انبال کی اشاعت کی مانتے ہیں۔ (اشاعت اور مالی، ۱۹۷۲ء)

۲۳. اشاعت اور مالی میں، مولہ انبال کی اشاعت کی مانتے ہیں۔ (اشاعت اور مالی، ۱۹۷۲ء)

۲۴. اشاعت اور مالی میں، مولہ انبال کی اشاعت کی مانتے ہیں۔ (اشاعت اور مالی، ۱۹۷۲ء)

۲۵. اشاعت اور مالی میں، مولہ انبال کی اشاعت کی مانتے ہیں۔ (اشاعت اور مالی، ۱۹۷۲ء)

۲۶. اشاعت اور مالی میں، مولہ انبال کی اشاعت کی مانتے ہیں۔ (اشاعت اور مالی، ۱۹۷۲ء)

۲۷. اشاعت اور مالی میں، مولہ انبال کی اشاعت کی مانتے ہیں۔ (اشاعت اور مالی، ۱۹۷۲ء)

۲۸. اشاعت اور مالی میں، مولہ انبال کی اشاعت کی مانتے ہیں۔ (اشاعت اور مالی، ۱۹۷۲ء)

نمبر ہر جگہ ہے "۳۱" فردوں کے خاندان کا اصل اہل کے میں دوسرے سفر میں بھی لایا ہے ۳۲ قبل نظریں۔ اہل دہرا دہری
 خیال کیا۔ انہوں نے عسکرانوں کی سرپرستیاں کی گئی تھیں۔ کئی کی بات کی ہے جو قبل نظر ہے۔ جادو اور اہل ملاح ہے اور ان کے اصول
 مقرر ہیں۔ بہرہ و اشوہ کی پیری کر کے بہت ہی قوت پرست ملاحاں پہری۔ ملاحوں میں ملاح کو فروغ دے گا۔ انہوں نے رہے ہیں ۱۵۰-۱۵۵
 کی سادہ برائے ہی مقرر ہیں۔ لیکن ان کی بنیاد پر ہیں۔ یہی وہ ہے کہ عارضہ میں ملاحاں دہریوں سے بھی پیچھے ہیں۔
 میرا شرکی اور غیر قابل سے داری ہے اور انہوں نے بھی ایک اثر جبری کیا ہے۔ ان کے ملاحاں کو سرپرستوں میں سے دہریوں کی اور انہوں
 باہری اور دولت سے وہ چار ہوتی رہے گی۔ سترہ ملاحاں ہیں۔ شرکی تو جس قدر مقابل قبیل انہوں نے ملاحاں میں۔ شرکی، دہری، اور
 اور سترہ قریب ملاحاں مقرر انہوں نے کیا ہے۔ ایک ملاح کو انہوں نے ملاحاں مقرر کیا ہے۔ انہوں نے ملاحاں کو انہوں نے ملاحاں مقرر کیا ہے۔
 سے متعارف قرار دینے، انہوں نے ملاح کو انہوں نے ملاحاں مقرر کیا ہے۔ انہوں نے ملاحاں کو انہوں نے ملاحاں مقرر کیا ہے۔
 ان ملاحوں میں تینوں اور انہوں نے ملاحاں مقرر کیا ہے۔ انہوں نے ملاحاں کو انہوں نے ملاحاں مقرر کیا ہے۔ انہوں نے ملاحاں کو انہوں نے ملاحاں مقرر کیا ہے۔
 کی دہرا کو اپیل کرنے سے یہودیت کو دہرا کو انہوں نے ملاحاں مقرر کیا ہے۔ انہوں نے ملاحاں کو انہوں نے ملاحاں مقرر کیا ہے۔ انہوں نے ملاحاں کو انہوں نے ملاحاں مقرر کیا ہے۔
 Saint اور devil انہوں نے ملاحاں مقرر کیا ہے۔ انہوں نے ملاحاں کو انہوں نے ملاحاں مقرر کیا ہے۔ انہوں نے ملاحاں کو انہوں نے ملاحاں مقرر کیا ہے۔
 اور سترہوں نے مسلم ملاحاں کو انہوں نے ملاحاں مقرر کیا ہے۔ انہوں نے ملاحاں کو انہوں نے ملاحاں مقرر کیا ہے۔ انہوں نے ملاحاں کو انہوں نے ملاحاں مقرر کیا ہے۔
 "نمبر ۳۱" کے ملاحاں سے انہوں نے ملاحاں مقرر کیا ہے۔ انہوں نے ملاحاں کو انہوں نے ملاحاں مقرر کیا ہے۔ انہوں نے ملاحاں کو انہوں نے ملاحاں مقرر کیا ہے۔
 "کیا ملاحاں ملاحاں ۹" کے ملاحاں کو انہوں نے ملاحاں مقرر کیا ہے۔ انہوں نے ملاحاں کو انہوں نے ملاحاں مقرر کیا ہے۔ انہوں نے ملاحاں کو انہوں نے ملاحاں مقرر کیا ہے۔
 آئے۔ انہوں نے ملاحاں کو انہوں نے ملاحاں مقرر کیا ہے۔ انہوں نے ملاحاں کو انہوں نے ملاحاں مقرر کیا ہے۔ انہوں نے ملاحاں کو انہوں نے ملاحاں مقرر کیا ہے۔
 کی ملاحاں سے یہی حال دہری، ملاحاں کو انہوں نے ملاحاں مقرر کیا ہے۔ انہوں نے ملاحاں کو انہوں نے ملاحاں مقرر کیا ہے۔ انہوں نے ملاحاں کو انہوں نے ملاحاں مقرر کیا ہے۔
 قریب ملاحاں ملاحاں ہے۔ چاہیے کہ ملاحاں کو انہوں نے ملاحاں مقرر کیا ہے۔ انہوں نے ملاحاں کو انہوں نے ملاحاں مقرر کیا ہے۔ انہوں نے ملاحاں کو انہوں نے ملاحاں مقرر کیا ہے۔
 انہوں نے ملاحاں کو انہوں نے ملاحاں مقرر کیا ہے۔ انہوں نے ملاحاں کو انہوں نے ملاحاں مقرر کیا ہے۔ انہوں نے ملاحاں کو انہوں نے ملاحاں مقرر کیا ہے۔
 ملاحاں اور انہوں نے ملاحاں کو انہوں نے ملاحاں مقرر کیا ہے۔ انہوں نے ملاحاں کو انہوں نے ملاحاں مقرر کیا ہے۔ انہوں نے ملاحاں کو انہوں نے ملاحاں مقرر کیا ہے۔
 کار ہے۔ انہوں نے ملاحاں کو انہوں نے ملاحاں مقرر کیا ہے۔ انہوں نے ملاحاں کو انہوں نے ملاحاں مقرر کیا ہے۔ انہوں نے ملاحاں کو انہوں نے ملاحاں مقرر کیا ہے۔
 کو دہری ملاحاں کے لیے اس سے بہتر سے شریعی کا انہوں نے ملاحاں مقرر کیا ہے۔ انہوں نے ملاحاں کو انہوں نے ملاحاں مقرر کیا ہے۔ انہوں نے ملاحاں کو انہوں نے ملاحاں مقرر کیا ہے۔
 "محقق ہے" لیکن ان کے ملاحاں کا انہوں نے ملاحاں مقرر کیا ہے۔ انہوں نے ملاحاں کو انہوں نے ملاحاں مقرر کیا ہے۔ انہوں نے ملاحاں کو انہوں نے ملاحاں مقرر کیا ہے۔
 بہری ملاحاں کا ملاحاں ہے۔ انہوں نے ملاحاں کو انہوں نے ملاحاں مقرر کیا ہے۔ انہوں نے ملاحاں کو انہوں نے ملاحاں مقرر کیا ہے۔ انہوں نے ملاحاں کو انہوں نے ملاحاں مقرر کیا ہے۔
 ملاحاں اور انہوں نے ملاحاں کو انہوں نے ملاحاں مقرر کیا ہے۔ انہوں نے ملاحاں کو انہوں نے ملاحاں مقرر کیا ہے۔ انہوں نے ملاحاں کو انہوں نے ملاحاں مقرر کیا ہے۔
 نام ملاحاں ہے کہ وہ ملاحاں اور انہوں نے ملاحاں مقرر کیا ہے۔ انہوں نے ملاحاں کو انہوں نے ملاحاں مقرر کیا ہے۔ انہوں نے ملاحاں کو انہوں نے ملاحاں مقرر کیا ہے۔
 سے انہوں نے ملاحاں کو انہوں نے ملاحاں مقرر کیا ہے۔ انہوں نے ملاحاں کو انہوں نے ملاحاں مقرر کیا ہے۔ انہوں نے ملاحاں کو انہوں نے ملاحاں مقرر کیا ہے۔

خودوں کے تمام سے کسی وقت دیا گا اس قدر دانا ہر سنانا ہے۔ اتنا ہی ساطر میں اشیاء حق سے کہتے ہیں۔

۱۔ سوارا شہب درواز سا ۱۷ ہر دین ویرہ امکان
شور و غوغا ہر غار میں کن خود خود را بہشت فرشتہ کن
غیر مائلوں و اہل بیت سازد با ہر جہانے نسبت از وہ
از در عالم بیار آید باغ جنگلیاں را سرہ پہنچا ۲۸

ملکیت کے تمام کر کے اتنا مال جس کے خلاف ہر، خود دہا ۱۷ کی ان میں سے لڑی گئی ہر یہ حال میں غلام ہر اس میں اتنا مال اتنا ہر ہر ہر
برسش کی کی بھی جو شرک ہے سوانہ جو سنی کے۔ اتنا مال ان کی مکاری کے مائل ہیں تاکہ وہ میں سولہ اتنا ہی سرہ اتنا مال کا
۱۷ سوارا شہب درواز سا ۱۷ ہر دین ویرہ امکان
شور و غوغا ہر غار میں کن خود خود را بہشت فرشتہ کن
غیر مائلوں و اہل بیت سازد با ہر جہانے نسبت از وہ
از در عالم بیار آید باغ جنگلیاں را سرہ پہنچا ۲۸

۱۷ سوارا شہب درواز سا ۱۷ ہر دین ویرہ امکان
شور و غوغا ہر غار میں کن خود خود را بہشت فرشتہ کن
غیر مائلوں و اہل بیت سازد با ہر جہانے نسبت از وہ
از در عالم بیار آید باغ جنگلیاں را سرہ پہنچا ۲۸

۷
ایم آفرکار اقبال سے ہم کر رہا تھا۔ مگر یہ سب اس کا حلقہ تھا ہے۔ ایک انفسر نظم غور سے اس کی نظر اشارہ

میں بھی مظاہر فی سوسوں سے ہوں غناک بہت

نہیں تکیں مگر اس مقدرہ مشکل کی کشور!

ماتاس: شکر کے گہ سے نکلتے کہ اقبال کا۔ اشعار، لکائی انکی دلہ حد پریت کا پوڑ ہے۔ اس سے کہہ چلی اسرا و انفر کیا۔
کہ اقبال سے قربت کی اور سے مرد و مراد کی سادہ۔ مادمی رہا، ہر نے انفران پوا غورہ زلی ایشاد سے چشم پرستی کی ہے جس سے صاف ظاہر ہے کہ مرد
موت پر ترقیب لکھا ہے گہرا لکھا ہے کہ "مرد و مراد کی" یہاں انفران کا موصوفہ آتا ہے تو، قبل ہی مگر کے اور مرد ماز شاد، شکر ہے۔

مہجیر کے اشترکی دوا دہ جہو ہیں اہ۔ لال، مال پر مای بی بی اور، رست پسری کے امروہی کو ہر نے رہے ہیں۔ یہ سب لکھا، لکھی
کی تریلی تک اور سور سے مادی رہا۔ { سہیڈس، لکھا کہ "مال اس کا باری ہے۔۔۔ وہ بھی ہرٹی شمول کا ہر وہ ہے، مری پڑی، لکھا
کو سہا، چاہتا ہے "۱۹" افری سے اقبال کی شاعری کو وجہت لکھو نہ کیا "۲۰" مگر کو: انھیں سن لے کہ اقبال کو سرقی پسر کہا ماز شاد، "۲۱"۔

مرد و مراد سے رائے ظاہر کی کہ "بہت (اصلہ - کسر نے ماز) "۲۲" ہے تو اقبال تواضع ہرڈ کا۔ لکھا ہرڈ سے ہیں "۲۳" بفری کے قول "مرد و مراد
اور تلپری، شاکرین اور اسرا ویت پرستی، قدیم پرست اور اشاد، "۲۴" ہے۔ چارے کا کی مریاں ہیں کہ لکھاں سے "۲۵" "مرد و مراد" لکھا
لیکھا "۲۶" انتقام جس نے لکھا کہ "اصلی اشاد" "۲۷" بکترس، جس سر کر کا کھی موصوفہ ہرڈ کا اشاد سے لکھا "۲۸" "۲۹" "۳۰" "۳۱" "۳۲" "۳۳" "۳۴" "۳۵" "۳۶" "۳۷" "۳۸" "۳۹" "۴۰" "۴۱" "۴۲" "۴۳" "۴۴" "۴۵" "۴۶" "۴۷" "۴۸" "۴۹" "۵۰" "۵۱" "۵۲" "۵۳" "۵۴" "۵۵" "۵۶" "۵۷" "۵۸" "۵۹" "۶۰" "۶۱" "۶۲" "۶۳" "۶۴" "۶۵" "۶۶" "۶۷" "۶۸" "۶۹" "۷۰" "۷۱" "۷۲" "۷۳" "۷۴" "۷۵" "۷۶" "۷۷" "۷۸" "۷۹" "۸۰" "۸۱" "۸۲" "۸۳" "۸۴" "۸۵" "۸۶" "۸۷" "۸۸" "۸۹" "۹۰" "۹۱" "۹۲" "۹۳" "۹۴" "۹۵" "۹۶" "۹۷" "۹۸" "۹۹" "۱۰۰"

ایجاد کہ دستہ ہیں "۱۱" حشر ملحق آں "۱۲" اور لکھی اشاد کی جائے "۱۳" اشاد کو باقی ہیں کار باقیں "۱۴" لکھا اشاد کو کر دیا "۱۵" رہا مری لکھا ہے
"۱۶" ایک طرف تو وہ ہرڈ لکھا کو ایک نہایت مری پسر اور شاد "۱۷" "۱۸" "۱۹" "۲۰" "۲۱" "۲۲" "۲۳" "۲۴" "۲۵" "۲۶" "۲۷" "۲۸" "۲۹" "۳۰" "۳۱" "۳۲" "۳۳" "۳۴" "۳۵" "۳۶" "۳۷" "۳۸" "۳۹" "۴۰" "۴۱" "۴۲" "۴۳" "۴۴" "۴۵" "۴۶" "۴۷" "۴۸" "۴۹" "۵۰" "۵۱" "۵۲" "۵۳" "۵۴" "۵۵" "۵۶" "۵۷" "۵۸" "۵۹" "۶۰" "۶۱" "۶۲" "۶۳" "۶۴" "۶۵" "۶۶" "۶۷" "۶۸" "۶۹" "۷۰" "۷۱" "۷۲" "۷۳" "۷۴" "۷۵" "۷۶" "۷۷" "۷۸" "۷۹" "۸۰" "۸۱" "۸۲" "۸۳" "۸۴" "۸۵" "۸۶" "۸۷" "۸۸" "۸۹" "۹۰" "۹۱" "۹۲" "۹۳" "۹۴" "۹۵" "۹۶" "۹۷" "۹۸" "۹۹" "۱۰۰"

کوناد کر دیا جائے جو سے تو ہم اور مشرق کے دلوں میں پائے لکھا باقی ہے "۱۱" "۱۲" "۱۳" "۱۴" "۱۵" "۱۶" "۱۷" "۱۸" "۱۹" "۲۰" "۲۱" "۲۲" "۲۳" "۲۴" "۲۵" "۲۶" "۲۷" "۲۸" "۲۹" "۳۰" "۳۱" "۳۲" "۳۳" "۳۴" "۳۵" "۳۶" "۳۷" "۳۸" "۳۹" "۴۰" "۴۱" "۴۲" "۴۳" "۴۴" "۴۵" "۴۶" "۴۷" "۴۸" "۴۹" "۵۰" "۵۱" "۵۲" "۵۳" "۵۴" "۵۵" "۵۶" "۵۷" "۵۸" "۵۹" "۶۰" "۶۱" "۶۲" "۶۳" "۶۴" "۶۵" "۶۶" "۶۷" "۶۸" "۶۹" "۷۰" "۷۱" "۷۲" "۷۳" "۷۴" "۷۵" "۷۶" "۷۷" "۷۸" "۷۹" "۸۰" "۸۱" "۸۲" "۸۳" "۸۴" "۸۵" "۸۶" "۸۷" "۸۸" "۸۹" "۹۰" "۹۱" "۹۲" "۹۳" "۹۴" "۹۵" "۹۶" "۹۷" "۹۸" "۹۹" "۱۰۰"

مرد و مراد کو، رہیں جس کی طرف سے اور دہرہ رہا مری میں ہیں "۱۱" "۱۲" "۱۳" "۱۴" "۱۵" "۱۶" "۱۷" "۱۸" "۱۹" "۲۰" "۲۱" "۲۲" "۲۳" "۲۴" "۲۵" "۲۶" "۲۷" "۲۸" "۲۹" "۳۰" "۳۱" "۳۲" "۳۳" "۳۴" "۳۵" "۳۶" "۳۷" "۳۸" "۳۹" "۴۰" "۴۱" "۴۲" "۴۳" "۴۴" "۴۵" "۴۶" "۴۷" "۴۸" "۴۹" "۵۰" "۵۱" "۵۲" "۵۳" "۵۴" "۵۵" "۵۶" "۵۷" "۵۸" "۵۹" "۶۰" "۶۱" "۶۲" "۶۳" "۶۴" "۶۵" "۶۶" "۶۷" "۶۸" "۶۹" "۷۰" "۷۱" "۷۲" "۷۳" "۷۴" "۷۵" "۷۶" "۷۷" "۷۸" "۷۹" "۸۰" "۸۱" "۸۲" "۸۳" "۸۴" "۸۵" "۸۶" "۸۷" "۸۸" "۸۹" "۹۰" "۹۱" "۹۲" "۹۳" "۹۴" "۹۵" "۹۶" "۹۷" "۹۸" "۹۹" "۱۰۰"

بہر اشرا لکھوں کے اشترامات کو ہمیں کے "۱۱" "۱۲" "۱۳" "۱۴" "۱۵" "۱۶" "۱۷" "۱۸" "۱۹" "۲۰" "۲۱" "۲۲" "۲۳" "۲۴" "۲۵" "۲۶" "۲۷" "۲۸" "۲۹" "۳۰" "۳۱" "۳۲" "۳۳" "۳۴" "۳۵" "۳۶" "۳۷" "۳۸" "۳۹" "۴۰" "۴۱" "۴۲" "۴۳" "۴۴" "۴۵" "۴۶" "۴۷" "۴۸" "۴۹" "۵۰" "۵۱" "۵۲" "۵۳" "۵۴" "۵۵" "۵۶" "۵۷" "۵۸" "۵۹" "۶۰" "۶۱" "۶۲" "۶۳" "۶۴" "۶۵" "۶۶" "۶۷" "۶۸" "۶۹" "۷۰" "۷۱" "۷۲" "۷۳" "۷۴" "۷۵" "۷۶" "۷۷" "۷۸" "۷۹" "۸۰" "۸۱" "۸۲" "۸۳" "۸۴" "۸۵" "۸۶" "۸۷" "۸۸" "۸۹" "۹۰" "۹۱" "۹۲" "۹۳" "۹۴" "۹۵" "۹۶" "۹۷" "۹۸" "۹۹" "۱۰۰"

مادی طرف مروت کر دیا اشرا اس "۱۱" "۱۲" "۱۳" "۱۴" "۱۵" "۱۶" "۱۷" "۱۸" "۱۹" "۲۰" "۲۱" "۲۲" "۲۳" "۲۴" "۲۵" "۲۶" "۲۷" "۲۸" "۲۹" "۳۰" "۳۱" "۳۲" "۳۳" "۳۴" "۳۵" "۳۶" "۳۷" "۳۸" "۳۹" "۴۰" "۴۱" "۴۲" "۴۳" "۴۴" "۴۵" "۴۶" "۴۷" "۴۸" "۴۹" "۵۰" "۵۱" "۵۲" "۵۳" "۵۴" "۵۵" "۵۶" "۵۷" "۵۸" "۵۹" "۶۰" "۶۱" "۶۲" "۶۳" "۶۴" "۶۵" "۶۶" "۶۷" "۶۸" "۶۹" "۷۰" "۷۱" "۷۲" "۷۳" "۷۴" "۷۵" "۷۶" "۷۷" "۷۸" "۷۹" "۸۰" "۸۱" "۸۲" "۸۳" "۸۴" "۸۵" "۸۶" "۸۷" "۸۸" "۸۹" "۹۰" "۹۱" "۹۲" "۹۳" "۹۴" "۹۵" "۹۶" "۹۷" "۹۸" "۹۹" "۱۰۰"

انٹل کے ایک محل سے، اس وقت سرج مکمل ہے کہ: آکر سہ کی جانب چلے / دستورِ جاریہ کی طاق ہے ۲۹: انٹل اسلامی دستورِ عام ۳۰

اور پھر اس اور اول اسم کا انکشاف اس میں ہر فرد کی قنات سے واسطہ نہیں ملتا بلکہ تعبیر لوگ اور ان کا ہے جس کا تعلق آج اور آج کے دلائل کی

سے ہے۔ انٹل عدوت سمیت معاشرے کے غصہ۔ شرعہ حقوق کے لیے شہرِ مریض ہیں۔ وہ جاگیر داری کے غائے حریت، مساوات اور اوقات کے مادی

ہیں۔ انٹل سب سے رکھا ہے کہ انٹل نے ملامتیں کے ہاتھ دارانہ دور سے حیرانہ رنگ۔ سب کی رہنمائی کی ہے۔ سامراجی پیا سراجوں کی

وہ کل اور آج کے درمیان طبع ہر فرد کا ہے اور اس میں ہر فرد کا ہے۔ مگر اس میں خود میں آئے، پہلے ایک کے کارخانے کا ماحول ہے تو

بہت شرم ہے ۲۹: انٹل اس کا کہ ماقبہ ہر فرد کی رہنمائی کی ہے۔ مگر اس میں رکھتے اور احیاء ہر فرد کی ہیں۔ اس میں

تو کہ رہنمائی کا ہے اور اس میں آئے اس میں ہر فرد سے معاشرہ اور دو پار ہر فرد ہے جو سب کی رہنمائی کی ہے۔ اس میں

دور کا ہے۔ پہلے رہی ہے کہ ماحول ہے کہ ماحول ہے مگر اس میں ماقبہ ہر فرد سے رہا چاہیے۔ کیا، ٹیٹو، ماحول ہے

یہ یہ دعویٰ کیا تھا کہ ان کے استدلال اور تعبیرات صرف آخر میں ۲۹

عدوت کے جس میں انٹل اور صوفی ہر فرد کی رہنمائی کی ہے۔ اس میں آئے اس میں ہر فرد کی رہنمائی کی ہے۔ اس میں

یہ ہے۔ انٹل نئی تعبیر میں اور اس کے ماحول ہے۔ مگر اس میں ماحول ہے اور اس میں ماحول ہے۔ اس میں

ماحول کی رہنمائی کے ماحول ہے۔ انٹل اس میں ماحول ہے اور اس میں ماحول ہے۔ اس میں

کہتے ہیں کہ۔ تعبیر صرف کے اس میں ماحول ہے۔ مگر اس میں ماحول ہے۔ اس میں

وہ ہے نہیں اور اس میں ماحول ہے۔ مگر اس میں ماحول ہے۔ اس میں

یہ ہے۔ اس میں ماحول ہے۔ مگر اس میں ماحول ہے۔ اس میں

مگر اس میں اور مگر اس میں ماحول ہے۔ مگر اس میں ماحول ہے۔ اس میں

ماحول کی رہنمائی کے ماحول ہے۔ مگر اس میں ماحول ہے۔ اس میں

نئی یہ ہیں کہ۔ انٹل اس میں ماحول ہے۔ مگر اس میں ماحول ہے۔ اس میں

مگر اس میں اور مگر اس میں ماحول ہے۔ مگر اس میں ماحول ہے۔ اس میں

۴

عورت کے ماحول میں ماحول ہے۔ مگر اس میں ماحول ہے۔ اس میں

آج کی ماحول میں ماحول ہے۔ مگر اس میں ماحول ہے۔ اس میں

دائے کی ماحول میں ماحول ہے۔ مگر اس میں ماحول ہے۔ اس میں

اس کا کیا ہے کہ ماحول میں ماحول ہے۔ مگر اس میں ماحول ہے۔ اس میں

مطلق نہیں ہے۔ اس میں ماحول ہے۔ مگر اس میں ماحول ہے۔ اس میں

مگر اس میں اور مگر اس میں ماحول ہے۔ مگر اس میں ماحول ہے۔ اس میں

۱۹۷۱ء اور حاشی

۱. اسرارِ حوی / کتابتِ اہلِ ناری، ص ۳۰۱۔ شکرانہ ہے اپنی اٹھنی کی شکایت و مکرانہ حود و مصطفیٰ تہ اسرار کا۔
۲. روبرے خوں / کتابتِ اہلِ ناری، ص ۱۲۴۔ شکرانہ ہے اسلوب کے رایت پر اہلِ ناری کی وقت ہے قلیبر کا ظہور منہ بولا ہے۔
۳. کتابتِ اہلِ اردو، صفحہ ۱۹۶
۴. دیکھو، Modern Islam in India - صفحات ۱۵۰-۲۴۸
۵. Islam in Modern History - ص ۱۹
۶. اسرارِ حوی، کتابتِ اہلِ ناری، صفحہ ۱۵۱، ۱۵۲۔ شکرانہ ہے اپنی اسرار کا، شکرانہ ہے ترقی درج کا ہے۔ اور ترقی کا سہارا ہے۔
 ناظرؔ زلمیٰ فرما کہ کسی کا حال اور ماؤں کے لئے اسوۂ کا ماریں۔ لڑی اور آخری۔ آج کے راجہ وار فی
 آپ ۷۱ ہی راجہ کو شوہر کی رحمتیں تم نے افسانہ سے بہرہ رکھ کر۔ مہار میں ہر شے بائی می۔ لہذا یہی ہے اور
 لیون پر غزوں کی تلاوت بہتی۔
۷. Modern Trends in Islam - صفحہ ۱۰۳
۸. Islam - صفحات ۱۵۸، ۱۵۹
۹. "نہضتِ عالمیہ" - مولانا محمد اقبال جاتِ اہلِ سن - ترقی و ترقی، ص ۲۲۵
۱۰. "آرٹ کے ترقی پسند نظریے" - مولانا محمد اقبال - صفحہ ۷۷
۱۱. اقبال، اقبال، صفحہ ۲۶
- ۱۲-۱۳. ترقی پسند ادب، صفحات ۱۲۱، ۱۲۵
۱۴. تنقید اور ملی شعیر، ص ۱۶۶
۱۵. "سلسلہ رسائل" میں کسی کچھ ہیں۔ ادکار کو ماننا ہے اہلِ ناری / اچانک سر ہے ہمارے ہر دور! مولانا میرزا اقبال - ص ۱۲
۱۶. اقبال کی شاعری میں ترقی پسند اور رستِ پیر کا مانت - مکتوبہ "مادہ" - ص ۱۱
۱۷. اقبال کا سفرِ اتر تھا - مولانا اقبال شاعری اور سارو شمار - صفحات ۸۱، ۸۲، ۸۳
۱۸. اقبال پر ایک تحقیقی سفر، مکتوبہ "مادہ" - ص ۲۳، ۲۴
۱۹. مکتوبہ شاعرانہ، صفحہ ۹۳
۲۰. دیکھو، Modern Islam in India - صفحہ ۲۴۸

۲۱. دیکھیے، "جبر اسلام میں لبرلزم" کی ترکیب اور اشغال منقولہ "نئے لائبر"۔

"زبور" میں ڈاکٹر بادامی اسلے لبرلزم کو "مسیح الہی" کہا ہے۔ "گواہ" کا ذکر کیا تو "تہذیب" کے اہل علم و فضل سے مانگیں
ایک دوسروں کے سرسلاوں میں "مسیح الہی" لبرلزم کی ترکیب عالم و خود میں آئی اور نئے اسلام میں کچھ ایسے پہلوئیں بھی پڑا ہر "نئے مسلمان"
نے صرف نظرات کو اسلامی رنگ دیا مشورہ کردیات (۱۹۳۶) قابل غور و مسیح المصلحت۔ اس کی نظر منفر و صبر۔ انفرام و صبر ۱۹۳۰ پر
نئی تاہم "مشرقی نظرات کو اسلامی رنگ دیا" اشغال کا مضمون نظر میں تھا

اوروں کا ہے پیام اور میرا پیام اور ہے منقہ کے در و سفر کا طرہ نگار اور ہے

اگر "میرزا" کے نام کو سن چکے ہو تم بھی سو کر ناؤ ظاہر نا اور ہے

ہر پہ صراحت سے شروع انجیل کا رکنا اور ہے، ایک کا رکنا اور ہے (اللہ تعالیٰ شکر کا نام لے کر) (نئے در)

۲۲. Modern Islam in India - صفحہ ۲۲۸

۲۳. مسیح دہل انجیل سے اشغال کا مضمون واضح ہے

"We heartily welcome the liberal movement in modern Islam, but it must also be admitted that the appearance of liberal ideas in Islam constitutes also the most critical moment in the history of Islam. Liberalism has a tendency to act as a force of disintegration, ..."

The Reconstruction of Religious Thought in Islam, P. 129

۲۴. دیکھیے، ایم سی ریش کا نام اسلام کا جدید تفسیر - Global as a modern interpreter of Islam - Studies in Global Thought and Art

۲۵. Modern Islam in India - صفحہ ۱۰۴

۲۶. کلاسیک اشغال اور، ۲۵۲-۲۵۳ - (۱۹۵۱) ایم سی ریش کا نام اسلام کا جدید تفسیر - اشغال کی تعریف و توثیق کر رہے ہیں۔ اشغال کے طور پر

میں با بازاروں کا دستور عمل دیکھا جاسکتا ہے۔

۲۸. دیکھیے، Modern Islam in India - صفحہ ۲۶۱، حوالہ ۱۳

۲۹. کلاسیک اشغال اور، صفحہ ۲۸۸

۳۰. ترجمہ، تقریر نیازی، تشکیل جبر الہیہ اسلام - صفحہ ۲۵۷

۳۱. امرالہادی کے ایک "مصر" - عرب بڑا بڑا ہے "نائب" کا / بالی دیا چل رہے ہے نائب کا - ہر ڈاکٹر زبور، تقریر کیا کا تبصرہ دیکھیے (انکسار) الہی

تفتی و سینیٹر، عالم، ۲۶-۲۷ (۲۰۵) اور اس کے سر اشغال کے ایک صبر ہر خور کبیہ

انکسار سے ڈرا، طرہ کبھی پہاڑا - سرلپی کبھی ہے خور کی رشتہ کی

۳۲. دیکھیے، پی ایچ ایس، "مشرقی"

۲۲. عربی/شر، صفحہ ۲۲۶

۲۳. غنیمت اللہ اسلام آباد، ۱۰۹

۲۴. مصری نقاشی اور مصائب اقبال سرور، اقبال لکھنؤ کی تشکیل، مرتبہ: ڈاکٹر حبیب الرحمن

۲۵. ۱۹۱۶ء اور سرور نے اقبال کے لیے دیکھے، ذرا بقیہ، مرتبہ: رستم قاسم شاہ، صفحات ۱۸۱-۱۸۲

۲۶. دیکھ، نگرین، صفحہ ۱۱، ضروری اعتبار کے لیے، صفحہ ۲۷

۲۷. کلاسیک اقبال، صفحہ ۷۶

۲۸. ترجمہ، اقبال لکھنؤ، دانش ور اقبال، صفحہ ۷۷

۲۹. ترجمہ، سید لکھنؤ، تشکیل، مرتبہ: رستم قاسم شاہ، ۱۸۲-۱۸۱-۱۹۱

۳۰. دیکھ، کلاسیک اقبال، صفحہ ۷۶

۳۱. ۱۹۱۶ء میں لکھی گئی تھی، اقبال لکھنؤ، دانش ور اقبال، صفحہ ۷۷

۳۲. لکھی گئی تھی، اقبال لکھنؤ، دانش ور اقبال، صفحہ ۷۷

۳۳. یہ واقعہ اقبال کے لکھا ہے کہ اس دور میں، حسب معمول، اسی خواہش اور آرزو کی بنیاد پر ہی نظم کے لباس سے ماری نہیں

۳۴. اقبال کی تشکیل، صفحات ۲۵۵-۲۵۶

۳۵. ضروری اقبال، صفحات ۲۵۲-۲۵۳

۳۶. اقبال، ایڈیشن ۱۹۸۹ء، صفحہ ۹۸

۳۷. اقبال اور عرب، مرتبہ: آل احمد سرور، صفحہ ۸۸

۳۸. شاید دیکھ، سید لکھنؤ، دانش ور اقبال، صفحہ ۷۷

۳۹. نفس سحر، مرتبہ: اقبال لکھنؤ، صفحہ ۷۷

۴۰. کلاسیک اقبال، صفحہ ۷۶

۴۱. سرور مصری کے لکھے، اقبال لکھنؤ، دانش ور اقبال، صفحہ ۷۷

۴۲. یہ ہے کہ اقبال کے سرور کی نگاہ میں اقبال کا لکھا ہے، شری میں مشمولہ، اقبال کی خاطر، صورت کا ماحول، سرور، صفحہ ۷۷

۴۳. سرور کا لکھا ہے کہ اقبال کا لکھا ہے، اقبال لکھنؤ، صفحہ ۷۷

۴۴. سرور کا لکھا ہے کہ اقبال کا لکھا ہے، اقبال لکھنؤ، صفحہ ۷۷

۴۵. اقبال کی تشکیل، صفحہ ۲۲۲

۴۶. اقبال کے دل میں اقبال کی تشکیل، صفحہ ۷۷

۴۷. اقبال کی تشکیل، صفحہ ۷۷

ایہ دونوں عہدہ سب سے پہلے کیلئے مقرر کیے گئے۔ ان کے بعد ان کے جانشین مقرر کیے گئے۔ ان کے بعد ان کے جانشین مقرر کیے گئے۔ ان کے بعد ان کے جانشین مقرر کیے گئے۔

۱۔ مقرر کیے گئے۔ ۲۔ مقرر کیے گئے۔ ۳۔ مقرر کیے گئے۔ ۴۔ مقرر کیے گئے۔ ۵۔ مقرر کیے گئے۔ ۶۔ مقرر کیے گئے۔ ۷۔ مقرر کیے گئے۔ ۸۔ مقرر کیے گئے۔ ۹۔ مقرر کیے گئے۔ ۱۰۔ مقرر کیے گئے۔

رقم از زمانہ ہر مقرر ہے۔ [انتقال بریلین، ستمبر ۱۹۱۲ء، ج ۱، ص ۸۱-۸۲]

۵۷. انجمن خواتین برلین سے خطاب کے دوران انجمن نے کہا:

”آپ کو اپنے حقوق پر غور کرنے کے ساتھ اصرار کرنا چاہیے۔ جہاں تک شریعت اور قانون کا تعلق ہے، وہ ان امور سے متعلق ہے۔
 انہیں سرکٹیں کہ انہیں غریبوں کے حقوق نہیں دیے، بارہ حقوق تھے جن سے انہیں مردوں کے ساتھ سارا کام موصول تھا۔
 وہ حق و من کا غور نہ کیا۔ وہ حق و من کی مدافعت کر رہی ہے، وہ مردانہ پاک ہے دے دیا ہے۔ انہیں یہ نہیں سے ملتی رہا۔
 رہیں یا اس سے باخبر نہ، شاہیں یا اس کے ماحول پر۔ ہر مرد، ہر عورت، ہر عورت ماری بارہ حق کی مدافعت کر رہی ہے۔
 شریعت (اسلام) کا غور نہیں... ہاں۔ اس کو جی نہیں عواموں میں کہہ دیتے ہیں کہ ہم مردانہ کے پاس ہیں، شریعت کے پاس
 ہیں۔ اسی کا، انہیں کہ شیعوں کو باخبر سے حصہ دیا ہوا ہے۔ ہم کہ کرشنس کرنا چاہیے کہ ہم مردانہ کی سوز سے آزادی حاصل کرنا
 میں آپ کو تا آج تک نہ توں دیکھتا ہوں۔ کی وہ... کی ان امور میں اس ملکوں کے حقوق کے یہ اثرات ہیں، اور ان کے
 یہ صورت میں سے سیرٹیس کے عام ای ہے۔“ (گنتار احوال، صفحات ۸۱، ۸۲)

۵۸. اسی پر گورنر خطاب کے دوران انجمن نے کہا:

”آپ نے اپنے لیے ان امور میں سیرٹیس کے امور کے استعمال کے ہیں۔ اس سے لیے عواموں کی اس طرح کا
 مبالغہ پورا ہے۔ ان میں با اور دیگر امور میں ایسی ہی (emancipation) (مردوں کے لئے سے آزادی) کے
 سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ دیکھا یہ ہے کہ اس میں ان کو لفظ فیود سے تعبیر کیا جاتا ہے وہ ایسی ہی اس میں انہیں ان
 معنی کمال کے مبالغہ یہ فیود انسانی زندگی، اور اس کے دیکھتے ہیں اگر ہے۔ ایسی ہی مردوں کے لئے انعام سے اس
 مانع ہوئی کہ ملک سے رکھ کر سمجھا ہوا کہ مردوں میں، ان کی کے درمیان بہت سے فرق ہیں۔ عورت خود کو لگتی ہے
 ہے۔ ان عورت ہی وہی سے سارا ہوا ہے تو پھر وہی کے آگے بڑھنے کے کیا امکان باقی رہ گئے۔ اس ملک کی فتنے کے یہ فتنے
 کشش شایا۔ ہر ایک ملک کو جو ان امور پر غور و فکر ہے، ان کے لئے اس کے لئے وہی کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
 گماہ ہے۔ یہ سمجھا جاتا ہے ایسی ہی اس میں! اس میں ہر ایک کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
 میں، آزادی حاصل کر لی تو پھر وہی ہر ایک کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
 اس کو کسی کی ماں ان کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
 اس کی صورت کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
 (گنتار احوال، صفحات ۸۱، ۸۲)

جوشی ۵۷ء اور ۵۸ء کی روٹی میں عمر سرائی کا اصرار تھا کہ ”مرد اور عورت کے آپسی تعلق میں انجمن نے عورت کو اس مرد کے ہم
 برابر قرار دیا ہے، بلکہ یہ ہے۔ بیان فرماتے ہیں کہ ان کے لئے ہر ایک کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
 کہ ان کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے

۵۹. غریب میں اسے پتہ ہو رہا ہے۔ ان کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے

کے دوروں، انگریز ۱۹۱۹ء کے دور، یسویں صدی کے دور، ان بچوں کے دور، جس ایک رپورٹ مشرقی خود انگریز کی سرسیت سے قلم اُٹھائی اور ۱۹۵۰ء کا دور
بل رہے ہیں۔ ان بچوں کے ساتھ دماغات، عمارتوں میں سی، رانی جتنی ہے، حاجی و دھن سے بچوں کے ساتھ بڑے کارخانوں کا ہے۔ یہ سڑک، ہرگز
ہرگز ہرگز شمس کے ساتھ بڑے کو تیار کرتا ہے جو کار، راک، کرا سے ٹالے اور مسی سکس مائل کرتے اسے کچھ چوڑے دے دے۔ ایک سڑک کوئی ہی ہر
دیکھا گیا جس نے بتایا کہ میں نے اس طرح اب تک ساتھ چوڑا کیا ہے۔

۶۰۔ اس میں ایک رپورٹ "عاشق آف امریکہ" ۱۹۵۰ء کے دور میں مشرقی۔

۶۱۔ ۱۹۲۵ء۔ A Nation of Victims The Decay of the American Character

۶۲۔ کلیات انبال، اردو، ۱۹۵۸ء

۶۳۔ کلیات انبال، اردو، ۱۹۵۸ء

۶۴۔ Modern Islam in India - ۱۹۲۹ء

۶۵۔ کلیات انبال، اردو، ۱۹۵۸ء

۶۸۔ دیکھیے، انگریز کا مغربی دور، "کاشمیری ادب" اردو، ۱۹۵۸ء

۶۹۔ دیکھیے، پیپ، پاپ، سران، اشتراکی

۷۰۔ کلیات انبال، اردو، ۱۹۵۸ء

۷۱۔ Gabriel Wing - ۱۹۸۶ء

۷۲۔ ۱۹۵۰ء۔ Modern Islam in India - اردو، اشتراکی، ۱۹۵۰ء

[illegible]

مغیر یہ کہ ص طرح ۱۱ اعراضہ کا ہر ساکن اشتراکوں نہ ہو کہ اصل کو مستخرج کی ہم پائی تھی یہی طرح ۱۱ ہے، اشتراکیت یا اسلامی اشتراکیت نہ رہے گی کوشتن سے اس کی شکل متاثرہ کا اہتمام کیا جائے یہ ضروری ہے کہ اس کوشتن اور علاقہ یا بیوں کے ساتھ اس اقبال کے ہر

”میں نے بھی لکھوں میں شمول عشق مہر تھی“ انہوں نے اپنے ایک انٹرویو میں لکھوں کی پوری داستان بیان کی ہے۔ (ص ۱۰۷) اور

کے پائے مبارک درج برتری باقی ہے۔ ۳۸

”خطبات“ میں اشتراکیت کی حاجت نہیں ہے، بلکہ اسے سرکار کیا گیا ہے، لیکن فکرِ مہرِ برائے ”مہارتِ شمس“ سے کام لینے پر نئے مثال کے تلم سے ”اشتراکیت کے غریب کو اسلام کا مغرور اور ان کی روح“ قرار دیا ہے۔ موصوف نے: ”انسانِ انسان اور سرِ ملکہ کے سرِ برقی ہر درج کیا ہے۔“
”اسلام دینا کے آس پاس اشتراکیت کی صورت میں جو یا اشتراکی فکر، کیا ہوا ہے، لیکن اسے اسلام کے مغرور اور ان کی اصل

روح کے بارے میں ہماری آنکھیں کھل جاتی ہیں۔“

یہ دھوکا دہی کی واردات ہے۔ مثال کا مقصد وہ ہے جو درج ۲۱۹ میں کیا ہے۔ یہاں سیاق و سباق سمیت، مثال کا مقصد ”کہا جاتا ہے“

The Great European War bringing in its wake the awakening of Turkey
the influence of in the world of Islam is a French writer has recently described
her, and the new economic experiment tried in the neighbourhood of Islam
Islam must open our eyes to the inner meaning and destiny of Islam. Humanity
needs three things today — a spiritual interpretation of the universe, spiritual
emancipation of the individual, and basic principles of a universal import
directing the evolution of human society on a spiritual basis.”

ان اقتباس کا ترجمہ صحیح ذیل ہے:

”یورپ کی جنگِ عظیم جس نے ترقی پزیر عالمِ اسلام کے سیکم ترین عنصر میں مہلک ایک مراستی اہلِ علم کے اٹھا دیے، ہر ایک
ہر درجہ ۱۱ ہے، مانی پڑا وہ یا ماضی فکر، خواہ اسلامی اور سائنس کے حوالی میں کیا گیا، بددلوں میں ایسی ہی ہیں جس کے پیش نظر میں
جس سے سمجھ لیا جاتا ہے کہ اسلام کا ماضی و مستقبل اور ان کی ضرورت، الحمت کیا ہے، عالم، سائنس کو تاح میں جہوں کی ضرورت ہے
کا ’عاشقِ روحانی‘ عنصر، مردِ کاروانی، استعماری اور وہ بنیادی اصول جس کی بنیاد عالمگیر ہو اور جس سے اس کی حاکمیت
لا رہتا روحانی اس کے ہر چہ تار ہے۔“

مثال ۲۱۹ میں ”عظیم آواز اور شہر کی روک کے اشتراکی فکر کے لاد کر ایک ساتھ کیا ہے اور اسلام کا ماضی و مستقبل اور ان کی ضرورت سمجھنے کے لیے
میں میں چیزوں کا ذکر کیا ہے وہ ہیں مرد کی روحانی آزادی، مانی حاکمیت، کاروانی اور مانی حاکمیت کی روحانی تفسیر، اشتراکی روک، اسی روحانیت کا
مگر ہے اور فکرِ مہرِ برائے ۱۱ ہے، اسی مرتبہ سرورِ کائنات کے بین لفظ میں آیات ”ہی کو رکھ بھائی ہے۔“ قرآن مجید میں آیات اور آل، ہر ایک
روم دیا گیا ہے۔ ”آقا“ آیات ہر اور نانا علی ہر ایک آل آیات کی روشنی میں ہر۔“ مثلاً مثال ۲۱۹ میں بھی کیا ہے۔ یہ وہ مانی ہے جہاں اشتراکیت
اور اسلامی اشتراکیت کا مسند اسلام اور مثال ۲۱۹ میں مبرا ہوتا ہے۔ ”خطبات“ میں مثال نے اپنا موقف ان الفاظ میں بیان کیا ہے:

Neither the technique of medieval mysticism, nor nationalism, nor atheistic
socialism can cure the ills of a despairing humanity.”

کہ اسلامی اشتراکیت کی ترکیب میں اسلام نے طائر اشتراکیت کی ترکیب کی جیت کر جس کی بنیاد ہے۔^{۴۹}

سرمہر امنی جگہ پہنچا (۱۱) مکتوب ۲۰ جنوری ۱۹۳۱ء کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نالغ ہوا۔ اچھے برس کا دورانہ "مظاہر" پر ۱۹۳۱ء

اس میں علامہ اقبال نے ملکیت اور اشتراکیت دونوں کو، واضح طور پر رد کر دیا۔ "اشتراک و ملکیت" کے درمیان پہلے سرمہر امنی نے اشتراکیت پر تشریح کی، دوسرے میں ملکیت پر اور تیسرے میں دونوں پر تشریح کی۔ دوسری بات یہ کہ اس کے جاتے ہیں

ہر دورا جاں تا مہر و ناسکب ہر دورا یزداں ناسکب، آدم فریب!

مرقہ دیر! ہر دورا در آب و دل سرمہ را رخ روشن و تاریک دل ۱۹۱۱

امثال کو اشتراکیت نامہ سرے والوں کے پاس اس صریح کاری کی کوئی مثال نہیں۔ عربی ترجمہ لکھتے ہیں کہ "حال میں اس کی مثال امثال"

ملکیت اور اشتراکیت پر ایک ایک جگہ ہے۔ یہی مطلبی فی الحال اللہ کی اسلامی سے سرمہر امنی فی شراعت اور ہر اس امثال کے ہیں

اور امثال کو ان کے ہاں ہر حسب کے افراد سے بڑی سزا کی گئی ہے۔^{۵۰} سرمہر امنی نے اس کے کوئی بھی نہیں ہے۔ سرمہر امنی نے اس میں

میں علامہ اقبال، حال اللہ کی اسلامی سے ہر طرح سے ہیں۔ "ملکیت عالم قرآنی" (۱) علامہ (آدم) ۲ - حکومت الہی ۳ - اس میں ملکہ حوا ۴

ملکیت (جس پر کثرت) فی اسلامی ہی رہی اس جوئے میں اس میں بڑی عربی ترجمہ نقل کیا ہے، وہ دہری ہے۔ لکھتے ہیں کہ "عالم قرآنی کی اس کی

وہ ملکیت حکومت الہی، اسلامی اشتراکیت مہر و ناسکب کا جواب ہے۔^{۵۱} ملکیت عالم قرآنی میں امثال کے اشتراکیت کا ذکر نہیں کیا اور سرمہ

چشمہ صفا پہلے اس سے "یزداں ناسکب" (۱) آدم سرمہ ہے۔ اس کی ملکیت اس سے کہ حکومت الہی کہ حکومت الہی کے جاتے

اسلامی اشتراکیت مہر و ناسکب کا جواب ہے۔^{۵۲} ملکیت عالم قرآنی میں امثال کے اشتراکیت کا ذکر نہیں کیا اور سرمہ

اشتراکیت نے اشتراکیت سے سرمہر امنی کی شکل احادیث کی ہے اسی سرمہ جو حکومت الہی کی صورت ہے۔^{۵۳} امثال کو اسلامی اشتراکیت کا

حالی ثابت کرنا اور امثال کے جاتے سے "مظاہر" (۱) ناسکب کا ذکر کرنا اس پر علامہ اقبال کا ہے۔^{۵۴} امثال کو اس سے کہ

نہ ہے وہ ہے۔ سرمہر امنی (۱) ناسکب کا ذکر کرنا اسی جگہ پر مشتمل ہے۔

۸

"ال صریح" (۱۹۳۵ء) کی اس میں سلوواک نوئی اسلامی اشتراکیت "ملکیت" کا مادہ لیا ہے۔ "ملکیت" کے جاتے ہیں کہ

میں سرمہ (اشتراکیت) کا مادہ لیا ہے۔ سرمہر امنی (۱) ناسکب کا ذکر کرنا اسی جگہ پر مشتمل ہے۔^{۵۵} اسی ملک کی سادہ سادہ، اس میں سرمہ (امثال) کو

نور و پسند و حالت کا مادہ لیا ہے۔ سرمہر امنی (۱) ناسکب کا ذکر کرنا اسی جگہ پر مشتمل ہے۔^{۵۶} اسی ملک کی سادہ سادہ، اس میں سرمہ (امثال) کو

"امثال" کے جاتے ہیں کہ "ملکیت" کا مادہ لیا ہے۔ سرمہر امنی (۱) ناسکب کا ذکر کرنا اسی جگہ پر مشتمل ہے۔^{۵۷} اسی ملک کی سادہ سادہ، اس میں سرمہ (امثال) کو

حالی ثابت کرنا اور امثال کے جاتے سے "مظاہر" (۱) ناسکب کا ذکر کرنا اس پر علامہ اقبال کا ہے۔^{۵۸} امثال کو اس سے کہ

نہ ہے وہ ہے۔ سرمہر امنی (۱) ناسکب کا ذکر کرنا اسی جگہ پر مشتمل ہے۔^{۵۹} اسی ملک کی سادہ سادہ، اس میں سرمہ (امثال) کو

اشتراکیت کا انطباق نہیں ہو سکتا ہے۔

اشتراکیت خود پر کسی سے کہ اشتراکیت سرمہر امنی (۱) ناسکب کا ذکر کرنا اسی جگہ پر مشتمل ہے۔^{۶۰} اسی ملک کی سادہ سادہ، اس میں سرمہ (امثال) کو

اقبال کے نزدیک سب شئی کا نام مزین نہیں ہے۔ اسراعت کے سطر میں اقبال نے مزین ہی کی ایک تعلیم کی طرف توجہ دلائی ہے۔
اور قرآن ہی میں موطرن ہونے کی، کہ اشتراکیت سے، پس کرتے ہیں۔ حسب ذیل شعر کی نظم کا ہے :

فرقان میں ہر موطرن اے مرد مسلمان

اللہ محبت تجھ کو عطا جیتے سردار

کارل مارکس کی آواز میں اپنی سرس پر تنہا ہے اور اقبال اس سے شوق ہیں۔ اقبال کا دہس کھلا اور آسانی ہے اور دہس دیا جڑوں کی نظر ہے
اس نظم میں اقبال نے سربہ داروں کے دولت، سیتے کے رفاقتوں کو پر، تنہا دیا ہے۔ تاہم ایک کایہ مطالبہ ہے کہ اقبال سربہ داروں کے سببوں
مٹانے میں مارکسی انتقادی نظا کی حمایت کر رہے ہیں۔ اقبال اسلامی و مسادی نظام کے مقبض اور اس سے بھی دست بردار ہیں۔ جوئے نظم میں
بالشویک روس میں حامل نظم حسب ذیل شعر ہے :

یہ وہی دہریتہ روسی ہر جہتی نازل

کو توڑ ڈال جیسا نہیں کے وقت وقات!

یہ دہریتہ روسی کا ہی سردار اور اقبال اس سے شوق ہیں اور اسے لای سرل مانتے ہیں۔ تاہم آقا کی سرل کے لیے مسی اور سر دہریتہ اور اشتراکی
روس کو سردار کرنے ہی کہ لایے شام دہریتہ ہریت سے اس کا حاکم ہر مانتے تھا۔ شریہ کلام کی نظم سرائی لایا کے یہ اشتراکیت قوم ہے :

ناج زمری میں اجلا اشتراک

بلا موت ہے جب لا ہوا آلا سے بیانا!

وہ وقت درنا جس کی لا سے لے پڑیں

پیش بانو ہوا سیر غریب وقت کا بیانا!

”ہیں چہ ایر کرد“، انوار شریک“ میں ”مکتبہ کلاسی“ اور ”مکتبہ مری“ کے سر لایا ”لا الا اللہ“ کے دہریتوں نظم میں اسلے، ہر دہریتہ اور آقا
پر عقل اظہار حال کیا ہے۔ اقبال کا بیان آئیے کی طرح عام ہے۔ لیکن سر بر صرے اسلامی اشتراکیت کا ملاحظہ ہوا لے کے لیے لکھا ہے :
”سبھی مکتبہ دو طرح کی ہو سکتی ہے۔ جس چہ ایر کرد“ میں اقبال نے ”مرتبہ کی سردار اور سادہ دہریتہ مکتبہ کی کو مکتبہ مری
ضرور دیا ہے۔ ایک کے برعکس اسلامی اشتراکیت کی مکتبہ ملی مکتبہ کلاسی ہے۔ یہ وہی مری میں حدود اشتراکی مریوں کی تلاش اور
اس کی اسلے ہر اسلامی اشتراکی جمہوریت کی انقلاب۔ انیسرے تعلق ہے“

اس قدر ہر کوئی تصور گہرا ہی ہنر ہے ”مکتبہ کلاسی“ اور ”مکتبہ مری“ کے سہ اقبال لایا ”لا الا اللہ“ کے سردار بیان کرتے ہیں۔ ہم اس دہریتہ کا
مطرحاں دکر ہے۔ ایک اور اقبال ہی مکتبہ لکھتے ہیں کہ اشتراکی دہریت ”لا الا اللہ“ کے مٹا ہر پس کر دیا ہے حکم جانا اس مٹا ہر دہریتہ ہے۔ لیکن
اس لیے کہ لائنات ”لا الا اللہ“ کی طرف پیش مری کر رہی ہے

تاغور دہریتہ مری صاع کے نام اقبال کے مکتبہ۔ دہریتہ ۲۸ مئی ۱۹۳۷ء کے حسب ذیل انتہا سے اسلامی اشتراکیت ”کشتیری لئی“ ہے :

میں سے پہلے کارل مارکس نے اصول کا غما میں مسلمان ہوں اور انشاء اللہ مسلمان ہوں گا۔ میرے سرگرم اور فلاح انسانی کی مادی تفسیر کو سراہا ہے۔ وہ مابین کا میں قائل ہوں مگر وہ مابین کے قرائی ہیں، گاہ میں کی نشر و اشاعت میں باغی ہے اور اس سے بڑھ کر اس مادی شہسوی سے، دوسرے آپ کو ملے گی جو وہ مابین میرے سرگرم سے ہے یہی ایسوی حوالہ رکھتی ہے کہ کی تدریس میں نے باغی ہے۔ مادی را سوشلزم، سوشلزم خود ایک قسم کا سوشلزم ہے جن سے مسلمان سوشلزمی نے آج تک بہت کم تاثرہ اغایا ہے۔^{۸۷}

ایہاں مصر میں کہ وہ ہے۔ اس میں ہے۔ اشتراکی ہیں جن۔ مادی مادی تفسیر کو سراہا تھا تھے ہیں اور کارل مارکس سے۔ اشتراکیوں کو ان کا دین تصور کرتے ہیں۔ ایک طرح کا سوشلزم "اسلام" کے اندر ہے۔ کہ نام ہے۔ مادی اشتراکیت سے کہ لگا کوئی تعلق ہے۔ ان کے "انسان" سے ہی حاصل ہے، جس سے وہ ان معاشرے کے بہت کم تاثرہ اغایا ہے۔ آج بھی ماسک اسلامی تاثرہ تاظم جو اور اپنی صورت میں سے وہ "نور" کی نل اللہ کی تعلیم کو اپالیں، نو تاظم اسلام سے مری کا "تدویر" ہائے بینیت ہو تو یہ کہ ہے، اسی لیے اسلام کے (اور انہاں کی) بینیت ہر بہت زور دیا ہے۔ مشابہت کا راز ہی نہیں ہے۔ مسلمان اکثر مشہور ہو گئے ہیں کہ لڑنے والے ہر مل پر اپنی جگہ ہے

اچھے مکتوب، ہاں! الی آخر سرور قورق، ۱۱ مارچ ۱۹۳۷ء، میں انہاں لکھتے ہیں:

"میرے نزدیک تاثرہ، کمیونزم یا زمانہ حال کے اور انزم کوئی حقیقت نہیں رکھتے۔ میرے غور کی رو سے صرف اسلام

ہی ایک حقیقت ہے جو یہ لوگ اس کے لئے ہر سطر شہاد سے وہ سب بات ہو سکتی ہے۔"^{۸۸}

آرٹھل مار "۱۹۳۸ء میں، دماغ انہاں کے اندر، تاثرہ ہوئی۔ اس میں شامل دول علم انہاں کی مادی شہسوی، مابین، سرگرم اور اور "اشتراکیت اور اسلام کے اندر میں انہاں کے دماغ کا پور ہے۔ ایہاں کے مارکس نظام کو رد کرتے ہوئے انہاں نے "اشتراکیوں کے انہاں کے علم سے ہی اپنے مطالعہ کے نکات اخذ کیے ہیں۔ سر سرائے "دماغ" کی علم "اشتراکیت و مابین" "ہر انہاں کی شہسوی" کو ایمانی سے سوسہ کیا لیکن مذکورہ علم "اشتراکیت" وہ کھم ہے "تبی وہ بیج کے حلیب" بہت "بیسر و ملک در سل دور گنا۔" انہاں کے "بیسرے مشیر کی لڑائی اور چڑا ہے، انہاں سے سوسہ کیا ہے۔ علم کے مری خیال کو سطر سطر کر کے وہ "مادی" ہاں کی لگتی ہیں۔ سر سرائے لکھتے ہیں کہ "کارل مارکس کی اس سے راہہ تفسیر اور کیا ہو سکتی ہے" "۸۹" "عشق ہر تھی ہے کہ شری ماہر کارل مارکس اور اس کی کہا۔" سرگرم کے لیے اس کی "تمیزت و حقیقت" کا ذکر کیا ہے۔ "۹۰" "ہر سطر سطر تھاں۔" یہ سطر کی سیاہی اس کو ایسا ہی بھر قرار دیا ہے "اس کی طرف حق تعالیٰ۔" سرگرم کو "۹۱" "مزمی یا مناسب خیال ہیں کیا ہے۔"^{۹۲}

دماغ ایہاں۔ "سبوں سطر لم کی دماغی۔" سیاسی اور دماغی شہادت کی جس کی ہے۔ "مشرق شہادت کی سرگرم" کی کہ اور اس ہر سطر کی اس میں کارل مارکس شامل ہے۔ انہاں مارکس کی طرف نہیں کرتے اور سبوں۔ "مشرق تو مادی اشتراکیت" ہر مانے۔ "رام" کی طرف نہیں کی ہے۔ "م" کو "مزمی" ہریت۔ "کہا ہے" کہ کیا کہ باہر ایہاں کو "مشرق نہیں سبیا جاتا۔"

مشرق سبوں کے دماغ باہر ایہاں کے دماغ سے انہاں کو اسلامی سوشلزم کا مادی قرار دیا ہے۔ "مکہ باہر ایہاں کے دماغ کی مادی سطر سطر" اور اسلامی قومیت۔ "اشتراکیت کے لئے دماغ سطر سطر" قابل قبول ہیں۔ یہ نظریات اشتراکیت کی تھی کرتے ہیں۔ "خود جس کے ماحول میں دماغ ہیں چڑھ سکتی۔ اسلامی قومیت ہر تھی حقیقت ہے۔ "مشرق ہوئی ہے۔" "مکہ اشتراکیت" ہر کی سطر ہے۔ انہاں کا تصور ملت "اشتراکیت کو قبول ہیں۔" سر سرائے لکھتے ہیں کہ "سبوں" کی اسلامی جماعت مسلمانوں کو حرا گناہ قوم نہیں مانتی، البتہ سرگرمی ہاں،

وہ لال بہرہ دیکھتے ہیں کہ "اپنی روٹی کے آخری برسوں میں" ، مثلاً کے بہت قریب آئے تھے ۔ عروٹ لوس نے تو علم نری کی بیٹی ،
 اسے الہیں عروہ سالیہا تھا "۱۲" اسی طرح کی رائے کا حامی اسٹیفن سی طاہری ہے ۔ بہرہ اور صفحہ کے بیروکاروں ۔ انکی آواز کو بطور سریش
 کیا ہے ۱۳۔ اگر انحال کو، شترکی مان لیا جائے ، عروہ عمر کے آخری برسوں میں ہی ورتھور پاکستان شدہ اور فلم نری یاد دہانی پر رہی سی
 وہ لال کا تصور تھا ۔ چاہے یہ دعویٰ ہی کیا ہے کہ رعنا سے پہلے انحال ورتھور پاکستان سے دس ہزار چڑھئے تھے ۱۴۔ وہاں وہ نہ بہرہ
 کے سیاسی مقاصد سے ہم آہنگ ہیں لیکن درست نہیں ہیں ۔

صفحہ کا دعویٰ ہے کہ انحال اشتراکی تھے اور کہ وہ "۱۵" بارڈل کے ہوا تھے ۔ انحال کی احوال پر رورڈ سائرس فرما ہے کہ وہ "کولڈ کپس" کے
 صفحہ ۷۰ انحال کو رورڈ لیا گیا اور نری بہرہ (اشترکی) مان کی سی کامرکب فرما دیا ۔ ایک مثال برکھا ہے کہ الہ سالیہا اشتراکی تھے الہ
 اداقی طاہر سے اشتراکی تھے ۱۶۔ صفحہ کے دوسرے شعاع ، ملاحظہ فرمائیے ۔ "۱۷" ایک جیب دعویٰ یہ کیا ہے کہ انحال "کپہ دو منوں" کی
 رعنا سے کچھ پہلے ، ان کو اور کرا دیا تھا کہ وہ اشتراکیت کو سمجھیں ، پہاچہ شاروہ اپنی لاملی کا ارد کرکے کی نیازی کر رہے ہیں کہ "۱۸" ۹۰
 وہ لال بہرہ ، لاٹھیلی صفحہ اور انکی بیروکاروں کا ۔ وہ عروہا مان ہے کہ انحال آخری عمر میں اشتراکیت کے بہت قریب آئے تھے یا
 قریب آئے تھے کہ موت ہو چڑھے ۔ اشتراکی عصمت سے سرور انحال کی ہم ہوئی ، ان سائرس کہ وہ اشتراک پر تھے ۔ ان کی سی بہرہ اور دسی
 ہونے کے طے دیے گئے ۔ شعاعوں انحال کو اشتراکی ۔ اشتراکیت پر فرما ۔ ثابت کیا جا رہا تھا ۔ انحال نے روٹی کے آخری برسوں میں ، رورڈ
 خدادہ ایک ہی خاندان اشتراکیوں کا رتبہ ملنا رہا ۔ جس طرح مانا ستری ایک مستقل حقیقت ہے ۔ انحال اور ان کی وصال پر کہ ہیں ۔ اشتراکی
 کسی ایک جیب پر مشتمل ہیں ہیں ۔ اسرار لور بہرہ دہاچی نزد ہاچی کی ہے ۔ مانی سرور دہاچی نے بہرہ کے صاحب کی تاثیر کے اور دہاچی کی تاثیر کے
 کے ساتھ ہیں لکھا ہے کہ "انحال سرمایہ داری کوئی روٹی عطا کرے" ۱۹۔ انہ روٹی اشتراکی دوسرے رعنا کے سیاسی دیگر سے واقف ہا تھا لکھا ہے کہ
 انحال بہ اشتراکی تھے بلکہ آخر لور بہرہ اشتراکی چڑھئے تھے ۔ سرتیس سر کرے انحال کے اسلے جاہات کو سرا ہے بلکہ انکار ہے
 "انحال ، اپنی روٹی کے آخری آہام میں حد کو موت لور بہرہ خدادہ مانی و اسری کے عالم میں تھے ان کو ہا رہا

ہیں بلکہ اس حقیقت کی ان کو سمجھ نہ کر کے کہ ان کی انکال کے تصور میں چڑھے ۲۰۔

سیرت کرے یہ ہی لکھا ہے کہ "انحال کے انحال سسر نری مانک کے ادبیات شاسوں اور غیر شعاعوں کی ایک بہت بڑی تعداد ہیں نئے
 بہرہ لپی کہ انحال عروہ سر بہرہ (۱۸) کے متراج تھے اور "۲۱" سیرت کر کے دہاچی میں اشتراکی روس کے ادیب اور نقاد شامل ہیں ،
 دہاچی کے انحال کو اشتراکیت کا ایک ایسا کامتراج کہا ہے ۔

انحال نے اسرار اور عروہ میں دو بیادی رعنا : ان کے تھے جس کی انہوں نے بڑی بڑی تصور رعنا کی ۔ یہ رعنا ہیں اسلے ہی حقیقت
 اور اسلے ہی حقیقت اشتراکیت کے لیے دہاچی رعنا مانا میں ہیں ۔ یہ رعنا اشتراکیت کی ہی کرتے ہیں ۔ دہاچی سر کہ مانی میں
 دہاچی نہیں دیکھ سکتی ۔ اسلے ہی حقیقت عروہ رعنا ہے بلکہ اشتراکیت عروہ کی شتر ہے ۔ انحال کا تصور رعنا ہی
 اشتراکیت کو قبول ہیں ۔ عروہ انہو لکھتے ہیں کہ "بہرہ رعنا کی انسانی جاہات مسلمانوں کو دہاچی قوم ہیں مانقی ، البتہ سر دہاچی پٹالوں ،

۱۰۱۰ امر حاشی

۱. اقبال کے مطالعے کے نشاطات ، صفحہ ۶

۲۔۳. دیکھیے ، اقبال کی مائثرے ، ڈاکٹر رفیع الدین (شعبہ ۱) صفحات ۷۱، ۱۶۵

۴. ترقی پسند ، صفحہ ۱۱۶

۵. دیکھیے ، اقبالیات کا مطالعہ ، صفحہ ۲۹۷

۶۔۷. دیکھیے ، اقبالیات مائثرے ، صفحہ ۷۱

۸. اقبال - جادوگر مغربی نثر ، صفحات ۱۰۹-۸۰

۹. کلاسیک اقبال اردو ، صفحہ ۶۵۵

۱۰. (۱-۵) اردو اشتراکیت کے تناظر میں یہ شعر قابلِ توجہ ہے

میر تاجہ دولت کو ہر اکوڑی سے پاک و صاف

شعروں کو مانگ و دولت کا بنا تاجہ اس

۱۱۔۱۲. نشاطات اقبال ، صفحات ۸۶، ۱۸۲

۱۳. ترقی پسند ادب ، سرور مغربی ، صفحہ ۱۸۵

۱۴. تعجب کے بغیر دیکھیے ، دلوہ اقبال ، ج ۱، ۱۵۳-۱۵۲ ، شعور و صانع کے لیے دیکھیے ، کلاسیک اقبال ، صفحہ ۲۱۶

۱۵. اقبال - جادوگر مغربی نثر ، صفحات ۱۰۶-۱۰۷

۱۶. اقبال نئی تشکیل ، صفحہ ۳۵۱

۱۷. دیکھیے ، اقبال اور موشنل ، مرتبہ محمد حنیف رائے ، صفحہ ۳۲

۱۸. لوحت سلیم چٹنی لکھے ہیں کہ تجھے صبر ہے کہ روں میں ملیم انہاں اصلا - (اشارہ تارہ) روئے ہو چکا ہے جس کو تک کہ ہر ۷۰۰

سرورہ لمبوں (سرورہ) ، سرورہ (سرورہ) اور (سرورہ) کے تحت شمار کیا گیا۔ میں تجھے خوش ہو رہا ہوں کہ سرورہ ، سرورہ

کائنات اللہ دیا - ۲ فرسٹ ایم (سرورہ لطیف) آسانش دیو (میت) کے لیے کب تک روٹی رہتی ؟ (شرح بانگ درا ، صفحہ ۵۰۲)

میر تاجہ (۱۰۱۰) کے سرورہ (۱۰۱۰) کے لیے سرورہ کیا ہے - (دیکھیے : مطالب ، ص ۳۱۸)

۱۹۔۲۰. نشاطات اقبال ، صفحات ۸۷، ۱۸۳

۲۱. میں رہا ہوں میں روں کی استعاری ترقی کے لئے چہرے بے نیس - مابو چہرے ہر ہی نے اصل سرورہ حال درج ہوئی روں کو ، ۱۰۱۰

کہ روں سرورہ (۱۰۱۰) دیکھنے والے ٹاک کی سمت - مادی روں کے اختیار سے بچے رہ گیا ہے -

(۱۳۹۴ هجری قمری، ۱۳۹۴ هجری قمری) ۱۳۹۴ هجری قمری، ۱۳۹۴ هجری قمری

۱۔ اریقیا لایے ہیں اس نکتے سے اس کے بے غیر

پہر میاست چوڑ کمر داخل معابدیں میں ہر

ملک و دولت سے فخر و فخرِ حرام لا اک فخر

۲۴۔ بلور مثال، ایک بجرے، تین اشعار نقل کیے جاتے ہیں:

روایت بادشاہی علم استیا کی جاسوسی ۔ کہ جب ۹ مہینہ تک کڈیایاں کی سوسری

تعمیر ہزاروں آبادیوں کا سبب بنتا ہے اور اس کے ذریعہ ہزاروں لوگوں کی زندگیوں کو بچاتا ہے۔

بعض حکم، دل بہیم، رتہ۔ مایع عالم

۲۵. کلیات اجال اردو، ۳ و ۳۱۲

۱۱. کیمیاست: اقبال، ناری، ص ۳۸۰

۴۴. حکایت اقبال اور سفر ۳۳۲

۲۸۔ تقریر انجمن رائلے پوزی، اخبار "کائنات" نمبر ۲، ۱۳۳۰

۲۹۔ طریقہ نکال سہی ہوئی ہے، یہی مہینہ "ساتھ ہی نکال" ہے۔

دلیل پادشاهی سرکہ جمہوری تمام شاہزادے

میرا ہر دہن مباحث سے لورہ جانی ہے ہنگامی

۲۰. دیکھئے *الغنیۃ*، مرتبہ: المیزان، ۱۳۲۶ھ = ۱۹۰۷ء (دورہ اقبال مرتبہ) رفیع الرحمن { غنی، ۱۳۵ھ = ۱۵۰۶ء

(۳) کیاست ملائیب اقبال، سیراز، صفحات ۴۵۳ تا ۴۵۴

۲۱-۲۳. اقبال - یادگار منبر و ترازو : صفحات ۱۰۲ تا ۱۰۵

۳۳. اقبالیت کی جائزے و طبعیات ۱۹۱۲-۱۹۳

۲۵۔۳۴۔ تھیل کے لئے دیجیے۔ روبرو نظر۔ سلاہ میں۔ نیا بازار ٹنگ کے مانی اور اسلامی مارتہ۔ ۹

۳۶. "بہل جبریل" میں اقبال نے کہا ہے :

اگرچہ ذوق ترغوت میں بہرہ (نورِ نجم

مندانِ نغمِ مثنوی ہے لوائے رازِ نہیں

۳. ترقی پسند ادب، ۲۴، ۱۲۵

۹۷ Discourses of Iqbal

۱۴۲ The Reconstruction of Religious Thought in Islam

۲۴۹ ۲۵۰ کتابیں (نثر و شاعری) ۲۴۹ ۲۵۰

۱۴۹ The Reconstruction of Religious Thought in Islam

۲۴۹ ۲۵۰ کتابیں (نثر و شاعری) ۲۴۹ ۲۵۰

۲۴۹ ۲۵۰ کتابیں (نثر و شاعری) ۲۴۹ ۲۵۰

۲۴۹ ۲۵۰ کتابیں (نثر و شاعری) ۲۴۹ ۲۵۰

۲۴۹ ۲۵۰ کتابیں (نثر و شاعری) ۲۴۹ ۲۵۰

۲۴۹ ۲۵۰ کتابیں (نثر و شاعری) ۲۴۹ ۲۵۰

۲۴۹ ۲۵۰ کتابیں (نثر و شاعری) ۲۴۹ ۲۵۰

۲۴۹ ۲۵۰ کتابیں (نثر و شاعری) ۲۴۹ ۲۵۰

۲۴۹ ۲۵۰ کتابیں (نثر و شاعری) ۲۴۹ ۲۵۰

۲۴۹ ۲۵۰ کتابیں (نثر و شاعری) ۲۴۹ ۲۵۰

۲۴۹ ۲۵۰ کتابیں (نثر و شاعری) ۲۴۹ ۲۵۰

۲۴۹ ۲۵۰ کتابیں (نثر و شاعری) ۲۴۹ ۲۵۰

۲۴۹ ۲۵۰ کتابیں (نثر و شاعری) ۲۴۹ ۲۵۰

۲۴۹ ۲۵۰ کتابیں (نثر و شاعری) ۲۴۹ ۲۵۰

۲۴۹ ۲۵۰ کتابیں (نثر و شاعری) ۲۴۹ ۲۵۰

۲۴۹ ۲۵۰ کتابیں (نثر و شاعری) ۲۴۹ ۲۵۰

۲۴۹ ۲۵۰ کتابیں (نثر و شاعری) ۲۴۹ ۲۵۰

۲۴۹ ۲۵۰ کتابیں (نثر و شاعری) ۲۴۹ ۲۵۰

۲۴۹ ۲۵۰ کتابیں (نثر و شاعری) ۲۴۹ ۲۵۰

۲۴۹ ۲۵۰ کتابیں (نثر و شاعری) ۲۴۹ ۲۵۰

۲۴۹ ۲۵۰ کتابیں (نثر و شاعری) ۲۴۹ ۲۵۰

۲۴۹ ۲۵۰ کتابیں (نثر و شاعری) ۲۴۹ ۲۵۰

۱۱ جمہوریت کے اہتمام کی تکمیل ہے جو فاضل کی کفایت سے اہتمام کو زیر پروردگار اور ان کے لئے ہر صورت میں اہتمام کو کہلاوا جائے اور ان کے لئے

۶۵. مکران، جلد ۲، صفحہ ۲۵۱

چون خانه رحمت مال بفرستد ما بجزا غیر سر مال عمر بخود

ہر ماضی نظریۃً، مثلاً ۱۰۰) نقل المصنف قیاساً ہی مسلم ہے، اگر جدا سے ماہی کی شکل پوری مٹی کے رولوں پر ہی ہے، اور اسے ماضیہ نام کی گام۔

۷۹۔ اقبال کی شکیں، صفحہ ۴۰۶

گواوردہ کسری ہیں۔ اس کا ایک سرخسور مائیکرو پیپس کی حدود پر ہے۔ جس میں میں 'تفریق' مینڈو۔ "اور" مائیکرو پیپس "میں" کو شامل کرنا ہے۔

۷۸۔ ہر اسرارِ ہاں نقل کیے جاتے ہیں،

لا والّا سازو برگر آتاں نفی ہے اثبات مرعوب آتاں

عقل - خاتمہ - روبرو ۱ کے نام - مجرا - سرور - ہر - مکتبی - کا نام - الہی - سے - شریعتی - ہے - لا اور الا - اس کے نام - ہے - فرد - لا اس کے نام - ہے -

۵۹. ترجمہ حواصی اہل کربلا: 'انجیل اہل کربلا' مرتبہ اکر بیہ۔ راجہ، ۲۸۳۳۔

۸۰۔ دیکھو، اقبال کا ادبی نام — صفحات ۵۶ تا ۵۹

۸. 'اقبال کے دو مباحات' - محمد دستگیر، روزنامہ المیزان، ۲۹ جولائی ۱۹۷۸ء۔ اقبال کے ایک مباح کے اس امر پر اس کی تردید کی گئی۔

۱۵۴۲-۱۵۴۳ هجری شمسی Letters of Jybal مرتبه ششم از

۸۲-۸۳. اقبال پور سرشیز، مرتبہ: علامہ حنیف رامی، صفحات ۱۰، ۱۱

٢٢٨ انبال نامہ، صفحہ (آری، ۳۱۸-۳۱۹) سبز کعبہ، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، انبال، صفحہ ۳۶۹، ۳۷۰

۸۵. کلیات مکاتیب اقبال، جلد ۱، ص ۲۶

۸۶. ترقی پسند، ۲۴ ۷۸

۸۷. اقبال جادوگر بہتر استاد ۱۳۴۲ تا ۱۱ ۱۳

۸۸. اجال اور سستلار، مرتبہ حفیظ جلی، ۳۱، ۳۲، ۳۳

۸۶۔ دیکھیے ہائیسردرا کی نظم آرام

90-91. ڈیڑھ درمیان، امتثال کے شعور، جہالت (Stray Reflections) کے دیا جتے میں لکھا ہے: "اسرا وہ (نیل) سر مطہم میری

تصنیف مشترکین۔ دوسرے طرح (عاجز) (عاجز) کی عمر تک کو ۱۰-۱۱ سال اور ۱۱-۱۲ سال تک میں۔ تیسری (عاجز) کی عمر تک کو ۱۲-۱۳ سال اور ۱۳-۱۴ سال تک میں۔ چوتھی (عاجز) کی عمر تک کو ۱۴-۱۵ سال اور ۱۵-۱۶ سال تک میں۔ پانچویں (عاجز) کی عمر تک کو ۱۶-۱۷ سال اور ۱۷-۱۸ سال تک میں۔

r-0.57 — Discovery of India .91

۹۳۔ نعلین کے لیے دیکھیے، ہا جوں ماس، ہمیں یہ نمونہ پاک نماں، لڑائیوں اور ملائم اللہ پر استغاثہ۔

۶۶۔ ہر دین پر مبنی نافع آراء کا حصہ دینا جس سے ایک خوب و عمدہ - دوروں کا ذکر کرنا چاہئے کہ چاہئے ہے۔

”گھائی ہوئے سلسلے کی طور سے اہمال کے منہ پر ہا۔ کو ملاخو مراد دے سکتا ہے۔ لیکن ایک ایسا مشعل ال کی ہمارے سے (۱) ہے۔

مگر کہ فردا صبح اس کا تصور حیات نہیں ہے بل کہ اس نے کہا کہ "فطریق امتحان سے دو سوڑا ہوا ہے" * ذہنی امتحان سے وہ

سرگشت ہیں سب، ” وہ غمگینانِ طور پر کہیں جا گئے تھے کہ سرمایہ داری میں کیا طرزی ہے۔ انہوں نے اشتراکیت کے بارے

میں نے کتنی شرم لایا ہوا ہے۔ " اُن کی عمر سواڑ تیسرے سٹیشن کا ٹائر لگنا ہے۔ " آخر میں انہوں نے کئی احقر کہا۔

میں ہیں اور انہوں نے مری قریبی کی حالت میں کارل مارکس کا نام استعمال کیا۔ "لیکن ساری بات یہ ہے کہ اس آئی۔ ایم۔ کا نام
 ہی میں خاتمہ اشتراکیت کا ہے۔" ان کے سربراہی پر، دیگر ایسے طالب علم کی موجودگی سے اس کا مطالعہ کرنا پڑا
 ہے کوئی راہنمائی ہرگز نہیں۔ ان کے ارے میں رہا کہ وہ نہیں مانتے تھے کہ اشتراکیت کیا ہے اور پھر ان کے کام کو "اسرائیل" سے
 غور سے کرکے پڑھ کر ان کے خیالات کے متعلقہ نتائج کے بارے میں پتہ چل گیا تھا۔ کسی بھی حکمران کا مطالعہ کسی کی خدمت سے
 سے باہر مقرر نہیں کیا جاسکتا۔ (ان کے بارے میں مقررین، ص ۹۲-۹۵)

۹۷. Modern Islam in India۔ (نورانی پریس، ۱۹۳۳ء)

۹۸. دیجی، ترقی پسند ادب، صفحات ۱۲۳-۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶

۹۹-۱۰۰، طرائف از جبریت پر فکر، ص ۳۳

۱۰۱. ان کے ترقی، ص ۲۴

۱۰۲. "عمرانی حدود اور مسائل"۔ سولہ مقامات، ان کے: ص ۵۷-۶۶-۶۸

۱۰۳. دیجی، عربی ان کے: ص ۱۸۵-۱۸۶۔ اصل انگریزی میں ہے، افکار (Thoughts and Reflections) ص ۲۰۲

۱۰۴. روشنائی، صفحات ۱۷۷-۱۷۸

۱۰۵. پروفیسر مین نے ان کے بارے میں "ڈاکٹر تاثیر" کے نام سے ایک کتاب لکھی ہے۔ لیکن یہ کہ "پاپا" صرف میں ان کے بارے میں کو
 مین نے ان کے بارے میں اور ان کے بارے میں "ڈاکٹر تاثیر" کے نام سے ایک کتاب لکھی ہے۔ لیکن یہ کہ "پاپا" صرف میں ان کے بارے میں کو
 اپنی کتاب "تہذیب و تمدن اور پاکستان میں تہذیب و تمدن" میں "ڈاکٹر تاثیر" کے نام سے ایک کتاب لکھی ہے۔ لیکن یہ کہ "پاپا" صرف میں ان کے بارے میں کو
 اور مین نے ان کے بارے میں کو "ڈاکٹر تاثیر" کے نام سے ایک کتاب لکھی ہے۔ لیکن یہ کہ "پاپا" صرف میں ان کے بارے میں کو
 ۱۰۶. ان کے بارے میں "ڈاکٹر تاثیر" کے نام سے ایک کتاب لکھی ہے۔ لیکن یہ کہ "پاپا" صرف میں ان کے بارے میں کو
 ۱۰۷. پروفیسر مین نے ان کے بارے میں "ڈاکٹر تاثیر" کے نام سے ایک کتاب لکھی ہے۔ لیکن یہ کہ "پاپا" صرف میں ان کے بارے میں کو

"ڈاکٹر تاثیر" کے نام سے ایک کتاب لکھی ہے۔ لیکن یہ کہ "پاپا" صرف میں ان کے بارے میں کو
 ڈاکٹر تاثیر نے ان کے بارے میں "ڈاکٹر تاثیر" کے نام سے ایک کتاب لکھی ہے۔ لیکن یہ کہ "پاپا" صرف میں ان کے بارے میں کو
 ملک بنانے کی خواہش کو ان کے بارے میں "ڈاکٹر تاثیر" کے نام سے ایک کتاب لکھی ہے۔ لیکن یہ کہ "پاپا" صرف میں ان کے بارے میں کو
 لیکن ان کے بارے میں "ڈاکٹر تاثیر" کے نام سے ایک کتاب لکھی ہے۔ لیکن یہ کہ "پاپا" صرف میں ان کے بارے میں کو
 نے ان کے بارے میں "ڈاکٹر تاثیر" کے نام سے ایک کتاب لکھی ہے۔ لیکن یہ کہ "پاپا" صرف میں ان کے بارے میں کو
 زبردستی نہیں لایا گیا، اگرچہ ان کا ان کے بارے میں "ڈاکٹر تاثیر" کے نام سے ایک کتاب لکھی ہے۔ لیکن یہ کہ "پاپا" صرف میں ان کے بارے میں کو
 تھے ان کا مطالعہ پاکستان سے دوسرے ممالک پر لایا گیا تھا۔ لیکن یہ کہ "پاپا" صرف میں ان کے بارے میں کو
 عبادت دینی ہے لیکن اس کی وہ مطالعہ پاکستان سے دوسرے ممالک پر لایا گیا تھا۔ لیکن یہ کہ "پاپا" صرف میں ان کے بارے میں کو

۷ کیا اقبال غرور دشمن اور مخالفِ علم ہیں ؟

مستبروت نام میں ہے "زورِ برج، انال پرک، مظر میں انال کے تصور، نال وفاق پر حیدر الیاء میں مرمت کو، می،
"کہیں مثنیٰ سر با موصور" اور "قتل سر با"۔ اس سے کہیں مثنیٰ قلم "فقہ" ہے اور "قتل قلم الوالد"

لیکن اگر روح انسانی کے مصنف کا یہ کہنا کہ انسانی تشکیک و عمل کے مناسطے میں معذرت دینا ہے، اہل اسلام کے گواہ
کہ درجہ حقائق انبیاء کا مکمل عالم اور بصیرت حاصل ہوئی ہے، یہی تصور میت ہے جو انسانی کرم و طہ و ملک و کرم و راجح
کرم ہے لیکن اسے مکمل طور پر کرمی ہے کہ دنیا کو بیا کیا کا بعضی عالم صرف مادی قہرلوں سے مکن ہے اور مادی
اور عالم میں شامل ہیں۔ عشق اور عقل کی دنیا۔ طہریہ اور عمل کے استغراق پیرا ہوتی ہے۔ دلوں کی طرف کا
اہل سب تصور میت اور مادیت میں ایک اور انا سب تا لم کرے کی کوشش ہے، اس میں تصور میت کو برادری اپنے۔
دی مائی ہے اور یہ ماننے سے انکار کیا جاتا ہے، شعور اور اس کے نفسی پہلو کی مادی اشاعت اور مادی اور دنیا کا منہ کرتے ہیں۔

آئینہ کی رعایت کا غریبہ میں اضافہ نہیں ہے لہذا کہ آئینہ سے بہت سے متعلقہ چیزیں کی اہمیت کو سامنے لیا ہے اور انہیں گراں کی
اصلی شکل بنا ہے لیکن غرضی طور پر وہ مثل اور عرصوں میں رہا ہے۔ حصار دیکھتے ہیں۔ دونوں سے ملے اور گراں کی طرح آئے۔ اور سب سے
مستعد ہیں۔ ان کے بعد کہ ان کے آئینہ کے طور پر طریقہ فکر پر ڈرا ہے اور اس اہمیت میں ان کا غرضہ اور سب سے بہت سے ملے لگتا ہے۔ اور
انہیں میں کامیابی کے لئے یہ دیکھنے کی ہے کہ آئینہ کی رعایت میں مثل پر رہا اور اول دیکھتے ہیں۔

ہی واسطہ لایہری ۔ مآثر اسل کو ملے اور اس کا مآثر قرار دیا ہے اور مار مار دہشتن کا ہے ۔ اہل عالم کا علم تھا کہ یہ لکھتے ہیں کہ اسل ہے
نہوں کی طرح شرب و فروش تہ قتل و سرکشی مستحق ہے ۔ اسل کے کچھ اہل عالم نقل کرتے ہیں

راقم کے حال میں عقل کو رُش بہاں میں شریک کرنے کی دعوت دے دیا۔ حقیقت یہ دعوت ہر اعمال کی مدد
رکن اور رکن کو خیال و نظر کی مروری قرار دیا۔ بعد از یہ دعا کہ ہے۔ ضرور اے انسان کہ ہے کہ شریک بہاں ہر عقل کا مکمل
نصرت نام کیا مائے امور اعمال کی نیاد عقل و ضرور ہر رکنی مائے نام؟

وہی بلع آادی ہے نادوں کی سزا ہے "س نکلا ہے کہ اسل ہے "سزا ہے کے سرور لفظ "سزا" کو آسماں پر چڑھا کر آسمان والے
 مشرور و لعل کا مکر تسلیم کیا اور عقوبت کے حدود لفظ "س" کو ماکس میں لگا کر، ایک کو نام ماسر کا سہ چشمہ ٹھہرا دیا۔
 تسلیم افرے نکلا ہے کہ "دیں دانا ماہر ہوا شرا کا" ہم دل کی سزا سے کرتے ہیں۔ نکل ہی سے بڑی کما ہے، نکل ہی سے اسل
 مصلحت کے ضاموں کو چڑا کر رہے ہیں، نکل ہی سے نئی آواز اور غیر چیزیں بناتے ہیں۔ نکل ہی سے مصلحت کے مسائل پر چڑا کر رہے
 ہیں اور خدا اور اہل کے دل کے احکام کو سمجھتے ہیں۔ ہر حال نکل کے خالق کیوں ہیں ؟ اور اسے اور دل اور الہیہ کے مقامات سے کیوں
 راتے ہیں ؟ اسل کا جہاد الی معنوں میں کچھ آئے ہیں مگر تسلیم افرے کہتے ہیں :

[illegible]

P

[illegible]

ایں روحانی مشاہدے پر ہے جو نبی کے میر ہوئی توئی کر ۱۰۰ سال پر آج ہے... ایک سین ٹوٹ مائے ہیں کہ بحر تال اورانی کرایار
کی نیلیم جڑی باقی کر تینا اور تائے انانی کا ۱۰۰ ٹوٹ مائے اور عدد تیرت۔ و قمر کی وہ صورت مائے۔ جونی جوا
ہے اور تائے ورن و قمر تیرت اس کو یک درمت تے تیر کیا مائے تو مرت۔ انی کا۔ پل پل اور پل میں اس پل
س کا کا مائے رسی کے ہے اباسی جڑی ہے جے بال، ہوا اور مائے استعمال مائی مائے لے ۱۰۰ ہے ۱۵

یکس انٹل کے سرکے حرفی اعدادت اصول پائی، ہوا اور مائے طرح ۱۰۰ ہے، مائے "میلیت" کے اور مائے کاٹا (۱۰۰) ہے
Rationalism means the hostile criticism of theological dogma, the
habit of using reason for the destruction of religious beliefs

بے مہربان اور فضیلت میں اس طرح دس۔ سز تے جگ جڑی ہے تو انٹال "مشتق نام" معطی، عقل نام لولہ۔ "کفر و بیہوشی" تے
تارہ سپاہ اور بے کے مقابلے ہر لے اس اور یوں "مستورد" تے "مرا" کو خود لولہ مائے ہر لے ہے، ایک کا استعمال کرتے ہیں
انٹال کے سفر میں انٹال کے پورے کلام "علم و فکر کو سامنے ہے رکھتے۔ وہ انٹال کے دو دو حواں کو بھی ترقی بہوں اور رست ہر تے ہیں
تسم کرتے ہیں اور کبھی اسے شاعری اور مقرر کرتے ہیں۔ مگر دیتے ہیں انٹال مقرر مائے کی مائے نہیں کرتے ہیں کہ یہ نو ایک دردادہ مائے ہے
انٹال کے رست آں کی مائے دسات میں کی ہے لک شاعری تے بھی کی ہے۔ سفر میں لے اس طرح کے اشتہار کو مقرر کیا ہے:

شوق ہے ہر اگیا، نگر تک پینا گیا
تیری عقل میں نہ دلوانے نہ فرزانے ہے ۱۸
مئل ہے تیری سہر، مشتق ہے ضمیر تری
ہرے درویش کا منت ہے جا بگر تری ۱۹
ہی کشکش میں مقرر ہے مہر زفر کی راتیں
کسی سوز ساز زبانی، کی پیچ و تاب رازنا ۲۰
خیزنے لگے کہ مٹا کی نظر کیا نہ ا
کھاٹی مشتق نے لکھ کو مدیت رنہ ۲۱
نفس و شمر کی اور حقیقت ہے کیا
غربت فنا ہے کہ نہ سکیں وہ ہر وہ ۲۲
مئل کی منزل ہے وہ، مشتق کا مائل ہے وہ
ملقہ آفاق میں عمر کی منزل ہے وہ ۲۳
بن کی شاہروں نے کی تریب شرق و غرب
نفس پرور میں ہی جکی خرد راہ میں ۲۴

۴۔ ہر جامع شعرِ نالِ صریح ہے بلکہ نہیں۔ اس سے ثابت ہوا ہے کہ ہفتائی مکر کے دور میں بھی انہی عملِ صریح کا ہر وقت دستور تھا۔
 بڑی طرح تامل ہیں۔ ایہ یہی عارض ہے کہ اقبال نے عقل کی قیادتِ خدا سے جس کی سہولت سے وہ شاعری تک بھی کی ہے اور جس طرح شاعری میں
 عقل سے عشق کو مستتر بنایا ہے، ایسا ہجاءات میں بھی کیا ہے۔^{۱۵} حجابِ مستری میں اقبال کی سمجھ میں ہیں۔ آئی، جسے انہوں نے مظهرِ شاعر کہا ہے وہ
 یہ ہے کہ جس طرح عشق کی شاعری و ہستی کا انوارِ مہر کے لئے دروازہ ہرے ہرے، انکا طرح عقل کے مضمون و مضمون ہونے کا دروازہ اس کے
 مفید یا مصرعہ اسدِ ہر ہے۔ مہر و مہر جیسی جتنی ہرگز قوتِ عشق سے ہر بہت کو با لایا گیا ہے۔^{۱۶} اور اگر کوئی عقل و ہدیٰ مہر کے
 عشق میں بند ہے تو اقبال اسے کہہ چکا ہے اس آوازِ مہر سے کہ وہ کہتے ہیں اور اسے عشق کو ہدیٰ عقل کا شہرہ دے رہے ہیں۔

مشق باب چہارم مقلی فرداۃ کرے
ابرو کو چڑ جان میں نہ ہر باد کرے ۲۴

[illegible]

وہی ماس خط پھری کی نہ رائے کہ عقل کو شورش پہاں ہو، سر پہ کمرے کی موت دیا یا عفت و دہن ہر افعال کی بنیاد کا مہر و دھڑکا ہے۔ دور ضرورت کی نہ کی ہے کہ شورش پہاں ہر عمل کا عزم نصرت، علم کیا جائے اور افعال کی بنیاد عقل و دہر ہر رگی جائے۔ درحقیقت افعال کی کائنات ہے۔ انشاء میں ہی جب نہ پہنچے ہیں کہ "شعور اور دہش کے عمومی پائلو" خارجی اشکوت اور مادی روابط کا نتیجہ جڑتے ہیں اور ساری اور نفعیہ مہرست کی نہ مانی ہے جس کی رو سے اصل ذہنیت مادی دیا ہے۔ خط پھری کی شعرا افعال کے حسب ذیل اشعار کے حوالے سے ہے

عقل کو اختیار لئے غرضت لہر عشق ہر افعال کی بنیاد رکھ ۲۱

۱۱۳. کتابت انبال، صفحہ ۱۱۳

۱۱۴-۱۱۵. کتابت انبال ناری، صفحات ۱۱۴، ۸۳۹

۱۱۶. بن اشار کا منہم یاں کیا ہے وہ مسبذیل ہیں:

مکتبہ اشیا فرنگی نرود نیست اعلیٰ اور جز لغت ایاد نیست

نیک اثر یعنی ملاں دروہ است این گہرازدستہ ما اشارہ است

چوں عرب انور اور باہر کرد علم و مکتب را بنا دیگر نہاد

دو آں مکرانیاں کا شتر کا مثل امرئال مراد شتر

ابن ہری از شیتہ اسہ نہ است باز میرش کن کہ او از لایہ است

مکن از قہر ہے لادینے قہر غرلاں کا اور با اہل حق دارد منیر

داخل رہے کہ اہل سرب سے مہاروں سے مکتبہ اشیا مائل کمرت و سنت ال لادین مول ہو گیا تھا۔ ہیں ہی سائی مسلمان کی قہر لے کے وراں

ان کی دین تہذیب سے عمر شکر کرنا چاہیے۔

۱۱۷. کتابت انبال ناری، صفحات ۱۱۸-۱۱۹

۱۱۸. کتابت انبال اردو، (بانتہ) ۱۲۴، ۲۵۵، ۲۸۸

۱۱۹. دیکھیے، کتابت انبال ناری، صفحہ ۶۹۰، ۶۹۱

۵۰. مثلاً ایک مقام پر لکھتے ہیں کہ 'اعل حقیقتہ قورہ ہے' اور یہ کا مفسر حریر کی صفت کا ثبوت ہے کہ ان فرجہ ال عقی اور سہی

سے ہر دو کیوں کو چھوڑ کر امر کار و طرقت اللہ کے قریب ما پتہا ہے؟ ان پر مزید پتہ اس میں ہے اور میرے نزدیک یورپ کی یہی تاریخ (۱۱۸)

کی صہانت کا ایک قلمی صورت ہے۔ یہاں کو فرم ہے کہ علم آج میں ہی ہے قرآن کو حاصل کرو۔ (صاحب انبال، ۱۱۵، ۱۱۶)

۵۱. کتابت انبال، صفحات ۲۳۲-۲۳۳

۵۲-۵۳. منتقد اشار مسبذیل ہیں:

فریاں را برہنگی ساہر دیار شرفیال را عشق را زہر کا ثبات

زہر کی از عشق جود حق شاک کا بر عشق از زہر کی مکتبہ اساک

عشق چوں از زہر کی ہبہر شود عشق بہر عالم دیگر شود

فینہ و نقش عالم دیگر بند عشق را با زہر کی آمیزد

فرنگی را سوز و ساز از تار نیست

عالم نو آنہر جن کار نیست! (کتابت انبال ناری، صفحات ۶۵۳-۶۵۴)

۵۴. صفحات، شیخ سیر ایشین، صفحہ ۱۱۱

۵۵۔ اہل عبادت سے اقبال کا مسلک ہے کہ اب کسی نئی صوفیت کے ہمارے کی ضرورت نہیں۔ سترہ صوفیت کا تصور یہ ہے کہ ہمارا اہل عبادت کی دہائیوں میں گئے تھے وہاں پر علم کا ایک اور جڑ۔ (تعلیم کے لیے دیکھیے۔) (اقبالیت مقررہ نظر سے تیار کی۔) (مطالعات ۱۲۰۲ تا ۱۲۰۴ء)

۵۶۔ نکالت اقبال اور وہ صفحہ ۱۹۱

۵۷۔ راسخ رزل لکھتے ہیں کہ پہلے تک اقبال نے رطل و جود میں غلبہ کی طرف متوجہ کرتے ہیں۔ ان سے متفق ہیں اکثر سے ہیں آتا ہے کہ اصول اپنی جگہ درست تھی۔ وہ ان میں نے ہر ماہی سے ان غلبہ کا اظہار ہر اس سے وہ بھی غلبہ ہے جس کی صورت اقبال (اور میں ہی) کرتے ہیں۔ راسخ رزل نے یہ دو مسائل رائے دکھ کر دیں کہ "کا دود اقبال کو رہا ہے۔ ان کا اظہار وہ ہے کہ رطل کا بہت ہی محدود تصور ہے۔" (اقبال اور اس کا بیجا) (۱۹۳۰ء) یہ دود غلط بھی یہاں کرتا ہے۔ اہل ایم سہاں سے ہے۔ رطل و جود سے جس نے جی نہیں دیا۔ "کو علم دیا ہے گا اور ایک دود تصور کیا جائے اور اس کا ارتقاء کرنے کی سعی کریں۔ وہی، ہمارے کو ہر دود کا جائے ہر دود عشق (وہی ہر امتداد اقبال) کی ماہر تھی ہے۔ وہی ہر ایک کے لیے رطل و جود کا دود ہے۔ ہر ایک سے اس کے لائق ہر ایک سے ہی ہر ایک ہیں۔ (تعلیم کے لیے دیکھیے، مطالعات، ص ۱۰۴ تا ۱۰۸)

مراد وہ ہے کہ سر کی راسخ رزل کی عبارت کوئی قیود ہے۔ لکھتے ہیں "مطل سے ہے ہر دود ہیں بلکہ یہ وہ ہے جو دین سے ہے۔" (مراد ایم ایشی کے ساتھ مصروف ہر رطل کی اہمیت رکھتی ہے۔ مثل عشق کے ساتھ رطل کرنا کرنا ہے کہ کرنا ہے۔ اقبال کا ہی حرم ہے۔ "ہر عشق اور زیر کی حکم اقبال" اور "ہر عشق اور زیر کی حیرت" کا ہی حرم ہے۔

۵۸۔ نکالت اقبال ناری، ۱۵۹ء، اس اشارے سے اقبال نے بتایا ہے کہ وہ جس میں کے رطل و جود۔ اچانک ہر دود ہے۔ وہاں کا ہر دود ہے۔

مگر اقبال کی طرف سے نازل شدہ وحی جب کا نام نہ پیش نظر رکھتی ہے۔

۵۹۔ نکالت اقبال ناری، ۱۶۲ء۔ یہی وہ علم حرم عشق ہے۔ اقبال ہر شہاد کے اور عشق کا ساتھ رہے وہ علم اس کے ہر دود کا امت ہے۔

۶۰۔ دیکھیے، تشکیل ہر ہر اہل عبادت اسلام، صفحہ ۱۹۱

۶۱۔ "علم ہر دود علم اہل میں اقبال لکھتے ہیں کہ "معریت کو علم ہر ترنم دیا ہر دود اس سے ہر علم کی رہنمائی کی طرف ہے اور ملی اشارے اس تمام عشق و غلبہ کی راجح ہے جس کی وساطت سے اس میں ہر علم کے قوی کو مسخر کر کے ان میں وہ کمال کی ۱۰ ہر ملک سے ہر ملک کا ہے۔" (اقبال اور اس کے ساتھ ساتھ صفحہ ۱۶۲ تا ۱۶۶)

[illegible]

منزل کی حیثیت میں ملو، اس میں بطور جزا ہے، دلائل کا ذکر اس طرح کیا ہے کہ کسی میں انسانی حالت میں ناقص افراد کو دیکھ کر
میں لگتا ہے۔ اعلیٰ نعمت میں ناقص۔ ان لوگوں کو دلائل کی تردید کر دیتا ہے۔ عقل و فکر کی مراد اور عشق و ادب کی جانب سے
بھی بہت کچھ کہا گیا ہے۔ مثلاً ڈاکٹر عشر۔ جس ایک مضمون "انسانی روح اور سرگشاں" میں لکھتے ہیں کہ انسانی روح ایک ہرگز نہیں ہے۔
روح کے علاوہ عقل ہی اسی مادہ کی رکھتی ہے جس کے اندر "روح" کے عقلی طور پر بھی ہیں بلکہ ان کی وجود سے سرتوراد ہی ہے۔ یہی کیفیت
روحی صفت پر بھی سمجھیں کہ آپ اس سے کافی فائدہ حاصل کریں گے۔ ان کے اصول کے تحت بھی لاکھوں افراد کو دے گی اور ان طرح
نئی وحدت کو کثرت میں مستحکم کر دے گی۔ دارشعوب ایک واضح عقیدت ہے کہ اگر ایک آدمی کو یہ اس پر اپنے ملک ہی میں
مضمت کو ہی صفت عقل سمجھ کر سنی کرے ہے تو یہ واضح ہے کہ وہ کسی کو اس سے بڑا سمجھتا ہے اور اس کا ماحول اس
کے تمام دیگر اعتقادات کی اساس بنائیں ہمارے اس کے لئے ہیں۔ عقلی طور پر اعتقاد ہی کی ہر ایک کیفیت کا ماحول اس کے دلائل
کی حکم میں ہے۔ زمانے کا عقلی طور پر عقیدہ بنایا گیا ہے۔ اس عقیدہ کے ماحول کا ماحول اس کے دیرینے ملک ہے۔
اس کے علاوہ عقل کے ہر ماحول سے متاثر ہونے کے لئے دلائل ہیں۔ اس میں ہر ایک ماحول بنیادی طور پر مختلف ہے۔ عقلی ماحول میں
دلائل و شعور پر مبنی ماحول پر مبنی ہیں اور وہ ماحول سے متاثر نہ مانتے ہیں۔ ایک ماحول ہے کہ انسانی ماحول اور عقلی ماحول کی مراد
کی حد تک بارگاہ ہے۔ بطور جزا ہے ارادہ و عقل کا ذکر عوامی ماحول اور اس کا ہے۔ وہ ایک ماحول کے عقیدہ میں دیتا ہے کہ
حقیقت ہیں جو عقل کی حقیقت چاہے میں ہے۔ انسانی ماحول، ماحول کی ماحول میں ہیں۔ انسانی ماحول و عقلی ماحول
نمائے کے ماحول ہیں۔ ان میں سے عقل ہی کام لینے کے ماحول ہیں، لیکن عقلی ماحول، اللہ کی قدرت سے عطا کردہ ہوتا ہے۔ ہر ماحول
ان کے ماحول پر بدلتی فرائض کی تکمیل کا ماحول ہے۔ ماحول ہی کو دے دیں، ان کا ماحول ماحول ہے۔

علا پروری کے لکھا ہے کہ وہ لڑکی کے ساتھ کا اوجار کسی شخص کے ہوس میں رتبہ مزاج رہتا ہے جس میں ہوس کی ضرورت نہ ہو۔

2

اس تمام بحث کا ماحول یہ ہے کہ، بقول اقبال، "مردِ مہربان اور مہربانِ مرد" میں انا کی مطلق اور انا نے انسانی
 کو تصور کرنا مستحکم کے لیے عقل و حواس کی مہربان سرگسٹ سے مستعار لیے ہیں، اللہ ان مہربانوں میں ہی حیرت
 کے مطابق کچھ نصرت فرماتے کیے ہیں۔" ۱۶

آئینہ کے تصورِ عشق میں ایسا دور آئے اس آئینہ میں نورِ مدد کی کئی ایک وجوہات ہیں۔ وہ ایک ہم سے ماننے ہیں آئینہ
 کا مسخِ خودی دو عناصر پر مشتمل ہے، اول خودی کی ماہیت اور دوم عشق کا تصور۔ آئینہ کے مسخِ خودی کے سرورِ اول میں خودی فر
 مایہ است و حضرت الوجود کا ارتداد ہے اور مابین ارتدادِ خودی کے میں مطابق حکمِ سرورِ دوم یعنی عشق و وحدت الوجود کے مطابق اور تعلیماتِ قرآن
 کے مرکب، کہونکہ تمام قرآنی حکیم میں عشق کا تصور لوگ لکھا ایک نہیں ملتا اور ہمیں حدیث میں یہ اصطلاح نظر آتی ہے کہ
 نورِ نور اور نورِ نور میں ما عا و رد دیا گیا ہے کہ اس لیے آئینہ کے مسخِ خودی اور تصورِ عشق میں نورِ ایسا اور بتدریج مانی
 ہے کہ کسی حد تک یہ ہے کہ انہوں سے خودی کے ساتھ اس کی کئی صورت کے طور پر فعل کے بجائے عشق کو جس سے سر کے یہ سرورِ عباد
 میں سرور کو بلکا بلکا ہے بلکہ قرآنی تعلیمات کی روح بھی مثالی ہے ۱۹

ان اعتراضات کے جواب نظر یہ مسائل ہیں کہ (۱) کہ مال کا فقیر عشق سرگیاں سے سہارا ہے (۲) کہ اقبال کا فقیر عشق جسم اور
نیراغ ہے (۳) کہ اقبال کا فقیر عشق قرآن کے شافی ہے (۴) کہ اقبال کا فقر عشق اہل بیت کی بات ہے۔

از شیر الورد حق لکھنے ہیں کہ ” جس طرح اقبال کی شبنم دوستی کا رتیہ تاری شاعری کے امرا کا ہے۔ اسی طرح اس کی فردوسی کا رتیہ بھی

اس تصور کی تکمیلی صورت بھی ہے کہ مثال عقل اور عشق دونوں کے مابین ہر اور دونوں کا استخراج ہوتا ہے۔ ہر انداز لائق توجہ ہے:

عشق بے ہوا گیا، نکر ملک بنا گیا

تیری مٹا میں دروازے اندھ فزائے رہے ۲۶

ترے دم و وقت کی نہیں ہے انتہا کوئی

نہیں ہے تجھ سے جلو کر ساقی فطرت میں تو کوئی ۲۷

اغور نے مجھ کو عطا کی نظر کیلئے!

سکائی عشق نے مجھ کو ہمیشہ روانہ ۲۸

کیا تو نے صوفیوں کو کیا خبریں، مطربوں، اداکاروں کو ۲۹

بتاؤں تجھ کو مسلمان کی زندگی کیا ہے

یہ ہے نہایت اہمیت و کمال جنوں ۳۰

نفس کو بستہ کر دے اور ایم باطل است

نئے ایم رسالہ کہ وہ بے غرور دل است ۳۱

زہریلا عشق مردود حق شناس کار عشق از زہریلا کم اسکی

میرد عشق ایم، مگر نہ عشق را از زہریلا سیزد ۳۲

شریں ہی ایک استخراج کی غائب ہے۔ حقائق سے پاک، سادہ اور سادہ اور سادہ ہیں درج ہوا ہے: ایک سے پہلے، اسرار ہدی کے میں ہیں۔

ہر و غیر شمس کے اقبال نے تائید کی "کے ارے میں لکھا تھا:

The highest power is united in him with the highest knowledge

In his life thought and action, instinct and reason become one ۳۳

ای ایم، ستر ستر میں اقبال میں شامل ہے ایم، دیکھ، یہ: کم از کم ایک بات تو ہے کہ اقبال کے ایم اور دھڑلہ ۳۴

۵

ہر و غیر الہامی لایہ عرف و علم ہے کہ عقل اور عشق میں سادہ عام عام ہیں۔ سادہ عام ہی وقت ہوتے ہیں۔ مثلاً لفظ اللہ

اور عشق کا لفظ ایمان کی علامت کے طور پر استعمال ہوتا ہے جس کا یہ عام ہے۔ عشق کی معنی اور لفظ کی سطحیں ہیں اور قول اقبال کی کے

ہر و عام ہیں: عشق ہے اس سبیل کی ہر و عام مقام ۳۵ اقبال میں اور عشق دونوں الفاظ کو معنی متوجہ کے ساتھ استعمال کیا ہے۔

(دیکھ، ماضیہ ۲۵) اور اکثر مقامات میں ہیں جہاں اچھے مقام صوری ماس (عشق) عقل کے تقاضوں سے قرار دیتی ہے۔ لفظ و میر ستر

لکھتے ہیں کہ میر ستر عشق سے ہیں ستر لفظ ایمان ہے ۳۶ یہ اور درست ہے اور اقبال کے لفظ ایمان استعمال کیا ہے ۳۷ ایک اور سادہ

تین ہی اقبال کیا ہے ۳۸ میں و میر ستر یہ: لفظ ستر کر رہے ہیں کہ شاعر اس سبب لفظوں کے استعمال میں درست لگتا ہے۔ ہر و

(۹) بہرہ صوفی درست نہیں کہ وہ حلقہ کی بیانات کے مسائل میں انہماک رکھیں۔ انہماکوں کو منظرِ انوار کیا ہے۔ انہماک پہلے پہلے کلامِ مافوقِ طرح کر رہی ہے۔

”یہ عالم نفس میں ہم رہتے ہیں ان کی ارمیت نہ کہ سچے اور نرگسہ کیا؟ کیا ان کی سادہ میں کوئی دعویٰ صحرانوردی ہے؟“

اس سے کیا تعلق ہے اور چار اکریس کیا مٹا : ۱۔ ۲۔ ۳۔ ۴۔ ۵۔ کے چار ہر اصل کا جو پایا ہے ؟ یہ سوال اب اس پر ہے ۔

مجلس اعلیٰ شاہی میں مشترک ہیں۔ لیکن شاعرانہ اور ادبیات۔۔۔ تو علم حاصل ہوتا ہے، طرزی ہوتا ہے۔۔۔ اللہ مرہب

(۱۰) یہ درست ہے کہ مغربوں کا مشرہ وہ ہوتا ہے جس کے اراد کی باتیں اورادہ نہ ہونے پائیں۔ مگر یہی وہی ہے جس نے [مذبح]

(ص ۱۱۱) کی مراد یہ کہ کسی بھی ملک کی سرحدیں داخلی اور بیرونی سرحدیں ہیں۔ ان کے اندر داخل ہونے والے لوگوں کو (۱) اندر

تیسری جہت کی "ایک شہر ٹائٹریٹی"۔ اہل سرحد کی تہذیب کے لیے یہ درمیانہ کنٹرول کا تھا۔ اس لیے اس کا نام "ایس" رکھا گیا۔

اللہ سے جو بہترین صحت کا دار ہے وہ میرے ساتھ کائناتوں کے فتنے ہوا دانا ہے۔ یہاں پر چوری اور اس بات کی اطلاع ہے

(۱۱) عاصی اقلانی کا انظار وحی درج ہے۔ مسروٹر کا میلری وحی ہے۔ درالم پینہ اور فلک کا مرقع۔ حرا اس کی طرح دانتوں کی زبان

۱۔ بیچے بڑے بڑے ہیں۔ اگرچہ دوسرا ذیل کا ساتھ دیتی ہے۔ عرب دوا بڑی حرم کو رکھتی ہے۔

(۱) مسلمانوں کی ترقی اور ان کے شاعرانہ تہذیب کی بنیاد رکھنا یہاں تھا۔ عمر بن عباس سے زیادہ دور رس اور دور رس تھے۔

کائنات بھی کی گئی۔ یہ تخلیق صلا اللہ کی شانِ عز کو سمجھنے کے لیے ہے۔

۹. تعمیل کے لیے ریجن، ایبل اور مشرق وسطیٰ کے ممبرین

ما قبل کو حکم مطاعت ہم پہنچانے ہیں تو وہ کسی تدبیر پہنچی ہے اگر کسی وجہ سے کوئی جس طرح اطلاع دے تو عقل کا وہ علم اطلاع دیتا ہے۔

یہ بات ایک مثال سے سمجھائی جاتی ہے۔ ایک جگہ کے سامنے دو ایک واقعہ یا کراہے۔ فرقی پڑائی والی کراہی یا کراہی کراہی ہے۔

میں نے دیکھا ہے کہ آپ نے یہاں تھیں اور وہاں سے گئے ہیں تو تم کسی جگہ تک پہنچا ہے۔ اس کا نام ہے ابراہیم۔

پڑ-گنا ہے۔ اسی طرح کہہ کے دیکھئے، گار کے دم کے دم کے ہوئے، اکر کے سو گئے اور رات کے بجئے میں کوئی گھر نہ رہا۔

نوشل صحیح مفید نہیں کر سکتی۔ اہل ایچ آئی وی کی حمایت کریں۔ صحت اور لوہنیاں صحت کو نشی کی علامتیں ہیں۔

۱۱. اجتال اور مشرق و مغرب کے مفکرین، ڈاکٹر مشتاق حسین، ۱۹۹۲

۱۴. کیاستر ایشل اردو، صفحہ ۳۸۶

۱۳. انجیل اور مشرق و مغرب کے مفکرین ، صفحہ ۱۲۱

۱۳۔ دیکھیے، کیا انبال غافل علم اور فرد دشمن ہیں۔ —

۱۷. رزم شیرانور صادق نے علی حاس ملاپوری کی سال کردہ انشائیہ روایت لکھی ہے مہر شہت و سرودیت کی ایڈر نوٹس کی ہے (بائیں) کے یہ دیکھیے، کیا مثال روایتی ہے، اسی طرح ملاپوری کی پیرا میں لکھا ہے کہ اس سوال یہ ہے کہ انبال جودی اور بھکر، ویرا کی کیا ہے میں یا یہ کہ حوی اور دھریں سے، ادا دیتی کو رہا ہے رکھ سالہ کے مول ستر علی حاس ملاپوری : پیرا اور جودی کے ادا اور ۱۰۰۰۔ میں ساری مرق ہے۔ جودی کے متعلق لے شک نہ کہا جاسکتا ہے کہ وہ مطلق کیا کہ کوس و س دم سوں تک مسئلہ ہر سر کہا جس پیرا متعلق یہ بات کہا ہے اسے منصف و نفا ہے، یہ کے ستراد۔ ۵۔ (انبال۔ ۱۹۸۵)۔

انبال پر ملاپوری کی یہ اسرا تراشی م، نور صادق، مرد، ادا دیتی کیا ہے انبال کے ادا کی، جو حوی۔ ہر سر متعلق میں ہے (دیکھیے، ایکل جودی پیرا پیرا ۱۰۰۰، ۳۰۳۵) میں مادی ہے انبال کے ستریک مسر، ستر اور شاد لا مائل موز قریں ہے اور صادق کے "رور مار ستر" سے ایک واقعہ میں لکھا ہے میں کہ اور سے انبال "حوی اللہ طہر میں رکھنے ہے۔

۱۸. شاد ملاپوری کا دیتی ہے کہ انبال دھریں سے مکہ پر ستر اور صادق لکھا ہے کہ انبال دھریں اور دھریں کے حالت ہے

۱۹. انبال۔ ۱۹۸۵، ص ۸۲

۲۰. سائل انبال، ص ۲۳۰-۲۳۱

۲۱. انبال۔ ۱۹۸۵، ص ۵۲

۲۲. انبال۔ ۱۹۸۵، ص ۱۰۰-۱۰۱

۲۳. کلامت انبال اردو، صفحہ ۳۶۱

۲۴. علی لائبر مکہ پر ہے میں یہ اس سے ادا ہیں ہے۔ میں دھریں کو تلاش کرنی ہے مکہ میں کوئی کاش ہے۔ میں کی دھریں دھریں، ہے مکہ میں اس سے ماورا جاتا ہے۔ میں سترانہ رانی مائل سرکنا ہے یہ مائل ہے "م" "ن" "ل" "لا"۔ "م" "ن" "س" میں کہنے ہیں کہ مکہ مسلم رومی سے دور اور میں وطن مائل ہیں، ان کے انوکھ سے ستر سر دھریں ہے۔ ستر میں اور کمال کی حیات ہے۔ میں کا، جملہ کتابوں پر ہے مکہ متعلق ام الکلا۔ یہ میں روح مصلوہ ہیں سے "م" کے پٹ مائل پر ہے۔ جو مادی مائل پر دھریں، میں سے ستر ہے ۲۵. میں کے ہے انبال سے رادتر دھریں، ادیشہ، اس، دھریں، ستر، ستر، ستر، دھریں اور "م" (ستر میں "لا" "ن" "س") کے انبال استعمال کیے ہیں۔ شاہیں درج ذیل ہیں:

(۱) خود : میں کی شاہیں کے تر ستر شرق و غرب / دھریں ستر میں میں کی خود راہ میں (کلامت انبال اردو، ص ۲۶۰)

دل اور دھریں (دھریں) حیا میر / خود راہ ستر بار ل راہ میں (کلامت انبال اردو، ص ۲۶۱)

ستر دھریں، میر / دھریں ستر / خود راہ ستر دھریں (کلامت انبال اردو، ص ۲۶۱)

(۲) ادیشہ : ستر دھریں ستر میں / یہ ہے ہامیشہ ادیشہ و کمال میں (کلامت انبال اردو، ص ۵۱۰)

(۸۲۹۳۴۰۱۵، ۱۱۰۱، ۲، ۷۸)

(1557, 1710, 1715, 1716)

ایہا شعور، عبادتِ پُر نفس، مجرمانے / شعور و آئینی ادارائے

(۱۵۲)

(عقبات الابل اردو، ص ۳۷)

$$[184 \text{ p. } 151] \text{ } \epsilon_{\gamma, \gamma}$$

ت میں نوا کرتی (۲۷۱، ۵)

میں نے (۱۹۳۰ء)

$$\left(\frac{1}{\sqrt{2}} \begin{pmatrix} 1 & i \\ 1 & -i \end{pmatrix} \right)$$

(کتابت: ۱۳۱۳، ۸۲۶)

۵۱۱ میں سے بیٹنر صاحب الہی

(طوبیہ اقبال مارکیٹ، ۱۹۷۷ء)

(1960-1961)

(۱۹۲۳ء)

(۳۲۹ ص.)

 $(\Delta H_f^\circ)_{\text{H}_2\text{O}} = -286 \text{ kJ/mol}$

(Page 9) of 10

(1944 年)

بیانی (۵۲ و ۲۲۲)

$$(11\Delta \text{ 24, } \dots) \in_{\text{24}} \{0\}$$

(۱۳۳۴، ۵) : ۲۰۸

$$\left[\begin{matrix} p+2 & p+1 \\ p+1 & p \end{matrix} \right]_{\text{max}} = \max_{p \in \mathbb{N}} \left(\begin{matrix} p+2 & p+1 \\ p+1 & p \end{matrix} \right)_{\text{max}}$$

[३९१३.०००] १२३-

(५६८५११)

(1919 年)

(1993, 1994, 1995)

(۱۳) درد : آہ اشہد کے لیے ہندوستان فم مانہ ہے / دردِ اسی سے کہ سستی کا دل شکا ہے

(۱۳) سفر، خراج کے پاس صبر کے سوا کچھ اور نہ / تہا وہ جہد کے سوا کچھ اور نہیں

(۱۵) تائب، تائبہ و سنی، اچھی رشتہ میں بیعت کا سامان / بھائی؟ عیسا سے گری کی قربانیاں وہاں ا (۰) ۲۰۲۰ء

مغل کو ملتی نہیں اسے قبروں سے نجات

مارت و مای تمام بنزه و ست و نبات

دور چراگس شود آید به دل منات !

تغلب و نظر ہر عمریں ایسے ہیں لایات!

بہارِ نبی، پرفی سحر، ہفت سال کی رات ۹ (مقامات، اپریل ۱۹۷۲ء، صفحہ ۶۶۱)

(۳) **ثوب مکر:** جس میں سب اناج، ثوب مکر، مسر / مدہ ہے، وہ اناج ثوب مکر کے مسر (۲۶۱۳: ۵۶، ۷)

٣٠٢٦٦ كلمات اقبال اردو، ٣٥٦٦ (بالترتيب) ١٨٦، ٢٤٩، ٣٤٣، ٣٩٤، ٥١٠،

۳۱-۳۲. کلاستر اقبال اردو، ضلعتہ ۳۴۴، ۴۵۳

in the discourses of Iqbal. —.rr

۲۲. اقبال مراد علی، مرجعہ ڈاکٹر سلیم اختر، صفحہ ۱۲۹

۳۵. کلمات جلال اقدس، صفحہ ۲۸۷

۴۶. "رجال" - جوئے کا مجموعہ، ۱۳۴۷ھ

۴۷. بطور مثال در اشیاء و کتب:

۷۶ بی جزو بریم^۱ لایب میرا

آئینہ سحرانی ہے اور ہر شے اس میں
(جواب شکوہ ، انگلیہ دریا)

روایت، یادشای، علم و شیاعی جا نگیری

یہ ہے کیا ہے ؟ منطائے کشتہ مار کی خبر ؟ (طبعی صدمہ) باغیہ در)

سزل دردم، سلا تتر شرمے، یہ ہے کدو پڑا آنس بہر دس عشق۔۔۔ در بہر اعتراف کیا ہے کہ "نبیۃ حضرت ابراہیمؑ آتس میں کدو پڑے۔ یہ ایک

باری «نعم ہے مگر صاف ہے ان کو اُن میں کورے پر نمودر کا وہ سبق نہیں، ایقان تھا» (ماہنامہ سس الاہ، ص ۱۹، ۱۸، ۱۷، ۱۶، ۱۵، ۱۴، ۱۳، ۱۲، ۱۱، ۱۰، ۹، ۸، ۷، ۶، ۵، ۴، ۳، ۲، ۱)

یہ اشعار کہتے ہوئے فراموش ہو گئے۔ "خواب بکوفہ" کا سراسر اشارہ اصرار کیا ہے۔ یہ بات مجھے کی روشنی میں نہیں کی کہ انہی نقل

اور "ایمان" کو مسرادتہ کا تصور ہر استعمال کرتے ہیں۔ لفظ کا استعمال اپنے تناظر میں ہندسہ کو ٹیس اور پہلی ۱۰ سے ایک صنفیں اکثر

۹۔ صرف شاعر یا مفکر ہی

میں سپرد دانشوروں نے انشال کی نگری، صاحب کا اشار کیا ہے، اس میں ڈاکٹر جہاں سہ سہا، مرزا گرو گرو، تار پرور، نوٹی، مکمل بنزیر اور گروٹی چور مارٹک و سترہ شامل ہیں۔ ڈاکٹر ثانی جہاں کا بھی یہی رحمان ہے۔ ڈاکٹر ملک جہاں ستر لکھتے ہیں کہ انشال کی عظمت صاحب سے سزا الہیہ ہے کہ ہم نے اس میں دوائے راز، صاحبِ حکمت، حکیمِ آفتاب، محوِ وقت، مکتبہِ علم اور فلسفی اور حرا یاے کا کیا کہہ سکتا انکی نامزد عظمت کی راہ میں ماسو، حکمت، مرہب اور مسامت و غیرہ کی کسی کسی آہی دیوار میں کھڑی کر دی ہیں۔ ڈاکٹر ستر ستر لکھتے ہیں

”انشال کے کلام میں بلسم، مرہب اور ماسی حیالات اور نگاری حقیقت معنی نالوی ہے۔ اب انور کران کی شاعری

سے نکال دیا جائے تو انکی شاعری اور شاعرانہ عظمت کو کوئی نقصان نہ پہنچے گا لیکن اگر شاعری کو ہٹا دیا جائے تو ان کے بلسم،

مرہب اور ماسی انکار و نفیات، ریز کی دیوار کی طرح ریز جیسے ہو جائیں گے۔“

شمس الرحمن ماروقی نے نہ تو فہ اشار کیا ہے کہ اور شاعروں سے زیادہ انشال کے مطالعے کے لیے ضروری ہے کہ ان کے انکار کو معنی اور نکال

پس پشت ڈال کر ان کی شاعری ہرگز ہر مکتبی جائے ایک منہا بر انشال کے بلسم و پیما کے شہرانیوں کا دکنوں الساطین کیا ہے،

”قبائلوں نے دیکھا کہ ان نپاد زان و بیاں کے اشارہ دار اور انکار شاعر ہیں ماسے تو انہوں نے عاقبت ہی میں سہی، خود

ہی شاعری سے سزا کا انکار کر کے اپنے چھوڑ دے اور کم نہیں لکھتے ہیں کا مسہ ستر ستر۔ مکمل بلسم حقیقت یہ چہرے کہ بلسم اور

پیما طراز کے صو کے سترے خوشرو ماسی سے نام نہ نہیں لکھتے ماسے آئے اور انشال شاعر انشال فلسفی کی کہ انکار انشال کے ہے۔“

صوفی گرو گرو پوری نے لکھا تھا ”بیجا ہے کہ چارہ اور اور ہماری ماسریت کی تاریخ میں انشال کا شمار انسا اب ہمارے ہر ماسریت

کی جبکہ دکانر عکروئل ماروقی سنوں میں لکھتے ہیں ”انہم صوفیوں نے سرانیک ”انشال کی پہلی اور آخری حقیقت شاعری ہے۔“

۲

صوفی گرو گرو پوری نے انشال کو اول و آخر شاعر قرار دینے کے باوجود اب وہ انسا اب راز میں شمار کیا ہے خوشروئل ماروقی لکھتے ہیں۔

شمس الرحمن ماروقی کا ان انشال شاعروں سے اختلاف ہے کہ انہوں نے انشال کی شاعری کو پس پشت ڈال دیا لیکن یہی حقیقت ہے

کہ ”اگر انشال کی شاعری تک عکروئل سے عالی ہوئی حواس کی۔ انہوں کی روح ہے کہ تاریخ اور میں وہ شاعر ہی موجود ہے۔ ہر ماسریت ہر ماسریت

انشال کے گھرے اور وسیع اثرات ان کی شاعری کے ہر جہز منت ہیں اور یہ بات لائقِ قس ہے کہ ہر ماسریت میں انشال کے شعروں میں ہر

زیادہ قریبی جاری ہے۔ ان طرح ان ”چھوڑے“ جگہ ”صوفیوں کی کم نہیں“ کا ارادہ ہر ماسریت ہے۔ انہوں نے مکتبہ انشال کو مسریت شاعر

سلیم لکھا اور ہر ماسریت و ماسریت شاعر ہر ماسریت و ماسریت کو شاعر ہر ماسریت لکھتے رہے۔ انہم انشال کا گھر لکھنے کے

حقیقت ہے۔ انہم انشال کی شاعری نے ایک کیا ماسریت ہے اور نہ پس پشت ڈال دیا ہے۔ انشال:

معتبر مرن لکھتا ہے ماسریت لکھتے۔ ماسریت لکھتے۔ ماسریت لکھتے۔ ماسریت لکھتے۔

حوالے اور حواشی

۱. مطالعہ اقبال، اقبال پیسے، مستقرہ، لکھنؤ، صفحہ ۵۵
- ۲-۳. اقبالیات رقی، صفحات ۱۲، ۶۳
۴. اقبال، اقبالی تبصرہ، صفحہ ۸۳
۵. اقبال، بیسینہ کا مرآۃ لکھنؤ، ہر الفیہ رفیع الدین ہاشمی
- ڈاکٹر ہاشمی صاحب کہتے ہیں کہ سرسید اور علامہ اقبال نے اقبال کی شاعری میں اقبال، اقبال، اقبال کے ناموں کا استعمال کیا ہے۔
 ہرگز نہیں کرتے کہ شاعر کے نام اور اپنے کافیتوں اور شمارے کو سرسید، ہرگز نہیں کرتے، اقبال اور سرسید کے ناموں کا استعمال کیا ہے۔
 علامت کی دلیل ہے۔ اقبال ۱۸۵۷ء شاعر ہے کے ناموں کے استعمال سے شاعر کی شاعری میں اقبال کے ناموں کا استعمال ہے۔
 (اقبالیات کاغذ، ۱۶۵-۱۶۶) اقبال اور سرسید کے ناموں کے استعمال سے شاعر کے ناموں کا استعمال ہے۔
 ۶. کلمات اقبال اردو، صفحہ ۳۶۸
۷. اقبال، اردو، صفحہ ۷۶
۸. کلمات اقبال اردو، ۵۱۲-۵۱۳ — نوٹ: علامہ اقبال کی شاعری میں اقبال کے ناموں کا استعمال کیا ہے۔
 ۹. فکر اقبال (مناویں، بیرونی، ۱۲۵) صفحہ ۱۲۵
۱۰. اقبال اور عربی فکر، صفحہ ۹۰
۱۱. اقبال کی شاعری میں اقبال کے ناموں کا استعمال کیا ہے۔
 ۱۲. مجمع لکھنؤ، صفحہ ۱۱۲

تو متبرکہ کہ ہے جو انہال کو شاعر اور علمی بنا ہے ۔ ۔ انہال ایک بہتصریف شاعر اور علمی تھے اور قبول نہیں انہر شعری

اسے) کا ایسا اور سٹالون کی سر شعری جس پہ ایک۔ محاذ قضاہ ن ہر کی عا) حلا میں صرف مہر ہی نہیں ہے۔"

انہال کو اسان کے محکم ایسے کا شعور مائل قائم اور ان محکم نصائین سے انہر بہت متنبہ تھی ۔ یہی فقتہ دشمنوں کا دھڑلہ ہے اور

اسی کے فقت وہ اسے) کا ایسا اور سٹالون کی سر شعری چاہتے ہیں ۔

۱۱۱۱

منہی اور الہیاتی فکر ہر اعترافات کا جائزہ

جوشناب... مری اور ایوانی نگر پر استراحت گاہ بنیاد

- ۱۔ مریکے اسرار خودی ۲۵۳
- ۲۔ لغت معنی اور اس کے مفہوم پر استراحت ۲۵۴
- ۳۔ لغت معنی و مریکی ممانعت پر استراحت ۲۵۵
- ۴۔ "اسرار الہی" کا مفہول ۲۵۷
- ۵۔ مقیم ماہ نامہ پر استراحت ۲۵۸
- ۶۔ انشائے پر مکتبہ چینی ۲۵۹
- ۷۔ کچھ اور استراحت ۲۶۰
- ۸۔ مریکے اسرار خودی پر عمومی فکر ۲۶۱
- ۹۔ مریکے اسرار خودی اور یہ مقیمہ پر نئے کالائز ۲۶۲
- ۱۰۔ مریکے اسرار خودی ۲۶۶
- ۱۱۔ کوالی مارا، رچے، پچے، ۱۲۔ سے انکسار تعلق رکھتا ہے ۲۷۱
- ۱۳۔ ۲۷۷ ۲۸۰

امثال سے سیرت تا اگر ابدی طرہ پرست و خودی کا باطن ہوا، بقاری — خودداری " معائنے نہ " مگر ارمائے دل ۔ "

(self-exclusion) کے لیے بھی استعمال کیا ہے، اور ادا ہے۔ جب فرہنگی اور قوت کے لیے ضروری ہے۔ یہ قوت موت کا سامنا کرنے پر ہے۔
 کی صورت اختیار اور اس کی ادائیگی، نام رکھی ہے۔ اسلامی کردار و زندگی کی قوتوں کو قلعہ کرنا ہے اور انہیں اسرارہ آگاہ سے بچا ہے۔

ب۔ تعویذ و بودیہ کی مخالفت پر اعتراضات

اسرار و فرہنگی اعتراضات یہ ہیں۔ ۱۔ وہ اساتذہ کی ماعنا شیرازی پر تنبیہ فرمائی اور وہ بھی غی کے اول شدی کہ
 دیا ہے میں وحدت الوجود کی حوالہ دیتی ہوں۔ ۲۔ اسلام کا کمال تقویٰ اور تعویذ کا کمال وحدت الوجود کا۔ ۳۔ اسرار و فرہنگی
 حوالہ کے ساتھ فرمائی کہ شوق اور تقویٰ (۱۵۵) سرما تقویٰ کیا گیا۔ شاہ قمر فرہنگی نے لکھا۔

"میرا مقصد وہ ہے۔ حق و اس کی حقانیت (reality) کے میں ایک حور و حقیقت کی طرف سے، جس کو وہ
 چاہتا ہوں۔ ۱۵۵۔ اسلام کی تاریخ میں یہ پہلا واقعہ ہے کہ تعویذ کے لئے، دارالحدیث کی طرف سے، تعویذ لکھا گیا۔ ۱۵۵۔
 ۱۵۵۔ اسلام کی تاریخ میں یہ پہلا واقعہ ہے کہ تعویذ کے لئے، دارالحدیث کی طرف سے، تعویذ لکھا گیا۔ ۱۵۵۔
 ۱۵۵۔ اسلام کی تاریخ میں یہ پہلا واقعہ ہے کہ تعویذ کے لئے، دارالحدیث کی طرف سے، تعویذ لکھا گیا۔ ۱۵۵۔
 ۱۵۵۔ اسلام کی تاریخ میں یہ پہلا واقعہ ہے کہ تعویذ کے لئے، دارالحدیث کی طرف سے، تعویذ لکھا گیا۔ ۱۵۵۔
 ۱۵۵۔ اسلام کی تاریخ میں یہ پہلا واقعہ ہے کہ تعویذ کے لئے، دارالحدیث کی طرف سے، تعویذ لکھا گیا۔ ۱۵۵۔

دعویٰ شاہ نے یہ بھی لکھا کہ شری اور حدیث میں تباہی و بربادی ہے۔ ۱۵۵۔ اسلام کی تاریخ میں یہ پہلا واقعہ ہے کہ تعویذ کے لئے، دارالحدیث کی طرف سے، تعویذ لکھا گیا۔ ۱۵۵۔
 ۱۵۵۔ اسلام کی تاریخ میں یہ پہلا واقعہ ہے کہ تعویذ کے لئے، دارالحدیث کی طرف سے، تعویذ لکھا گیا۔ ۱۵۵۔
 ۱۵۵۔ اسلام کی تاریخ میں یہ پہلا واقعہ ہے کہ تعویذ کے لئے، دارالحدیث کی طرف سے، تعویذ لکھا گیا۔ ۱۵۵۔
 ۱۵۵۔ اسلام کی تاریخ میں یہ پہلا واقعہ ہے کہ تعویذ کے لئے، دارالحدیث کی طرف سے، تعویذ لکھا گیا۔ ۱۵۵۔
 ۱۵۵۔ اسلام کی تاریخ میں یہ پہلا واقعہ ہے کہ تعویذ کے لئے، دارالحدیث کی طرف سے، تعویذ لکھا گیا۔ ۱۵۵۔
 ۱۵۵۔ اسلام کی تاریخ میں یہ پہلا واقعہ ہے کہ تعویذ کے لئے، دارالحدیث کی طرف سے، تعویذ لکھا گیا۔ ۱۵۵۔

ان شرابا سے زیادہ طور پر، وہ اساتذہ کی ماعنا شیرازی پر تنبیہ فرمائی اور وہ بھی غی کے اول شدی کہ
 میں اسلام کے حق و اس کی حقانیت (reality) کے میں ایک حور و حقیقت کی طرف سے، جس کو وہ
 چاہتا ہوں۔ ۱۵۵۔ اسلام کی تاریخ میں یہ پہلا واقعہ ہے کہ تعویذ کے لئے، دارالحدیث کی طرف سے، تعویذ لکھا گیا۔ ۱۵۵۔
 ۱۵۵۔ اسلام کی تاریخ میں یہ پہلا واقعہ ہے کہ تعویذ کے لئے، دارالحدیث کی طرف سے، تعویذ لکھا گیا۔ ۱۵۵۔
 ۱۵۵۔ اسلام کی تاریخ میں یہ پہلا واقعہ ہے کہ تعویذ کے لئے، دارالحدیث کی طرف سے، تعویذ لکھا گیا۔ ۱۵۵۔
 ۱۵۵۔ اسلام کی تاریخ میں یہ پہلا واقعہ ہے کہ تعویذ کے لئے، دارالحدیث کی طرف سے، تعویذ لکھا گیا۔ ۱۵۵۔

[illegible]

اس حصہ میں اشبال کا مطالعہ ۱۱۵۵ھ سے ۱۱۶۵ھ تک کیا گیا ہے۔ اس میں اشبال لکھتے ہیں کہ "میرے مہر کا نام اشبال ہے۔ یہاں اشبال کی طرف سے دو اور جہت ۵ ملاحظہ فرمائی جاتی ہیں۔ پہلی یہ کہ اشبال نے جو کچھ لکھا ہے، اس کا مقصد یہ ہے کہ اس کے ذریعہ سے لوگوں کی طرف سے جو کچھ غلط سمجھا جاتا ہے، اس کو درست کر دیا جائے۔ دوسری یہ کہ اشبال نے جو کچھ لکھا ہے، اس کا مقصد یہ ہے کہ اس کے ذریعہ سے لوگوں کی طرف سے جو کچھ غلط سمجھا جاتا ہے، اس کو درست کر دیا جائے۔ تیسری یہ کہ اشبال نے جو کچھ لکھا ہے، اس کا مقصد یہ ہے کہ اس کے ذریعہ سے لوگوں کی طرف سے جو کچھ غلط سمجھا جاتا ہے، اس کو درست کر دیا جائے۔"

”اصل یہ ہے کہ جو مائتہ تو حیر اور ’وحدت الوجود‘ کا مفہوم صحیحہ میں سمجھ سکتی ہیں۔ یہ وہ لوگ
 اور ملاحی مراد ہے کہ مفعول الخیر کا مفعول مالمی ہو ہی ہے اور نہ ضرر الخیر کا مفعول مالمی۔ اس اعتبار سے۔ تو حیر
 کے ملاحی ہیں۔ ان کی مہم نہ ’تکثرت‘ ہے۔ جب تک جو دنیا ہے فقیر کیا ہے۔ تاکہ اس کی ضرورت نہ رہے۔ ’وحدت الوجود‘
 کی ضرورت نہ رہے۔ اس نطفی کا نتیجہ یہ ہوا کہ جن لوگوں نے وحدت الوجود یا زمانہ حال کے ناسطہ یورپ کی اصلاح

میں تو میر کو ۱۲ کا، وہ خود بخود کہے گئے۔ انکس کے باعث لڑو مٹنے کا تلقین میر کو ۱۳ سے۔ فائدہ دار نام کی
مکتب سے تھا۔ اس کی تعلیم بنانے اور وقت سے مٹی پر کہ عبادت کے خال صرف ایک ذات ہے۔ اتنی جو کچھ
مکتبہ عالم میں دھرائی ہے، وہ۔ کی۔ موقوف ہے ۱۴۔

وہ خود بخود محول، محمود اور رہنما ہے۔ کہ دم دتا ہے۔ مگر ازال کے سر کیسے۔ الہی نصرت۔ دیا دار اور رہا۔ ۱۵۔
انزال کی یاد ہے اور ان کا برادر دل پر ہے۔ اس کا کٹھن کمال یاد ہے۔ رہائی الہی نصرت۔ برائے انزال کا ایک بڑا اشتراک یہ ہے ۱۶۔
دعا اصل میں الہی معافی تلاش کرنے کی ہے۔ اس کو وسیع کر دیا۔ اس کٹھن کی وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ بیشتر مٹی شعرا و شاعرانہ
کی حالت مائل تھے۔ ۱۷۔ اس کے ان کو، کا ایک وہ۔ دیگر ایسے کا ذاتی اور طبعی مزاج، اپنی طرح سے ظاہر ہوا اور اس طرح۔ مائلوں، اس طرح
لشکر ہر کی بنیاد پڑی۔ ان شعرا نے نہایت عجیب و غریب اور بظاہر دہریہ طریقوں سے شعائری مٹی تزیین شروع کی ہے اور اس مٹی پر قورڈے کو ایک
سے مراد مانا گیا ہے۔ انرا اسم اس کے سر پر دیا ہے۔ تو ہم مٹی اس کے برائے رو کی۔ ۱۸۔ تیار بناتے۔ اسم جلدانی۔ بل اللہ کر دیا۔
یہ مٹی خود بخود ہے، تو شعرا نے ہم کہ شعرا۔ ہم میں دلی اور مٹی تلاش کرنے ہیں۔ ۱۹۔

دراوی بڑے عبادت اور عجب و بڑے۔ مٹی کو شہید مٹی مائل تیار ہے۔

دراوی بنیاد میں اس کا جو کے مانع۔ اس کے شہد است و ان کے شہد دوست

یہ مٹی اندر اشار۔ بنایت ارد ہے اور تالی نمبر۔ شعرا عبادت سے دیکھتے تو ہمارا لکھنے کی تزیین میں سے تیار ہے اور۔ ۲۰۔
دری و تیار نہیں کہ ماسکنا۔ شاعر۔ کمال۔ کہ ہے کہ جس نے تیار ہوا ہے، اس کو ادنیٰ ہی ایک امر کا ہے جو کٹھن کے کسی نے تیار ہے۔
کہ وہ یہ سمجھتا ہے کہ آج عبادت لایا گیا ہے۔ ۲۱۔ اس کی مٹیوں سے ہی سمجھ رہے ہیں۔ ۲۲۔

اسال۔ ان خود کو ۱۳۔ ۱۴۔ کہا جس کا شعور شعائری اس سے مٹیوں پر اس کے اور الہی نصرت کو رو کی مٹی مائل و مائل
مٹی ہے۔ اس میں اسال۔ ۱۵۔ مٹی مٹیوں سے اس مٹی کا جو ۱۶۔ مٹی مٹیوں سے اس مٹی کا جو ۱۷۔ مٹی مٹیوں سے اس مٹی کا جو ۱۸۔
باطنی علم کو غیر مستند اور مائل، اس کے ۱۹۔ ایک۔ اور مٹیوں میں مٹی اصل کو عجیب۔ مادہ مٹی کا کہہ سکتے ہیں۔ ۲۰۔ باہر کیلے کی مٹی کی
اور ایک مٹی پر دیا کہ ۲۱۔ مٹی کا ۲۲۔ مٹی کا ۲۳۔ مٹی کا ۲۴۔ مٹی کا ۲۵۔ مٹی کا ۲۶۔ مٹی کا ۲۷۔ مٹی کا ۲۸۔ مٹی کا ۲۹۔ مٹی کا ۳۰۔
کو ۳۱۔ مٹی کا ۳۲۔ مٹی کا ۳۳۔ مٹی کا ۳۴۔ مٹی کا ۳۵۔ مٹی کا ۳۶۔ مٹی کا ۳۷۔ مٹی کا ۳۸۔ مٹی کا ۳۹۔ مٹی کا ۴۰۔
۱۱۔ مٹی کا ۱۲۔ مٹی کا ۱۳۔ مٹی کا ۱۴۔ مٹی کا ۱۵۔ مٹی کا ۱۶۔ مٹی کا ۱۷۔ مٹی کا ۱۸۔ مٹی کا ۱۹۔ مٹی کا ۲۰۔

ج۔ اسرار خودی ۱۲ ماقول

۱۔ مٹی کا ۲۔ مٹی کا ۳۔ مٹی کا ۴۔ مٹی کا ۵۔ مٹی کا ۶۔ مٹی کا ۷۔ مٹی کا ۸۔ مٹی کا ۹۔ مٹی کا ۱۰۔ مٹی کا ۱۱۔ مٹی کا ۱۲۔ مٹی کا ۱۳۔ مٹی کا ۱۴۔ مٹی کا ۱۵۔ مٹی کا ۱۶۔ مٹی کا ۱۷۔ مٹی کا ۱۸۔ مٹی کا ۱۹۔ مٹی کا ۲۰۔
۲۱۔ مٹی کا ۲۲۔ مٹی کا ۲۳۔ مٹی کا ۲۴۔ مٹی کا ۲۵۔ مٹی کا ۲۶۔ مٹی کا ۲۷۔ مٹی کا ۲۸۔ مٹی کا ۲۹۔ مٹی کا ۳۰۔
۳۱۔ مٹی کا ۳۲۔ مٹی کا ۳۳۔ مٹی کا ۳۴۔ مٹی کا ۳۵۔ مٹی کا ۳۶۔ مٹی کا ۳۷۔ مٹی کا ۳۸۔ مٹی کا ۳۹۔ مٹی کا ۴۰۔
۴۱۔ مٹی کا ۴۲۔ مٹی کا ۴۳۔ مٹی کا ۴۴۔ مٹی کا ۴۵۔ مٹی کا ۴۶۔ مٹی کا ۴۷۔ مٹی کا ۴۸۔ مٹی کا ۴۹۔ مٹی کا ۵۰۔

۱۔ علم و معرہ عقل کے معنوں اور مرکب میں مشمولوں میں درجہ عارطہ سے اعلیٰ مرتبہ ماری ماہر ہے۔ اس کا کوئی ملکی مقام نہیں البتہ وہی وہ افغانی
۲۔ عجمی ماہر کے اوصاف شاعروں سے خارج کیے۔ مقام اقبال اس میں ہے کہ وہ فطرت کی وضاحت بھی کی اقبال اور پہلے وہ معنوں
۳۔ اسرار و بی اور لغت و معنی و معنی و معنی - متقی استرہاد - کا خواہ - دیا - عارطہ کے بارے میں انہوں نے کہا کہ شاعرانہ اسرار سے ہیں
۴۔ عارفانہ کو بہت بلبل پادشہاں پر - لکھ کر صرف اس کی سرگزشت و معنی ہے جو ہے - ایک معنی شاعر بڑے کے ال - کے - کہ وہ ہے - ان میں
۵۔ کہ یہ بڑے کہ ان کے احوال میں اس - اسرار میں اب غرضہ طاری کے ہو ہیں - عجب - لکھی درجہ عارطہ کا علاقہ نہ دیکھیں مانتے ہو کہ یہ عارفانہ جو
۶۔ اور کسی شاعر کی منتی کے لئے ان کے نام احمد اس ہی کو اور دیکھا جاتا ہے۔

اقبال کے دوسرے حقائق اور متفقہ دہما ہیں۔ یہی شہر حافظ کی حالات ہر اہل ہر خیال کیا ہے؟ اس کا جواب ہی وہ ہے جس میں واقع ہے جو امر آزادی کے (۱) کاروں اور ان کا کیا اور کیا ہے۔ یہی شہر حافظ کے ناظر ہیں۔ وقت کا ہے۔ اقبال کہتے ہیں:

آج امر کی دہا اور دہا آپ کے موصول ہوئے۔ میں نے حجاب حافظ پر کمر (یہ الہام) ہے لکھا کہ اس کے ہر اس سے بکلی ٹھنڈی۔ میرا اثر وہی ماہ ظہر مائل اور وقت کا ہے۔ اس امر وہی میں جو کہ لکھا تھا وہ ایک شہر میں لکھا تھا اس کی سرفرازی جو وہاں میں کئی صدیوں سے رہا ہے۔ ۱۰۰ ہے وقت میں اس کے العین سے صدمہ مانگ رہا تھا، اہل وقت یہ غیر متبرک ہے۔

مگر صدمہ۔ حجاب حافظ کی وہ ہے۔ سے وہ شہر میں کئی سرکار و خوار کی تہیہ سے۔ اس اشار میں شہر سے مراد وہ ہے۔ جو وہ شہر ہوں میں پیشہ ہیں۔ انہوں سے وہ حالت (Nucleus) مراد ہے جو وہاں کے کلام سے کیشت ہوئی پیرا جرتی ہے۔ ۱۰۰ فی الوقت سے شہر میں، دوسری اور وہ، وقت۔ یہاں پر ہے مگر اس کا طالع کو ہے۔

مگر وہاں ہے۔ اس کا وقت اس میں تو۔ یہاں پر ہے اور اس وقت کا اثر شہر میں ہوتا ہے۔ یہاں پر ہے، مقرب ہے کہ وہاں کا شہر میں (۱) ماہ۔ ۱۰۰ ہے میں مائل ۱۰۰ ہے۔ ۱۰۰ فرامی رہی کے لیے ان کا اور ان کے شہر میں (Optimistic) ہر امر وہی ہے۔ اس امر وہی، ماہ ظہر کو کہ لکھا تھا۔ یہاں پر ماریج مگر کے اور اشار کئے ہیں جس کاموں سے ہے۔

در نقدینت شعر و ادبیات ادبیات ایران

ان اخبار کو پڑھ کر مجھے یس ہے کہ ملت سی ملہ ہمال دہر سپہ ایٹنی اور میرا اہل دہلہ دواغ ہر مائے کا ۴۲

۸۔ انتخاب پر مکتبہ چینی

شہزادی اسلمہ جہاں سر ملایا نام سے مشہور تھیں۔ خواجہ حسن نظامی نے ایک ہزار اشعار میں کیا۔ انبال نے ان ناول کی اسفندیاریت خارج کرنے کی سب سے بڑا سرمایہ دہائی کر اسمول ملزور لگا جائے کہ جس میں انکا کہ اتنی مہول میں صرف دو مائیں ہیں مگر انبال نے شہزادی کو سر ملایا نام کے نام سے اسلمہ کر کے ہیں ہی ہوا ہے بڑا اٹائی ہے اس طرح ایک دیار کے سامنے سر جھانک کر اپنی شہزادی کے نام کے نام ہے۔ ایک کہو۔ اس صدمہ کی تڑپ ہے کہ خواجہ صاحب لفظ ڈیٹیکٹس دیتے ہیں مجھے۔ شاید وہ ڈیٹیکٹس کے مٹی نرالی تصور کرتے ہیں۔ ان کے خیال میں تو میں صرف فوجیوں کے سامنے نہ کرتے ہیں وہ بھی شاید ڈیٹیکٹ ہی کرتے ہیں۔ خواجہ صاحب کی خدمت میں عرض ہے کہ وہ بہتر

اور تاویل کے درجے میں حراف کی اشاعت شروع کر دی کہ انہیں سر میں وحدت الوجود کے حافی ہر جھٹے تھے۔ یہ وہ نہیں لو جسے ہم جتنی کی خبروں کا مقصد اتریں اس علاقہ موقف کا ہر چار ہے۔ حافین اشل نے ہی اعلان کر دیا کہ اشل کے نکرہ نظر کا آثار ہی وحدت الوجود سے ہوا تھا اور انسانی وحدت الوجود پر ہوا۔ یہ سبب علاقہ موقف ہے جس کا جائزہ اعلیٰ عنوان کے تحت لیا گیا ہے۔

انتقال سے مصالحت کی ہستکاری اور دہتری و تودہ سے، توڑی طور پر نوا انترامات کیجے وہاں میں سے ایک یہ تھا کہ "اج سوت" کے نام پر لکھ بیٹے کے نام و نوا سے کی تکمال و ممانعت کا اصول ترک کر دیا۔ اس پر توڑی کے دوسرے ایٹریٹ سے "داجہ" اور ماہ و ہستکاری سے "سوت" کا خارج کر دے۔^{۹۵} نسرت، ایٹریٹ سے سرعی نام کے نام انتساب ہی حد کر دیا گیا۔ اس طرح ایک اور اعتراوی رشتہ چھوڑا۔ مصلحتی نام کی ممانعت صاحب اور انتقال سے دونوں تعلق کے نام و صفت کی حرائی و راعی ہر اچے اداس نفی، ایک امتراز سے مصلحت نہ رکھتی تھی۔ لیکن نام سے حور و نام، اشتہات کے حامی اور وکیل تھے، آج بل کر اپنا روح و ہر طرف کر لیا۔ انہوں نے بہرہ و برکت کی تاثیر کی اور بہتری تمام پرست علم و دین شامل کرنا مقرر کیا۔

انسان ہے اچھا آدمی جسے شہر میں رکھ دیتے ہیں۔ اس کی طبیعت - مافیہ فانی کا ہر پہلو ہے - مگر وہ شہر کے دو عالم فتنوں اور ایسے باطنی فتنوں کے میں ہیں جو شہر میں رہا، اصلاح و فتنوں میں آئے گا ایک شہر دار ہے - اصلاح و فتنوں -

لا کا انسان نے بنائی کیا جو - علم و میراث کا ایک - پہلو تھا - "اسرارِ الہی" - "میراث کا پیمانہ" - انسان کے دوسرے پہلو، جو ہے وہی جو ان کے ہر پہلو پر ہے -

نے اہل سرفی میں کی ہے۔ "درمیں انکے مقصد حیاتِ اہل امان کے لئے کلمہ اللہ اسے..." (دقی لے کی سرفی کو طرہ وار کر دیا

۱۱. وہ شعر یہ ہے: سرور میں مشرک تو جبر خرا / واحد ذیل لود۔ اور حرمین

ترکیب "تو جبر خرا" میں نظر ہے غنی لغت ہے "والسہ حضرات" تو جبر و جوی کی ترکیب بھی استعمال کرتے ہیں۔ (دقی شا کا یہ دعویٰ اہل نظر ہے کہ عقل انسانی وحدہ الوجود کے ہم سے نام ہے "تاج ابی دعوئی" تو جبر کے ارے میں ہر گاہ با سکتا۔

۱۲. دیکھیے، "اجل"۔ اکتوبر ۱۹۵۲ء، صفحہ ۷۷

۱۳. یہ سوالات صبر ذیل تھے:

(۱) کیا قرآن شریف عبیدۃ وحدت الوجود کا ثابت ہے؟

(۲) کیا تو جبر اور وحدت الوجود دو جہانگانہ اشیا ہیں؟

(۳) کیا اسے "عزت انانیت" کو مٹانے آیا ہے؟

(۴) نعوت کا انتہائی نتیجہ اور مقصود کیا ہے؟

(۵) کیا صغائر کرا میں کتب سکر شلی حرام کا ذکر سیزاریں کے کسی میں نہ تھا؟

(۶) حرمین کی حالت، سکر کے کسی میں کو معر ہے یا نہیں؟

(۷) کیا کتب وحدت الوجود کسی میں (۱) ہے اور اہل میں (۲) کے بعد کہتا ہے؟ کیا وحدت اس سرفی رحمتہ اللہ علیہ لے اہل کے سر عر؟ حق فیہم کیا ہے اور یہ مزید اس میں عبیدۃ یا نہیں؟

(۸) کیا وحدت الوجود اہل علی میں ہے یا اہل کو مرہب سے بھی کچھ تعلق ہے؟ (ایضاً، ص ۷۸)

حرم میں نظام کے سوالات کا مختصر جواب یہ ہے کہ قرآن شریف لے "تو جبر" کا مقصد دہا ہے کہ وحدت الوجود کا۔ تو

کا عبیدۃ یہ ہے کہ الہ (خالق، مالک، قادر، رت، معبود...) سوائے اللہ کے کوئی اور نہیں۔ "وحدت الوجود" کا مقصد

ہے "وجودی اگائی"۔ یہ اگائی خرا جو تو کائنات کا انکار اور کائنات پر تو مادی حرا کا انکار ہے۔ اس میں خالق اور مخلوق

کا فرق نہیں ہے۔ عبیدۃ تو جبر میں اللہ خالق اور کائنات مخلوق ہے۔ چنانچہ "تو جبر" اور "وحدت الوجود" دو جہانگانہ اشیا ہیں

(۱) مراد کو مٹانا ہے، بلکہ اس میں۔ ہر اور دیا ہے۔ نہایت کے دن عار بھی ہر فرد کا الگ ہر گنا نعوت کا زبانی

نتیجہ اور مقصود اہل فی المل ہے۔ صغائر کرا سکر دل اور سکر ذہن تھے اور گناہ کی مارجب کا توڑ کرے کے یہ جب دست پر

میں معصوم رہے تھے۔ "وحدت الوجود" کی یہ مثالوں کو بیلم دی گئی کہ اہل کو مرہب سے کچھ تعلق ہے۔

۱۵. "اجل"۔ اکتوبر ۱۹۵۲ء، صفحہ ۸۹

۱۸۲۱۱. ایضاً، صفات (الترتیب) ۸۳-۸۴، ۷۹، ۸۰

۲۰-۲۱. مقالہ "اجل"، صفات ۲۱۸، ۲۰۴

۲۱. یاد رکھیں کہ (۱) یہ خط حرم ۳ سرفی ۱۹۱۱ء میں [نہال لکھتے ہیں کہ "نعوت کے ادبیات کا وہ حصہ جو اہل میں سے تعلق رکھتا

ہے ہدایت نالی قرآن مجید کی ہر جگہ اس کے ترجمے سے طبیعت پر سرسبز ہوا کی مانند طاری ہوتی ہے۔ جس کا حصہ میں سیکھ رہے اور مفی چھوڑوں میں

سرے جال میں قلم قرآن کے معاملے۔ (مکاتہ۔ انبال ۱۱۱) کان یا راقولیں مان، صفحہ ۲۰

۲۲. مکاتہ۔ انبال، صفحہ ۲۰۱

۲۳۔ ۲۴۔ خطوط انبال، صفحات ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴

۲۵. دیکھیے، دوسرا سراج الدین، جلد ۱۰، جولائی ۱۹۶۶ء، انبال مان، حصہ اول، ۳۴-۳۵-۳۶-۳۷

۲۶. دیکھیے، الزلزال انبال مرتبہ بغیر اہل دار، صفحات ۲۶۸-۲۷۰-۲۷۱

۲۷. دیکھیے، *Discourses of Jhal* - مشہور، صفحات ۱۱۰-۱۱۱-۱۱۲

۲۸. محمد بن یوسف کے (۱) اپنے مکتوب مورخہ ۲۳، دسمبر ۱۹۱۵ء میں انبال لکھتے ہیں کہ "وہی فقرہ جس سے شرعاً ہے کہ شیخ آقا کے احوال

اور بیانات شریعت میں چھوڑے مصلحتاً دار" کو آپ ان کتاب میں جگہ دیتے ہیں اور پھر مقلد کی تشریح کس ضرر سے جوڑ رہے ہیں۔

وہی فقرہ جس سے شرعاً ہے کہ شیخ آقا کے احوال اور بیانات شریعت میں چھوڑے مصلحتاً دار" کو آپ ان کتاب میں جگہ دیتے ہیں اور پھر مقلد کی تشریح کس ضرر سے جوڑ رہے ہیں۔

وہی فقرہ جس سے شرعاً ہے کہ شیخ آقا کے احوال اور بیانات شریعت میں چھوڑے مصلحتاً دار" کو آپ ان کتاب میں جگہ دیتے ہیں اور پھر مقلد کی تشریح کس ضرر سے جوڑ رہے ہیں۔

وہی فقرہ جس سے شرعاً ہے کہ شیخ آقا کے احوال اور بیانات شریعت میں چھوڑے مصلحتاً دار" کو آپ ان کتاب میں جگہ دیتے ہیں اور پھر مقلد کی تشریح کس ضرر سے جوڑ رہے ہیں۔

۲۹. انبال لکھتے ہیں کہ "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کی روایت کا قطعی ثبوت ہے کہ ایک مسلمان تلبہ کی منتقل کیفیت سے بڑی

ذخیرہ یا سکر۔ تمہارے ان کی مسلمانوں میں کوئی عورت نظر نہیں آتا" (حوالے اور تفسیر کے لیے دیکھیے، مکاتہ۔ انبال، ص ۲۰۵)

۳۰. اس ضمن میں وضاحت کرتے ہوئے انبال لکھتے ہیں:

"میرا ترجمہ یہ ہے کہ اسلام نے دنیا و مافیہا کے ہر شخص کو ایک جاکیا ہے اور ایک طرح ہی نور انساں کے لیے ایک رسول زاد

تائیم کی ہے۔ ہاں یہ لکھا گیا ہے کہ میرا تصور اولیٰ املائے کلمۃ اللہ ہے، ہاں یہ بھی تعلیم دی ہے کہ لائیس لیبیک فی الدنیا

(دعا میں اپنا حق مرا لیں نہ کرا)۔ "دیا ریح است و کار دیا جہ ریح" اسلام کی تعلیم نہیں، بلکہ ایم اسلامی نظام یہ ہے جو

شرع عقائد میں جہاں عالم میں ہدایت نالی کے ساتھ بیان کی گئی ہے۔ ترکیب اسباب ہدایت، یعنی اسباب دنیا کا ترک

کرا حالت ہے۔ دلائل عقائد ملکہا شرک اور ہر امتداد شرک ہے۔ پس جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی

رضعت میں یہ لکھا ہوا ہے: از کلید دس درہ تباک د - نویرا و طالب اس سے زیادہ اور کچھ نہیں کہہ سکتے کہ ان کی

حوالہ سے دیا جس حق لیا لکھا ہے - (مکاتہ۔ انبال، ص ۱۱۲)

انبال سے سبق اپنے آخری مصرعوں میں حجاج بن یوسف کے لکھے ہوئے فقرہ کی تائید و توثیق ان الفاظ میں کی:

"جو کلمہ جسے ایک امارت میں انسانی مضامین شائع ہوئے مگر کارسرا ان کا انقاد ہو گیا، اور جس نے تعلیم کرا لک

ترکیب دینا کا وہ قبلی جو اس میں لکھا ہے، وہ اس قدر مافوق کے لیے ضروری ہے، کیونکہ قرآن میں خزانے

بودہا لکھا ہے، اس میں دنیا کی علانی کو منہم اور آخرت کی علانی کو خوش رکھا گیا ہے۔ (ماہرین، انبال کی نظر میں، ص ۱۱۳)

اس تمام برہمکتہ تابعی نوہ ہے کہ غزوں میں خود ما ذرا ہے۔ کھائی ہے اور جس ہم دورانہ مشغول بار عازر میں بڑھ رہے ہیں اس کا، خلاف صرف وقت و مہر بر نہیں ہوتا۔ تمام زمانوں پر چڑتا ہے۔

۳۱-۳۲۔ حق تعالیٰ کا مضمون - ۳۰، ۳۱، ۳۲ کے دلیب - "میں شائع ہوا۔ محترم عبداللہ قریشی نے "مفکران اسلام" قادیان میں اس کے مفصل اشاعت کی ہے۔
۳۰۔ حق تعالیٰ کا مضمون - ۳۱، ۳۲ کے دلیب - "میں شائع ہوا۔ محترم عبداللہ قریشی نے "مفکران اسلام" قادیان میں اس کے مفصل اشاعت کی ہے۔

۲۳-۲۴ اسرفردی کے بیان ہے میں اسکی ۷۰ لکھا تھا۔ "بس مکائے اُملا میں کی فرسریں ادبیات عالم میں ایک خاص پایہ رکھتی ہیں، اور ان میں
ہیں کہ مشرقی دل و دماغ اس سے مستحضر ہو کر اپنی غریب و جاہ ادبیات پر نظر پالی کرے۔" یہ مشہور ہیں، ماسیما یہ کہ ان پر نظر پالی
کا ہے خوب عالی ناستی ہے۔ انہی نے لکھی کہ "مکائے اُملا کا ملکہ ملی رنگ میں رنگین ہے، اور ان کی وہ چہرے ہیں،

لا پتہ لے کر آیا تھا۔ میرا اثر - صلاح اور اہل معرفت کے ملیخے کا اور ہمارے ہر حق اور حمد و ثناء پر ہے۔ انگریزی تاج کی رو سے
 یہ اہل ملیخہ و روات پر عطائی کریں تو کیا سراپہ اور ملیخہ روایات پر نظر ثانی کرنا ضروری منظر کماسترا ہیں۔" (مناقب اقبال، ص ۲۱۵)
 ۲۵۔ "کن سر جوئی" مطبوعہ دہلی۔ "انتر سر" اردو، ۲۹ دسمبر ۱۹۱۵ء، بحوالہ اقبال۔ "انتر سر" ۱۹۵۲ء، ص ۷۶

۲۶. ڈاکٹر عباسی لکھوالی: مشمولہ جہت اورہ سماج الاخبار، ج ۲، نمبر ۲۲، ستمبر ۱۹۱۲ء، صفحہ ۲۲۵۔

۳۷. مشیر قس قزاقی کا مضمون ۲۳ مارچ ۱۹۱۶ء نو ریسرچ میں چھپا۔ (ریسرچ ۲، ص ۲۲۷) اور اپریل ۱۹۱۶ء میں طبعیت ۲ میں شائع ہوا اور اسے "نقرا نال جانتہ نال میں" مترجمہ ڈاکٹر قس قزاقی میں شامل ہے۔

۲۲۶. قولہ زمرہ میں، ۲۲۶

۳۹۔ تیسرا درجہ: مطہرۃ ذہنی کی شہوت "زائرۃ قودی" "در مختصر معتمد" اسلم میرا چہرہ کے معنوں "شہوت اسرار قودی" میں شامل ہے۔ ۱۰۸۸ کا
کا مودہ دیا گیا ہے۔ (دیکھیے، اشغال صامریہ کی مجلس، مرتبہ پرو فیسر سید مرتضیٰ عطار غفرلہ، صفحات ۳۱۶ ۳۱۸)

حاکم فقر جہلی کی شہوت کے لیے دیکھیے، "ادواق حرم اللہ" "مرتبہ پرو فیسر راجہ بخش شاہین، صفحات ۱۰ ۱۲ ۱۳)

۴۰۔ مقالات اشبال، صفحات ۲۰۹ ۲۰۸

۴۱۔ مثال کے طور پر دیکھیے، ذیل طوطا (۱) انجیر آبادی مورخہ ۴ مئی ۱۹۱۶ء (۲) کش ہر شاد شاد مورخہ ۱۳ اپریل ۱۹۱۶ء (۳) سبیر فیض اللہ کا طوطا
مورخہ ۱۴ فروری ۱۹۱۶ء (۴) سراج الدین بل مورخہ ۱۶ فروری ۱۹۱۶ء (۵) کلاہت ملائیہ (مثال و طوطا)

۴۲۔ اقبال نامہ، حقدوم، صفحات ۵۳، ۵۶

اس انسان میں یہ جملہ قورم فلسفہ ہے ۔ اے وقت جس کی نصیب میں سے ضرور مائٹہ ہوتا ہے اس جملے کے تا طریقیں ہم ان کی یہ تحریر لا علی
درستی طرانی ہے کہ یہی وہ وقت تھا جس نے مجھ میں لے بیوروگ نے گا ضرورت محسوس ہوئی اور تعویذ کے وہ رجحانات اُبھرتے ہیں نے ادا
کائنات کو مکمل طور پر پہنچا کرے سے چاہیے ۔ تعویذ کے یہ وہی رجحانات تھے جن کے خلاف انبال ہمیشہ آگراٹا کرتے رہے کیونکہ وہ ایک اور کو بڑی طور
پس سمجھ کے کہ اس کی کائنات کو پائے جس تعویذ کے بار اول اور کیا ہے (انبال ایک شاعر، ص ۹۰) انبال ایک ماٹ کو بڑی طرح سمجھتے تھے
لیکن سوال یہ ہے کہ ان تعویذ سے چھٹہ رہے کلام کیا مائٹہ ہے ۔ انبال کے نزدیک اب وہ تعویذ میر خیر ہی ہیں بلکہ مصر ہے ۔

نہم۔ ۱۵۔ اسرارِ حدی، سرخوش شہ، پطیش، ۱۰۴۵ء (نمبر ۱۱)، (شوی) ۱

۴۱ تفصیل کے لیے دیکھیے، ایضاً، صفحہ ۳۳

۱۰۔ شاہ فرزند قی نے لکھا کہ "اللہ تعالیٰ مجھ سے کچھ ماننے کے مقصد سے وہ لوگوں میں جس کی بات میں کوئی عیب نہ ہو، اور جس کی باری ترقی سے جہنم کھڑا ہے، اس پر سیاست منگی کے عربی اہلوں کا صورت ہوا ہے۔" (تقریر سال ۱۳۸۰، اقبال سن - صفحات ۳۸۲ - ۳۸۶)

۵۵۔ مقررہ صورتی کے (۱) ایسے دوا خوردہ ۱۲ دسمبر ۱۹۳۶ء میں انزال کئے گئے ہیں کہ "حب اسحاق" الہی خودی میں ان مختلف سرایت کرپاؤں کے مرنے کے
برائے جو یہ انزال و معالجاتی سے رہیں اور مردہ رہائے الہی اس کا مقصود چربائے تو مردگی کی اس کیفیت کو جس کا مردہ مردہ (۱) اس
کے ماکہ ہے۔ جس نے اسی کا نام قرار کیا ہے۔ (انزال نامہ، صفحہ ۲۰۲-۲۰۳)

۵۶۔ کش پرشار شاد کے (۱) ایسے دوا خوردہ ۱۲ اپریل ۱۹۱۶ء کے ایک حقے کو انزال نے "برائے شریٹ" پایا اور خواہش ظاہر کی کہ وہ
کر دیا جائے۔ اس حقے میں انزال لکھے ہیں "یہ ۱۰۰ عامہ اس کی حفاظت ہوگی کیونکہ ہم۔" ادھار کے راستے کی بنا پر ہیں اور
ادھار کا۔ سے ٹرا مارا ہے کہ (۱) ایسے دوا خوردہ اس کو اپنے شکار (راہ وہ شکار کی قوم پر لڑاؤ مرد) کی نگہ میں ہو۔ وہ
تادیب ہے، جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ رہتا۔ شکار اپنے شاہ و برادر کرنے والے اسباب کو اپنا بہترین مرقی اختیار کرتا ہے۔ مگر تو
لوائے شاعرے مراد "ام۔" ۱۰۰ برس مراد (تبرک) / طوبی میں سرور کہ فی آخر کلمہ۔ "در حق رہی رہے گا۔ انزال۔ یہ دوا خوردہ (۱) اس
انزال کے پورے ہے آگے گا، مردہ آگے گا اور علی الترتیب حفاظت اور ہو گا۔ (انزال نامہ، صفحہ ۱۹۳-۱۹۴)

۵۷-۵۸۔ دیکھیے ارسالہ نمبر ۲۰۔ دہلی، اپریل ۱۹۱۸ء صفحہ ۲۰

خواجہ حسن نظامی نے پیرزاں مقررہ امر کی نصرت و ترمیم کی اور "اسرار خودی" کے حوالے میں اس کی زیر تصنیف مشہور ماکہ "ہر شائع
"یہ مشہور ہے جس میں عقائد انزال کے لیے دین اسلام، رہبر ایماں، مرد اور شہال جیسے الفاظ استعمال کیے گئے۔ یہ مشہور امر
"نار سیوری" کے نام سے شائع ہوئی، جبکہ جس نظامی کے مقررہ لکھنے میں اس کا نام "اسرار خودی" خوب کیا ہوا ہے ایک مہموں کا
عنوان تھا۔

۵۹۔ منبر مہر و ہلال میں نے شیخ المذاہر کے حوالے سے لکھا ہے کہ انزال کے دالہ عربی کے انزال سے کہا کہ "امر ما وہا کے بقدرت معلوم کے مردہ
لکھیں گئے بغیر، مول کی نشر و گری باقی آوازا تھا۔۔۔ مشہور کے وہ اشار، جن پر بقدرت منزل مادہ کا کو اعتراض ہے، آئندہ امر میں
جس اس کا حرب کر دیا ہی مناسب ہو گا۔" (تفصیل کے لیے "امر ما ہر مقرر، طردم، صفحہ ۱۹۴)

اس اشار اور دیا ہے کو حرب کر کے کی وجود انزال کے خودی بیان کی ہیں۔ مادہ قرآن اسلام جبراً چھڑی کے (۱) ایسے مقررہ امر، ان
۱۹۱۹ء میں انزال لکھے ہیں کہ "امر ما وہا ہر جو اشار میں سے لکھے تھے ان کے مقصد بعض ایک لکھیری اصول کی نشر و جمع تھا۔۔۔
پر لکھ لے دے ہوئی۔۔۔ بہر حال میں نے وہ اشار حرب کر دیے ہیں اور ان کی نگہ ہی لکھیری اصول کی نشر و جمع کر کے کی لکھیری ہے جس کو
جس میں سنہ ہوں۔۔۔ دیا چاہتے ہوں اور اپنے اصحاب کو وح سے ملے ہی کا باعث تھا۔ تاکہ مجھے جس اسباب کے ہوا
اور دیگر لکھیریوں سے علم ہوا۔" (تفصیل کے لیے دیکھیے، انزال نامہ، صفحہ ۲۰۲-۲۰۳) اس سے پہلے "اسرار خودی" کے دورہ۔
انٹرنیشنل کے دیا ہے جس میں کم و بیش ہی وہ انزال کے میں کی ہیں۔ (دیکھیے، ملاحظہ انزال، ص ۲۳۵)

۶۰-۶۱۔ تفصیل کے لیے دیکھیے، "انزال کا سیاسی کارنامہ"۔ صفحہ ۱۸۹-۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۹، ۲۹۴-۲۹۵

۳ کفر کا فتویٰ احمد برہمچریہ پر نے کالرا

اقبال نے افتخارِ پیرتہ پیش کیا تو انہیں کاسر کہا گیا۔ سات اقبال نے ایک خط میں لکھی ہے۔ لکڑن کی ایک تقریب میں اقبال نے بتایا کہ اسرارِ خدای پر امتحانات لے لیے ہیں مگر کلمہ کے ایک رشتوں نے یہی ثابت کیا کہ میں دہریت کی خلع کمر پہاڑوں نے اترتے اور اقبال سے یہ ذکر ہو چکا ہے کہ اسرارِ خدای کو اسلام کی آڑ میں اسلام ہر ذلہ نہ رہا گیا۔

۱۔ فتویٰ کمر

۱۵ اکتوبر ۱۹۲۵ء کے رمیسٹر میں مقام اقبال کے حالات۔ ہودی، ہزار ملی کے سنوں کمر کی رپورٹ شائع ہوئی۔ ۱۔ کمر نے کہا ہے۔ مسٹر دوسرے ہی فلم، جی، وہ نرسا۔ کمر نے کہا ہے ۳، استغنا اور فتویٰ حبِ دہلی ہیں کیا مرنے ہیں مٹائے دیں اور طابابِ شریعت ہیں ان کے مٹے ہیں کہ ایک۔ شمس اشعار میں آفتاب کو درختوں کے ساتھ جمع کرے اور ان سے براہیں داس کرے، اترت ہر شمس درختے، دھرتی کوئی بلند اسلام جسے دلیلِ انور پیسرت اسسٹ کرے، مٹائے کمر اور ہزاروں عطا ہر دوازے کی اور انہیں سر۔ اوقات سے یاد کرے، ہر دہائی کے ایک سرگ کو جسے وہ دروازہ کا دروازہ مٹائے ہیں، 'ام' اور 'ہر اربع ہریت' کے الفاظ سے یاد کرے اور ان کی غریب میں رات اللہ مال ہر کمار ادا دی ۱۴ ہرے با کمر ہرے کی کے ساتھ لیں دیں۔ شمس سر ناست اور ہر طرح کا مقابلہ کرنا مٹا کر ہے یا با با کمر اور دوسرے والوں کے شوق کیا کم ہے؟ ۹ تینوا و لو قہوا۔ اشعار حبِ دہلی ہیں،

آفتاب

۱۔ آفتاب - اہم کو مٹا ہے شعور دے
جہنم کو کو اہی تہی سے نور دے
ہے فصل و جود کا سماں طراز تو
بیزبان ساکنانِ شب و نواز تو
ہر چیز کی حیات کا ہر مرد و عمار تو
زاخیر ماب تو کا ہے جوار تو
۲۔ انرا کوئی، نہ کوئی استہاری
آوار، غیر ادوں - آخر عیا تری (نور و مائری سر)

ہاں کا نام کہاں کا جانا، غریب ہے امتیازِ مقبلی
نور پر شے میں ہے جاری وہیں چار و ملن نہیں ہے
حصہ متبہ ہیں کچھ ایک ہیں اکلام اتری
نور، نور میں دروازے کا کمر ہے ہی ۱
غضب ہیں یہ نور مشنِ نور ہیں خواتری قوم کو چائے
بھاڑ کمر غیرے مسلمانوں کو یہ اپنی عورت بار ہے ہی
نام کی تعریف میں فرماتے ہیں:

اس دین میں جوئے ہیں جہاں ملک سرشار مشہور میں کے دم سے ہے دنیا میں ابا ہر
 ہے دم کے وجود پر سبوسل کو ناز اہل نظر سمجھتے ہیں اس کو (ابا) ہر
 اعمار اس ڈراخ ہدایت کا ہے بچی روض ترار ہر ہے رمانے میں (ابا) ہر

غزل کا معنی تھا، شجاعت میں فروقا

باکیزی میں، جوشِ محبت میں فروقا

(المستحق پر زورہ فخر صوفی سوانح پوری)

منزل

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

ایم جہاد نگار اور میراں عرفا معصوم دستِ صاحب اری ہے در ازار جہاد کے سر یک حرا کے مع لینے کو کہتے ہیں!
 اندر صورت میراں اور درود نگار ادا۔ کو کہا صریح کر ہے۔ مائی حرا حرا کے مع لینے کا مقبرہ، جی کر اور تو ہیں ہوتی عدا ادا
 جی کر اور تو ہیں سر شاہ ابی۔ ن در صاف تکلف کر اب۔ یہ۔ اہل اشارہ کو کر فرہ نہ کرے، یہی ہے ملا ملا نام لاس کر۔
 کر ہیں در نہ سمجھ نہ ہوا جوئے۔ الرطوبہ دجاری سمجھ کر میں الرطوبہ۔

۲

دک و میراں شایم اور مشہور، ناگامی، کا ترجمہ آواز ادا۔ ۱۹۱۹ء میں انہوں نے شائع ہوا تھا اس کے ساتھ انشائیہ لکھی ہوئی
 ہی خاص میں وفات کی گئی تھی کہ اصل سے کثرت لفظ شوق انشائیہ کیا گیا ہے، میں کے لئے اور وہ طے مل کے کے ادا، ایم، لفظ
 آفتاب رکھا ہے، لیکن اصل میں اس لفظ - سرور اک آفتاب سے حروف الحركات ہے اور جس سے - لاری و بنا - کہ - م - ا - ر -
 ہے - انتر فہم تو میں لے اور میراں مویا لے اللہ مائی کی ہستی کو حور سے صبر کیا ہے - قرآن سرب میں آیا ہے اللہ نور الشہادۃ اور اس
 اس فقرہ سے عاقل ظاہر ہے کہ ثانی آخری آیت دعا ہے جو حرا - دی گئے ہے کہ اک مائی آفتاب سے - مویا دجاری کو یہاں سے مام میں ہی
 دعا کے معنی ہر مرد کر کے کر مائی وہ لفظ آفتاب - ادا - سے میں مبتلا ہو گئے - ڈاکٹر میں حرا لے لکھا ہے کہ طام ادا لے کر فہم
 مویا یا فہم مادی میں اک مام کا سوال آفتاب قدمت دیا ہے - اور در صاف - مام میں انشائیہ لے، سے مع آفتاب - لکھی ہوئی
 کا مام کر دیا - چاہے مویا دجاری نام میں مع مام میں ہر سی تھا۔

لاری طرہ میں لے، انشائیہ لکھی ہوئی کہ شوق کی شوق میں ہی نہ کی - ادا شوق کہیں کا آفتاب کہیں کا آفتاب... اس دور کا ہے - وہاں سے کہ
 عاقل شہادہ کہ بیچ تو ہے خدا - نام نعت و حور کہ حرا ہے ہے - شوق حرا لے شوق کا مویا دجاری مام میں ہی مام میں
 ہے بلکہ قرآن کے باں کر کے اک کے کا مویا - ادا دجاریاں ہے کہ ہر پیر اللہ کی تسبیح کر رہا ہے - مام کی تقریب - یہ کوئی کام
 کیے ہو سکتا ہے وہی کی وفات کی گئی - انشائیہ لے نہ تو ہوا ہی ہے کہ حرا لے مام کی شکل میں مع لیا ہے - اللہ لے - مام کے ہر سے
 میں بیٹے ہیں - مام کے مام حرا لے کا مام تو ہے بلکہ مویا دجاری کی مام سے ہر کر رہا اس کی تعلیمات کے مامی ہے

فائزین حضرت مولانا لڑالوں (اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہو) سے رجوع کیا۔

(۱۳) وطن علی ٹرہ (۱۹۱۰ء) میں جماعت احمدیہ کا گھرانہ انطاہ میں کیا ہے : پنجاب میں اسلامی سرپرست کا ٹیچنگ مین کی جگہ کی مکمل

میں مقرر ہوا ہے جسے فرقہ تارکی کہتے ہیں۔

(۱۴) یہ ایک رائے کا نسخہ ہے کہ انہی دنوں مقام ے یہ طرے ملے جانی آفتاب مردم کو حرمیا لکھتے کے اس میں سکول میں قائم

بار ہے نئے تاروں کے تعلیم اسلام سکول میں داخل کرنا۔

(۱۵) ۱۹۱۳ء میں چچا خاں کو ایک ذاتی معاملہ میں شرعی عدالت کی ضرورت پڑی تو اسے دوسرے مرزا اسد اللہ بن سید سید کو تاروں کے ساتھ دھوکہ دیا

سے مستعد درامت کریں۔ صورت مقررہ کے حوسرہ دیا مقام ے اس پر عمل کیا۔

(۱۶) مارچ ۲۷ء میں بانی سلسلہ احمدیہ کے دوسرے فائزین مرزا شیرا دیں محمد احمد لائیکر "مرتبہ اور سائنس" کے مقررہ پر

مقامہ انال کے زیر صدارت لاہور میں ہوا۔ لیکر کے بعد صدارتی خطاب میں مقام ے فرمایا "ابھی ہزار معلومات تزیین بہت عرصہ

لاہور میں سننے میں آئی۔ اور خاص طور پر جو غریب کرم کی آیات سے مرزا صاحب ے اسناد کا ہے وہ نہایت عمدہ ہے

(۱۷) ۵ ستمبر ۱۹۱۳ء کو مقام ے جماعت احمدیہ کے ایم کے سرٹری کو ایک خط میں لکھا "چونکہ آپ کی جماعت مدغم ہے اور سیر بہت سے

مستعد ذاتی ان جماعت میں اور وہ ہیں کہ سب سے بہت مقررہ کام ے اس کے لیے انعام دے سکیں گے۔

(۱۸) ۲۵ جولائی ۱۹۱۴ء کو توارہ دارالافتاء علی خاں کی کوٹھی دارالافتاء سلسلہ میں ایک اجلاس منعقد ہوا جس میں مقامہ انال اور سید سید کے

سے ایم ایس انال شامل ہوئے۔ طے پایا کہ کونسل انڈیا کے ممبر کیٹائی خاں نے قرآن مجید ۴۷ آیتیں کسار (کلام) کرنا ہے انہیں ے

مقامہ انال نے تجویز کیا کہ جماعت احمدیہ کے ایم کے سرٹری کے صدر ہوں کیونکہ ان کے اس مجلس اور کلام کر کے ملے گا کہ میں ہیں اور سائنس

(۱۹) ۱۹۲۱ء میں احمدیہ سیر لکچر کے ایم کے سرٹری نے مقامہ انال اور بعض دوسرے ایم ایس کو مسیور میں ایک تقریب سے شہادت کی

دعوت دی۔ جولائی ۱۹۲۱ء میں رسول مریدی ان تقریب میں شامل ہوئے۔ انہوں نے مقامہ انال نو مسلم احمدیوں کی زبان سے قرآن مجید ستر آیتیں پڑھنے

(۲۰) ۲۲ دسمبر میں چودھری محمد امین کے ایم کے سرٹری نے مقامہ انال ے لکھا "اشاعت اسلام کا خوش خور (ان سلسلہ احمدیہ) کی جماعت

کے اکثر افراد میں پایا جاتا ہے، قابلِ قدر ہے۔"

(۲۱) اعلیٰ حاکم اسلام کی مجلس عاملہ کے دو ایک احمدی بھی کہہ رہے تھے "معاذ اللہ سے پہلے مقام ے کسی ایک ہزار ستر آیتیں کیا۔ یہ طرح

مسلم ملک اور مسلم لائسنس میں احمدیوں کی شہریت پر مقامہ کی طرف سے کسی استغناء سے تھا۔ بلکہ ایک مسلم نو چودھری محمد اللہ، احمدی

ٹیگ کے صدر بھی رہے۔ لیکن مقامہ کی طرف سے کوئی احتجاج نہیں ہوا۔

(۲۲) ہمارے کونسل کے اسباب میں چودھری محمد اللہ خاں ایک مسلم علاقہ سے منتخب ہوئے۔ مقامہ انال کی طرف سے چودھری محمد اللہ کے

ایک مسلم حلقہ سے منتخب ہونے پر کوئی اعتراض نہ ہوا۔

یہ معلومات درج کرنے کے سر شیخ اعجاز احمد لکھتے ہیں :

"مقررہ الاضافی ان اس کا تین صورت ہیں کہ سلسلہ کے آغاز تک مقامہ انال کے نزدیک احمدی دھوکہ اسلام سے

مارچ ۱۹۰۰ء کو احمدی طاقت فرماں، لاہور، اقبال آباد، الہی میسرے کا ٹیڈ مونسٹی، ۳۵ میں ایوان کی کمر

مقامہ اقبال کی رائے میں دائرہ اسلام سے یکسر خارج ہو گئی۔^{۲۵}

یہی کہیں لاخود شیعہ اخبارات پر، دیا ہے، وہ عملِ بطریقہ^{۱۲} اپنی تشریحی رائے کی خود وہ انحال نے بتائی ہیں انہی مقولہ کی بنا پر^{۱۳} قطع نظر اس واقعہ کے کہ متاثر ہر جس کلمۃ کی وضاحت مطلوب ہے وہ بہرہ کہ شیعہ دوسرے نے شیعہ اخبارات کو کہا۔
 "مطالعہ انحال" کی بنیاد ہر عقائد اہل کے ۱۹۳۵ء یا ان کے اپنی ستر تک "کٹر تادیبی" ہر نے کا خود دعویٰ کیا ہے، وہ یہہو ہے۔
 شیعہ اخبارات پر، جو کچھ ثابت کیا ہے وہ یہ ہے کہ انحال ۱۹۳۵ء تک تادیبی حالت کو دہرائے۔ اس سے خارج قرار نہ دیتے۔ یہہو ہے۔
 کا دعویٰ اس سے مختلف ہے اور صریحاً تادیبی ہر ہی ہے۔ موصوف نے انحال کو کٹر تادیبی پایا ہے۔ یہ صریحاً "دلائل" اور "تشریح" ہے۔
 انہی شعورے عقائد انحال پر پایا ہے۔ اور انہی لکائی ہے۔ انحال بھی ایک دس کے۔ یہ بھی تادیبی نہیں رہے۔ یہہو ہے۔
 مرزا (نام) احمد یا کسی دوسرے تادیبی احمد کے اٹھ ہر کئی ہیبت ہیں کی اور یہ بھی ایک لکے کے لیے مقامِ موت کے یہہو ہے۔ یہہو ہے۔
 ہر نے۔ ہیبت کی دعوت کو اس نے ایک ہم لکے کر دکر دیا اور مقامِ موت کے عقیدے کا ہیبت انہی اخبارات پر لکے رہے۔

y

[illegible]

تاریخ ہے کہ سرہند کے مفتوحہ مسلم شہر ایسے ہیں، جنہوں نے اسی سلسلہ احمدیہ یا احمدیہ کی علامت پر، کی بات کر۔
کی ہے۔ اس میں مولانا شبلی نعمانی، مولانا حالی، مولانا اکبر الہ آبادی، مولانا عبدالغلام شرر، علامہ کے استاد مولانا امیر مسعود،
مولانا حسن نظامی، مولانا غلام (سہیل بہر، مولانا غلام) آزاد، مولانا محمد رفیع، مولانا عبدالغلام، مولانا درباری وغیرہ شامل تھے
لیکن ان میں سے کسی کو بھی احمدیہ کے ساتھ اس کی کوئی تعلق نہیں رہا کہ ان کے اپنے فتنہ پرچم کو دی تعلیم کے حصول کے
یہ سالہا سال تک غامض رہے۔ مانی سلسلہ احمدیہ کو پہلیں مسلمانوں میں علامہ سے شریعتی شکر

کے طور پر پیش کیا ہے۔ آپ کی جماعت کو "اسلامی سیرت کے لحاظ سے فونہ کی مثال" ۱۷ء "قرار دیا ہے" ہر کسی کا
 ہی اتنا گہرا تعلق ہے کہ انہوں نے اپنے دینی اور منہاجارت کے حالات کے سلسلے میں شرعی فتوے تیار کرنا شروع کر دیے
 ہیں۔ وراثتِ مسیح کا اقرار کیا ہے اور امت میں نئے مسیح (New Christ) کی ضرورت کو تسلیم کیا ہے اور امت
 کے حالات و حالات کے دور میں ہی "صلحِ آدمی" قرار دیتے ہوئے ایسا ایک عربیہ کو اپنے تابع بنانے کے ارادہ
 میں شامل کیا ہے جو کچھ عرصہ پیشتر ترکیبِ اندریہ میں شامل ہو چکا ہے۔

آفتاب کے ضلع میں گھر "اسنادہ اور دی تمام" ملاحظہ ہے۔ آفتاب نے ۱۹۱۶ء میں میٹرک کا امتحان پاس کیا تھا "۱۸" امراتہ کا
 - علاج میں سکول اور کالم میں داندہ بیع اور گھر کے میسائیت - گہرے تعلق کا مظہر نہیں ہے تو آفتاب کا تعلیم (۱۸) - سکول تیار کرنا میں
 دھندلانا بیت سے امتحان کے گہرے تعلق کا مظہر قرار نہیں دیا جاسکتا۔ خصوصاً جبکہ آفتاب کے امور لاہور کے مانے راہدہ سرسنگھ "۱۸" میں
 طے پاتے تھے جہاں بیخ و بھلا گھر کا دل بھرنا قرار نہیں کیا جاسکتا۔ امتحان سڑے بھائی کے نمونے تھے اور ان کی دوسری پابندی تھی۔ ۱۹۱۸ء کے
 دھندلانی گھر میں امتحان، طرزِ سر کے نہیں رہا، ہر وقت تنقید کی و مربی تہذیب کے نمونے تیار کر رہا تھا۔ سرکاری بدستہ دینی اور دوسرے
 ظاہری "لم" سائنس کی پاسی کرنے تھے، ان کے امتحان سے تادیبی مرنے "کو" لم سیرت کا طاقتور علم "قرار" ۱۸" اعلیٰ سرکاری یہ بھی کہ
 امتحان، دوسرے مشورہ اکام کی طرح، تادیبی جا۔ "کو" اور ہی کامیاب مرقہ سمجھتے تھے، جس میں ان کے سڑے بھائی تک شامل تھے۔ "میں
 خواہر خواتین کے تادیبیت کے ساتھ، تعلق کو ظاہر کرتے ہیں انہیں ایک تا طریں دیکھا جاتا ہے۔ "اہم" متعذر خواہر، ان دور سے تعلق
 ہی، ایسے ہیں جس سے امتحان کی نہ صرف تادیبیت سے بے نقاب، بلکہ دوسری طہر ہوتی ہے اور امتحان تادیبی و سائنس کی مراد، کسرت ہو
 اور ان ہر صوبہ لگاتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ ان خواہر کا ذکر کچھ آگے آ رہا ہے۔

تادیبیت کے ضلع میں امتحان کے درجے کا سراغ آتا ہے جوئے ان کے مکرر ارتقا کو پیش نظر رکھا ہی ہو رہی ہے۔ یہاں تک دور
 پر مبنی ہے کہ امتحان میں صوبہ کے امتحان تک روایتی علمی اہمیت کے خاتمے تھے۔ ان کا پہلا عنوان (The doctrine of Absolute
 Unity as expounded by Abdul Karim Al-Jami) اسی کے ساتھ Indian Antiquary میں ۱۹۰۰ء میں شائع ہوا۔ کنٹرول
 نریم کے ساتھ "۱۸" کے مبالغہ میں شامل کر دیا۔ "۱۸" میں مراد (۱۸) کے لئے "عالمیہ حیرتوں" ماہرین "۱۸" (probably the)
 (profoundest theologian) کے الفاظ لکھے گئے تھے۔ ان کی ایک وہ نووہ شہرت ہی جو مراد تادیبی کو آریہ سماجوں، دوسری تادیبی اور ان
 کے ساتھ مناظرے کے امتحان مائل ہوئے تھی اور دوسری وہ مراد تادیبی کا مفہوم "۱۸" سے استمداد تھا "۱۸" جس میں امتحان کے "مفہوم" "۱۸" کے
 لیے "الحاد و تفرقہ" کے الفاظ استعمال کیے تھے۔

رہنمائیات کے ضلع میں شرعی مقرر تیار کرنا سے منکرانے کا واقعہ ضروری ہے کہ درست ہے۔ ان کے راوی مرزا مال الہوی ہیں اور
 مرزا احمد کے بارے میں بعض روایات ملاحظہ ثابت ہوئے ہیں، "۱۸" وراثتِ مسیح کے ارادے میں امتحان کی رائے دوسرے سرکاری "مہم" سے ہی
 خیال کی ہے، ایک کسی نے ان ضلع میں تادیبی "۱۸" کا حوالہ دیا "۱۸" نہیں سمجھا "۱۸" متعلقہ ضلع کو سبب و سبب میں رکھ کر کہا "۱۸" تو مراد
 سے امتحان کے ذہنی قریب "۱۸" نہیں اور کامرازہ ہوتا ہے۔ پہلے پہل "۱۸" سوالوں کا جواب دیتے ہوئے امتحان لکھتے ہیں:

”المقام میں میں مر رہی ہوں بہت مند ہے صوبہ ایک ہی چہرہ ملی طور پر ساتھ کر رہی ہے اور وہ رانی سر ہے ... اکیں الہائی یاد کو حریت کے نرا ہم کیا۔ فردا جن لوگوں کا دلوں ہے کہ ہر ملائی پہنچا جیت کی سب سے بڑی خدمت ہے جو انہوں نے اپنا دی ہے۔ پیسہ ان الہائی کو ایک دیہاتی خیالات کی بنیاد قرار دینا جو سیاسی اہمیت رکھتا ہے لہذا ان کا کام لیا گیا ہے کہ ہر وقت مدنی حوت کے دلائل کو قبول نہیں کرتے اول درجہ کے کامریہ ہیں، دھانچہ کا ان کا نام ہے؟ اس تک پہنچنے کے مشاکو سمجھا ہے انہوں کا نام (مقتاد ہے) مسیح کی موت ایک عام مدنی اور ان کی موت تھی اور حسب مسیح کو! یہ شخص کی آمد ہے جو مدنی حوت سے ان کا مناس ہے۔ اکیں جہاں سے اکیں قریب ہر طرح کا مفنی رجب ہر ماہ ہے۔ لیکن استوائی مدار پر اکیں حوت کے حوالہ قریب کے اسرائیلی کو پورا کر رہے ہیں کہ ہر سیاسی قوتیں و حدیں لائی ہیں ... ملائی کے مدنی تکرار تاریخ میں اہمیت کا وسیعہ ہر وہاں کی حدود سیاسی مفنی کی تاثیر میں الہائی بنیاد نرا ہم کرتا ہے“

مرزا کی عصمت کے درمیان کا ایک مذکر کٹر انہوں کی مرزائیت سے قریب کا تاثر پیش کیا ہے؟ ”مگر انہوں نے دعوت و دعوت مسیح“ مسیح کو الہیات کے لائق و مقامات قرار دینے ہیں“ انہوں نے خود اکیں ہر صفت کی کہ مسلمان آراء ہیں، تمیز کے عمل سے شریعت، اتحاد قائم کریں اور دنیا سے ملکیت و استعمار کا نام نہ کر کے، سے حریت، مساوات اور اوقوت کی قرارداد منظور ہو جائے۔ چاہے حسب ہی ہے کہ آخر جو مرزائیت کو دہترہ اس سے صریح قرار دے کی بات انہوں نے سر سے سر کی لیکن انہوں نے اصل کارچ مرزا کا اور کے سر کی کیا۔ مرزائیت سیاسی مفنی کی تاثیر میں الہائی بنیاد نرا ہم کر رہی تھی، وہاں انہوں نے، ۱۹۰۷ء میں، سر ملائی سہہ شہادت کو لاہور میں گردھا تھا۔ سر ملائی نے بیچ اعداد انہوں کی مخالفت کو مرزائیت کے گمان سے ڈالا ہے یہ بات حق ہے۔ ایک سوال یہ بھی قائم کیا ہے کہ ”انہوں نے انہوں کے خلاف ۱۹۳۵ء سے قبل زمین کیوں نہ لکھی؟“ اکیں کا انہوں کے پاس ہے کہ یہ مقام انہوں کی کوتاہی تھی۔ انہوں کا ایک شعر ہے۔

فی صود ہر وہ چشم ہرے کا ہے کا ہے
دیو (۱) ہر وہ چہل را چننا ہے کا ہے

انہوں کے خلاف ۱۹۳۵ء سے قبل انہوں نے ران اکیں طرح نہ لکھی تھی جس طرح ۱۹۳۵ء میں لکھی۔ ۱۹۳۵ء میں انہوں نے مرزا کے معاملہ کیا۔ ایسا معاملہ پہلے نہیں کیا تھا۔ اسلام اور مرزائیت کے ساری فرق اور تھاد کو رائج کیا۔ پہلے اکیں موضوع ہر نام ہر اٹھایا تھا اکیں کی وجہ انہوں نے بیاں کر دی ہے۔ ڈاکٹر زاہد مرزا انہوں نے، ہی اکیں ہر رانی ڈائی ہے“ نرا ہم یہ منقبت نمایاں اور واضح ہے کہ انہوں نے لکھنے کا رائج فارسیا بیت کے سر کی تھا۔ تاداس سے قریب کہ حوت اور مرزائیت کے اکیں کچے ہیں، ایسے شواہد ہر ہر وہ دم کے ساتھ انہوں کی قریب کے، ہی پہلے کچے مانگتے ہیں اور کچے لکھے ہیں۔ ۱۹ جہاں تک ساری امور کا تعلق ہے انہوں اور مرزائیت میں ہر وہ ضرور انہوں بنیادی امور کو حسب ذیل سرانام کے تحت زیر بحث لایا جاسکتا ہے:

(۱) ”مسیح موعود“ کا تصور (۲) حتم حوت کا مقبرہ (۳) بیعت کا معاملہ (۴) جہاد کے مفنی میں ضرور وہ تاداس ان امور کے مفنی میں حوت ہیں، سے تاداس کے ساتھ انہوں کے مرکوز ”گہرے مفنی“ کی تردید ہر مدنی ہے

کلمہ فقہ سیر اسلامی قلم کے دو سیاری نکات - نوہیر اور رسالت ہیں - نوہیر پہلا اور رسالت دوسرا نکات ہے - نہایت قابل غور ہے کہ انتل کے مکے The Spirit of Muslim Culture سے ان لیب تصورِ قائمِ نبوت کو حاصل ہے - امتثال لکھتے ہیں۔
"In Islam prophecy reaches its perfection in discovering the need of its own abolition."⁴

ماہ ۱۹۲۵ء سے پہلے ہی انبال مقیم قزاق کے خاں، طائی، مسٹر اور ماسٹر تھے ۴۲ یہ وہ مقبرہ ہے جسے انہوں نے ۱۸۸۱ء میں تعمیر کیا تھا۔
استقبال اور بنیادی اہمیت حاصل ہے اور انبال کے سر، یہ دستور اس کی قزاق کی ماں ہے۔

کیا اتھل نے مرزا تازیانی کی کبھی بہتک؟

سمت کے معاملے میں مردِ اثباتوں نے، خاصگی محلِ باری سے لایا ہے۔ - حق تعالیٰ عبادِ حق کے لیے نوتے ہر ایک کو پہنچا رہے ہیں۔ ”دو لہجہ آواز“ کا شعور بھڑکا ہے اور ”تو کس کی سمت؟“ جیسا سوال کیا ہے، ”حک“ شیخ اعجاز احمد مکی، عالِمیت کو مردِ اثبات کا سرِ طائر کہہ لیا ہے۔ اس ص میں لکھتے ہیں کہ ”اں [اسال] کے مقصد کے مطابق باری کی آفر، ”رج“ کے احوال پر مبنی اور ”توجہ“ کے متعلق جواب دہیت ہیں وہ ایرانی اور فلسفی، تہذیب، مائیت ہیں۔ عربی مائیت اور تہذیب، ”میں“ سب سے زیادہ اس کا کوئی سرِ کار نہیں... اس مقصد کو رکھتے ہوئے ”دو لہجہ“ شروع ہو گا اور ”دو لہجہ“ کے دینے کی جہت سے ”میں“ لکھتے ہیں۔ ”مقدّمہ“ میں ”سمت“ نہ لکھا، ”دو لہجہ“ میں ”میں“ لکھا ہے۔ ”۱۵“

عقبت پر ہے کہ سربراہ) اکثر یا میرا مریا کاٹی (سربراہ) کی طرف سے اپنی کویت کا پتہ ۱۱۰۲ میں ملایا گیا ہے۔
 کی اور ایک دلیل نظم "بہ جواب دعوت سب سے مراد" لکھی جو اس میں ۱۱۰۲ میں "دعا سلوا" (پتہ) سے "کے خواہش" کے زیر عنوان "نارٹ"
 پڑی۔ اسی عنوان سے "بہ جواب" لاہور ۱۳ جولائی ۱۱۰۲ کو سامنے آئی۔ تبدیل "تسا میری انال کی طرف سے" اور "اسری کلایا" انال "س" کو
 جاسکتی ہے "کے خواہش" پر "مرائیں" تحول "شیخ بہار" - "خی" "مر مراٹی" کی ہے، "سب خیال" اور "الایا" "مرسی" ہے۔ "خو" یا
 کہنے انال کا سررشتہ سے دوری کا حال سے دلچسپی کے درجہ قدرت اور "مرے" متن کا آئینہ دار "مار کا گیا" ہے۔ ۱۱۰۲ میں انال
 نارانی غریب کے اس سے کہا دیکھتے تھے، ان کا "مر" ان کے "دیل" اشارے سے ہوتا ہے:

ما لڑا ہوا ہوں میں لیکن نئے حق سے بھرا ہوا ہوں میں

ایک دماغ پر ہے نظریہ اور قرین کر دیکھنا ہر وہ

تو جہاں پہ جان دیتا ہے وصل کی راہ سو پتا ہیں میں

ہائیرل میں بیٹا چڑھتا ہے اہی عبادت کو کیا سہارا ہے

مردمان ایندو یونانی ہے تجھے اور آئندہ پیارا ہوں میں ۲۰

اگر ان سال ۱۸۹۷ء میں سید کی جتنی تواریخ لکھیں گے کہ ذکر کرتا - انتقال کے متفقہ شمار کے حساب میں بیس سال سے زیادہ ہو گا۔
 کے اشارہ سے یہ ہے کہ عامر شاہ کی تعلیم میں ہی مذکورہ سید کا کوئی سوال نہیں۔ سرکاری کسی ایک سال سے زیادہ نہیں رہتے۔^{۴۹} خواتین یہی ہے۔
 وہ انتقال کے سفر پر ۱۱ اشارہ سے واضح ہے۔ انتقال کے بعد صرف سرکاری تاریخ کی حیثیت نہیں کی بلکہ موصوف کو ان کے اقوال ہی ملتا ہے۔

جاد کے معاملے میں بھی میراثیت اور اہمال کا فرق ۱۹۰۲ء سے شروع ہوتا ہے اور اہمال رہتی ہے اس سے مراد قائم رکھنے ہیں۔ جاد کے معاملے میں ایک طرف تو اہمال جاد پر ہے مثل اسرار و حق کرنے ہیں اور دوسری طرف، جاد کے نوائے سے، اسرار و ادائیگی پر کار کا، صرف لگاتے ہیں۔ تمام کائنات میں بھی تادائی قصور۔ تاویل و تامل اور حل سازی کے حیلوں سے جاد کا طرہ محنت میرا کہا ہے۔ میرا جاد میراثیت، جاد اور اہمال کے ساتھ میں فعل سے لکھا ہے اور صاحب یہ ہے کہ کس صفت میں اس کے بیانات کا مائثرہ لیا جاتا ہے۔ شیخ میرا جاد۔ میرا جاد اور تادائی کی یہ تقریر درج کی ہے کہ "شیرینشاہ" لایہ کا یہ واقعہ ہے، اس پر تمام مسائل کا احاطہ ہے اسی لایہ سے لڑائی اور جاد کرنا جس کے رہبر ہیں۔ اس اور صاحب۔ اور آزادی سے رہتی ہے کرتے ہیں۔ قطعی جواب ہے "۵۰" جہاں طور ۱۰۰ سے قطعی حرام اترا ہے جاد کا متولی س گیا۔ ہے "۵۱" اگلے صفحہ پر لکھا ہے کہ جب اس سال تھران میں ہر نو فرس کہ کوئی شہ کا ہے اس کو وہ وہی ہے "۵۲" کا اظہار ملی، کر کے، انگریزوں کے "۵۳"۔ اس میں شیخ میرا جاد کا ایک دلیل حسب دلی ہے، "راقم میں کرتا ہے" کو الی سلسلہ انگریز کی رہتی میں، "۵۴" سے اسی بات کے قائل تھے کہ تلوار کے دس لڑے۔ اب تلم کا اور دور ہے۔ اب تلم ہی ہے۔ کا کا، رکھائی ہے۔ جاپی تلم کی کشور کائی کے سکروں کو سمجھانے کے یہ آپ نے ۱۹۰۲ء میں انگریز صاحب اسلام کے اجلاس میں بڑی ماحول میں یہ شعر شامل کیا۔

۲

شیخ میرا جاد سے یہ نو لک ہے کہ میرا جاد، انگریزوں میں اس سال، خاص ۱۹۰۲ء میں انگریز صاحب اسلام کے اجلاس میں بڑی جگہ تھی۔ اس شعر کے ماحول کا حالہ ہیں دیا، کہ فوراً پھڑپھڑے ماحول۔ کہ وہ تلم، اسرا و حل میرا جاد ملی "۵۵" کے مرتبہ میرا جاد سے میرا جاد میں شامل ہے "۵۶" یہ شعر اس دلیل تلم کے باجوں میں رکھا جاتا ہے۔ اس شعر کے لڑے دس سال میں سے ہر ایک کے آخر میں "۵۷"۔

نشان (۹) موجود ہے۔ "اترائی کلا اہمال" میں ہیں، یہی صورت ہے۔ یہ شعر کی اصل صورت یہ ہے۔

تبعہ کے بھی دس بھی تھے اب تلم کا دور ہے۔ اس کی کشور کائی کا لکھ کی تیار کیا؟

یہ مصرع میرا تادائی کا قول ہے اور دوسرا مصرع اس کا جواب ہے۔ سوالیہ نشان ہٹا کر میرا جاد نے شعر کے مفہوم کو الی دیا ہے۔ میرا جاد بڑی حل سازی ہے۔ اس میں میرا کی و کائنات، میرا جاد کے کی ہے وہ درست ہونا اثر میرا جاد، انگریز کا لکھ کی تلوار سے دو بار کا۔ تیغ کھریے کرتے۔ یہ کچھ نہیں ہوا۔ سوالیہ اسرار ہی صورت۔ اس کو اجاگر کرتا ہے۔ میرا جاد کہ تلم کے انگریز خواہ میرا جاد کے وہ کی تاثیر نہیں کرتے۔ تلم کا مفہوم ہے "اسلام کا لکھ کا لکھ۔ پنجاب کے۔ مالوں سے"۔ اس میں لکھ کی جگہ کسی تادائی تلمی اور اس کی ترحال ہوتی اور شعر کے آخر میں استعجاب میرا جاد میں ہے جو اتنا مکررہ الی میرا جاد کی کائنات میں کئی نئی نئی اثر چہ وادمانی اعتبار سے شعر میرا جاد سے میرا جاد۔ "۵۸" اور اس میں تلم کے قریب اور آخر میں یہ شعر ہے۔

اسے کہ میرا جاد تو بہت شعر بہرہ فہم کرتا۔ میرا جاد میں روبرو شمع عرباں کردہ

اس سمر میں انہلے ہائی اور سرحدی قوت کو رد کیا ہے۔ انہوں میں میں تین جہاد کو چاروں طرف سے نشانہ بنایا۔ انتہائی غی کرنا فرما کر
میں مرزا امام احمدی ہائی اور سرحدی قوت کا تعلق منع کر دیا۔ اس طرح قوت کے مقصد سے انہل کی ہائی شروع ہے۔ انتہائی ہے۔
اسی طرح کہ جہاد ائمہ سے ایسے تک اس کی دلچسپی کو ہائی کو وضع کیا ہے، چاہے ہر جہاد کی ہائی جہاد اور ہر ہر کی ہائی ہائی ہائی ہے۔
موتی ہے یہ لایہ زمانہ تلم کا ہے۔ دین میں اب رہی ہیں تلوار کا اثر
لیکن چاہے شیخ کو مسلم کیا نہیں؟ مسجد میں اب یہ دعا ہے جو ہے اثر
بال کے مال دہر کی حالت کے واسطے۔ اور ہر (رہ میں ڈاس گیا، دوش ناگرا
ہم پوچھتے ہیں شیخ کیسا تلوار سے۔ ہر میں ہر ہر ہے تو ہر۔ میں ہی ہے ہر
حق سے ہر ہر ہے تو ہر ہر ہے کہ ہر۔ (۱) کا ہر۔ اور ہر سے درگزر؟

شیخ کیسا طور سے مراد مراد اعظم اہقر ہے ایک طرف۔ دوسری مشہوروں سے معاملے سر کے مافوق میں شہرہ و مصروفیت اصل سر اور دوسری طرف اسی ترویج صورت کو مسلمانوں کی حکومتیت کے لئے اہل باہمی مسرت کے لئے اور ہر استعمال کرنا ہر تاریخی کا طرہ امتیاز ہے۔ مابقی اشگوں پر سراج اقبال اور شیو شہر کے ساتھ چنگی تحریر کے معاملہ میں سرطانوی حکومت کی یہ شادی ضرورت تھی کہ ہمارے صورت کا مقولہ اہل باہمی مسرت کے ساتھ مصطفیٰ نام پر آئے۔ شیخ مراد اعظمی ان لوگوں کے ہاں کی تاویل ہی آزادی کی کوبر اور ان کے سرطانی استقامت کی ملکی کا اشارہ ہے ۵۵ خصوصاً یہ تاثر دیا ہے کہ شیخ مومود کا میسائی مشہوروں سے مقابلہ و قتال سے ماہانہ تھا۔ یہ معاملہ دینے کی کوشش ہے۔ شیخ مراد اعظمی کی فرسودہ حالت ہے "و قتال جس سے یزاع اب مریم کے سرول سے نکل مروج سرا تھا... سے مراد ایک ایسی قوم تھی جو ہے امتیازی دہل اور دھوکہ آمیز سیاست کے ذریعے دنیا میں ظفر منہ پیرا کرے والی تھی... جس کی میسائی اقوام نے جو سواروں اور عادی ہیں! دہل کے گرجے کی تصویر بنیم ان پر صادق آتی ہے ۵۶

[illegible]

اشرسوں کی طاقت و داماداری کے من میں، علامہ اقبال سرکارِ کونین سرکارِ ممالک ہے۔ عہدِ جہاد کی تیغ یا التوا کے لئے مسلمانوں کو مہمزا نہ دیا جی کا چھنوا تھا، سرکارِ ممالک ہے۔ اقبال کو نئے سماج کا منتظر، کھانا ممالک ہے اور جیشِ ترغیوٹی ۱۹۳۵ء سے پہلے انہوں کا سرزائیت سے "مہرے خلق" کا دعویٰ ممالک ہے۔ بنیادی اور عقائد کے تمام طریق اقبال، استراپی سے، مہمزا ٹیب کے علامت مسیحہ سپر مہمزا ہے۔

انفال کر نصیبیؑ کی کہانیاں ہیں ۵۹ ایک کتاب میں انہیں تیرہ ناست کمرے کی کوشش کی گئی ۶۰ اپنی سیت کی صرف و ترصیف میں لکھے گئے
 انفال کے اشعار کو ان کے ترجمہ سے پہلے کا شرت قرار دیا گیا ہے "حقیقت کیا ہے، اسے ماننے کے، انفال میں، اشعار پر نظر ڈالنے
 کی ضرورت ہے جو انفال کے عصارت یعنی وحش کے مقام و مرتبہ، اس میں اور طور پر حضرت علیؑ سے محبت و ارادت سبزی اور پر
 لکھے ہیں نیز کسی دینی شے تک بچنے کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ انفال کے رجحان و رنگ اور مقصد کے تناظر میں ان کے کلام معلوم و مشہور اور
 مقامات کو بھی پیش نظر رکھا جائے جو شہادت کے معانی ہیں! ان کے معنی ہرے کی تاثیر نہیں کرتے۔

شمع اعجاز احمد نے انفال کے چھ ایسے سوکڑے اشعار پیش کیے ہیں، جس سے ان کے رجحان و طبعیت میں درا سے شمع کا مدہن کیا گیا کہ
 علم زہرا اور رسی میں ایک ہلوی حادہ، حمری، پرو، برادر، رنگہ، دروہیں، سن اسان تھے ۶۱ انفال کے اس سے یہ رائے ظاہر کرتے ہیں
 ہے کہ ان کی محبت میں شمع بھی ذرا سا "ہل" گئی، ہم نے سنی اس کی رانی ۶۲

اعجاز احمد لکھتے ہیں کہ اس بارے میں ان اشعار پر انفال کا کہہ "اس شعر میں ملک علم کے ایک حصے میں جس میں یہ شعر ہے اس سے ا ہے
 شمع دوسروں کے خیالات میں کہے ہیں کہ اس شعر کا کہہ "اس شعر میں ملک علم کے ایک حصے میں جس میں یہ شعر ہے اس سے ا ہے
 ہا ہے اور لکھا ہے کہ محبت میں رقت کا بھی اسوہ ہے، لکن انسان بھی ہیں، سامانے را مشوں میں ایک کو در ہر معادہ کا مقصد
 راکوں ۶۵ انفال کے اس باب میں کاپیوں کے اہل "ان کی شہرہ محبت کا ہے۔ انفال کے عصارت اور کمرے میں "اور ہر شعر
 کے مقام و مرتبہ کو نظر انداز نہیں کیا اور اسے دہری و شہری کا ساتھ مانا گیا ہے ۶۶ اپنی سیت انفال کی محبت شہرہ بھی ہے اور "ہمہ "ہی
 حضرت ناطقہ اور حضرت انار "س کے اہل و عیال، "ماں اور نندہ کی خوشی کرتے ہیں۔ چنانچہ "مہ لوی" کہہ "اس میں حضرت علیؑ، "س
 اور زہرا اور رسی کے ایک سب سے "ناطقہ لہر ہوا" کہ اہل و عیال کا کمرہ دار ساریاں ہے۔ "حضرت ناطقہ" کو انفال کے "ماں و عیال
 اسوہ کاملہ" قرار دیا ہے۔ اسی طرح شبیری کو ایک "امانت" کے طور پر ذکر اور کوشش کی ہے ۶۷

انفال کے "شہرہ" و "مرفع" کا ذکر ساتھ ساتھ بھی کیا ہے اور مادنی و مہراری کو دل سوار کی ملائیں قرار دے کر اس میں آدم
 کے حق میں یہ کیا بھی قرار دیا ہے ۶۸۔ اس میں انفال کوئی مرد و امتیاز قائم نہیں رکھتا۔ اپنی نصیب حضرت خالد بن ولیدؓ سے ہر ماں رکھ
 ہیں ۶۹ لیکن "مفری" ہمارے کے میں میں انفال کے طالب کار و سار اور حیدر قرار کا ذکر ایک ساتھ کیا ہے:

نہیں میں یہ ہمارے ہی آگاہے فوجوں

یا طالب کار و سار! حیدر قرار!

یہ ایک مرد بھی "حقیقت" ہے کہ "حیدر" آدم کے طور پر انفال "حضرت الزکریا کو قبول و تسلیم کرتے ہیں۔ اسی لیے انہی "ماں" کا کہہ
 تاہم وہ ہر ہر کی ملائمت کو نہیں مانتے اور شبیر کے مقابلے پر ہر ہر کو شہر کی قوت تصور کرتے ہیں۔ ان میں میں انفال کو "شہرہ"
 مجھے والے کا ابا مقدرہ سنی سوار اعظم سے "نہا" ہے ۷۰ مقصد کہ انفال تصبی سنی ہیں ملک اپنی سیت سے محبت و شہری رکھتا ہے
 سنی ہیں "حقیقت" اس میں انہوں نے اس کی "امانت" و "طبی" امور کے ساتھ اس کی ہے ۷۱

شیخ ابجاز احمد نے "مقام اقبال" کے ۳۲ دس باب ہیں۔ ۵۰ روپے پر تبصرہ کیا ہے جس کی مادامیت کی بابت کو "ادب" و "ادب" و "ادب" اور
تقریب اقبال کی حیثیت کے معاملے کو "مقام اقبال" کے ۱۰ کے سرکاری - شیخ نور محمد نے مرزا قادیانی کی سب سے بھی نہیں ۱۹۰۲ دس میں طاعت اور یہ
سے "مقام اقبال" کے ۱۰ کے سرکاری - شیخ نور محمد نے مرزا قادیانی کی سب سے بھی نہیں ۱۹۰۲ دس میں طاعت اور یہ
میں میں مادام اقبال کے مقام اقبال کی تحریر کے لیے "مقام اقبال" کے ۱۰ کے سرکاری - شیخ نور محمد نے مرزا قادیانی کی سب سے بھی نہیں ۱۹۰۲ دس میں طاعت اور یہ
نوٹ شامل کر دیا ہے۔ "مقام اقبال" کے ۱۰ کے سرکاری - شیخ نور محمد نے مرزا قادیانی کی سب سے بھی نہیں ۱۹۰۲ دس میں طاعت اور یہ
کی "مقام اقبال" کے ۱۰ کے سرکاری - شیخ نور محمد نے مرزا قادیانی کی سب سے بھی نہیں ۱۹۰۲ دس میں طاعت اور یہ

نہج کے دو محرم ہیں گے ابھی سزا موت کی اور ہر شہر میں کہ وہاں لوگوں کو فوجانی قہر یک کے ساتھ ذاتی رابطہ رکھتے تھے، معلوم نہ تھا کہ قہر یک آئے جہل کرکس راستہ ہر پڑا مانے گی۔ وہاں ہر سال کی قہر یک سے ایک وقت سیر ہر اقامت ایک نئی جوتہ، انی اسٹائن تو تھے۔ انارکھوت، کار، عورتی کی گلیا اور غلام، لوگوں کو کام پر فرار دیا۔ درخت ٹرے میں بل سے بچا مانا تھے۔ انہرے محرم وہ ہیں لوگوں تاقت ہے تو یہ بھی ایک (مردہ اور۔۔۔) وہاں اس کا حق ہے کہ وہ اپنی رائے عمل کے۔ عورتوں اسٹائن ہر۔۔۔ ہر، یہ آپ کو نہیں جھٹلا سکتے۔ (ہر منہ اچال، صفحہ ۱۲)

تمام کی ماں کو چہرہ بہ احترام میں مایا گیا۔ اس صحن میں شمع، غار اور رقم طراز ہیں :

نہاں ۱۸۰۱ء اور ۱۸۰۲ء کی صورتوں سے مرثیہ موت لادہ ہوئی ہے۔ ۱۸۰۱ء کی صورتوں میں غار اور رقم طراز ہیں۔

کو سرکار در عالم سے مرثیہ نہیں لکھا ہے۔ حضرت امیر علیہ السلام کو مرثیہ حکیم میں غار میں لکھا گیا ہے اور انہیں نام الہیہ

نہاں لکھا ہے۔ غار اور رقم طراز کی صورتوں سے مرثیہ موت کے دعوے کی قیمت امراروں اور

۱۸۰۱ء کے ماہیہ مشیہوں سے اس کے قریب کو EXPLOIT کرتے ہوئے ان کو احمدیہ کے نام سے لکھا ہے

کے لیے نرانی اور عام ہے اسے درست اور لکھا۔۔۔ اس دنوں احمدیہ کے نام ایسی ایسی ہے۔ اور احمدیہ

ماتیں اس کے صورتوں کی باتیں اور اور کرلی باتیں ان کے شائق و ناواقف کے اور کیا کیا جائے :

غیروں سے کہا تم نے فیروں سے مناتم نے

$$\{1.9 - 2.8 \text{ مفر، الجال، مفر}\} \quad " \quad \text{مفر} = \text{مفر} \quad \text{مفر} = \text{مفر}$$

شیخ اعجاز احمد نے یہ بھی لکھا ہے کہ اصل سی سائی انہوں نے نہیں کر لیا تھا۔ یہ بات مادہ امثال کو ایچ ٹی ٹی ٹی سے بھی
 ملتی درج ہے اور مادہ امثال میں کہ ساتھ ساتھ یہ بھی لکھا ہے۔ (دیکھئے، روبرو صفحہ ۵۸۷-۵۸۸) شیخ محمد
 عبدالحمید سائیکہ کی یہ تقریر بھی درج کی ہے کہ "۱۹۳۵ء میں صلاطین علی آل اور علی احقر - احمدیہ اور احمدیوں کے خلاف ایک کتاب
 کا آغاز کیا۔۔۔ جو اس کے علاوہ اذہال نے کس قدر سرگرمی و جدوجہد سے ایک مصروف کام میں لگا لیا کہ اس نے اس کی سرپرستی پر
 ہے۔۔۔ اور آخر میں حکومت کو یہ مشورہ ۱۰۰ ہاں دیا کہ کو ایک غیر ملکی عدالت میں لے کر گئے۔" (مادہ امثال صفحہ ۱۰۶/۱۰۷ دیکھئے، ص ۱۱۰)
 تکمیل کی گئی ہیں مادہ انہوں نے اس وقت کا نام تحریر کی وجہ سے اذہال ایک مبنی شیخ تک شیخ چکے تھے۔ ۱۹۳۵ء میں سرپرستی کے علاوہ نام دیکھ
 کا آغاز ہوا تو اذہال نے سرپرست کو مل رہے تھے۔ کانٹے کی مٹے کو اور اس میں سرپرستی سے پہلے لیا۔ بیان کر دیا کہ اس وقت سر
 کی درخواست اس سی سائی کے سرپرستوں اور قریب ہوا تھا۔ ذاتی مشاہدے سے حال سے اور غیر۔ خود دیگر کام دیکھ لیا۔ اس دن کہ
 ساکسے اس مقام پر کی حکومت سے کام لیا ہے اور شیخ محمد کے اس مٹے کو ختم کر دیا ہے۔ اس مٹے کی شہرت کا حال اور
 اس کے سچے میں نہ لایوں کو کام نہ قرار دینے کا شیخ اعجاز احمد نے انہوں میں اس کو ایک طرف رکھا کہ سرپرستوں کا براہ حال شیخ
 کر دیا اور اس میں ان کے دیگر غیروں سے کہے گئے کے کانٹے اصل شیخ موصوف سے رجوع کرتے ہوئے انہیں مانتے کہ وہ دیکھ سکتے
 کی صورت سے سرپرستوں کا مقصد رکھنے کا انہوں پر تہمت ہے۔ کوئی شخص جس کی شہرت کو اس کے خلاف سے نہیں

۲۳۔ حرف اقبال، صفحات ۱۳۲-۱۳۳

۲۴۔ مثلاً سرانک اور شیخ نور احمد شیرانی دو مختلف ناولوں سے ایک ہی عبارت کے دو مترقے نقل کیے ہیں "جہاں کے ایک لڑکے کے ساتھ سمجھا ہے... سلی رگت بڑھ جاتا ہے" (اقربیت عقائد اقبال کے مدح میں: صفحہ ۸، عقائد اقبال اور اقداریت: صفحات ۱۱-۱۲) مقرر لکھ کر لکھا ہے کہ "یاد دہ جو سر بڑھ کر لڑے۔ کہ عقائد اقبال نے اسی لڑکے کو لکھی بلکہ قرار دیا ہے عقائد موصوف و مابہ صبح اور شبیل صبح کے میلے کو خاص اہمیت دے رہے ہیں اور ۱۱۔ استعداد کو موقوفیت کی ساجد سست مقرر دے رہے ہیں۔

اقبال نے مراثیوں کے وقت صبح اور شبیل "صبح" کے استعداد کے بارے میں لکھا ہے کہ "اُن خیال سے ہیں ترکیب پر مبنی رگت بڑھ جاتا ہے" اس کو درست قرار نہیں دیا۔ حکمران کا اپنا وقت لڑے نہیں "کے سر پہل چڑا ہے جس سے مراثیت کی ترمیم ہوتی ہے۔

۲۵۔ زنگی کے ۲ فری دور میں اقبال نے ابلیس کی زبان سے کہا ہے:

ابن مریم مرگیا یا زنگی باویر ہے؟

ہیں صفت ذات حق، حق سے جڑا یا عین ذات؟

آئے دالے سے صبح ۱۲ صبح منظور ہے

یا تجھ جس میں ہوں فرزند مریم کے صفات؟

ہیں سلام اللہ کے الفاظ حادث یا قریب

امت مروجہ کی ہے کس عقیدے میں نجات؟

کیا مسلمان کے لیے کافی نہیں اس دور میں

: البیانات کے تحت سے پڑے لا۔ ۱۰-۹ {ابلیس کی جہنمی صورت اور مابہ صبح}

شیخ نور احمد شیرانی لکھا ہے کہ سر سیترا، معنی قلم مود، لکھی جڑا ہے، مودہ انوار اور کئی دوسرے الاسماء صبح کے قائل تھے (عقائد اقبال اور اقداریت، صفحہ ۲۱)۔ اگر اقبال دہلاہ کے قائل تھے تو اسے مراثی تادیل کا مادہ کیوں سمجھا جائے؟ اجماع جہاں کے قائل تھے کہی ہو سکتی ہے وہ۔ ہے کہ اقبال صبح کی آواز دہلاہ کے قائل ہیں تھے۔ لڑکے صبح جو عود کو مانے کا سہا ہی چڑا ہے۔

۲۶۔ نیکر اقبال اور ترکیب احمدیہ کا اظہار اس میں صحت کا شکوکہ ہے جو شیخ عبدالعالم اور ڈاکٹر وحید مشرت کے مابین عبارت میں چلی (اقبال کے خط) سرانک مسعود نور احمد جون ۱۹۳۶ء کو شیخ عبدالعالم "سراسر جہلی" قرار دیتے ہیں (بھارت ۱۱ مارچ ۱۹۹۲ء، جلد ۱۱، صفحہ ۱۹)۔

مگر متنبہ اعلیٰ اور خطی مخطوط کتاب کے صفحہ ۹۸ پر درج ہے کہ اس سے ظاہر ہے کہ موصوف کی ای بیٹیکس کے مطابق ہی خط سراسر خطی ہیں۔

شیخ عبدالعالم کے دوسرے کو درست مان لیا جائے تو ہی عقائد اقبال کے اُن وقت میں کوئی فرق نہیں پڑتا کہ مراثی حاشیہ (۱۵) سے خارج ہیں۔ مراثی (۱۵) اور

میں نہیں "نہوں نے" جوں کی ترتیب کی۔ (۱۵) اگر اقبال، اعمار احمد کی ماثرائی ہی کے سبب ابلیس سر جہنمی سے پٹا لیا جائے ہے تو "مابہ" عالم آدمی لکھی مراثی نہیں تھی۔ یہاں ڈاکٹر مراثی کی حاشیہ ۱۵ پر نہیں ہے۔ ان کے معنی تحقیق کے ماثرائی ہیں۔ مثلاً ان کا مراثی، بیکر اقبال نے ۱۹۱۲ء میں مراثی حاشیہ کو "مراثی (۱۵) سے خارج قرار دیا" (دیکھئے ۱۵) حاشیہ، اقبال میر، صفحہ ۲۶۹ (۱۵) ۱۵۱-۱۵۲۔ مراثی مراثی ۱۹۸۶ء

۳۰۔ ۱۳۴۰ھ، ۱۸۲۶ء، مرتبہ ڈاکٹر و جبر مشرق۔ ۱۳۲۱ھ (جبر مشرق کے تحت، انشائیہ ۱۲۵۲ کا دوا، راسخہ، موصوف کے سرافق
 کیے شیراز دار کے دیے چرے کو لے کر اختیار کیا۔ (ریکھے، اصل اور اترت، ۱۳۱۹ھ) ایک نادانی حضرت بشمول شیخ عبداللہ ناریہ کی موت
 کے بے غری غری اصل ساریاں کر رہے ہیں۔ نال کا ایک شہر جڑ ہے کہ I have no doubt in my mind that the Akhunds are
 teachers both to Islam and India. (Thoughts and Opinions of a Sufi) ایک انسان نے اس کا ترجمہ کر کے لکھا ہے:
 انہیں اور مسلمانوں میں رونا چلاواتا نہیں ہے، نہ ہی انہیں (۱۱) اور نہ ہی یہود مسلمان کے لیے دہشت۔ محمد ہیں۔ (مردودہ آوری ہرگز، ص ۱۰۰) (۱۰۰)
 ہاؤس، لاہور، ۱۹۱۱ء، ۱۳۳۵ھ) ڈاکٹر و جبر مشرقی کے ایک مل ساری کا ذکر ہے کالم میں کیا ہے (انشائیہ کی ہم۔ "مردودہ" پاکستان، ۲۱ اپریل ۲۰۰۰ء)
 شیخ عبداللہ کے بقول شاعر اور اتر نے ۱۱۲۱ھ میں اتریت قبول کی (مکر انشائیہ اور ترکیب اتریت، ۱۳۳۵ھ) "ہایت حاح ادبی"
 پہلے سے تھے۔ اس کی حالت کو تداہیت کے کمانے میں ڈالنا مسم طریقہ ہے

۳۱۔ زبور مج، ۱۳۳۵ھ

۲۸۔ ڈاکٹر عبداللہ۔ سرافق کے تحت اور انشائیہ ۱۲۵۲۔ اس وقت کا ذکر کیا ہے (ریفہ، ۱۳۳۵ھ، ۵۸۲-۵۸۵) (چاند اسال، مردودہ
 ۱۰۰، ایت کو سطر قرار کیا، ہے ۵۸۲) (موریت پیمان) حاح "مردودہ" ۱۱۰۵ھ میں انشائیہ کے مردودہ انشائیہ کی ضابطہ۔ نگاہ۔ ہر کے کا، کر
 کیا ہے "حاح رہے گن پیمان" حاح "مردودہ" کا اشار ہے (تدوین کے لیے دیکھیے حکایت کا کتاب، مال، ۱۳۳۵ھ، ۱۳۳۱ھ)

۲۹۔ سدا دیکھیے شعر انشائیہ کا۔ مردودہ میں سطر، مرتبہ انشائیہ کا ممبر، رخصت افکار، برکت وطن انشائیہ، مردودہ میں "کو نامہ" (۱۰۰) (۱۰۰)

- (۱) مل رہا ہوں کل میر پرانی، بلرلے / ان ڈودے / کے حبیب آپ گستا تو تھے (حدائے در، ایت در)
- (۲) انشائیہ نے گاتیری "مشرق کا ترجمہ کیا (آفتاب : عالمگیر در)
- (۳) "مردودہ" سرافق کے لیے ہی رہا / چپ کے ہے چٹا چرا، ہماٹ اترت ہاں (مردودہ، مردودہ، ۱۳۳۵ھ)
- (۴) ہر ایت ہی "مردودہ" میں ہر کلمہ / خوشکل ہے، ہوسن کل کو، ان کمرے عودا (مردودہ، مردودہ، ۱۳۳۵ھ)
- (۵) ہر صغ اٹھ کے مائیں سرور پیٹے پیٹے / ۵۸۲ پاروں کو ۵۸۲ ست کی ہاؤس (ماشوال، ۱۳۳۵ھ)
- (۶) ایک ہر مرد سدا ہر تفرق ہر ہر نظم لکھی

- (۷) (۷) ہر مرد سدا ہر تفرق ہر ہر نظم لکھی
- (۸) (۸) ہر مرد سدا ہر تفرق ہر ہر نظم لکھی
- (۹) (۹) ہر مرد سدا ہر تفرق ہر ہر نظم لکھی
- (۱۰) (۱۰) ہر مرد سدا ہر تفرق ہر ہر نظم لکھی

(۱۱) "مردودہ" میں ہر مرد سدا ہر تفرق ہر ہر نظم لکھی

(۱۲) ہر مرد سدا ہر تفرق ہر ہر نظم لکھی

۴۲ شیخ عبدالاحد کابیر منہاس دوسرائی مولیٰ مور: "احتمال بابین سال تک اندریہ، مائتد حضرت سے متاثر رہے" / اقبال "م" ۲۴۰
 "بے کمر وری اور دلت کا مسئلہ، کب اور کیوں ہوا؟" (دیکھو، "مکران ایل اور قریب اندریہ، ۱۹۱۲ تا ۱۹۲۲ء، ۲۲۲)

۱۲-۱۳۔ نیک نور احمد میر، لکھنؤ، * عقائد اقبال پر مضمون، الی ائمہ دین کی عظیم شخصیت کا عالم اور مفاہیم - آپ کے اہل علم کے مدرسہ کو، اردو مدرسہ دارالعلوم، آغا علی احمد صاحب ہیں۔ چار پڑھائے، ۱۵ نومبر ۱۹۵۳ء میں تقبیلانی عداوت کی کاروائی شروع ہوئی ہے۔ مولانا ابوالکلام آزاد کے دانشور، محقق، جواد، میرا اہم صاحب، آپ نے اہل علم کی فہم کرتے ہوئے ہیں۔

مجھے یہ واقعہ پہلی بار ہی اُن کی انہیں تصویر کے بارے میں، اور اس پر کیا حکم، اس سے اس کے لیے ہر بات پر۔ کی غی

یہ سچ مولا محمد ہے۔ تمام اقبال کی صحت "کہ مولا عالم کیا ہے اور کہ جس میں دو خدا" کا ذکر ہے۔ ایک راجے ... اور کی بی بی ...

۱۵۔ تفصیل اور حوالے کے لیے دیکھیے، مظاہرِ اقبال، صفحات ۱۳/۸۹، ۱۹۱

سرحد کیجئے (۱) سرحد ریسٹ، ۱۳۳۶ (۲) ماہرینِ اصلاح و ترقی، ۲۳۲، ۲۴۱

١٤ (فتیہ، لفظ الہامی، مرقیہ)

مر "عقائد انبال کا موقف جاد کے منتقین ہی میں وہی سماج وادب اور اہمیت کا ہے" (عقائد انبال اور اہمیت، تاریخی حقائق کے آئینے میں، دوسرے

صفحہ ۲۲ - سیر دیکھیے، اہمیت عقائد انبال کی نظر میں، ۱۳۱۰ھ - ۱۳۲۰ھ = ۱۸۹۹ - ۱۹۰۹ء، سیر دیکھیے، انبال اور اہمیت، شمع عمر اناجور، ۱۳۳۰ھ = ۱۹۱۹ء)

مراورہ دعا میں انبال کے لکھے ہیں کہ "خود انبال کی سبکی کے لیے ایک - عمر دیں اسلام میں حرام ہے - علیٰ ہذا اہمیت میں کی کتاب کے لیے تلوار اٹھانا بھی حرام ہے" (تعمیل کے لیے دیکھیے، انبال اور اہمیت، صفحہ ۲۰۳ - ۲۰۴) یہ دو فقہ اسلامی فقہاء کے ہیں لیکن سہروردیوں میں جاد کی اہمیت اور جاد کا حکم ہے انبال ان کی اہمیت ثابت کرنے میں ایک مراورہ دعا (عقائد انبال) کوئی اہمیت ثابت نہیں کی، مراورہ دعا کی مانعیت کی ہے - انبال کا فقہاء و فاضل اس میں کہ "انبال ایک کے مابقی اور اسلامی مابقی ہیں" کے زیر عنوان تعصیل سے اس پر چکا ہے - اس کا ماحول آخری پیرائوں میں لکھ کر مراورہ دعا کے لیے کہ جاد کے میں میں انبال کا موقف سیر دیں نہیں ہے، مراورہ دعا کا ہے - مراورہ دعا کے جاد کو سوخا کیا ہے، ایک انبال استغناء مابقی کے لیے اسے ضروری خیال کرنے ہیں - مراورہ دعا اور انبال میں ایک اعتبار سے (میں آسمان کا جس کے برعکس اور انسانی کا فرق ہے - علم صوفی "جاد" کے فقہاء اشعار مرشد اور اوراق میں مل چکے ہیں - میں سے مراورہ دعا اور انبال کا موقف واضح ہے - معاذ میں آج جو جادوں کی خبر ہے ان میں ایک انبال کا مابقی مراورہ دعا اور انبال کے کچھ اشارہ ہاں میں کیے جاتے ہیں۔

مرے خاک و خون سے ترے یہ چال کیا ہے پیرا ؟

مولانا - میر کیا ہے ؟ - کتاب ماہنامہ (کلیات انبال اور دوسرے)

معاذ سے ترے ہر اسرار مرے ہیں تو نے کیا ہے وہی مرانی

دہم، ان کی ٹھوکر سے محروم اور اس کی ٹھوکر پیرا کی چپ سے رہی (۱۳۳۰ء، ۱۳۳۱ء)

انسان کا ہر ادب کی ہر تہ - زار دے - مرے کو - ہمارے (۱۳۳۰ء، ۱۳۳۱ء)

یہ وہ ہے وہ مرے ہر تہ کا ہے

میںوں جنگ میں نہ قلب مرے کو لے چکا (۱۳۳۰ء، ۱۳۳۱ء)

وہی ہے ہر تہ مرے کی مرے ہے لڑی

نہ وہ کہ مرے ہے مرے کی تہ (۱۳۳۰ء، ۱۳۳۱ء)

سورج و حق و اہل کی کار واد میں ہے

تو مرے و مرے سے بیجا نہ ہو تو کیا ہے !

بہاں میں مرے مرے کے مشابہت میں کیا

نہی مشابہت نہ ہو تو کیا ہے ! (۱۳۳۰ء، ۱۳۳۱ء)

۵۹. مرقد پرانی میں شہرت سے متواضعوں نے انبال کو مصرت الکرار اور مصرت غرر کو مصرت "انبال" کہے مرے کے مقابلہ میں
کی نشا پری کے سب سے صحت اور صحت کا ہر - کتاب ہے - ان میں میں مرے ملی کو مشابہت میں کے کتابچے "عقائد انبال" کا ایک مشابہ
انبال کو کسی ایک مطالعہ میں پیش کیا گیا ہے - معاذ میں اور میں دوسرے مرے مرے کی طرح اپنی شہرت کا وہ انبال کے مرے میں

بہتر ہے۔ مگر نہ ملی شصت۔ انال کو سہولت خارج خمس پیش کیا ہے۔ ملی مائانی انال کو مشرق کا لہر تہہ کہتے ہیں اور ڈاکٹر ملی شریفی نے اس پر "ملی لہر" لکھا ہے۔ یہ وہ لہر ہے جسے ۷۰ کے قریب کسی شے کے کسی سنی کودیا ہے۔ راقم نے شیعہ اصول کی راہ سے انال کو تفصیلی سی "لہجے پڑے" رہا ہے۔ یہاں کے سرحد۔ انال کی قیس ہے۔ ایک نہ مقررہ بہت سی لہریں اور ماضی کے انال کو "تفصیلی شیعہ" لکھا ہے۔ (سفیرانہ استوار سرطراہ انال) میں انال کے ٹکڑوں کو مع کر کے لیے اس سے زیادہ زیادہ اور ایسی اعتراضات بھی کیے گئے ہیں۔) اس سے قطع نظر انال کی ترمیم کرتے ہوئے "داد" میں ملاتی لکھتے ہیں:

شیرے دوست اور مسلمان شاعری کے آواز۔ ۱۵۔ ڈاکٹر شیخ سرانال عام۔ ... جو کہ محبت اپنی ہے۔
 حق اور تفصیلی، ماضی رکھتے تھے اُن لیے قرار۔ ۷۰ کے ان کو جہلم سے تیرا لشکر (لہجہ اسلام) سے ایک دل پہلے کی (۱۶)
 مظاہر مائی۔ (مادی نور ۲۹ اپریل ۱۹۲۸ء، عنوان "ماضی انال کی عمر میں" ۲۸ جولائی ۱۹۲۸ء)

۶۰۔ شیخ، جہانگیر، لکھتے ہیں کہ "ستراس" میں ان کی ایک کتاب۔ (انال در سرحد فقر و آل فقر۔ حق سہاروی لہجہ لہجہ) ... دیکھتے کا
 انال حراس میں یہ ثابت کر کے کی کرشم کی ٹی ہے کہ انہاں دراصل شیعہ تھے اور اب آپ کو کسی کہے میں عقیدہ کیے ہوئے ہے۔ بہر حال
 تفصیلی مقرر تھے۔ (مظاہر انال، صفحہ ۱۲۵)

۶۱۔ ایک صاحب فقر جس مانی لکھتے ہیں کہ "انال کے ساخ" کہ۔ مٹی میں ہے کہ آپ سے مقررہ کرنے کا سبب اپنی شاعری ۲۰ کے
 دلائل و اغراض میں لکھا جائے گی سے دیتے ہیں۔ نہ مصرع ہے۔ مٹی و مڑوں، شیخ وینیز، شکر کاس مصرع میں نہ کا مقرر ۲۰ کی ۱۰
 ہے، لیکن یہ مصرع میں مقرر کا لہجہ لہجہ کا سبب ہے کہ انال کے نقل مقررہ پڑے کا مقررہ ملتا ہے کہ انہوں نے، ایک سانس میں
 بہتر حضرت مٹی کے مرتے پر سبب بھی مقررہ مٹی کے بٹے "میں کو بچا دیا۔ نہ مقررہ اس سے کہ مقررہ" لکھا ہے اور ان کے مقررہ
 کی مائی تو انال کے اس سے مقررہ ہوا ہے۔ (انال کا مٹی مقررہ پاکستان، اصل فقر مقررہ مقررہ ۱۲ = ۱۲ = ۱۲)
 ۶۲۔ یہ استاد درج ذیل ہیں:

لوچنے کا جو مزہب انال یہ گناہ کار جو ترقی ہے

سنا ہے ہر جہت سبب نفع میں ہی اے دل کوئی فنا ہے مٹی کی کے عمر، دلوں کا

ہیں مقررہ مڑوں ہے مٹی کا نام انال کہ پیاس روح کی مٹی ہے اس گیت سے

شیخ انال ہے اسی در کا بنو شاد و خانہ جوں میں

جوں سرور ماضی مقررہ ناکہ نفع روح دریا آپ کے مائی سال ہر کے

میں اصحاب نہت سے ہیں انال کو دن شکر کہ ماضی سے آگے لڑائی پڑا (مظاہر انال، صفحہ ۲۲، ۱۹۲۲ء)

۶۳۔ مقررہ شاعر نے شیخ مقررہ کے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: "اُن کے مکان کے درمیان طرف ایک لہری ماضی رہتے تھے جو ایک مقامی کاظم
 مٹی پڑھا تھے ... بہت پر آمی تھے اور دو شاد رنگی مقررہ تھے۔ (مرا انال، صفحہ ۱۲ - ۱۵)

شعبوں کے متعلق اس نے خوب اچھا سرواڑہ بنے ہی چال ہے، مانت کا مسئلہ سوسائٹی کو انتشار سے محفوظ رکھنے والا ہے، دھرم ماناں میں ایک سری دنیاؤں کا معیار عمل ہے جس نے کئی دھرموں میں مل گیا ہے کہ صدیوں سے کثرت۔ جبہ ہر ماناں سری [منز] ہے۔ آخر تغیر ضروری ہے تو اور دلی مرتبے سے شروع کرنا کرنا مانا ہر مانا اللہ مانا کے ۱۴۱۱ میں ایک شخص ہے اور وہ یہ کہ عوام کو تقویٰ سے متعلق رہتا ہے اور قرآن سے متعلق کم ہر مانا ہے۔ یہاں کہہ کر اس کی کوئی متعلق نہیں رہتا۔ (امثال ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵)

لکھنؤ میں سے پتے "ایئر ایلموس" - عزم لکھے ہیں - حسب ذیل عبارت دیکھیے۔

"مانت ہے کہ ہر فرد کے واقعہ کر لا کہ اس کا بہت بڑا واقعہ قرار دے دیا ہے اور ان سے متعلق ہر دے والے نوٹ ایئر ایلموس میں ہر مانا، کو اپنی عقلی اور روحانی کی اپر معنوں قرار دے گئے ہیں۔"

(امثال، اسلامی تہذیب و تمدن، سریل لکھنؤ، ۱۹۶۷ء)

واقعہ کر لا کہ ہر مانا ایک محرم ہے، بل سنت کا "۱۱" اہم ٹرا اور ہر واقعہ قرار دیا ہے - ۱ سے عقلی اور روحانی ہی قرار دیا ہے۔

محرم کا مانا ہے۔ ہر مانا کے مالی واقعہ کر لا کہ بہت بڑا واقعہ ہے۔ سمجھتے ہیں کہ یہ کو احوال کے لیے مانع قرار دے گا واقعہ ہی کیا ہے۔

تو اور بہت بڑا ہے؟ اسے گھاڑے دے گا تو طرہ قرار دے گا عقلی اور روحانی ہی ہے؟

۴۲. اس وصیت نامے میں انال لکھے ہیں:

"فرض ہے کہ ہر مانا، حضرات اہل سنت و جماعت اور اسی ہر مانا میں رہا جائے اور اللہ اہل سنت کے ساتھ محبت اور عقیدت رکھنی چاہیے۔" (نورہ ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵)

پانچواں باب

سیاسی اور ترقی انگار پر اعتراضات کا جائزہ

پانچویں باب : سیاسی اور ملکی انتشار پر اعتراضات

۳۳

۱۔ تعزیر قریبیت کے خلاف رزلٹ - - - - - ۵۰۰

(۱) ملکی قریبیت اور اسلامی قریبیت - (۱) - - - - - ۵۰۰ / ۵۰۱

اور دوسرے بنیادی رعا کے استقامت (۲) آزادی کے سرچشمہ قوم پرست - - - - - ۵۰۱ / ۵۰۵

(۳) آزادی کے سرچشمہ میں قوم پرستوں کا موقف - (۲) پاکستان میں ملکی قریبیت کا شعور - - - - - ۵۰۱ / ۵۰۶

۲۔ تعزیر پاکستان - - - - - ۵۱۳

۱۔ تعزیر پاکستان کا معنی مانتے ہیں - - - - - ۵۲۳

۲۔ تعزیر پاکستان سے اصلاح کار شدہ لائے کی کوشش - - - - - ۵۲۵

۳۔ خالصین کے دعوے اور رزلٹ - - - - - ۵۳۰

(۱) اصلاح سے آزاد الم ریاست کا لایب لکھ سہوستانی وفاق کے امر الم ۷۷ لے کا دھالہ کیا تھا - - - - - ۵۳۱

(۲) اقبال تعزیر پاکستان سے دست بردار ہوئے تھے - - - - - ۵۴۱

(۳) پاکستان سرحد و سرحد کا تہ ہے - - - - - ۵۴۲

(۴) سرحد دار سید ہر سہم سرحد کی کویر پر - - - - - ۵۴۳

(۵) پاکستان کے مرکز ازل : چودھری رحمت علی - - - - - ۵۵۰

(۶) تعلیق پاکستان، عمر بیکر کی جال پر - - - - - ۵۶۲

۷۔ تعزیر پاکستان کا خالق کون؟ حتمی نتیجہ - - - - - ۵۶۶

۸۔ تعزیر پاکستان پر بعض دوسرے اعتراضات - - - - - ۵۶۹

(۱) بین اسلامی سازش - (۱) - - - - - ۵۶۹ / ۵۷۲

(۲) سہوستانی مسلمان مغل سواران - - - - - ۵۷۴

(۳) مسلمان تقسیم : وسیع تر امکانات سے محرومی - - - - - ۵۷۶

(۴) منادات اور تیل و غارتگری - - - - - ۵۷۷

(۵) ملک تقسیم : تقسیم و تقسیم کا خطرہ - - - - - ۵۷۸

(۶) یہ وہ پاکستان نہیں - - - - - ۵۸۱

(۱) وطنی قومیت اور ا-انی قومیت

اسلامی تصور قومیت اور اسلامی تصور قومیت کے انتقال کے دو باری صورتیں ہیں۔ اسلامی تصور قومیت کا آغاز، اسلام کے
 تیس برس تک مکہ کی وطن قومیت (Nationalism) پر اسلامی اصول انتظامی کو ترجیح دینے کے عہد میں شروع ہوا۔ اس کا
 بطور پر، انتقال کو انما العصر کا ہے ۱۔ ۱۹۰۵ء تک اس کے پہلی وطن قومیت کا پرچار کیا ۲۔ پہلی وطن قومیت کا
 مفہوم یہ تھا کہ ہندوستان کے قلم نامہ سے ۱۱ قومیں اس انتقال کو تصور کرتے رہتے تو متحدہ قومیت کو پیدا نہیں
 ہندوستان آزاد ہوتا اور پاکستان ۳۔ اسلام کے یہ تصور ترک سر دیا، اس کی مخالفت کی اور اسلامی تصور قومیت
 علمبرداروں نے اس تصور کی رو سے ۴۔ اس کی سادہ پراگش (NATION) ہیں۔ سر سید کی طرح برہمن تصور پاکستان
 کی بنیاد ہے اور عالمی سطح پر اسلامی اتحاد کی راہ ہموار کرتا ہے۔ چنانچہ عالم اسلام اور عالم طور برابری پاکستان کے لیے بہترین
 اہمیت کا حامل ہے۔ اسلامی قومیت پر وطنی وطنی قومیت کو ترجیح دینے سے مسئلہ حل ہو گیا۔ اسلامی قومیت کے تصور سے اسلامی اتحاد قائم ہو گیا
 جس میں ۵۔ دوسری شکل ہو گا ۱۱۔ اسلامی قومیت ہے ۱۱۔ اسلام کا تہذیب جاکہ وطنی قومیت کا وہ بڑی کی دیں ہے ۱۱۔ دوسری شکل کا وہ بڑی
 رہا ہے۔ انتقال اس امر کے کہ اہمیت، سرکاری امور سے اس طرح بیان کرتے ہیں ۱۱۔

بزرگ کے فیہرے ہے یہ سرگزین و وطن

اگر زمانے میں کوئی حیرت انگیز ہے۔

یورپ میں مکیادہی کے طریق و طبیعت سے مادہ ہرشی کو مروجہ اسل ہوا۔ مادہ ہرشی کے جس جس دوسرے ماسٹر ارنٹا، شٹروٹشل کا طریقہ تھا۔
فٹائر کا طریقہ لاشور یا غصیت۔ ہی اچیت کے حامل رزاق۔ سرخ و اری سام اور وہیں کارٹرٹل، اشفر کیت، ہی مادہ ہرشی کے مادہ ہرشی کا
کے کنار۔ الملوک سولہویں ہوی کے رست آزل میں سامانہ ہرشی اشٹنک میں مدبر و ملی قومیت کا آغاز۔ جوں جوں میں ہوا۔ ہرشی
شٹرا اٹھارویں ہوی کی سیراوار ہے۔ ایک ہوی کے درواں مزل یورپ اور امریکہ میں شٹرا ایک مالک ہوتا۔ رکیا، سوسی ہوی میں
نعمور واسے رکی ہر محل گیا چاہے اسویں ہوی۔ یورپ میں، ملی قوم ہرشی کا مدبر کھانی۔

طرزے سے ہر آزاد اپنی رعایا ایسویں چھوٹی ہی ہیں۔ تاہم ہوا۔ ترکیب احاطہ علم، جتنی اصلاح اور سرمایہ داری رعایا کی دولت اور
ادوار کے تقویم حالت اگلی تھی۔ دینی قوم ہری کے علاوہ حدود مسالمت و رفاقت سے ترقی کی رفتار کو تیز کر گیا۔ قومی رعایا۔
(Nation States) اعلائی قوتیں میں گئیں۔ اور ہر چاروں دور میں۔ بیسیوں ملک بہرہ کا حصہ ہو گئے۔ آئینہ کار کا شکار
ہوئے۔ جبکہ ملک۔ ملکت تھے۔ قصہ و نسق تاہم کہے کا یہ سلسلہ بیسیوں چھوٹی کے راج اتول کے دوروں میں جاری رہا ہے۔
ڈاکٹر مودرانتال کے الفاظ میں "حکومت برقی کہ ہم سے پہلے اس ملک اپنے سے کئی گنا۔ طرزے مانگو بہرہ حاصل تھا۔" ہے۔

ہریہ وطنیت اور سماجی علم کی ترقی نے ان قوموں میں خود تھی۔ پیدا کردی تھی۔ اس کے درجے کمزوروں کو لوٹنے اور مطلوب کرے گا ۱۱
 ماری ۱۲۔ یہ سادہ مبالغہ اور رومانٹ کی باہر، وطنی قومیت پر استوار، استعاروں، طائفوں، لاکھوں میں ٹکرائیں۔ ملکِ معلوم (آزاد)
 کی پیش گوئی اقبال نے طبعاً ۱۹۰۷ء میں کردی تھی،

قہاری قہریب اپنے فخر سے ابھی خود کشی کرے گی
 جو نایغ ازک پہ آشیاد بنے گا ناپائیدار ہوگا ۱۳

ہر اہم طاقت کا سب سے بڑا۔ حرکت سے مراد۔ کی مادی ہی — جیسا کہ عالمِ علم و طبع و فکر اور
 روس کی، یہی ترکیب سے قوموں میں ختم کر دیا۔ اپنی سر۔ کی مادی اس اہم کا۔ قوموں میں اچھو گئیں اور نئے سیاسی مطالبوں کی پرورش و
 قومیت کے تصور کے تحت چوٹی ۱۴۔ مادی مادی میں رہا۔ کے افراد کیلئے کی شکست کے سر نیٹروا کو اپنی ترین، یہاں سے گذر
 ۱۵۔ اس کے لئے بڑا سبب Nationalism پر مبنی ہے، مادیوں کا اتحاد ہے،

"a state of mind, in which the supreme loyalty of the
 individual is felt to be due to the nation state."

۱۶۔ اس میں سب کا درد صرف اللہ تعالیٰ کا ہے۔ یہ تصور کیلئے مادی۔ مادی میں شامل ہے۔ چنانچہ وطنی قومیت کی تاریخ کے تاجر
 میں، یہ واقعہ انال ہے، یہی نظم "وطنیت" (۱۹۱۱ء) میں اس کی لکھنے کی طرح پیش کیا ہے:

ان تازہ خزاں میں بڑا سب سے وطن ہے

جو ہر جن کی لاپے وہ مہربان لکھنے ہے

انوارِ جہاں میں ہے رمانت تواری ہے۔ تحریر ہے شعور تجارت تواری سے

خال ہے مہرانت سے سیاحت تواری سے۔ کردار کا مگر ہر آہے عادت تواری سے

انوار میں ملوثی خلا ہوتی ہے اس سے

قومیت اس کی جڑ لگتی ہے اس سے ۱۷

۱۸۔ اقبال ابھی لورب ہی سے تھے کہ انہیں "یہ اس کی طرح معلوم ہوئی تھی کہ لورب کی مولا۔ اس میں اس کی حرکت منافی ہے، یہ کہ اس کی
 وحدت دی کو پارہ پارہ کرے کے لیے اس سے ہزاروں کوئی حربہ ہیں کہ اس کی طاقت میں مرگئی مہربان وطنیت کی انسانیت کے لئے۔ چنانچہ
 لوگوں کی یہ تحریر مادی معلوم میں لایا۔ یہی ہوئی۔" یہ اس کی اصل ہے، حرکت کی اس میں ہی جاں ہے،

مکتبہ مہربان سے ملت کی یہ کیفیت چوٹی

فخر ہے فخر ہے جس طرح سے تو سر دینا ہے ناز ۱۹

اس کے لئے بڑا سبب اس کے مطابق سہوہ سال سے، جنسوں کا آغاز ۱۸۸۵ء میں ہوا۔ دراصل اس سال اس میں نیشنل کانگریس قائم ہوئی۔

اسی سے قبل سہوہ قومیت کی لہر تھی، یہی وطنی قومیت کی شکل میں، اس کی مادی نہیں اور ستوا جنسوں کا رد عمل ہی واضح ہو چکا تھا ۲۰۔

[illegible]

4

4

4

اختیار کر کے کا مشورہ دیا ہے اور جب وہ اطلاع کی کہہ رہی تھی اس وقت وہ اس طرف سے اشارہ کیا کہ میں اب کوئی مشورہ دیا ہے اس سال
 اپنا اعتراض واپس لے لیا اور اس وقت کو خوش حوالہ طریقے سے ختم کر دیا۔^{۴۵} لیکن حقیقت یہ ہے کہ مدعوں نے سرپرستی دلائی تھی
 صرف یہ کہ مشورہ دیا تھا بلکہ اصل کی وجہ سے یہ ایک سالہ مفقود قومیت اور اسلام کے مفروضے کا جس میں مشورہ قومیت
 کی تلقین اور دار اور از سے اور اس کی۔ یہ تمام ہر وہاں ہونے لگتے ہیں۔

مفقود قومیت کا جو وہ کہیں صاف نہا ہے۔ اس میں سر و جنب اور کی ذریعے سے چہا ہیں جو کتا چہا
 ہوا اور ہمیت قوت کے ساتھ چہا ہوا اس میں سروری ہے تاکہ جملہ اقوام جنہیں وہ دیکھ کر شگہ آزاری کرے
 اور اسے بے روٹی اور بھوری کی بھوری ہو کر رہی۔ اس اور دیا کا قطع ان کے بے عرب سرخا ہے سے آزادی ہی میں
 ہو سکتا ہے۔ لیکن اس کے اور کوئی دور نہ ہو سکتا۔ یہ قومیت سے مراد ہی اشتراکیت میں ہے۔ وہ سب کو چھوڑ
 نہیں چکا ہے۔ صرف حضرت محمدؐ سے ہی کہ وہ چہا۔ اس کو چھوڑ کر اسے تمام کے وقت آجائیں تو کو لای اور پرست لا روت ہو۔^{۴۶}

اتحاد کے اسلامی تصور قومیت کے وہ پہلی اقامتہ کیا۔ وہاں تیسرا عنصر ملی کاربہ۔ مفقود قومیت۔ اور اسلام ہے۔ اس میں اتحاد اسلامی
 کے معنی "ضروریاتی ضرورت اور سماں" کا ہوا۔ دیا گیا ہے۔ صوبہ پاکستان کے آخری ۱۰ سال کے عرصہ میں ایشیہ کا ہوا۔ اس میں
 "انگریز مسلمانوں میں۔ میں۔ نہا ہے کہ وہ اور وطن و ملت ایک سیاسی تصور کے یک جا رہے ہیں
 نہیں۔ ملاحوں کو سر و ملت۔ ایشیہ کے تماموں کو ایک مادہ کا آخری مرحلہ، اول تو لای دینی ہو گیا اور آخر لای دینی ہیں
 تو اسلام کو مل ایک انسانی نظر سے کہہ کر اس کے اجتماعی نظام سے بے ہوشی۔^{۴۷}

وہاں اسے یہ حال ہے کہ ایک مفقود قومیت۔ اس کے اشتراکیت میں لایا تاکہ مفقود قومیتوں کی آہی کی ضرورت میں نہا۔ سر پرست ہر وہاں
 انگریزوں کی ملکہ، سرور کی لای نام جو مانی اس میں اسلام کا اسلامی نظام سرور نے کاربہ نہا۔ عازر اور سے کی اجازت انگریزوں کی لای دینی
 ہر وہاں دینی میں ہی دیکھ ہے لیکن اسلام کا اجتماعی نظام سرور ملک کی حکمرانی میں قائم ہو سکتا۔ سروروں۔ لایوں اور انکی۔ لایوں کا لایوں
 لای نظام کے حوالے کر دیا سرور عطا ہے۔ اسلامی حکومت میں فی۔ اس لگتا ہے کہ عقائد اتحاد کے جس ایشیہ کا روت وہاں لای ہے
 مفقود قومیت سے مراد اشتراکیت میں کہہ کر دیا ہے، اسے اسلامی اور وقت نظر سے سمجھنے کی کڑی ہیں کی

وہاں اصل نے "میتاق حدیثہ" کو مفقود قومیت کا حوالہ دیا ہے۔ اس میں لای نظر ہے۔ یہاں وہ مسلمانوں اور یہودیوں کے درمیان چہا
 بھی دو گروہوں، انہوں کے درمیان میں سروری تھا کا متعلق ایک۔ مراد کی ضرورت میں کرنا تھا۔ وہاں دینی خود بصر کسی میتاق کے لای دینی
 حکومت ملی کی حمایت کر رہے تھے۔ یہی مسلمان اس کی سروری کرنے کے ایک اصل سے بات حاصل کر کے مدعوں کے وقت آمانے اس کی
 بیشتر اجتماعی معاشراتی۔ "میتاق حدیثہ" سے۔ لایوں کی چہا۔ اجتماعی کے متاخر ہونے کا کوئی سوال نہیں تھا۔ اس میں ہے کہ وہاں لای
 عقائد اتحاد کے اس کے کو سمجھنے سے نامر ہے ہیں کہ اسلام ایک "میتاق حدیثہ" اجتماعی اس سے ہے اور جو کہ بیشتر ہی "میتاق حدیثہ" اور اس سے
 ہے اس لیے اسلام سے متعلق ہر اس سے وہاں لای ہے اس کے لایوں۔ لایوں اور اس میں لایوں کے حوالے دیا ہے۔ "میتاق حدیثہ" کے
 کی حامل اجتماعی اسلامی نظام حکمرانی میں صرف ختم ہو سکتی ہے۔ یہاں عقائد اتحاد کا روت و راجع تاکہ۔ یہاں مسلمان ہونے کی حیثیت سے

جسٹس ملہا سبھاش کی رتروق کا کارہوئے
 ایک سو اٹھ مہینے کے بعد اس کی رتروق کا کارہوئے
 ۱۹۳۴ء کی اقامت کے بعد وہ آزاد کو "فرق پرست" کہا گیا اور ان کے ماضی کے پیرایوں کو محض کاٹا ہوا امت کا مارچ ۱۹۳۴ء
 (د) آزادوں کے سر حارث میں "پوری قوم پرست مسلمانوں کا زہریلہ زہل"

آزادی کے بعد چاروں میں انصاف کا اسلامی فہم کا معتبر مسلسل رسمیت ہے۔ منتر لکھے جانے پاکستان کی مغربی اہل کو کر دے کر کے درپے ہیں۔ جہڑوں اور غیرہ قومیت کے مافیہ بالا کا ایک محدود تعداد پاکستان میں انصاف تعلق کا انکار ہے۔ وہ انصاف کی حاجت اور پاکستان کی حالت کو سامنے لائے ہوئے ہے۔ ان محدود کے اکثر اہل علم انصاف کو محبت وطن اور دوزخیت سے ملے اور انصاف مافیہ شاعر مانتے ہیں۔ اور اس محدود انصاف کو اسلامی قومیت کا علمبردار اور معتبر پاکستان کا خالق سمجھ کر انصاف لکھی ہیں۔ وہ درجہ (ریکس، ماشیہ ۳) میں طرفی ہے، جسے ایک جہلے لکھی جان، انصاف کے ساتھ، انصاف ہرگز بہترین اور ختم ملک کے ساتھ ہے۔ منتری جہاں ہے تو کوئی جہڑوں اہل علم اسے نہ توڑ خوا۔ بنے ہوئے لکھی ہے کہ انصاف ہرگز ہی مرتبہ ہرگز اور مافیہ بالا اور انصاف کے ساتھ ہے۔ مافیہ بالا اور بہتوں ہے اور انصاف مافیہ بالا اور پاکستان میں کوئی تعلق نہیں ہے۔

پہلی رقم پر۔ ممالکوں میں ایسے ماحشور بھی ہیں جو تصور پاکستان کے الزام سے انکار کو نہ کریں۔ مگر یہ بھی نہیں دینی قومیت کی
خالصیت کا منہ نہایت قرار دیتے ہیں۔ ان میں میں آل انڈیا سرور کی مثال دیا ہے۔ آزادی سے قبل وہ انکار کر اسٹیٹ کی صورت میں
کے مابقی تھے۔ آزادی کے بعد وہ متروکہ ملک کے غالب ہو گئے اور انکار، ہر گز نہ پڑی شروع کر دی۔ دینی قوم کے مروجہ "یہ وہ
کی اسلام کی ایک معمولی تاویل کرتے ہیں اور کہی وطن کو اسلام پر ترجیح دیتے ہیں۔ سرور کہتے ہیں کہ "فصل اسلام قومیت" سے مراد اس
کوئی حفرہ ہوں سہتا۔ "قومیت آج دنیا کی۔۔۔ سے لڑی طائفہ ہے۔" "نوسن مہربان سے ہیں شش، وطن اور ملک مشترک
تاریخ و تہذیب سے بنی ہیں۔" "انکار کے لفظ جس (Nation) کے سلسلے میں فقط دوسرے لفظ ہیں لیا۔" "موجود
کہا نظر اسے کہ انکار نے صغریٰ درد یا قومیت کی فوج اور اہمیت سے انکار کر کے ملٹی کی۔ انکار کے ایک نتیجہ۔ کو سطر انکار کر دیا۔" کی
فرم نہ مآثر کے اپنی کتاب۔ India Was Freed from کے آخر میں اشارہ کیا ہے کہ "اولیں دو صدیوں کو جوڑ کر اسلام کی ساری
مسلمانوں کے لیے مرکز اتحاد نہیں بن سکا۔" ۵۱

اس میں شک ہے کہ وہ ملی قومیت لڑی لافٹ ہے۔ انبال میں سے اٹھارہ نہیں مہرتے بلکہ اسے ملتا اور نادکس نائے ہیں۔ امبال کے نزدیک مسلمانوں کی لافٹ لاچار اس کی قومیت ہے۔ اس کی قومیت اس میں ملانے کے معقد کرکھی ہے جیوں اور کی اس میں ہے۔

اقبال کا سب سے بڑا غم نہ وہی کی یاد پر ایک توفیق کی تکمیل ایسا اعتراف ہے جو ایک مصلح کو کس دشمن اسلام کے ہاتھ لگا کر کرتا ہے۔
 وہی کی یاد پر ایک قوم یا ملت کی تکمیل تو صاحب رسالت ماسیہؑ کے کبریٰ قیام سے پہلے ہمارے دہار سے ہی کر عرصہ کے مٹا دیا۔ اقبال
 کے اہل کی وصاحت اور تائید کی۔ یہ حال کہ وہی اعصاب کی ماہر سائنس دانوں توفیق۔ مدلی توفیق سے زیادہ تادم میں ہوئی مبالغہ ہے۔ حال
 کے تصور توفیق پر متغیر کرنے والوں کو اقبال ہی کا تصور اسلام پیش نظر رکھنا چاہیے۔ اقبال کا تصور اسلام اور توفیق ہیں سے مختلف ہے
 جو تادم کے لحاظ سے ظاہر ہوتا ہے۔ یہ ملت طائفہ اور سے کے بعد دیا کے لیے رقت نامت ہو سکتی ہے۔ جو وہ مصلحی تادم پر تادم
 نظام عالمی انصاف کی راہ میں رکاوٹ ہے۔ طائفہ لانوار، کسی ایسی عالمگیر ملت کے حق میں ہر اضروری ہے جو تادم پرست نہ ہو، تادم
 پر۔ تعمیر نو اور اتحاد کے سر مصلح ہیں خفا برائے ہر پر کئے ہیں۔ لہذا اقبال کے عوارف کا یہ علاج مظلوم اور کیا جانے تو ہر کوئی مبادی ہوا۔

آؤ پرستانہ نظام اسراکت پر اسرائیل اور اس کی جماعتوں کی ثابت ہوتی ہے۔ مذہب میں سے ہر مذہب ملی ہوئی ہے۔
 ہر مذہب ذات پاک کی اونچ نیچ میں مبتلا ہے۔ عبادت کی مالکیر جنیت و ملی قومیتوں کے تمام کے ساتھ قائم ہوئی۔ یہ ایک ہر جماعت
 کوست لاند ہے۔ اس کے ہر عناصر پر مشتمل اس جماعت کوست ہے۔ اجتماعی سطح ہر مرد نے کار آخر آزادی، اس کی اہمیت اور
 اصول اجتماعی کا خاص ہے۔ مذہب اسلام پر مبنی ملای وارد۔ نہایت رمال ہم غلام۔ قبل مٹھی تو مستعد ہیں کہ ملی قومیت
 انسانوں کی مالکیر مردوں کی رائے میں واقعہ ہے۔ ولایت اور رجب و صل سے ماوراء ہونے کے باعث عرب اسلام عالمگیر مردوں کی
 بنیاد میں مبتلا ہے۔ کوئی دوسرا نظریہ یہ بنیاد فراہم نہیں کرتا۔

عراقی نیشنلسٹ، ان میں وہاں اور عراقیوں کا حال نمایاں ہے۔ وہ سمجھتے ہیں کہ اقتدار مسلمہ کے کرے کا کام ہے۔ قحاک اپنے آئین
 کو ایک قوم اور دوسروں کو ایک قوم مائیکر علیحدہ عراقی قومیت سے سمجھ جائیں ملک کے کرے کا اصل کام ہے قحاک وہ عراقی اسلام
 کو ایک سمجھیں اور تمام قوموں کو ایک آفاقی قومیت کے تحت لائے کی کوشش کریں۔ وہاں عرصہ، اپنے استقلال سے اپنے ہر اور کر۔
 ہیں کہ انہیں کا کیس غلامی چھٹی لاکھیں ہے۔^{۱۲}

عقود ہر مذہب میں مسلمان عراقی اس بات کو دیکھ کر مایوس ہیں کہ ہر مذہب اپنے ملک ہر مذہب کو ایک نہیں سمجھے۔ عرب میں اس
 جو اسلام مسلمانوں کی ہے وہی عقود ہر مذہب میں ہے۔ تمام قوموں کو ایک قومیت کے تحت لائے کے مس میں عادت کے مسلمان
 کوئی کردار ادا نہیں کر سکتے۔ اس کی جنیت مسلمانوں سے متعلق ہے۔ تمام قوموں کو ایک آفاقی قومیت کے تحت لائے کے مس ہر مذہب
 کہ حقیقی اسلامی معاشرے کی تشکیل ہر اور اسے دنیا کے اے ہر مذہب میں کیا جائے اسلامی معاشرے کی تشکیل کسی اسی سر میں ہر
 ممکن ہے جہاں مسلمان اکثریت میں ہوں۔ ان انتشارات دیکھا جائے تو دنیا پاکوں ایک ایم پیش رفت تھی۔ کرے کا اصل کام ہے کہ
 ہر مذہب میں اسی معاشرے کی تشکیل ہر اور ان کا فوٹر تمام عالم ہر۔ تمام قوموں کو آفاقی قومیت کے تحت لائے کے مس، ہر مذہب ہے
 (۱) آزادی کے سر پاکستان میں تمام برصغیر کا وقت

آزادی کے سر، ان میں، نیشنلسٹ مسلمانوں کی، مذہب کی برائی آزادی سے پہلے وہ عقود ہر مذہب کے حال اور تمام پاکوں
 کے خلاف ہے۔ بلکہ ہر مذہب ان کا وطن تھا۔ اب وہ ملائی، اس اور ملی سطح پر اثر آئے۔ ہر مذہب اور مذہب اور مذہب
 عرب ملائی، اس اور ملی شاد ہر مذہب، مشرقی پاکستان میں ملی و ملی قومیت کا وہ ہیں ہر استادوں کے نیار کیا۔ عربی پاکستان
 میں سرحدی تمام کے مشکلات پیدا کیں۔ (۱) اسلام آزاد اور ہر مذہب میں اندر ملی جیسے نیشنلسٹ را ہنڈوں کے پاکستان کے حق میں
 کلیم خبر کیا۔^{۱۳} بلکہ آزاد پاکستان میں عقود ہر مذہب کے مایوں کے ہر مذہب کا سرہ لہر کیا۔ انہوں نے یہ وقت اختیار کیا کہ آزادی
 کے لیے مرانی ہم لے رہے ہیں جس کے نتیجے میں پاکستان، ہر آزادی کے لیے عراقی دیکھ کا عربی درست تھا لیکن وہ عربی عقود ہر
 کے لیے وہی تھی اور جیسے کا ہر مذہب نے نسیم ہر مذہب کو لیا تو ہر مذہب کی بات کو یہ طبع دیکھا کہ انہوں نے ہر مذہب کے لیے ڈال دیا ہے۔^{۱۴}
 اس میں شک نہیں کہ ہر مذہب ہر مذہب کے اندر تمام ہر پاکستان کے مایوں کی ہر کے وقت ہر مذہب کے مایوں کے
 پاکستان کی نظریاتی مسلمانوں کو مسلح عرب کی طرف تو مردوں اور مسلمانوں کی روشنی میں اسلامی استقلال اور اسلامی ریاست تمام عرب کے مذہب کو پس پشت ڈال

ایسے استزافات میں بینکٹ سیاسی قاعدوں اور اصول کو کھل کھیلے کے موانع بنتے رہے۔ مثال کے طور پر مسعود کاٹل کی "میں اپنے ممالک میں
 مانع ہوئے جس میں پاکستان کو مسموم کرے والے ہر مسخر کی مرگت کی کٹی۔" (مقام مصطفیٰ شاہ کے مقالہ "ممالک و تائید" نام ۱۱) اور
 اردو زبان سب کے خلاف زیر بحثی کی تھی اس شخص کو خاکسار بری مرد پر تعلیم یاد کیا ہے۔

(دوم) پاکستان میں وطنی قومیت کا شعور

پاکستان میں معتور پاکستان کی وطنی تائید کی ہوئی اور پاکستانی نیشنلزم کی ۔۔۔ ہی چلائی گئی۔ مسطوراً ہم کہنا کہ اسلام آباد
 and Foundations of Pakistan Nationalism میں، قطعاً اسلام اور انال کی طرف سے ایک مسلم ریاست کی تائید
 ذکر کرے کے سر لکھتے ہیں کہ وطنی قومیت۔۔۔ کہ مسطور کے لیے مطلقاً قرار دیتے والے انال کے مطلقاً قومیت تائید کرتی۔ ایک انال اسلام آباد:

Nevertheless the man who had condemned Western type
 nationalism in the strongest of terms because it was inimical
 to all things Muslim, and who had rejected the concept on various
 intellectual grounds, had in the final analysis accepted the very
 element which he considered the most dangerous for Muslims, namely
 territorial nationalism.^{۵۵}

معتور پاکستان کو مجھے میں مسطور کہنا۔ تائید کر، ۔۔۔ انال کا معتور پاکستان جب کہ دل پاکستان کا ممبر بنے ہوئے ہے۔

(۱) اسلامی معتور قومیت۔۔۔ بن نہ ہوئے۔۔۔ مس پاکستان اور اسلامی انال کا یہاں ہے۔^{۵۶}

(۲) سب سے مسطور کا، انگریز کی مطلق اور مسطور مطلق اور انال کے تائید ہے۔

(۳) ہندوستان کی تقسیم۔

(۴) سب سے مسطور کے لیے ایک ریاست کا نام ہے اور (۵) ایک ریاست میں ہر قومیت کا ممبر ہے اور (۶) اسلامی ممبر کا

کا ممبر اور انال کے درجے نام۔ ممبروں کے ممبری اور ممبروں کے ممبری کا ممبری اور ممبروں کے ممبری کا ممبری

اس۔۔۔ مسطور کہنا کہ اسلامی ممبری کے ممبری اور ممبروں کے ممبری اور ممبروں کے ممبری اور ممبروں کے ممبری

قومیت قبول کرتی قطعاً اسلام آباد ہے، مسطور ممبروں کے ممبری اور ممبروں کے ممبری اور ممبروں کے ممبری

اسات پر ممبر ہے۔ انال اسلام آباد اسلامی تائید ہے، اسلام کی اسلامی قومیت ہر مرد دیتے ہیں اور اور اسلامی قومیت کو کہہ۔

تائید ہے،۔۔۔ سے سیاست ہر قومیت ممبروں کی اس کے سر لکھتے ہیں:

Therefore the construction of a polity on national lines, but
 means a displacement of the Islamic principle of solidarity,
 is simply unthinkable to a Muslim^{۵۷}

یہ بات اچھی لگے کہ پاکستان کی تاسیس صرف انہی شخصوں نے ہی کی۔ مرید اس کی ناکہ مار۔ یہ ہے کہ اپنے

معاہدہ تعہد کو عمل میں لایا۔ ڈاکٹر طاہر القادری نے ۱۹۶۱ء میں لکھا تھا:

If Iqbal had lived to see the establishment of Pakistan —
(the realisation in a concrete form of his abstract and nebulous political ideal) it is certain that he would have developed into yet another phase, and laid the foundations of what may be termed 'Pakistani nationalism'.^{۱۶}

دورِ حاضر میں اس قدر حقیقت کی طرف "کروں گے کہ وقت لکھتے ہیں" اسلامی پس میں عربی ملت کا مروجہ اور پھر کی مروجہ کے نتیجے میں ایک نئی وطن کی آمیزش بظاہر ایک تاریخی حق کی بنیاد رکھتی ہے۔۔۔ شاعر آغا خان کی لہروں اور دستوں سے اتر کر رہیں گے ایک تنگ فکری کی حدود میں تھے اور ان کے مفاد کو شعور اور حس پر قدرت آمادہ ہو گیا کہ یہی میں ان کو اس کی حالت میں لکھتا ہوں۔۔۔ انہی نے جب ہمیں پاکستان کا تصور دیا تو یہ علامہ ان کے آفاق گہرے تصور ملت سے کوئی نسبت نہیں رکھتا تھا بلکہ اس کی وضاحت۔۔۔ مثبت پسندانہ رُخصت تھی "یہ میری نفع فہم ایک اپنے مصروف ہوشوں" انہی اور سرزمین پاکستان میں لکھتے ہیں کہ "پاکستان کا تصور دراصل زمین سے وابستگی کا تصور ہے"۔۔۔ اس نعرے کا اہم پاکستانی وطنی قومیت ہے۔ جاچکے ہیں اور اس نعرے کی وضاحت لکھا کہ زمین سے وابستگی کا تصور سیاسی اصطلاح میں، وطنی قومیت کا تصور ہے۔ حکم قبول انہی "ملت فہم" دوسرے۔۔۔ تو یہی دراصل است، پس نہایت مکانی مدارج میں سے وابستگی ملکی سطح سے نیچے ملاتی سطح پر بھی ظاہر ہوتی ہے اور اس کے ملک ناپذیری ہے۔ اسلامی قومیت / نظریہ / اس کی صورت میں پاکستان کی سطح سے دو چار رہے گا۔ وطنی قومیت کے نظریہ کی شکل اختیار کرے۔ اسلامی قومیت کا شعور۔ اس پر ہونا نہایت دشوار رہتا۔ اسلامی افراد کے بنیاد کی صورت میں پاکستان اور ملک ان کی ایک تسبیح کے لئے ہر گز۔ یہ اتحاد وطنی قوم پرستی کے لئے اسلامی تصور قومیت پر مبنی ہے۔

دورِ حاضر میں اس قدر حقیقت کی طرف "کروں گے کہ وقت لکھتے ہیں" اسلامی پس میں عربی ملت کا مروجہ اور پھر کی مروجہ کے نتیجے میں ایک نئی وطن کی آمیزش بظاہر ایک تاریخی حق کی بنیاد رکھتی ہے۔۔۔ شاعر آغا خان کی لہروں اور دستوں سے اتر کر رہیں گے ایک تنگ فکری کی حدود میں تھے اور ان کے مفاد کو شعور اور حس پر قدرت آمادہ ہو گیا کہ یہی میں ان کو اس کی حالت میں لکھتا ہوں۔۔۔ انہی نے جب ہمیں پاکستان کا تصور دیا تو یہ علامہ ان کے آفاق گہرے تصور ملت سے کوئی نسبت نہیں رکھتا تھا بلکہ اس کی وضاحت۔۔۔ مثبت پسندانہ رُخصت تھی "یہ میری نفع فہم ایک اپنے مصروف ہوشوں" انہی اور سرزمین پاکستان میں لکھتے ہیں کہ "پاکستان کا تصور دراصل زمین سے وابستگی کا تصور ہے"۔۔۔ اس نعرے کا اہم پاکستانی وطنی قومیت ہے۔ جاچکے ہیں اور اس نعرے کی وضاحت لکھا کہ زمین سے وابستگی کا تصور سیاسی اصطلاح میں، وطنی قومیت کا تصور ہے۔ حکم قبول انہی "ملت فہم" دوسرے۔۔۔ تو یہی دراصل است، پس نہایت مکانی مدارج میں سے وابستگی ملکی سطح سے نیچے ملاتی سطح پر بھی ظاہر ہوتی ہے اور اس کے ملک ناپذیری ہے۔ اسلامی قومیت / نظریہ / اس کی صورت میں پاکستان کی سطح سے دو چار رہے گا۔ وطنی قومیت کے نظریہ کی شکل اختیار کرے۔ اسلامی قومیت کا شعور۔ اس پر ہونا نہایت دشوار رہتا۔ اسلامی افراد کے بنیاد کی صورت میں پاکستان اور ملک ان کی ایک تسبیح کے لئے ہر گز۔ یہ اتحاد وطنی قوم پرستی کے لئے اسلامی تصور قومیت پر مبنی ہے۔

نوابی رہنما میں سے تیرے تھے!

مرد جاز سے مقرر، ہاں وہاں سے مقرر!

حوالے اور حواشی

۱. یکینے، مکتوب انشال نام سرالاف، ۱۱ دسمبر ۱۹۳۳ء، ۲۷ جولائی ۱۹۳۳ء، کلیا شریکات پبلی، ۲۶ و ۲۷
۲. سید میر یازی کہتے ہیں کہ سال ۷۰۰ھ کی جنگ میں، ملی قومیت کا نظریہ قبول نہیں کیا۔ (دعا کے بارے میں انشال انگریزی اخبار میں، ۲۶ و ۲۷) اسی طرح ڈاکٹر میر المنی کا کہنا ہے کہ "انشال وطن پرست۔ اسی شاعری کے کسی دور میں نہیں تھے" (سید میر انشال، ایکٹ نمبر ۱، ۲۸ و ۲۹) سید میر یازی اور ڈاکٹر میر المنی دونوں اور پاب انشال کا اس ہیں مگر ان کے ایک خوف سے (تساقیر) مشکل ہے۔ (تقریر انشال ۷۰۰) متواتر کیا ہے کہ ۱۰ شواہد، میں ہی قوت۔ (Nationalism) پر استناد رکھتا تھا اور میر و سنا کی، مقدمہ قومیت کا طواغیت ۱۵ء سے پہلے میں نے دیکھا تھا۔ (روایت شمس، مرکزی دورد، ۱۲ اپریل، ۱۹۷۰ء انشال انگریزی، کوئلہ انشال کا سیاسی لازمانہ، ۲۲ و ۲۳) ملی قومیت کے پرچار کے حصہ میں انشال کے وہب، دل اشعار زیادہ قابلِ قود ہیں۔

وطن کی فکر کرنا ہاں باسعیت آنے والی ہے
 نئی برادریوں کے مشورے ہیں آسمانوں میں
 پرواز ایک ہی تیسرے میں دن بھرے دائروں کو
 جو مشکل ہے تو اس مشکل کو آسان کر کے بھڑاؤں کا
 ٹھہرے لڑکے آواز کی تعجب ہے ٹھہر اس کا
 یہ وہ پہل ہے کہ جنت سے نکلتا ہے آدم کو
 جو تو جگہ کو آواز ہے پر شہید نصیب میں
 وہی ہے اسیر امتیاز کا تو رہا
 اباڑا ہے جینر ملت وائیں نے قوموں کو
 مرے اہل وطن کے دل میں کچھ بکروطن ہی ہے؟
 سارے پہل سے اچھا ہنرمندان ہمارا
 ہم ملے ہیں اس کی یہ محکمات ہمارا
 ہنر کی صورتوں میں سمجھا ہے تو خراب ہے
 خاکسار وطن کا جگر ہر ذرہ دیوتا ہے
 (تھوہر درد، بالگدرا)
 (نراڈ مہری، انگبدر)
 (یا خواجہ، یا مہر در)

وہاں درد، سید کی گویا ترجمہ، جہنم نامی یوں کا قوی قیمت اور صفی رہنمائی نظریوں میں ملی وطن پرستانہ حرمت غالب ہیں۔ ملی

قومیت (Nationalism) کو انشال نے بہت ملن ترک کر دیا البتہ ملت وطن (Patriotism) سے بھی دست بردار نہ ہوئے۔

(۳) جنرالیٹی ضرور اور مسلمان / ۱۹۳۸ء

مقام اقبال کا نقطہ نظر حسب ذیل معروف، "عارف سے ہی واضح ہے:

قوم مرہب ہے، مرہب جوڑیں تم ہی ہیں، مرہب نام جوڑیں مل، اٹم ہی ہیں

پاک ہے محمد رسول سے سرداں نہیں، تو وہ بلوٹ ہے کہ ہر مصرعہ گنگاں نہیں (قربان گوہر، افسانہ دار)

مکے نے دیا ماکر، میرا کر یہ نہیں، (جمیت انور) کو جمیت (آد) ۹ (بکراور، میرا، صر، کلام)

۵. نکات اقبال اور، صفحہ ۲۵۶

۱. تفہیل کے لیے دیکھیے، قرآن اور علم مدر، دانش ور رتبہ الہی، اورہ، قنات اسلام، لاہور، ۱۹۵۲ء

۲. Encyclopaedia Britannica، سولہویں جلد، ص ۳۶

۸. سرطانیہ، ج ۱، ص ۱۱۱، اقبال کی تفہیل حسب ذیل ہے: (بلاشبہ ان مسلمان ملکوں کے ہیں)

جہان ۱۷۹۸ء، مارشلس ۱۸۱۲ء، سری لنکا ۱۸۱۵ء، گانا ۱۸۳۱ء

ہندوستان پر ۱۸۵۷ء میں قبضہ مکمل ہوا، مغربی ۱۸۷۱ء، گانا ۱۸۷۱ء

نیپالی ۱۸۷۷ء، افغانستان ۱۸۸۸ء، سری ۱۸۷۸ء، گیبون ۱۸۸۵ء

مالدو ۱۸۸۷ء، گیبیا ۱۸۸۱ء، لوگنڈا ۱۸۶۷ء، سیرالون ۱۸۶۶ء

کویت ۱۸۶۶ء، رومبار ۱۸۶۱ء، سوڈان ۱۸۶۱ء، مالا ۱۸۶۵ء

انگلیز ۱۸۶۱ء، مصر ۱۸۶۱ء، بحر ۱۸۶۱ء، مغربی عرب امارات ۱۸۶۱ء

براز ۱۸۶۱ء، اسیٹین ۱۸۶۱ء، اسیٹین ۱۸۶۱ء، میرا ۱۸۶۰ء

براق ۱۸۶۰ء، گیبیا ۱۸۶۰ء

فرانس نے جن ملک پر قبضہ کیا، ان کی تفہیل یہ ہے:

گیبی ۱۸۶۹ء، کورور ۱۸۶۹ء، لیونڈا ۱۸۸۳ء، سری ۱۸۸۸ء

جینس ۱۸۶۹ء، سینٹ مال ۱۸۶۳ء، مڈا مکر ۱۸۶۹ء، پاڈ ۱۸۶۰ء

بریتانیہ ۱۸۶۱ء، مالا ۱۸۶۱ء، آوری کوسٹ ۱۸۶۱ء، لیان ۱۸۶۱ء

مڈا ۱۸۶۱ء، انگلیز ۱۸۶۱ء

۹۔ راجداریس بالیڈ نے ۱۸۰۰ء میں انڈونیشیا پر، سرطانیہ اور روس نے ۱۸۰۰ء میں ایران پر، اٹلی نے ۱۸۰۰ء میں لیبیا پر، فرانس اور

سپین نے مراکش پر ۱۸۰۳ء میں قبضہ کیا۔ یہ نام مسلم ملک ہیں۔ جازری، کچھ مے تک، سرطانیہ کے رہنما تھے۔

۹۔ راجداریس، حیات اقبال، لاہور، ۱۹۵۲ء، شیخ، لاہور، ۱۹۵۲ء، شیخ، لاہور، ۱۹۵۲ء، شیخ، لاہور، ۱۹۵۲ء

۱۰۔ گیبیا، حیات اقبال اور، شیخ، لاہور، ۱۹۵۲ء

۱۱۔ تفہیل کے لیے دیکھیے: Thoughts and Reflections of Iqbal مرتبہ سید سراج الدین، شیخ، لاہور، ۱۹۶۱ء، شیخ، لاہور، ۱۹۶۱ء

[illegible]

۲۱۔ ملاحہ اقبال کے حیرت انگیز رخ، ڈاکٹر سید حسرت اللہ، سرا، سال ۱۰، ص ۲۸۰۔ ۲۸۱

دیکھئے، کیا تہذیبِ انہماک اور ۲۸۸ ۲۹۱

۱۶۔ لا چیت رائے۔ نکلا تاکہ 'بس چہرہ نماں' کے غلوں سے مٹے۔ بس چہرہ لکھی اس کے سامہ و سہ طاب: با اعراب: اعراف: اور

۱۵۔ ایل ڈاکٹرن نے ۱۳۳۰ء میں اُسٹار فریڈرک بیرتسمہ کرتے ہوئے لکھا:

'And if the East once gets going to recover by arms, free and united Islam, it will not stop till it has either conquered the world or failed in that attempt.'

The Sword and Scepter, Edited by Kiffot Hassam, Page 289

4. 7-11-1941 - 1st Sybil the Portland 115 Message 14

۲۵۷۳۴ : ابقاء، صلات (انقریب) - ۲۸۴ ل- ۲۹۹ + ۸۱ ل- ۸۶ + ۲۵۹ و ۲۵۷

The Emergence of Pakistan. P. - 20.

٤٢. دیکھو، قرآن مجید، سورۃ النحل

۲۳۔ مولانا ابوالکلام آزاد، 'بانی سوز و محبت'، ص: ۱۸۱۔ ۲۴۔ ڈاکٹر، مہاجر، پاکستان، یونیورسٹی، ۱۹۷۷ء، ص: ۲۳

لاہ لاہیٹ کی سرحد نے جو مال لود ہے کہ یہیں ۷ ٹن شد جو ماہ میں ۱۲ پے وند کا مشرقی حصہ اس کے اخیر اور اولیٰ قواں کے

کے سامنے سب ہم قدم چورہ کہتے ہیں لیکن قبضہ داری ضرور حکومت کے مطابق سپرد مسئول میں نظام حکومت قائم کرنے کے لیے ایسا اتحاد انکی ضرورت ہے۔

آپسے۔ (تقریباً پاکستان اور جینٹیل ممبر، برصغیر میں۔ ۲۵ - ۲۶)

۳۵. (الطاف) آزاد، ایک پیغمبر مسیحیت، مرتد رشتہ نامہ، نزل اردو بیورو، نئی دہلی ۱۹۸۹ء، صفحات ۸۵، ۵۹

۳۶۔ اپریل ۱۹۷۳ء، ص ۱۱۱، المیزان، اسلامی فوضیہ کے ممبران نے، ہمارا عقوہ انشال کے اثر کے تحت۔ ۱۹۱۱ء کی ایک تقریر میں انہوں نے کہا

سرسری خدا کی جہتی ہے۔ ہر انسان کو اللہ تعالیٰ کا حضور کے ایک سرسری مس۔ اہل عربیہ۔

۱۔ مصر پر فوج، ٹمبریا لاؤ مٹی ہو، عراق و سلطانیہ کا نظام بے مذکرک لیکن اگر وہ مسلم ہے تو اس کی آج - ماہر اب تو میر

۱۰ معصومے دس مائیں اور مائیں سے تین لڑکیاں رکھنا، کھانا دیا ایک لادلی اور غلام، دوس ایک گائے اور چھوٹی۔

$$\{135, 141, 147, 153, 159, 165, 171, 177, 183, 189, 195, 201, 207, 213, 219, 225, 231, 237, 243, 249, 255, 261, 267, 273, 279, 285, 291, 297, 303, 309, 315, 321, 327, 333, 339, 345, 351, 357, 363, 369, 375, 381, 387, 393, 399, 405, 411, 417, 423, 429, 435, 441, 447, 453, 459, 465, 471, 477, 483, 489, 495, 501, 507, 513, 519, 525, 531, 537, 543, 549, 555, 561, 567, 573, 579, 585, 591, 597, 603, 609, 615, 621, 627, 633, 639, 645, 651, 657, 663, 669, 675, 681, 687, 693, 699, 705, 711, 717, 723, 729, 735, 741, 747, 753, 759, 765, 771, 777, 783, 789, 795, 801, 807, 813, 819, 825, 831, 837, 843, 849, 855, 861, 867, 873, 879, 885, 891, 897, 903, 909, 915, 921, 927, 933, 939, 945, 951, 957, 963, 969, 975, 981, 987, 993, 999\}$$

۱۹۲۱ء: سر ابراہیم نے مقامی وطنی فورسز کا دستور بنایا۔ لاہور میں کچھ عرصہ کی حیثیت سے ۱۹۲۰ء میں اسے قمر شاہیہ کے سربراہ بنایا۔

ہمارے ہر سر کی مسرت، رنگ، ایک غور غور تپ کا، جا ڈھال دیا ہے۔ ایسے بچے مائے ہیں مائے کئے اور غور۔

کے معنی افسوس سے اور خود سارے ہیں۔ اب یہ سچا بچا دل دکھا اور غصہ کی مہر کی ہر گاہ بچی ہم بس سچا اور سچ

مغرب ہم ایک سپر سٹی نر اسی کے لیے، عالمی ماکوں کاؤل نسل ہمارے ہی ایک چوے کو درپس جا کتا۔ ہمیں قدرت

۷۔ مبلغ ہزار چھ سو پانچ (۷۰۵) روپے آزاد ایک چھ غیر شہریت، مفر ۳۱۸

۳۷. چندیام، عصر، روزی مترالحق، (فربزق درود) (چهارم)، (شکری)، (۱۹۹۶)، ۱۰۶

۳۸۔ تفصیل کے لیے دیکھیے، ”تہذیب و اقبال پر لفظی جوہر، مترجمات کا ماخذ“۔ ہر دوسرا باب حاضر، مشمولہ نقول و تراجم، اہل بیت، ۱۹۸۷ء

۲۹۔ بیان الحال کے متنی نوٹے، ۲۲۵

۴۰۔ اس نظم کے اشعار حسب ذیل ہیں :

نعم مغز شادمان و نوزدین مردند ز دیو بنزین اندازیم چه بجا می آید است!

سردود / سرسبز که تہ از دامن است : در سرزمین (یا) محض عربی (مست)

۱۔ لکھنؤ میں لکھی گئی ہے

۱۱. ملا علی قاری: جراح قیصر مرتبه ۴، تکریم الحی، دارالکتاب، کتب، ۱۳۹۴ هـ.

۴۲۔ نورانا صوفی نے لکھا کہ کیا یہ اسٹالین صوبہ کی آب و ہوا سے کہ ملت اور قوم کو سراسر خال مانع ہے؟ قرار دے رہے ہیں۔ ملت کی ہوا

شریعت اس کے ہے اور قوم کے مصلیٰ و مرزوں اور مردوں کی ذات کے ہے۔ بقول اور قوم کے مصلیٰ و مرزوں کا حرفِ درگزر ہے۔ ۳۔

مقدمہ جلاؤ تا سید (مفہوم قومیت اور اسلام)، پروفیسر ابراہیم مولوی، مکتبہ المدینہ لاہور، پاکستان، ۱۹۷۵ء، ج ۱، صفحہ ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵

رواؤں کی مادہ اور اردو میں 'ماتہ'، 'ماتہ ط'، 'شرطہ'۔ 'اوس' کے معنوں میں استعمال ہے پھر

۴۲۔ اتنا لکھتے ہیں کہ شمال کی طرف جاری اور کی، ان میں کمترین مساحت موجود ہے جس سے معلوم ہو رہا ہے کہ مٹی کی قوم کے لوگوں میں

معی مستقل ہے۔ میں نے اپنی تحریروں میں اہم ملت یعنی قوم پر استعمال کیا ہے (مقامی سال، جنوری ۲۰۱۳)

عالمِ اقبال سے ملت میں قمر ہے استعمال کا کچھ شایں حسبِ دلی رہی،

ع ۴ پر مرقوم ہے اور اس کا اصل [اس کا

(تخلیاتی اقبال ارشد، ص ۱۰۸)]

دیوہ انہود کا مجازی ہے ہستی قرآن ہے حقیقی

سوا جہت پر، یعنی آتش زب لاسم مجاز ہوا

(کتابت انبال اردو، ص ۳۰)

اپنی جہت ہر قیاس اتوا مغرب سے ذکر

نہی ہے ترکیب میں قرآن رسول ہستی

(ص ۲۲۸)

تقریباً مال حکمت (مرتبہ کا دستور ۱۰) کا دستور نقطہ وقت آدم

(ص ۵۲۰)

ایک کنکریں پیچ سے رہے ہیں انرا بی ہے راز رب و اب تقدیری

(ص ۲۲۳)

۴۴. کتابت انبال، صفحات ۲۶۲-۲۶۳

۴۵. مقررہ انبال، لکھا کہ "ہوں صاحب کے آگاہی میں، اجازت اجازت میں نالغہ ہوا، سرحد بدل لیا ہوا ہے۔

لہذا اس قدر ہی ہے کہ نام، "سنگاری" سے کہہ کر "لم کہنا" نے اور ان کو ایک ہی رشتہ میں... لکھا کہ

ناموں کے میں میں شامل ہوا جائے، یہ دونوں کے مختلف ساحر اور شرق مال کے بے کوئی رشتہ اور

مقررہ قومیت کے اور کوئی رشتہ نہیں، کہ اس میں بھی (ولایت) ہی جڑی ہے، اس کے ساتھ

اور کوئی دوسری چیز نہیں ہے۔

اس الفاظ سے قرآن میں اس کا کوئی خاص ہے، یہ الفاظ ہیں کہ "وہ" اور "اس" سے... خط کے سرحد مال لفظ سے صاحب لکھا ہے کہ وہ

اس سے انکار ہے کہ اس میں کوئی خاص ہے، یہ الفاظ ہیں کہ "وہ" اور "اس" سے... خط کے سرحد مال لفظ سے صاحب لکھا ہے کہ وہ

ہوں کہ وہ کوئی خاص ہے، یہ الفاظ ہیں کہ "وہ" اور "اس" سے... خط کے سرحد مال لفظ سے صاحب لکھا ہے کہ وہ

اس کا کوئی خاص ہے، یہ الفاظ ہیں کہ "وہ" اور "اس" سے... خط کے سرحد مال لفظ سے صاحب لکھا ہے کہ وہ

۴۶. کتابت انبال، صفحہ ۲۶۴

۴۷. غورہ قومیت اور اسلام، ص ۷۹

۴۸. لکھا کہ "وہ" اور "اس" سے... خط کے سرحد مال لفظ سے صاحب لکھا ہے کہ وہ

"مقررہ قومیت" میں شامل ہے۔ "مشتاق مودینہ" کے متن میں وہ لکھے ہیں:

"اس لکھی آمد" کو "اس" اور "اس" سے کیا ہے، یہ الفاظ ہیں کہ "وہ" اور "اس" سے... خط کے سرحد مال لفظ سے صاحب لکھا ہے کہ وہ

اس میں کوئی خاص ہے، یہ الفاظ ہیں کہ "وہ" اور "اس" سے... خط کے سرحد مال لفظ سے صاحب لکھا ہے کہ وہ

اس میں کوئی خاص ہے، یہ الفاظ ہیں کہ "وہ" اور "اس" سے... خط کے سرحد مال لفظ سے صاحب لکھا ہے کہ وہ

کوئی خاص ہے، یہ الفاظ ہیں کہ "وہ" اور "اس" سے... خط کے سرحد مال لفظ سے صاحب لکھا ہے کہ وہ

۴۹. غورہ قومیت اور اسلام، ص ۷۹ - وہ لکھا کہ "وہ" اور "اس" سے... خط کے سرحد مال لفظ سے صاحب لکھا ہے کہ وہ

۵۰. تفصیلات کے لئے دیکھئے، "عصر مائے حود اور مسلمان" مشہور کتابت انبال - سرکار انبال، مشہور حسب ذیل شعر:

سروری، یہ الفاظ ایک دوسرے سے ہیں، یہ الفاظ ہیں کہ "وہ" اور "اس" سے... خط کے سرحد مال لفظ سے صاحب لکھا ہے کہ وہ

۸۰۔ خطبہ آزاد کا یہ جملہ اس کا ثبوت ہے:

"... the formation of a consolidated North West Indian Muslim State appears to me to be the final destiny of the Muslims, at least of North-West of India."

[Thoughts and Reflections of Jinnah, Page 171]

یہ حسبِ دین شمرنا ہی تو ہے:

میں نے اپنی فکر تازہ بستیاں آباد

میری شاہ نہیں سولے کو نہ و بغداد (کلیاتِ اقبال اور، صفحہ ۳۲۳)

۸۱-۸۲۔ کلیاتِ اقبال اور، صفحات [۱۳۲، ۱۳۱، ۱۳۰]

۸۳۔ ڈاکٹر جادو اقبال کہتے ہیں:

"He was, therefore, the first Muslim in the Indian subcontinent to express a coherent demand for the establishment of Islamic socialism"

[Stray Reflections, Page 23]

ڈاکٹر جادو اقبال نے، سرس، پیر، مہموں، سرور، اقبال کے مابقی شعرات، میں لکھا کہ اقبال کے مابقی شعرات، میں اقبال نے

ہے۔ انہوں نے ہیں اسلام، اسلام، اور۔ ام سرشار کی اسلام کو مافی مشرقین کی اشتراک کیا ہے۔

[کے لکھنا، صفحات ۱۳۸ - ۱۳۹]

۸۴۔ کے لکھنا، اقبال کا دلی پاکستان، لاہور، ۱۹۹۶ء، صفحہ ۲۵۱

۸۵۔ اقبال اور سرشار، مرتبہ، محمد حنیف، رائے یہ شعرات مصرن شعراؤں کے اقبال کو اسلامی سوشلزم، لکھنا، لاہور، ۱۹۹۶ء، صفحہ ۲۵۱

سے زیادہ یہ ماحول سوشلزم کی اساس پر مبنی ہے۔ جب رائے نے امام الرحیفہ پر مارا تو اس کو ترسم دینے کی کوشش کی

ہے۔ کتاب کے پہلے مصرن شمار ڈاکٹر جادو اقبال نے، میں نے اس کے لکھنا، اسلامی سوشلزم کی اساس پر مبنی ہے، لاہور، ۱۹۹۶ء، صفحہ ۲۵۱

کرل۔ (اقبال کا دلی پاکستان، ۱۹۹۶ء، صفحہ ۵۶، ۵۷، ۵۸) اس دوران میں نے اسلامی سوشلسٹوں کی علی سرشاروں کا ۱۰۰ فی صدی کرل

۸۶۔ پاکستان کا دلی پاکستان، لاہور، ۱۹۹۶ء، صفحہ ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳

۸۷۔ پورا سولوں ہے: مراد داری، دلی، لاہور، ۱۹۹۶ء، صفحہ ۲۵۱

مالم جو بیرون زبانی، لاہور، ۱۹۹۶ء، صفحہ ۲۵۱

از لکھنا، لاہور، ۱۹۹۶ء، صفحہ ۲۵۱

از لکھنا، لاہور، ۱۹۹۶ء، صفحہ ۲۵۱

مقامہ اقبال : ۱۹۳۳ء میں آل انڈیا مسلم لیگ نے لاہور، مسعودہ الہ آباد میں خود مختار پیش کیا۔ مسلم لیگ نے کچھ مختار
پہلی مرتبہ، اسی میں انڈیا میں اس سے پہلے ایک مختار کے ماسٹر میں حاصل کے ہونے ہیں، جس میں بھی ۔۔۔ سے ہمالیہ، قندھار
ہے۔ آل انڈیا کانگریس کے سرکاروں نے صرف، سہیلی دہلی قومیت (Indian Nationalism) سے قطع نظر سہیلی دہلی آپ کو
سے اقلہ قوم سمجھے رہے ہیں۔ سہیلی دہلی کا مطلب ہے ۔۔۔ خالص ۔۔۔ ہمالیہ میں آپ کو سہیلی دہلی ۔۔۔ ہمالیہ قوم سمجھے رہے ہیں
مسلمانوں کی ایک قومیت کے لحاظ سے جس میں محمود اعلیٰ، اور پھر عرب عالمگیر، شاہ ولی اللہ اور سر مستان احمد کا رہا ہے۔
مستلم ہے۔ حضرت فخر، اسرار اور غامض ہے دارالعلوم کا، مقدمہ قومیت کا نواز کیا۔ مقامہ اقبال کے دونوں کو "الم قومیت" اس میں
میں شمار کیا ہے۔ شاہ ولی اللہ اور ان کے علم بزرگواروں کی خدمات میں وضع ہے ۔۔۔ سید احمد شہید ۔۔۔ آل انڈیا سہیلی
الہامی راستہ کے شاہ کی خاطر چلا گیا۔ سہیلی دہلی اور مسلمانوں کو دو وقت تو ہیں سہیلی دہلی اور سہیلی دہلی کا ۔۔۔

شامل ہیں۔ خاص ہے، درہنہ مول مرگاس کے رشتہ ہر، اس سال لندن میں تھے، دہلیہ آباد کو جس اسلامی مارتوں کے ساتھ
 ہرہہ متغیر کیا تھا^{۱۵}۔ اس کی کتاب (Earliest of Freedom) ۱۹۵۰ء میں شائع ہوئی جس میں، دہلیہ متغیر کیا تھا
 لکھو یہ ظاہر کیا کہ اصل شہر پاکستان کے مخالف تھے اور اسے انگریزوں، سپروٹوں اور سٹالوں کے بے سادہ کی "غیر ارادے سے" خاص کر
 انشال کے دھوکا شائع ہرہہ سے پہلے، ایک صورت کو، دہلیہ متغیر کیا تھا۔ تاہم اس دھوکا کی انشال سے متعلق سراسر غریبی ہے تاکہ نیا پاکستان کی راہ راکی مانگے
 کل گیا^{۱۶}۔ ہرہہ راہ راکی یہ سمجھو کہ رشتہ پاکستان کا تعلق، قائم انشال سے متعلق سراسر غریبی ہے تاکہ نیا پاکستان کی راہ راکی مانگے
 ان کے بچے خاص کی درہنہ مولیٰ - ہرہہ راہ راکی (ہرہہ راہ راکی) (ہرہہ راہ راکی) اور مستقر سپروٹ اور - کہ ہرہہ راہ راکی
 - خاص کی درہنہ متغیر کیا تھا۔ اس درج، دہلیہ متغیر کیا تھا ہرہہ راہ راکی کی عورت انشالی - شال کے طور پر دہلیہ راہ راکی لکھتے ہیں:
 "اصل پاکستان کے اسی ماسوں میں سے ایک، ۱۹۵۰ء میں انہوں نے اس کے ہرہہ راہ راکی کی تعزیت کو نہ توں
 کر لیا تھا۔ انہوں نے انہوں سے لکھا ہے کہ، "ہرہہ راہ راکی انشال، اس سے کہا کہ انہوں نے پاکستان کی دہلیہ راہ راکی
 بچے کی مٹی کو ان کی دہلیہ راہ راکی، انہوں کو صورت کی مٹی کی انہوں میں خاص کر یہ (تقریر) سپروٹوں کے بچے
 دہلیہ راہ راکی اور - انہوں کے بچے انہوں کو مصر بزرگی مانگے انہوں نے اسی راٹے سول سہری باک سال ہرہہ راہ راکی
 زیادہ طور پر یہ کیا تھا کہ ان کے - ان کو کوئی دہلیہ راہ راکی میں ہرہہ راہ راکی مٹی ہے۔"

ہرہہ راہ راکی کیا ہے کہ اصل پاکستان کے اسی ماسوں میں سے ایک، ۱۹۵۰ء میں انہوں نے اس کے ہرہہ راہ راکی کی تعزیت کو نہ توں
 سرشلٹ - متغیر کیا تھا دہلیہ راہ راکی کی طرح، انہوں نے اس کے ہرہہ راہ راکی کی تعزیت کو نہ توں
 کر لیا تھا۔ انہوں نے انہوں سے لکھا ہے کہ، "ہرہہ راہ راکی انشال، اس سے کہا کہ انہوں نے پاکستان کی دہلیہ راہ راکی
 بچے کی مٹی کو ان کی دہلیہ راہ راکی، انہوں کو صورت کی مٹی کی انہوں میں خاص کر یہ (تقریر) سپروٹوں کے بچے
 دہلیہ راہ راکی اور - انہوں کے بچے انہوں کو مصر بزرگی مانگے انہوں نے اسی راٹے سول سہری باک سال ہرہہ راہ راکی
 زیادہ طور پر یہ کیا تھا کہ ان کے - ان کو کوئی دہلیہ راہ راکی میں ہرہہ راہ راکی مٹی ہے۔"

۱۹۵۰ء میں انہوں نے انہوں سے لکھا ہے کہ، "ہرہہ راہ راکی انشال، اس سے کہا کہ انہوں نے پاکستان کی دہلیہ راہ راکی
 بچے کی مٹی کو ان کی دہلیہ راہ راکی، انہوں کو صورت کی مٹی کی انہوں میں خاص کر یہ (تقریر) سپروٹوں کے بچے
 دہلیہ راہ راکی اور - انہوں کے بچے انہوں کو مصر بزرگی مانگے انہوں نے اسی راٹے سول سہری باک سال ہرہہ راہ راکی
 زیادہ طور پر یہ کیا تھا کہ ان کے - ان کو کوئی دہلیہ راہ راکی میں ہرہہ راہ راکی مٹی ہے۔"

۱۹۵۰ء میں انہوں نے انہوں سے لکھا ہے کہ، "ہرہہ راہ راکی انشال، اس سے کہا کہ انہوں نے پاکستان کی دہلیہ راہ راکی
 بچے کی مٹی کو ان کی دہلیہ راہ راکی، انہوں کو صورت کی مٹی کی انہوں میں خاص کر یہ (تقریر) سپروٹوں کے بچے
 دہلیہ راہ راکی اور - انہوں کے بچے انہوں کو مصر بزرگی مانگے انہوں نے اسی راٹے سول سہری باک سال ہرہہ راہ راکی
 زیادہ طور پر یہ کیا تھا کہ ان کے - ان کو کوئی دہلیہ راہ راکی میں ہرہہ راہ راکی مٹی ہے۔"

یہ نایاب کیا گیا ہے کہ اس ملک کا مطلق رشتہ ملی ہے۔^{۱۸} "ایم جی رحمت علی کی زبردست موافقت ملی کر کے انھوں نے پاکستان کا انوکھا پاکستان کا بانی می نایاب کیا جائے۔ سرٹریٹ لینے کی یہ کوشش نیا پاکستان سے پہلے ہی شروع ہوئی۔ رحمت علی نے غریبی نامی خان اے اور لاہور میں "بانی پاکستان" (The Founder of Pakistan) ۱۹۴۲ء میں پیرس سے شائع ہوا۔ اس دستاویز کا آغاز عظیم ذیل سے ہوا ہے:

In the recent history of South Asia, the vision of a single individual has seldom transformed the fate of a nation so completely as has been done by Choudhary Rehmat Ali, the Founder of Pakistan.

نائیاب پاکستان (فاسس، سید، پرو اور گالا وغیرہ) کی غریبوں سے رحمت علی کی حوصلہ افزائی ہوئی۔ اسی دور میں پاکستان، The Fatherland of Pak Nation میں رحمت علی نے عقائد انبال کو منظور و متکبر پاکستان اور نائاب نام کو بانی پاکستان کے نام سے سرور کر کے (دکھانوں کے منہ پر مان کر کیا ہے۔ یہ کتاب دسمبر ۱۹۴۷ء میں شائع ہوئی۔^{۱۹} اس میں رحمت علی نے اپنے لکھے ہوئے بیس کتابچے کی مثال کے ہیں۔ اثبات کے دوران The Greatest Betrayal کا اعلان ہوا۔ "عظیم ترین غداری" (غدار) غریبی صاحب پر مان کر کیا ہے۔^{۲۰} جی رحمت علی ایک اور بڑی زیادتی یہ کہی ہے کہ "ناٹو نام کو Quaid-e-Azam (سید محمد) قرار دیا ہے۔^{۲۱} عقائد انبال کو "اسلم تاریخ کے تاریک ترین دور" میں "روشنی کا منیار" اور "اسلم کا میر تقی میر" قرار دیا ہے۔ مگر ان کے "اسلم ریاست" کے تصور کو "اسلم" سے "اسلم" کی توہین نامہ کر کے کی کوشش کی ہے اور دعویٰ کیا ہے کہ پاکستان کا انبال اور اسے تسلیم کرنے کا مطالبہ ۱۹۴۳ء میں پاکستان میں شامل ہو سکتا ہے۔^{۲۲} ۲۳ مارچ کو قرارداد پاکستان منظور ہوئی اور ۱۴ اگست کو پاکستان قائم ہوا مگر جی رحمت علی کے نزدیک یہ تاریخ ۲۸ مئی ۱۹۴۳ء کی ہے۔ ان روزوں کا پمفلٹ Now or Never شائع ہوا۔ چنانچہ انہوں نے ۲۸ مئی ۱۹۵۰ء کو "ای قوام" کے نام جو سالہ پیمائش کا دن تھا، پاکستان کا سترہویں سال "ایم جی رحمت علی" کا نام انگریزوں کے سرکاری سرکاری میں "دو مہینہ روئے بدستور" واضح ہوتے تھے۔ "سید" (اور جی رحمت علی) کا نام اور عقائد انبال کو منظور پاکستان کا مطلق ہیئتے تھے، اسی وجہ سے انہوں نے انبال کو منظور کیا گیا۔ یہودیوں کا آزاد کہتے ہیں۔

"یہودیوں کے آزاد ہونے ہی تک۔ میں دو موضوعات کے متعلق غریبوں کو ایک جگہ چھائی، ایک اردو اور دوسرا انالیا۔ ۱۰۰۰ سال جلال یہ تھا کہ ملک کی قسم کی دہائی عقائد انبال کے اس عقیدے کے خلاف ہوئے جو انہوں نے ۱۹۳۰ء میں انگریزوں کو "اسلم" کے سالہ ادوس "مقدورہ آزاد" میں پڑھا۔^{۲۳}

انبال سنگھ لکھتے ہیں کہ "جیم ایسٹن" پر عقائد انبال کو نیا پاکستان سے حاسد سمجھا گیا اور اس لیے بھارت میں انہیں بھارتی کی طرح سے دیکھا گیا۔^{۲۴} انبال سنگھ کا تعلق اس فرقہ سے ہے جو منظور پاکستان سے انبال کے رشتے کو کاٹنے کے لیے کرتا ہے۔ یہ فرقہ بھارت کے سرکاری دانشوروں کی ہے جو ہر حال ہر وقت کو پاتے ہیں اور پاکستان کے مطابق استعمال کو محو کیا کرنے کے لیے

ہیں۔ عام طور پر جاتی سپرد اور بیسٹس - لاد، اقبال ہی کو معتبر پاکستان کا خالق سمجھتے ہیں اور اسی وجہ سے مقدمہ اقبال کو مقدمہ ۱۰۰ کے مقصد کے تحت ایک دھماکے طرح طرح کے اور اہانتی ادارہ، اسرافات کا شکار کرتے ہیں۔^{۱۰۰} مقدمہ اقبال کی عمر اور کتنی ہی دور ہے۔ پاکستان کی بنیادوں کو محسوس کر کے کے شراب ہے۔ سپرد اور بیسٹس مسلمانوں کے دلوں پر مردہ، مخالفت پاکستان پر مبنی ہیں۔ (پہلا حصہ) میں سپرد اور بیسٹس مسلمان شامل ہیں۔) ایسا ہی جوتا ہے کہ کوئی جاتی بیسٹس مسلمان بڑے طوطوں سے اقبال پر نفرت برتی ہے، "تعمیم ملک" کے حوالے سے مستشرق جوتا ہے اور کوئی سپرد اپنی فلم اسے سپرد جواب دینے پر مبنی ہے کہ اقبال پر نفرت برتی ہے، "لا مروتی" کی روایت کا اسراف سے سادہ مضامین کو، اور اسلئے ہے اور یہ کہ اقبال کا معتبر پاکستان ہے۔ کوئی نقاد ہیں ہے۔^{۱۰۱} اقبال کو معتبر پاکستان "نئے الزام" سے جانے والوں کی اس وقت جاوید پر مبنی جب خاص کے نام اقبال کے مکتوبات شائع ہوئے، تاریخ میں احمدی کی۔ (Aqbal His Political Ideas at Crossroads) علی غرض سے ۱۹۷۹ء میں شائع ہوئی۔ یہی کہ اس خاص کے نام اقبال کے خطوط پہلی دفعہ منظر عام پر آئے۔ خاص کے نام کا عنوان "میراج" ۱۹۷۴ء میں اقبال نے "پاکستان یکم" سے لائنیں اور "مکتوبات" میں "مسلم حوالہ" کی تصویریں مرنے کا کر کیا ہے۔^{۱۰۲} اس کی "شہادت" کی حوالہ میں احمدی نے "بند احمد کیا ہے کہ اقبال" پاکستان یکم" کے معلق ہیں تھے اور ۱۹۷۴ء تک سپردستانی وفاق کے اور مسلم حوالہ کی تشکیل دیا ہے تھے۔^{۱۰۳} اس سے پہلے خاص کی مکتوبات پر مبنی تحریریں کا بار بار حوالہ دیا گیا تھا۔ ۱۹۷۹ء سے اس "یکم" کو "میراج" کہا گیا ہے۔

اور پاکستان میں بھی لکھنا رہے۔ عربیہ البقیہ بیروت کی کتاب *Evolution of Pakistan* ۱۹۶۳ء میں اس
 خود ہی طبع المراسل کی نمونہ *Pathways to Pakistan* ۱۹۶۱ء اس نالج برٹی۔ نعوز پاکستان سے مقدمہ سال وار شدہ اور سرے کے لیے
 مسلم ریاست کے خوب کسٹریاں کی ایک ہرست تیار کی۔ بیروت کی آدمی کتاب۔ ایسے افراد کے نوکریاں پر مشتمل ہے۔ یہ مغلز مائل الوب جان کا دور
 تھا۔ ایوب میں کے رہا اس اس دیاں صا۔ پٹھانی مالوسہ ری اور سرخانی مضمونے پایہ تکمیل پر۔ یہ بھی پاکستان کی سادہ دانا کو
 مقرر کیا گیا۔ یہ بات "مروجہ سمجھوتہ" کی جی کہ "اسلام کی پٹری" آج پاکستان" ہے "۱۹۵۷ء" کا وسط کال دیا گیا۔ ۲۳ صومر ماس
 کو یہ مضمون دے جانے سے کہ اسے ماذر (اور ایم) کہ ساتھ ہیں بل سکے ۲۵۔ بیروت سرکاری دانش ور سے اور مستقرہ سڑک مہروں سر
 ناظر جوئے ۲۶۔ خود ہی طبع المراسل ہی ایوب خان کی ماتم سرورہ کونسل مسلم لیگ کے دور مقرر جوئے۔ بیروت سے نعوز پاکستان کے
 قلم نامہ سر سیر کے اس تلاش کیے اور خود ہی طبع المراسل سے نہ تاج خود ہی رفعت ملی کے سر پر رکھ دیا ۲۷۔ ایک طرف بری پاکستانی قوم
 علاقہ انبال کو نعوز پاکستان کا معلق ماتی۔ یہ اور دوسری طرف اب ہے۔ فاضل کے تحت مستقرہ حاصل ہے اس سے انکار کیا ہے۔
 اشتیاق میں نرشی کے حال البقیہ، مانی کے برادر خود ہی رفعت ملی لا کر کیا ہے ۲۸۔ انہوں نے قریب دو سو اور رفعت ملی کی پاک اور مانی ۲۹۔
 میں لا کیا تھا ۳۰۔ خود ہی رفعت ملی سے دوستی کے اند۔ اس کی دوستی قابلِ فہم ہے۔ طبع المراسل اور رفعت ملی دونوں خود ہی لے۔ با
 دونوں رفعت ملی کے ہٹے س ڈال کر طبع المراسل۔ اسی سڑکی کی ساکھ سائی۔ ایم اے ایم اصحانی کا وقفہ زمانہ جیوں میں ہے وہ لکھتے ہیں،
 "اس بات سے علاحدہ اطلاع میں کیا جاسکتا کہ ڈاکٹر اسل لا کٹر، شاعر اور خطبات میں اسی سمت اشارہ کرتے تھے (میں مسلم ریاست
 کے خیمہ کی طرف) لیکن یہ کہا کہ وہ مسلم ریاست کے نعوز کے خالق تھے، تنازعہ کو سچ سمجھا ہے ۳۱۔"

ایک سی اور عرصوں مقررے خب پاکستان کے معنورہ نگر اور والی ہونے کا سہرا پر دوسری رقت ملی کے سر مارے کے من سے
سے ربادہ اور منعم کا کے کے عرب برے کا ہے۔ فقور پاکستان کے من میں موصوف نے شرے پیمانے ہر عمری پہنچی ہے۔
ڈائرشین علی ماں سے The Making of Pakistan = مامز، کے کے عمر بنر کی حسب مدلی تحریر کو بی کتاب Global's Concept
of Separate North-West Muslim State کی پیشانی پر درج کیا ہے۔

It must be remembered that Jhal did not argue for a Muslim-State, but only for a Muslim Bloc in an Indian Federation. Moreover, Bengal and Assam (the then East Pakistan) did not enter into his calculation. It is grossly misleading to call him the originator of the Idea of Pakistan or the poet who dreamed of partition. He never talked of partition and his ideal was of getting together of the Muslim provinces in the North-West so as to bargain more advantageously with the projected Hindu Center. It is one of the myths of Pakistani Nationalism to saddle Jhal with the parentage of Pakistan.⁴⁰

[illegible]

(۱) "آئندہ مسلم ریاست" یا "ہندوستان کے اندر مسلم دور"

دکھانہ، آزاد، داغ، قاضی، تاہم ان کی مختلف تاویلات ہوئیں۔ یہ سلسلہ اب بھی جاری ہے۔ جارت کہ سرکاری دانشور اب مصر میں کہ اس سال نے ہندوستان کے اندر "مردہ" کی تصویر کشی کی تھی۔ علی گڑھ کے انڈسٹریل سوسائٹی کے ممبروں نے قاضی، دہلوی، آزاد (۱۹۳۰ء) اور دہلوی لاہور (۱۹۳۲ء) کی یاد پر علامہ اقبال کی تصویر "ہندوستان کے اندر" مسلم دور" ہی قرار دی ہے اور اسے "حربِ آخر کا ہے"۔ مگر جس سربل نے ہی اپنی کتاب "مکتبہ اقبال" میں اقبال کے دہلوی بنام قاضی و راستہ اس نیز خواجہ دل ہر دی و ان میں ہیں، فرسے سے ہی جتہ، اور کیا ہے؟۔ سربل نے آل احمد سرور کے اس وقت سے اختلاف کیا ہے کہ اقبال نے ۱۹۳۷ء میں اپنا خیال سربل کر لیا تھا۔ اس کے بعد آل احمد سرور نے ہی وہی لونی لولہ شروع کیا، محمدی اور ایک غم۔ گڑھ گرا دھیں سربل کہ اقبال کے دہلوی نام جانے کی اصل کتب و مناسبت ہیں؟۔ اقبال گڑھ ۱۹۳۷ء کا قلم اسل اور فقور پر ان کے "اندر" مختلف بلکہ متضاد باتیں بھی ہیں۔ تاہم قاضی کے دہلوی کی اشاعت کے بعد وہ ایک نئی حوت اختیار کرنے ہیں۔ اپنی کتاب (The Accidental Pilgrimage) کے دوسرے ایڈیشن میں اقبال کا دہلوی قاضی دور ۱۹۳۷ء کا کرے کے سر لکھا ہے کہ اپنی وفات تک اقبال کا ہی حوت رہا؟۔ اس دہلوی علامہ اقبال نے "پاکستان کم" سے لاشائی کا اظہار کیا ہے اور لکھا ہے کہ میری تصویر "ہندوستان" کے اندر "مردہ" کی ہے۔ جاری دانشوروں کے پیش نظر پاکستان کی طرانی اہل کو گمراہ کر رہے ہیں اس پر غور کیے سیر میں پاکستانی اہل قلم ہی اسی حال کو پیدا رہے ہیں۔ اس کا مقصد تصور پاکستان ۱۹۴۷ء پر دہلوی کے سر پر رکھ کر اپنے نسلی افتخار کو برہان پڑھانا ہے۔

اپنے ملط حوت کو "مردہ" کرے کے لیے لوگ ان کے ملط اصول قائم کر لیتے ہیں، اور بااں مطابق کو ملط اہل سر نہ ہیں، اس کے حوت کی تذبذب ہوتی ہے۔ انڈسٹریل سوسائٹی کے دیا ہے میں لکھتے ہیں کہ "مردوں پر لایا" اقبال کے "مردوں" میں ہیں۔ سیاسی بیانات اور دلائل کے لیے شاعری درست درجہ ہیں ہے۔ اقبال کے سیاسی تعلقات کو سمجھنے کے لیے ہیں ان کی سربل حوت (روح) گرا جا ہے۔ (میں احمد اقبال کے سیاسی تعلقات کو سمجھنے کے لیے، ایک حسی قلم، شاعری کو سربل کر رہے ہیں) سربل اقبال کے سیاسی بیانات کم کم پیش کرے ہیں، ان کے لیے قاضی کے نام دہلوی کی بہت اہمیت ہے۔ (مردہ، اقبال کی شکر کو ہی ملط اہل سر کر رہا ہے، جتنے کہ اقبال کے دہلوی نام جانے ہی حوت پڑا رہا ہے اور اس کی اہمیت۔ پھر مال بیادی ہے، ملط اہل سر کر رہے ہیں) جس قدر کہ قائم کردہ اصولوں سے انسانی ہیں کیا گیا۔ اقبال سے متعلق کسی بھی مسئلے کی حتم کے لیے مردہ ہے کہ اقبال کے بارے میں لایا ملط سربل کے دہلوی کو ہی سارے رکھا گیا ہے۔ تصور پاکستان کے میں میں اقبال کے دہلوی نام قاضی سے زیادہ، اقبال کے دہلوی نام جانے کی اہمیت ان کے لیے ہے کہ قاضی پاکستان کا مخالف تھا، اسے "تین اسلامی سربل" ملط دینا تھا اور ان کی تقریروں سے میری مسلمانوں کے نصیبیں کو متعلق۔ پھر کتا تھا اس معائن سے بچنے کے لیے اسے نیکی دینے کی ضرورت تھی

{ خطہ نام قاسم ہرمرجبت ۱۱، ۱۲، ۱۳ پر مشتمل ہے } ملاحظہ فرمائیے، یہاں سے اپنا دل دماغ، رازداری کے ساتھ، کھول کر حاکم کے سامنے رکھا جنہیں مطالبہ پاکستان کے ضمن میں پیش کرنا ہر آزاد مکرنا تھا۔

ڈاکٹر عمر الحسنی نے لکھا ہے کہ ملاحظہ اقبال - کوئل ٹرن تعلق - میں مکرنا ہے تو اس کے موصوفا کے مفہم اصل جبریلوٹی جبریلوٹی میں اظہار پانچ پر ہے اور اس کے سر ہی تالیف کی آرگنٹ دہراور جبریلوٹی نظروں میں ساری دینی ہے ۵۴۔ یہ اس خطہ کی مکرنا اور دہراور ۱۱، ۱۲، ۱۳ کے ضمن میں ہی درست ہے۔ 'خطہ نام قاسم' سے پہلے اور سر میں ایک مسلم ریاست کے موصوفا پر شہود اشادات اور دماغ سادات دینے ہیں یہ سلسلہ ہنزہ سولہ سوں پر رابطہ ہے - قاسم نامی ملک - دین میں پیش کیے جاتے ہیں :-

(۱) 'ہمزادہ' ۱۱۲۲ء میں انہیں قاضی ۱۰۰۰ کے ساتھ دوس میں - مائی ٹی - صوبہ دہلی - مارنا ہی تو دہلی

رہا و ضابطہ مکتب بیضا ہے مشرق کی بات

ایشیا والے ہیں اس یکنے سے اب تک بے خبر

ہر ریاست جبریلوٹی مکرنا مل عمار دیں میں ہر

ملک و دولت ہے فقط خطہ نام کا ایک سر

ایک ہوں مسلم حرا کی پاسبانی کے لیے

تیل کے معاملے سے نیکرنا جاک لاشعرا !

ملاحظہ اقبال ہمزادہ ۱۱۲۲ء کے سامنے رہا و ضابطہ مکتب بیضا ہرمرجبت دے رہے ہیں - ملک و دولت کو اسلاہیت کا فرماتے ہیں اور مکرنا کرنا ہی ان کی تالیف مکرنا ہے - اقبال پوری دیا ہے اسلام کو مکرنا دیکھا جاتے ہیں تاہم یہ بات قابل ذکر ہے کہ تیل کے معاملے سے نیکرنا لاشعرا تک شمال مغرب ہمزادہ اسلام اکثریتی علاقہ تیج سے ہرنا ہے - ایک اسلام ہسٹریا تک کو آزاد کرا لے گا ہی ہے -

(۲) ۱۲ افریقہ ۱۱۲۲ء میں اقبال نے کہا:

'ہمزادہ' کے مکرنا سیاسی طاقت کے پیش نظر مسلمانوں کے لیے ایک واسطہ تو یہ ہے کہ دہلی وادی ہرنا

ہو جائیں اور دہرا راستہ ہے کہ ہمزادہ اسلام اتحاد یعنی وحدت اور فریشت کے جدیر لکھنؤات افسار مکرنا

ان کے لیے تیسرا اور سب سے ہمزادہ نہ یہ ہے کہ ہمزادہ، ہمزادہ، ہمزادہ اور لکھنؤات کو مکرنا

ایک اسلام نہ لکھ نام کر رہیں - انہوں نے اس علاقوں میں مسلم ہو جائیں تو انی ہمزادہ اسلام اسلامی اذابت کا نقطہ

ملک ہے ۵۵

ظاہر ہے کہ ہمزادہ کے نقطہ نام میں ایک مسلم مکرنا انی ہمزادہ اسلام اسلامی اذابت کا نقطہ ہے مکرنا

(۳) قول عبدالعزیز - ایک مکرنا ایکش کے تین حصوں، ملاحظہ اقبال کے مشورے پر اس کی راہنمائی میں، ہمزادہ مکرنا دہلی مسلم کر کے لے لے، اسلام - میں اٹھ کے گئے یہ مقامیں ۹۴ دسمبر ۱۱۲۸ء مکرنا ہے ہرنا میں تجویر پیش کی گئی کہ ہمزادہ، ہمزادہ، ہمزادہ اور لکھنؤات کو لکھنؤات کے مسلمان ہمزادہ کا دہلی دیا جائے جہاں رہ کر وہ اپنی قومیت، اپنے اعزاز اور، اپنے تہذیب و معاشرہ

اپنی مشا اور خواہش کے مطابق ترقی دے سکیں ۵۱

(۴) ۱۲ نومبر ۱۹۳۰ء کو، مقدمہ اسماعیل کی اپنا پروگرام نے ایک مقالہ، مشاجرہ میں یہ تحریر پیش کی کہ شمالی ہند کے مسلمانوں کے لیے ایک لائبرل مسلم سرکریس - ۲۳ دوسرے مقدمہ اسماعیل کی صدارت میں مسلم لیگ کا اعلامیہ پڑھا جس میں وہ لکھتے ہیں کہ مسلمانوں کے لیے ایک نئی صورت - لائبرلزم کے مقاصد ۱۲ دسمبر ۱۹۳۰ء کو راجہ دھرم داس نے پورے جسے اس روز سے "انقلاب" کے ساتھ آمل ہر لائبرلزم کی اپنی دکان کی جو کچھ میں اس مضمون سے آئے لگی - "پنجاب، سندھ، سرحد اور بلوچستان اسلامی ملک ہیں۔ اس میں مسلم کا علم لازم کرو۔" "اسلامی ملک کے اس واقعہ کے مطابق کہ "مہموتوں کے اندر مسلم صوبے" کی تحریر قرار نہیں دیا جاسکتا۔

(۵) ۱۹ دسمبر ۱۹۳۰ء کو آل انڈیا مسلم لیگ کے ساتھ، اعلامیہ مشرق وسطیٰ میں، مقدمہ اسماعیل نے آل انڈیا مسلم لائبرلزم کی ضرورت پر اپنی یاد دہانی کرتے ہوئے میں سے کہا کہ یہ ان کی ضرورت میں شامل مقامات کی ضرورت، غیر مسلموں کا۔ مسلمانوں کی ملی سیاست آل انڈیا مسلم لائبرلزم کی ضرورت پر اپنی (یا جود نکات) کے ضمنی تھی۔ اس مضمون میں لکھتے ہیں کہ مسلمانوں کے ساتھ اسماعیل نے دینی جنت میں مسلم ریاست کے قیام کی ضرورت، اس اعلامیہ میں لکھی ہے:

Personally, I would like to go further than the demands embodied in it
I would like to see the Punjab, North West Frontier Province, Sindh and
Baluchistan amalgamated into a single State Self Government
within the British Empire or without the British Empire, the formation
of a consolidated North West Indian Muslim State appears to me to
be the final destiny of the Muslims, at least of North-West India.⁵⁸

یہاں اسماعیل نے "مسلم ریاست" کہا ہے۔ "مسلم صوبے" کے اسباب اسماعیل نے لکھے۔ سزا سے کہ ان کے شمال مغربی صوبوں میں
FINAL DESTINY ضرور ہے۔ صوبوں کے نام، مقدمہ اسماعیل کی روایت میں مسلمانوں کے حقوق کی جنگ، لڑ رہے تھے ۵۹ "نصاب" ۱۳ دسمبر
۱۹۳۰ء سے (اپنا اعلامیہ لائبرلزم کے مضمون میں اس کی دوبارہ اس وقت اسماعیل نے) پنجاب، سندھ، سرحد اور بلوچستان کو ایک "اسلامی ملک"
دولتی جو کچھ میں نمایاں کرتے ہیں کہ ان کے مقاصد ۱۲ دسمبر ۱۹۳۰ء کے ساتھ، مقدمہ اسماعیل نے لکھا کہ "مہموتوں کے اندر مسلم صوبے" اور "مہموتوں
انقلاب" کے لکھ کہ "مہموتوں میں سرحد، بلوچستان اور شمالی مشرقی ہند میں اسلامی حکومت" قائم ہو کر رہے گی "۶۱"

فیلڈ الہ آباد کے دو مقدمات ہیں - پہلا مقدمہ مسلم ریاست، ۶۰ "تصویر برائے شعلہ" حقیقی معنوں میں پاکستانی ہے جس میں اسماعیل نے وہاں کی
ہے کہ اسلام، سیاست کی طرح، ہر انڈیہ میں ہے۔ اسلام ایک ایسا سیاسی نظام ہے جس کی کسی دوسرے نظام کے تحت قائم نہیں ہو سکتا اور
جس کی کوئی تاویل نہیں ہے۔ دوسرا مقدمہ اس وقت کے مسلم مطالبات کی تائید و حمایت پر مشتمل ہے۔ اس میں "انڈیا مسلم ریاست" اور "مہموتوں
کے انفرادی انداز مسلم صوبوں یا ریاستوں کے مضمون میں دھوب جھاڑوں کی کیفیت ہے ۶۲ "مہموتوں ۲۷ شہزادہ آفری جلد، جس میں اسماعیل نے "مہموتوں میں قائم
کو، لکھتے ہیں کہ شمال مغربی ہند کے مسلمانوں کا آفری و حقیقی طور پر قرار دیا ہے، پہلے حصے سے متعلق ہے۔ اس سے پہلے کا وہ تاویل کا دوا ہوا ہے کہ لکھتے ہیں
کہ اسماعیل اسے ضرور لکھتے ہیں کہ مسلمانوں کے ساتھ اسماعیل نے دینی جنت میں مسلم ریاست کے قیام کی ضرورت، اس اعلامیہ میں لکھی ہے:

ولايت ہے۔ مثلاً لکھتے ہیں کہ سپریم کورٹ نے یہ فیصلہ دیا ہے کہ اسلام کے تحت ایک قوم تو ہے نہ کہ مذہب ہے۔ یہ فیصلہ کہ وہ ایک عمومی معاملے میں ایسی حکمرانی قائم کرے۔ یہ مرکز کی اور مرکز کے زیر تسلط قائم ہیں۔ اس کے لیے آزاد ملک بننا ہے۔

(۱) سپریم کورٹ کے (۱) ۱۱۳۱ء میں، اقبال لکھتے ہیں:

”موجودہ اسلامی ریاست ایک عہد ہے۔ اس میں آدابوں کے خاتمے کی ضرورت نہیں۔ یہ حال (انہوں نے بتائے گا) صحت پر مبنی ہے۔ یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ ایک ریاست یا مستور اسلامی ریاستوں میں جو شمال مغربی سرسبز اہل حکم کے مطابق پورا ہوگی، سپریم کورٹ کے فیصلے کا پورا پورا کوہ طوفان مٹا دے گا۔“

(۲) نیسری کونسل برائے مسلمانوں، دہلی اور سے ملو۔ کاروائی میں، اقبال نے حصہ لیا اور مسلمانوں کے اعلان میں، انہوں نے ملاحظہ فرمادے۔ ان کے خلاف اور حکمرانی کی تاج۔ میں تفریق، اقبال نے کہا کہ ”میں کوئی خود مختاری دینا نہیں چاہتا، لیکن سپریم کورٹ میں ان کا کوئی مشترک مرکز نہ ہو، بلکہ وہ آزاد ریاستیں (independence) ہیں، جس کا درست تعلق انہوں نے ”سپریم کورٹ“ سے ہے۔“

ڈاکٹر اسرار علی کانسٹبل میں موجود تھے۔ اسل کے وقت ہر انہوں نے، ”آئینت یا نسیم“ میں مذکور اہل تہذیب کیا ہے،

”اگر ایک ”مرکز“ حکومت کی حالت۔ کو پاکستان میں عامی و سیاسی پہلو قرار دیا جائے تو کون سی طاقتیں کیا ایک ہندو ایک ایسا ملتا ہے، جس نے ان حکم کا نام لے کر اس کی تائید کی، اور وہ شاہ سر اقبال، جس نے نیسری کونسل برائے مسلمانوں میں ان کے خاتمے کا اعلان کیا کہ یہودستان کے لیے کوئی مرکزی حکومت نہ ہو اور یہ کہ وہ خود مختار اور آزاد ریاستیں ہیں، جس کا درست تعلق ”سپریم کورٹ“ سے نہیں ہے۔“

۵۴ ہے کہ سپریم کورٹ کی عدم موجودگی میں خود مختار مسلم ہونے اور اسلام مسلم ریاست کی صورت میں تصور ہر سنی غلط فہمی ہے۔

(۸) مشعل ملک اہلستان کی ایک تقریر۔ منقرہ ۱۵ ستمبر ۱۹۳۲ء سے اقبال نے اپنے خطاب کے دوران کہا:

”جستہ سے صدر آل انڈیا، اقبال نے یہ فرمودہ کیا کہ ”میں نے اس کے طور پر امریکا میں ایک مسلم ریاست کے خاتمے کی تحریک پیش کی تھی۔ اگرچہ یہ تحریک مسلمانوں کے سپریم کورٹ میں شامل نہ تھی، لیکن یہودی دینی رائے اس میں بھی ہے کہ عرب بھی ایک ملک میں انہیں لے گا ہے۔ میں اتنی دیر انتظار کرے کہ تیار ہوں۔ ایک تحریک کی کویر کی مسئولیت یا سپریم کورٹ کی ”مسئمت“ سے نہیں لگنا چاہیے۔“

ملاحظہ فرمادے کہ اقبال نے، یہاں ”مسلم ریاست“ کے الفاظ استعمال کیے ہیں۔

(۹) نیسری کونسل برائے مسلمانوں کے ”مسلم سرور“ کے طرز میں ہر کو اہل ہونے کے اعتراضات کا جواب دیتے ہوئے، وہ اقبال نے ۱۹۳۲ء کو دہلی کے لیے ایک اجلاس میں کہا:

”آئین میں پہلے نو اہل ہونے سے ایک سیدھا سا سوال کرا جا رہا ہے۔ وہ یہ کہ اکثریت دینی فرقہ دین کوئی ایکلیٹ کے کم سے کم تعداد کو نہیں وہ اپنی حق کے لیے ضروری سمجھتی ہے۔ اس لیے وہ ہی ثالث کا سیدھا تسلیم کرے کہ وہ حقیقت کی ایسی روشنی رکھتا ہے جس میں صرف اس کا اپنا ہی دائرہ

ہے۔ ہندوستان کا مسئلہ مجھے مل کر سکتا ہے ۹ اس سے صرف دو صورتیں نکلی ہیں۔ باغی اکثریت والی
 ہندوستانی قوم کو یہ دانا باڑے ۱۰ کہ وہ مشرق میں چینہ ہمیشہ کے لیے سرکاری سامراج کی ایجنٹ کی رہے
 جی یا ہر ملک کو مذہبی و تاریخی اور تمدنی حالت کے پیش نظر اس طرح تقسیم کرنا چاہتا کہ جو جوہر شکل
 میں انتخابات اور فرقہ وارانہ مسئلہ کا سوال ہی نہ رہے۔

(۱۱) لڑیں ۱۷ کے آگے سینیٹر وار کنٹریسٹ مورف ۲۸ مئی ۱۹۲۷ء میں ملتان انتقال لکھتے ہیں :

"انہوں تاروں کے فعل و امتی و مطالعے کے بعد میں اس بندہ پر پہا ہوں کہ اگر اس مطالبہ تاروں کو، جی طرح
 ممکن کر اور کیا جائے، تو ہر شخص کے "کم از کم" حق معاش محفوظ رہتا ہے، لیکن سرپرست اسلام کا
 حاد اور ارتداد ایک آزاد مسلم راستہ۔ اگر انہوں کے سیر اس ملک میں مانگی ہے۔ دانا باڑے سے میرا
 ہی معیار رہا ہے اور اس سے میرا ایمان ہے کہ مسلمانوں کی درست (دری نامہ) اور ہندوستان
 اس امن و ایمان کا بنیاد اسی سے مل کر سکتا ہے۔"

جو جوہر مسائل کا مل مسلمانوں کے بے جہزوں سے کہیں زیادہ آسان ہے، لیکن جیسا کہ میں نے اوپر
 بیان کیا ہے مسلم ہندوستان کے اس مسئلہ کا حل "ساں اور ہر گز کے بدلے یہ ضروری ہے کہ ملک کو ایک یا
 زیادہ مسلم ریاستوں میں تقسیم کیا جائے جہاں ہر علاقہ کی "صحیح اکثریت" ہو۔ کیا آپ کی رائے میں
 اس مطالبے کا وقت نہیں آ رہا ہے؟

(۱۲) ص ۱۱ کے (۱) ۱۱ فروری ۱۹۲۷ء کے وہ (سینیٹر وار) میں اسل سبوتاژ مسالوات، جہزوں اور حکومت کی طرف سے جوہر رائے اور
 قزاق کو سرآتش کر کے واقعات اور سبوتاژ میں مسلمانوں کے بے باغی لسانی مذاہب کا ذکر کر کے مل کر لکھتے ہیں۔

"لاٹھری اور سبوتاژ قوم پرست ہم سادہ پس مسلمانوں کے (حواحد) سیاسی وجود سے ہی انکار کر رہا ہے۔ ہندوؤں
 کی دوسری راستہ جسے میں ہندوستان کی "جی" نامہ سمجھا کرتا ہوں دانا باڑے کہ ہندوستان میں ایک "موجودہ ہندو
 مسلم قوم کا وجود مانگتا ہے۔ اس دانا کے "ذہن" نظر میں مل رہا ہے کہ ہندوستان میں "ما" اس کے بدلے ملک
 کی اور سر تقسیم کی جائے جس کی بنیاد ملی، مذہبی اور لسانی اشتراک پر ہو۔۔۔ لے اور ہے کہ انہوں
 سے روایتی سے نسل لارڈ لونیوں کے لے کہا تھا کہ میری سکیم میں ہندوستان کے معاہدہ کا دھڑکن مل رہا ہے،
 لیکن ایک بر عمل درآمد کے لیے ۱۵ سال درکار ہیں۔۔۔ لے آپ سے اتفاق ہے کہ چاری قوم ابھی انہی راہوں میں
 ہیں چلی۔۔۔ لیکن میں سمجھتا ہوں کہ آپ کو اس خطبہ میں کم از کم اس طریقہ عمل کی طرف اشارہ ضرور کر
 دینا چاہیے جو شمال مغربی ہندوستان کے مسلمانوں کو باقرا اختیار کرنا چاہتا ہے۔"

سیر حال میں کونسل دستور میں ہندوستان ہر کو ایک ہی دمان میں سر جو رکھنے کی غور پر بالکل بیکار ہے مسلم
 صوبوں کے ایک ہر گز وفاق لانی کی طرف ہر ص کا جس سے ابتر ذکر کیا ہے، صرف دھارم ہے جس سے ہندوستان

میں اس واماں نام ہوتا اور مسلمانوں کو غیر مسلموں کے ملکہ و تسلط سے بچایا جائے گا۔ کیوں دشمنان سرکاری
 ہندوستان اور شمال کے۔ تاہم کو جامعہ انوار فقہیہ کیا جائے وہیں ہندوستان اور سرحدیں ہندوستان کی
 دوسرا انوار کی طرح حق خود مختاری حاصل ہے۔

یہ خطوط انتہائی اہم ہیں۔ اس میں اللہ علیہ السلام نے بارہا انہوں کا تصور میرٹھم العاط میں لایا ہے تاکہ یہ خطوط
 صیغہ راز میں اور ایک دست چربی کے (۱) میں خراسان کی مدرسہ قرآن کی معطوط راہبانی کا حق ادا کر سکیں فی ۲۲ سی خاصہ کے تحت
 ان خطوط کی تاویل مانگی ہے اور ان کی ضرورت میں، خطہ اللہ آباد سمیت، انہوں کے ساتھ بیانات کی بھی ہر وہ تاویل، انوار
 ہائے حق جو ان خطوط سے مطابقت رکھتی ہے۔ اسلامی شریعت کے خلاف (میں اللہ کی عکس نام کرے۔ جہاں ۳) اس میں مسلمانوں
 کے مسئلہ درست کامل میں ہے، سر میر میں اس واماں کے نام اور مسلمانوں کو غیر مسلموں کے ملکہ و تسلط سے بچانے کے لئے انہوں
 شمال سرحد اور شمال میں اللہ علیہ السلام نے بارہا انہوں کے خیال کو نام کر کے تحریر فرمایا ہے۔ انہوں کا ملکہ اللہ سے بچا نہیں
 لارڈ ریناں نے اس سکیم کو ہندوستان کے مسائل نام اور ملکہ ملکہ قرار دیا اور اس پر ان کے دربار کے بچے ۲۵ سال کا فیصلہ کیا وہ
 خطہ اللہ آباد میں پیش چربی فی چارہ تصور پاکستان سے انہوں کا رشتہ منقطع کرے وہاں کو یہ حریف اختیار کر لیا کہ ان خطوط
 کی اصل کہیں دستیاب ہو سکے۔ دوسری گا ان طرح کارور ٹیوٹس میں فیض میں خوش مزاج نام ہوتا ہے۔
 (۳) اپنی وراثت سے جو میرٹھ ایک مرکز ہوا، میرٹھ (میرٹھانی مرد اور مسلمان) میں مقدمہ انہوں نے امرتھوں سے آزادی کے ساتھ ساتھ
 میرٹھوں کے ملکہ و تسلط سے ناس کوئی ضروری تصور کرتے ہیں۔ میں نے نزدیک اصل اچیت اس بات کی ہے کہ اسلام نام رہے اور انہوں
 طاقت میں بن جائے۔ چنانچہ لکھتے ہیں:

"مسلمان ہرے کی جنت سے الگ ہرے کی جنت کے سرخوڑا اور اس کے اندر کا جائے کرنا ہمارا مرض ہے اور
 ان آزادی سے ہمارا معصوم نہیں کہ ہم آزاد ہرے میں لکے ہمارا اول شخص یہ ہے کہ اسلام نام رہے اور مسلمان
 طاقت میں بن جائے۔ اس بچے مسلمان کسی ایسی حکومت کے خیال میں موکار نہیں ہرے میں جس کی بنیادیں اپنی
 اصولوں پر ہوں، میں ہر امرتھ کی حکومت نام ہے۔ ایک مال کو شامہ دسر، مال کو نام کرنا چہ میں دارا ۲۵

آزادی، اسلام کا نام رہنا (ہر ٹیوٹ جنت میں ہیں، لکے، نظار چیتب اقامہ انسانیہ ۲۵) اور انہوں کا طاقت ور ہوا
 معصوم راست ہرے کہ جو رہے ہرے۔ خود ہر مال سرکاری دہنور اور مرکزی حکومت کے تحت ہوتا ہے۔

اس نام ہرے اور خانگی کو ہرے اور سر کے میں خاص کے ہاں سے مقدمہ انہوں نے ملکہ راست کے تصور کو مسلم ہرے کی تحریر
 تحریر دینا خلیفہ پاکستان کا طریقہ بن گیا ہے۔

البرڈ خاص کے نام (۱) چہ ملکہ مرد ہرے ۱۹۲۱ء میں انہوں لکھتے ہیں:

"آپ نے اس سکیم کا طی قرار دیا ہے تو پاکستان کے نام سے موسوم ہے لکے پاکستان میری سکیم میں ہے۔

جو تحریر میں نے اپنے خط میں پیش کی وہ ایک مسلم ہرے کے خیال کی تحریر فی میں شمال سرحد میں ایک اپنے

مسلم ریاست کے خالق اور ہی مخیر کا ہے۔^{۸۵} جامع کے نام، جبہ فطوط میں اس تصویر انصاف اللہ کی طرف پیش خدو کا مشورہ دیتے ہیں۔ یہ مشورہ
بصیرہ وار دیا ہے۔ اس مشورہ سے یہ بات واضح ہے کہ خاص اور راجب اس کے نام فطوط کی حیثیت ملی اور وقتی ملک ظاہری بات
سے متعلق ہے۔ تہیٰ لرحم بات یہ ہے کہ جس 'پاکستان' کیجئے' سے عاموں کے نام خط میں لائق ظاہر کیا ہے اور راجب کو لکھا ہے کہ
'آپ اپنے تاریخی کلمات میں اس لکھنے کی وضاحت کے ساتھ ساتھ شمار نام لکھ دیا' کہ سرکاری ترجمہ میں اس لکھنے کی جابجائی ہے۔^{۸۶} مزید دیکھئے 'ٹا'۔
لکھا اس لکھنے کی مناسب پانچ تہریں اسی 'پاکستان' کی راجب اس کے نام خط ورڈ ۱۵ ستمبر ۱۹۴۷ء میں اپنی تحریر اسلامی راستہ کے ساتھ
تائید کی ہے۔ یہ خط انصاف کے لیے نہیں ہے۔ اس میں انجیل لکھتے ہیں:

”تو کچھ آپ کے دال میں ہے اس کا پورا پورا پتہ سے بڑے طاقتور واسطوں پر منحصر ہے، اس میں سے بہت کچھ ہمارے ہاتھ میں ہے۔“

[illegible][illegible]

ہیں آپ کو تا اجا سنا ہوں کریں گے ہر دستان کے شمال مغرب اور ڈیرہ ہار مسلم مہروں کے (ایم) مے شلق
 آپ کی سکیم کی حمایت کرنے کی اجازت ڈائریجنے سے انتہائی برا یونیورسٹی اور ہر ماحول کرلی ہے ہم آپ کی اصلاح
 مسلم مشیٹ سے اتفاق نہیں کرتے بلکہ اسی معانی کا اظہار مسلم ہزاروں کے معنوں سے ہی کیا جاسکتا ہے ... میں
 ہاں آپ کو ایک ہیئت سے آگاہ کر رہا ہوں کہ وہ اکثریت ملی گے میری مدد کرنے کا وعدہ کیا ہے ... ۹۰

سفر میں مسافروں میں شیخ و صاحبیت کی کوششیں بار بار ہوئیں اور یہ سلسلہ ۱۹۳۷ء تک جاری رہا۔ خاصاً اور راضیہ کے ام ۱۹۳۴ء میں لکھ گئے مکرر خطروہ کوئی تاخیر میں ہی دیکھا جا چاہیے۔

ساتھ مسلم ہوتا ہے کہ خاص میں نام مذکورہ خط میں "سہروردانی دکان کے اور مسلم ہونے کی میں تو میرا ذکر ہے، ان کی حقیقت واضح کر دی جائے۔ ڈاکٹر مسلمان فرشتہ بھڑوں کے مدعا ۱۹۸۱ء: "آزاد اور خود مختار مسلم ریاست" کے نام سے "سہروردانی دکان کے اور مسلم ہونے" کا منہم اور کیا ہے، یہ تعلیم کرتے ہیں کہ انہیں "موجودہ ریاست کے بلکہ ایک قوم رکھنے کا بھی مطالبہ کیا" ۹۱۔ اس اور حالات مذکور کر کے پھر ڈاکٹر موصوف صاحب ذیل نتیجے تک پہنچتے ہیں:

"ان ارشادات سے انہیں کی مراد کیا تھی؟ یہی کہ انگریزوں اور ان کے نو فسطا۔ عرب مسلمانوں کی پوری میں ہوں کہ اپنے

معدوں معادلات کو خطرے میں دیکھ کر اس منظر کشی یا کنڈریشن سے الگ ہو جائیں" ۹۲

(۲) سہرورد اور انگریزوں کی ان اساتذہ کے دلائل سے اور مسلم ریاست کے تصور کو پاؤں اسلامی رنگ دے کر پورا کیا جا رہا تھا۔

اس سے پہلے ۱۹۲۰ء میں ڈاکٹر نے "سہروردیوں" کا نام "سہروردیوں" کے طور پر رد کیا تھا جو کہ لکھا تھا:

If the book be prophetic, the last hope seems taken away

The East, if it comes, may indeed end by conquering the West ۹۳

اسی طرح کے طعن کا اظہار ۱۹۲۵ء میں ان اساتذہ میں کیا تھا:

"میں سات کروڑ مسلمانوں سے ہیں ڈاکٹر، سو چاہوں کہ سہروردیوں کے ساتھ سہروردیوں کے ساتھ اساتذہ،

و ساتھ ایسا، عرب، عراق اور ترکی کے مسلح لشکر، جو جگہ میں کا مقابلہ ہیں کیا جاسکتا" ۹۴

انتقال میں دوسری گول میز کانفرنس میں سرکنڈ کی مرض سے اساتذہ دار پہلے تو بمبئی کونسل کے ماسٹر تھے، ان سے اسٹریو کیا گیا

حوالہ ہے ان اساتذہ کے بارے میں پڑھا۔ سہروردیوں کا یہ دھواں ان کو دھواں کرا رہا تھا، یہی کانفرنس کے پہلے میں سے اساتذہ ہیں، یہ

تو فرانس کے "ان اساتذہ" کے "سی جی مونس" کے "ایک ماسٹر" مدعا ۱۹۸۱ء کے حوالے سے "انہیں" لکھیں شائع کرایا۔ انہیں

تو یہ بیان بار بار کرتا ہوا۔ اپنے بڑی سڑکے میں انتقال لے لگا،

"کیا میں ڈاکٹر مونس سے نہ کہہ لکھوں کہ میں نے سرکاری سلطنت سے اپنا ایک مسلم ملک کا مطالبہ نہیں کیا

کیا ہے، یہ دھواں منتقل میں ہی رہا ہے۔ تو تو کی ۱۹۰۱ء کی کاروائی کے متعلق یہ ایک حقیقت ہے، جو سہروردیوں کے مفروضے

اس وقت جو رہ کر رہی ہیں۔ کوئی سہروردی مسلمان قاتل کا ادنیٰ سا شائبہ رکھتا ہے، وہی سیاست کے ایک

مصور کی حیثیت سے سرکاری دہلیہ مشرک ہے۔ ہر حال میری پہلی ایک مسلم ملک، انگریزوں کے ایک کو

نام کرنے کا خیال نہیں کر رہا ہے" ۹۵

ان اساتذہ کے بارے میں کو مساباوا ۱۹۸۱ء مسلم ریاست کے لاینے میں اتنی ہی راہ راہیں گزری ہو جائیں۔ یہی ہے انتقال۔ سہروردی

حاصل نام کرایا۔ اسی طرح سے اصل کے انگریزی دلائل پر مبنی، اپنے تصور میں انتقال کو پاکستان سکیم کا ہی لکھا تو انہیں نے خاص

کو بان اساتذہ کے جس میں کسی شراعتی ہے اور رکھنے کے بلکہ یہ دعوت کی کہ میری تو میرا سہروردانی دکان کے اور مسلم ہونے کی تھی۔ ان میں

لکھ نہیں کہ یہی تو میرا مذکر مدعا ۱۹۸۱ء میں موجود ہے۔ پھر کہیں، اسی تو میرا کر دیا تھا۔ لیکن یہ ہی حقیقت ہے کہ عقائد انہیں لے

[illegible]

اسال سیکو سے لکھا ہے کہ اسال سے *dakshin* مادہ، استقبال میں کیا گیا۔^{۹۸} کے مرعز کا باب۔ یہ کہ اسال کے *adham*
کی بات ہیں کی^{۹۹} میں لوگوں کا متفقہ باک مارا ہوا ہے، وہ قسم کے لفظ کو ساری اچھب دستگیر کیا۔ ایم اسال کھ اور
۱۰ کے مرعز کا مادہ کہ اور ہی ہے۔ وہ ابے بٹاھر کے فدا۔ ماب سر برا یا ہے جس کی اسال متور بانسوں۔ ملاح۔ ہو۔ ہو۔ در
محرور پر نوخانی کی ضرورت پڑتی ہے۔ اول تو "اور" علم۔ ہم راستہ کا خانام قسم سپر کے عیسائی گن ہوا۔ وہ دم یہ کہ اسال۔
dakshin مادہ اسال کیا ہے۔ میں نامہم می (سیروئیں اور مسلمانوں کے مابین پیرو کتاب کی) قسم ہے۔ گل سرا امر می
"علم سیروئیں پر حیرت کرد۔ میں اسال سے *dakshin* مادہ صیپ دبل علی میں استقبال کیا ہے۔

"... the country will have to be redistributed on a basis of religious, historical and cultural affinities so as to do away with the question of electorates and the communal problem in its present form."

آل سے ملتا جلتا علاج کے آئے۔ ایچے ٹیگوسب مرد افراد ۱۹۳۷ میں نکلا ہے۔ چونکہ اسی خط میں "علم سہولوں کے ایک۔ حرمان۔" وفاق کے خیال "کی بات کی ہے، اس لیے لفظ distribution کا صحیح و ناج صحیح ہونا ہے۔

صورت میں آنے تو قمری، برسات کے مٹانے، جس ان کی صورت عاجزوں کی مخالفت کریں۔ تاہم نئے ایک حالت سے دل
 منت ہے جسے اطوار اور میرزا راجہ کا سرچشمہ ہے جس سے اپنے ہیں، اپنے دہشت، اپنی ہمت اور اپنے ہمتی
 سے پہرہ صحر کے لئے وہ کچھ دیکھتا جس سے سہرا راجہ اور روئے کی نکال چڑی۔ پانچویں سے مٹانے۔ اور سرخورد
 ہرگز لایس یہ اسکا ہر اکروہ کھو دہ۔ میری دہشت میں سرخورد کار ہے۔ ۵۰

قمری اور راجہ کی اس ستر شکل کی قدر و قیمت کا استغراب، قبول انحال اور درپورٹ کے معنی میں کیا تھا۔

(۱) تقسیم ہند کی تجویز پہلے دوسروں نے پیش کی

ایک طرف محاسن پاکستان (ہندو، مسلمان، سکھ، سرائیکی، کھڑ، سہی قوم پرست لائن) یہ القاب مانتر سر نہ ہیں، پاکستان کے طرف
 قرار اور ترکیب پاکستان کی تقویہ کے لئے، عیشت منکرہ معتبر پاکستان، مقام انحال مٹانے، مٹا طور ہر اسکل کیا گیا۔ ۵۰ دوسری طرف
 پاکستان کے حاسوں نے مسلم راہ کے معتبر کو جسے مثال لائی ریاست کا اصول لایا گیا، تقسیم ہند، قمری اور راجہ کی ہمت
 تجویز تک حدود کر کے اسی عام ہند کی ہر ستر حریف کرلی شہر کے کراوی اس میں مسلم ہند کے معنی راہ میں ملوث ہیں اور ہندو کی صورت
 کوئی نے معتبر پاکستان کو نظر انداز کر دیا شریعہ الہی ہر راجہ کی کتاب (Foundation of Pakistan) کے پہلے اور دوسرے انش
 کے دیکھتوں سے ظاہر ہے کہ انہوں نے ہر اک نہیں کو پاکستان، راہوں کی ہر ستر میں شامل کیا ہے جس سے دوسری طرف کی اس کی
 تقسیم ہند کی تجویز پیش کی۔ جو کہ ہندو ہر اسکا لیاہر ہندو کو۔ لائنوں سے ایک قوم سمجھتے تھے اس لئے اپنے راجہ کے وقت ہندو ۵۰ ہیں
 پاکستان نے ۵۰ لایا تھا کیا۔ شمس نے ہندو میں اس شریعہ الہی کے ہندو کو جسے لایا گیا اس کی خواہش پاکستان نے ۵۰ لایا تھا کیا۔ ۵۰
 نے تقسیم ہند کی اس سے ملتی ملتی کوئی اس کے ہندو کو جسے لایا تھا اس میں شامل کیا تھا۔ اس کے لئے اپنے وقت ہندو ۵۰ ہیں
 اور ہندو کی اس میں اس میں پاکستان کے اس میں لایا تھا۔ ہندو کی طرح ہندو کی اس میں لایا تھا۔ ہندو کی طرح ہندو کی اس میں لایا تھا۔ ۵۰
 "مسلم ریاست" کے معنی ہندو کو نظر انداز کر کے ہندو کی اس میں لایا تھا۔ اس میں لایا تھا۔ اس میں لایا تھا۔ ۵۰

(۱) ہندو کی راجہ کی (۲) ہندو کی راجہ کی (۳) ہندو کی راجہ کی (۴) ہندو کی راجہ کی (۵) ہندو کی راجہ کی

دوسری نے لکھا ہے کہ میں نے ۱۹۱۵ء میں "ہندو کی راجہ کی" کے اسکا لیا تھا میں ملوث ہندو کی راجہ کی میں لکھا ہے کہ میں نے ۱۹۱۵ء میں
 کی ہندو کی راجہ کی میں لکھا ہے کہ میں نے ۱۹۱۵ء میں "ہندو کی راجہ کی" کے اسکا لیا تھا میں ملوث ہندو کی راجہ کی میں لکھا ہے کہ میں نے ۱۹۱۵ء میں
 لائنوں کے اطوار کی یہ پہلی ہندو کی راجہ کی میں لکھا ہے کہ میں نے ۱۹۱۵ء میں "ہندو کی راجہ کی" کے اسکا لیا تھا میں ملوث ہندو کی راجہ کی میں لکھا ہے کہ میں نے ۱۹۱۵ء میں
 اس ہندو کی راجہ کی میں لکھا ہے کہ میں نے ۱۹۱۵ء میں "ہندو کی راجہ کی" کے اسکا لیا تھا میں ملوث ہندو کی راجہ کی میں لکھا ہے کہ میں نے ۱۹۱۵ء میں
 لائنوں کا یہ پہلا شہر ہے۔ اپنی کتاب کے دوسرے اطوار میں انحال سے سبق اس کو ہندو کی راجہ کی میں لکھا ہے کہ میں نے ۱۹۱۵ء میں
 جس سے واضح ہوتا ہے کہ انحال کی تجویز ہندو کی راجہ کی میں لکھا ہے کہ میں نے ۱۹۱۵ء میں "ہندو کی راجہ کی" کے اسکا لیا تھا میں ملوث ہندو کی راجہ کی میں لکھا ہے کہ میں نے ۱۹۱۵ء میں
 دوسرا شہر ہے۔ ۲۰ پاکستان کی ہندو کی راجہ کی میں لکھا ہے کہ میں نے ۱۹۱۵ء میں "ہندو کی راجہ کی" کے اسکا لیا تھا میں ملوث ہندو کی راجہ کی میں لکھا ہے کہ میں نے ۱۹۱۵ء میں

دولہ افغانی کو بھی صوبہ بن پاکستان میں شمار کیا ہے، ان لیے کہ مولانا نے ۱۹۲۲ء میں قسطنطنیہ سے اپنی ایک ایکٹ "لم لار ٹور" کا ذکر کیا تھا۔ اس ذکر میں یہ نکتہ شامل نہیں کہ مہجورستان کو قائم کر کے "لم انٹرنی" یعنی آئینہ آراء مسلم ریاست قائم کی جائے۔ مولانا افغانی "مہجور قوم" اور مہجور مسلم اتحاد کے طے دار تھے۔ وہ دو دائروں - افغانی اور مہجورستانی - کے امیر رہے اور آراء مسلم ریاست کی بنیاد پر اس کے

[illegible]

یہ سلسلہ اور وہاں میں انگریزوں کے زیرِ قبضہ^{۱۲۱} پیراواں کہہ رہی کہ وہاں سے سوراخ پارتی کی طرف سے، سرحدیں کاٹنے، دھاتی سلاخوں کی

کی کے سرے اس کی خوبیاں ان کا سامنا کی ہے^{۱۲۲} "radio to be a federation of republics" وہاں کی جو خوبیاں آزاد اور

مستقل مسلم ریاست کے تصور سے مطابقت نہیں رکھتی۔ شریعہ، اہل بیت پیراواں کے لئے وہاں (الراکھ) آزاد کوئی فورز میں پاکستان میں شمار کیا۔ وہاں

ان کے بارے میں بانیؑ جو صحافت پر زور دیا، اس کا اثر ان کے آزاد و عدل ادباں کے قلمی اور شعری قلم پر عموماً کہ ملاحظہ ہو کہ ۱۷۵
انہوں نے اس وقت ہی تمام پاکستان کی صحافت کی صورت پر زور دیا، اس کے لیے آراء پر چکے تھے ۱۷۶ انہیں بہترین سرمدی سے
بہترین معنی میں پاکستان کا نام تھا۔ ان کی اہمیت قبول ہو کر تھی ۱۷۷

تصور پاکستان کے حائیت میں مشرقی افریقہ کو بھی شامل کیا گیا ہے۔ (۱) ملکہ پرباں سرائیٹ، ڈائریا میں ملٹ، لارڈ کرزن،
لوڈ کرزن، اور فیڈرل مارش کا ذکر کیا جاتا ہے۔ کے کے سربرے بعض ممالک کا اضافہ کیا ہے۔ (۲) مشرقی افریقہ میں (۳) جوہ
کرنے ہیں) کہ تمام پاکستان کے بچے افریقہ میں کادہ ہیں (۴) کررا مٹا نو بیڑا، ملین لڑکیاں اور کے کے سربرے، مشوراء، لاکھ لاکھ،
ہے۔ (۵) سرائیٹ نے پارلیمینٹ پر ارادہ ریاختوں کی بات کی۔ یہ محکمہ مسلم و غیر مسلم ریاست کا معاملہ نہیں کرتی تاہم ان میں لاکھ کریت پر ارادہ
ہے اور جب دینی دستور کی شکل کے لیے کل سیر کاسٹ میں مشرقی افریقہ میں تو عقائد انحال نے یہ نو بیڑا پیش کی کہ یہود مسلمان، کوئی بڑی حکومت
"ہر اور سرائیٹ حکومت کو شامل کر کے یہ ممالک سرائیٹ کا حوالہ دیا۔ (۶) (۷) سرائیٹ حکومت شامل ہے۔ (۸) مسلم سربراہوں، ملی حائیت کی
اور یہودوں کے لیے تو یہ نو بیڑا قابل قبول نہیں تھی۔ ملٹ کی نو بیڑا تھی کہ شمال میں مسلم اور مغربی میں مشرقی حکومتیں شامل کر دی
میں حکمرانوں میں، افریقہ کو جوہور رہے (۹) ملٹ کی نو بیڑا سرائیٹ سے حالت ہیں دینی لارڈ کرزن نے تعلیم شمال کا حوالہ کیا۔ یہی
سے مشرقی شمال کے ممالک کو یہود کے حالت ملی لیکن برطانوی راجہ شامل کرنا۔ مشرقی یہود راجہ کے حالت بہ تقسیم مسوخت کوئی گئی۔ افر
ایسا ہوتا اور آزادی کے سر مشرقی شمال میں مرکز کے تحت ہوتا تھا کہ وہ جیت بھی، جی تو وہ لاکھ لاکھ کی ہے۔ مشرقی افریقہ کی
افریقہ کرنے، ملٹ کویت کی بنا پر، مسلم فتوح کے عقائد و سرور کے لیے، ارادہ اور مسلم و غیر مسلم ریاست کے تمام کی نو بیڑا میں ہیں

یہاں ہر تہذیبی مکتبہ کے حوالے سے، گورنر نے قید کیا۔ ۱۰ عمر سری قلعہ اور مسلم عوام کی معاشی حالت کے ضمن میں اقبال کے مکتبہ صحرایی کے حوالے سے، ان امور۔۔۔ نقلی، ایک دیکھیں، اقبال کے بیان کردہ جامع عالمی حالت رہیں

- کسی ایسی قہریم کہ ساتھ سر بلور ادھک، بلکہ ایک میز پر رکھی ہوئی ہے جو بے نتائج، افسار سے تدریسی سرگرمیت راہہ لگائی ہے۔
- مدرِ تعلیم یا استاد - طالبانِ تعلیم کی سرپرستی کرتا ہے۔ ایسا استاد جو میں نے دیکھا ہے جس کا مکتبہ کیوں منظرِ اسلامی نہیں ہے۔ یہ ان کی تعلیم ہے۔
- دیں اس کی سرپرستی کا امور بدستور کر کے، اسی کو نئے کے شعبی اور اثر ہے، ایک سنی و اسلامی مکتبہ ہے۔
- اگر ہمارا مقصد یہ ہے کہ ہمارا کوئی نئی کائنات پیدا ہو تو ہمیں سرپرست کا ادارہ بنانا پڑے گا جو ہر صوبہ ہر ایلیٹ سرکار رکھے اور ہر صوبہ ہر ایلیٹ کے اچھے اور عامہ کو جو سرپرست اور ان تمام ماحولیت میں ایک و خود کو، دقتات کے ساتھ، ایک کمرہ ہو۔
- اس کی مسئلہ وہاں سے اور قوانین کے مطابق ہو۔

- [illegible]

فرنگی ہے بہت آگے ہے منزلِ مومن

فردی اشیاء مقام اختیار نے لڑے نہیں ۱۹۱

۱۔ کے مریم اور نسیم دوسرے صاحبہاں سے، غور یہ بات کہ ہر سونے میں جو دھواں رقص ملی گا، مگر یہی وقت اور اہل ہے، کیا ہے۔ اسکا اسرار اپنی اوقیت قائم کر، خاطر، خود رقص ملی لے گی۔ رقص ملی لے پاکستان سے لائی گئی۔ میں ۱۹۸۲ء میں شائع ہوئی، یہ دھواں کیا کہ جس ۱۹۸۵ء کے تعمیر ساز سال میں شائع ملی، مگر یہ ہے، ایسے، دھواں میں شہوت۔ کونکر کمرے اور سماں میں۔

۲۔ عالم رقص قائم کرے گا اس کی ۱۹۸۵ء میں اس وقت تک ہے کہ اس وقت ملی ۱۹۳۰ء تک لاہور میں رہے اور اپنے مقبہ مراٹھ کو طاق کوئی لادائی ہوگی۔ اس لاکھوں بیاں تک کہ ۱۹۸۵ء میں شائع ہوئی۔ اس وقت میں کوئی نمونہ موجود نہیں ہے، مگر سے مسٹر عالم کر کے کے مریم کے لیے ہی حال نامت ہوا جو رقص ملی کے سب سے شہرے نام ہوا ہے۔ کے کے مریم کے لکھا ہے کہ رقص ملی کے دھواں کی اصل۔

۳۔ میں ہر کسی اور نہ کسی مصری شہادت سے رقص ملی کے دھواں کی تعریف کرتی ہے، کے کے مریم نے رقص ملی کو دستور پاکستان کا دھواں مر اتی پاکستان سوا لے کے لیے ایسی اسلوا ڈاؤں لکھی نام لکھتے ہوئے رقص ملی کے مقبہ نے لکھا کہ وہ سن ملا اور اس کی کوئی مصری شہادت۔

۴۔ ہوئی۔ اس واقعے کے اصل ہونے کا۔ ایک نئی نمونہ ہے۔ شاد احمد کے لے اسی غیر منسوریات کی بنا پر دھواں رقص کی اوقیت۔

۵۔ کو ہر سے قائم کرنا چاہیے ۱۹۸۵ء میں اس کی لکھی اور نہ دھواں میں سر ہوئی۔ دھواں سے واسطہ کم رہا۔ اس کے شوق چوکا،

۶۔ مکیم غیر منسوری، جو دھواں رقص ملی سے ہم سن تھے، اس لیے مکیم دھواں کے بٹے لکھا ہے بیاں لکھتے کے سرورق ہر درج کیا ہے:

فوجہری رجب مئی کے دہرہ ستروں کے پہلے چار برس ترمیم شدہ تعلیم کی فی ص ۷۱ کے احکام میں انہوں

نہیں ملے گا اس امر پر مطمئن ہو کر، یہ جویا "معاذ اللہ پاکستان" کی دستخطی

نقیح ملک - ایک خوبصورت، سطر ہے۔ یکم آنا۔ اندر فری کی ای بیوٹل ہیں جی سی۔ اس کی شہادت اٹل پڑے، ملاٹ پاکانہ کی یاد سلم راست لا تصور، جو ایک دوسرے جیت ہے۔ یہ معتز انہمروں سے خم کوئی واقعہ ہیں ہے۔ اور ایسا واقعہ جس کا کفار ۱۹۷۷ میں ہوا اور جو غیر مستند ہے اور جس کی شہادت اٹل پڑے، ملاٹ پاکانہ کی یاد ہیں مانا جاسکتا۔

Indeed the Muslims of India are the only Indian people who can fitly be described as a nation in the modern sense of the word. The Hindus, though ahead of us in almost all respects, have not yet been able to achieve the kind of homogeneity which is necessary for a nation, and which Islam has given you as a free gift.¹⁵⁹

حکماء بغداد سے بیکر خانہ کے نام خط لکھا جس میں علامہ اشبال نے پہلی رواق کی مبالغہ کی - رشتہ ملی ہے اس کے اورداد ماں کو رواق کا مانی قرار دیا - اسلامی معجزہ قومیت کی تفسیر و تلیف ۱۹۰۶ء سے ۱۹۳۸ء تک سلسل کی نیکی رشتہ ملی نے ان سے پہلی قومیت سے ک - اشبال سے نیچاں دیاں کیا لیکن اس کا استراہ نہ کیا - اشبال نے خباہت ۱۲ء میں ، اس وقت کے اسلامی مسلم مطالبات سے آگے بڑھ کر ، خود مستحکم مسلم ریاست کو ، کہ ازیم ، شمالی عربیہ میں کے مسلمانوں کا مقدر (final destiny) قرار دیا لیکن رشتہ ملی نے

اس لاہموم سرے کی کوشش کی۔ فقہانہ تیار سے پہلے اور اس کے بعد "اسلام" کے "اسلامی ملک" اور "اسلامی" "امت" "الما طار" "امثال" کے نام کے امت و ملت میں اس سے ضرر ہے۔ ان کے "نواثر غور" اس کوئی مابقی نہیں ہے۔
 پمٹ ملانہ حال ہی کی حوشہ میں سے مرتب ہوا۔ رتبہ ملی ساری کی طرح ڈگری کی بنا پر ترقی حاصل کرتے ہیں اور سر سے
 مذاق کو تریل کرتے رکھتے ہیں۔ سرکار کے منوں ۲۲۵۰ اس نام سے کرنا ہے جو پاکستان کا نام وضع کرنے کی ماجرہ ۱۹۴۷ء
 دہلی میں رتبہ ملی کے پمٹ (Now or Never) کے مسلمات اور دلوں کے ماضی کی نشاندہی کی جاتی ہے ۱۹۴۷

Spinal

Romant Ali / Now or Never

(1) India is a continent of human groups belonging to different races, speaking different languages and professing different religions. (Thoughts and Reflections of Spinal p. 11)

(2) Indeed it is no exaggeration to say that India is perhaps the only country in the world where Islam as a society is almost entirely due to the working of Islam as a culture inspired by a specific ethical ideal [ib, p. 162]

(3) The conclusion to which Europe is consequently driven is that religion is a private affair of the individual and has nothing to do with what is called man's temporal life It is my belief that Islam is not a matter of private opinion. It is a society, or if you like, a civic church. [ib, p. 163, 196]

(4) The North-West India Muslims will prove the last defenders of India against a

(1) India constituted as it is, at the present moment, is not the name of one single country; nor the home of one single nation.

(2) The ideas which move our people to make the highest sacrifices are essentially different from those which inspire the Hindus to the same.

(3) Religion in the case of Muslims and Hindus is not a matter of private opinion as it may be in the case of Christians; but on the contrary it is a civic Church, which lays down a most comprehensive code of conduct to be observed by its adherents from birth to death.

(4) The Muslim Federation of North-West India would provide the bulwark of

foreign invasion, be the invasion one of
ideas or of bayonets. (10, p. 171-172)

a buffer state against invasion of
India either of ideas or of arms
from any quarter

رحمت علی نے، نل چیلے، بریلے، ونہیم، بالٹا میں جس ضرورت کو بیان کیا ہے، اسی ضرورت کو کرکائی ہے، آخری خط میں، جس الفاظ کے
افغانی سے اٹا ملے ہوئے ہے، اٹال کا معنی، خاکہ خال میں، جس میں مسلم راستہ، اشترکی روئے کے خط سے، ہندوستان کی حدود سر-
جی، خزانہ، قلعہ، مہرات کا جزو، مسلح ہو۔ یہ راستہ کسی میں مانع ہے، ہندوستان کی حفاظت کیسے کر سکتی ہے؟ اسی طرح اسال،
۱۸۷۱ء کو، "پیشتر اجتماع" کیا ہے، رحمت علی - ۱۸۷۱ء کو اخلاقی حلقے تک، ضرور کر دیا ہے، اس کے ساتھ ہی، ہندوستان کو اسلام کے ساتھ
بریکٹ کیا ہے، تاہم اخلاقی حلقے تک، ضرور ہو کر رہا ہے۔ ہر اثاثہ و ہتھیار، خواہ یہ مسلح ہو یا نہ ہو، نہ دیت تک، مادی ہو
جس میں مقام اتال کے ضرور، مسلم راستہ کو شکل دیتی ہو، کے ملاحوں کا، ضرور ضرور دیا ہے، ایک میں تاویل کی کرنی، غلط فہمی
ہے، یہ بت تک، جسے اس ملاح کی مانگ ہے۔ رحمت علی نے یہ بھی کیا ہے، اور مذکورہ خط کو ایک طرح سے، نقل کیا ہے۔

Self-Government (for India) within the British Empire or
without the British Empire, the formation of a consolidated North West
Muslim state appears to me to be the final destiny of the Muslims at
least of North-West India.

اس خط میں بریکٹ کے آخر الفاظ، رحمت علی کا اضافہ ہے۔

چودھری طیف الرحمن نے، جی چودھری رحمت علی کو، تواتر، پاکستان کا مافیہ قرار دیا ہے۔ وہ لکھتے ہیں کہ ۱۳۰ دس، پانچوں میں لائبریری
کے دروازے، چودھری رحمت علی نے، لکھتے ہیں کہ ۱۳۰ دس، پانچوں میں لائبریری، جس کو انہوں نے، پانچ
مرتبہ، پاکستان کا نام، یا خا اور آخر مار دسمبر ۱۹۳۰ء میں اٹال، اور اسی کو کل، ہندو مسلم جنگ کے، ایک لکھ لکھ کے، صدر کی جیت سے پیش کیا
تھو، بادشاہ، مال چودھری طیف الرحمن کی، دربار سے، بدنام ہو کر آیا ہے کہ چودھری رحمت علی سے، خائن ہو کر قتل نے، مسلم جنگ کے
ایک لکھ لکھ میں، مسلم راستہ کا، معترف بن کر، چودھری طیف الرحمن، سالہاں، کربہ، تانیر، کیا ہے۔ اگر چہ رحمت علی خود بھی اپنی ایک
کی چوری لکھ لکھ، وقت اٹال، ہر ماہ، کرتے رہے ہیں، ۱۶۱ لکھ، یہ دعویٰ کی، ہیں کیا کہ میں نے، پاکستان ایک، دہائی، ادارے سے، پہلے، خبر کی تھی۔ رحمت علی
کے، سوا، اٹھ لکھ کے، عمر، لکھ لکھ، ہی، یہ ہیں، ہے، اور چودھری طیف الرحمن کے، مات میں کوئی، صداقت نہیں۔ رحمت علی اپنے، بارہ
(Now or Never) سے پہلے، ۱۹۳۱ء میں ایک، خواہ، دیکھ لکھ لکھ، ہے، خط، ضرور، کم، دسمبر ۱۹۳۲ء) کو، دسمبر، آخر، میں، اس کی طرح، کرتے ہیں۔
"بیسر، اور لکھوں میں، اسلامی، صورت کے، اور، جہاں، کہیں، بھی، اسلامیت، ہے، وہ، ایک، ایک، انٹریل کے، ہے۔
جس کا، خواہ، اس نے، اور میں نے، ۱۹۳۱ء میں، بصر، میں، دیکھا، تھا۔"

اس سے، ۵۰، پر، آتا ہے کہ، مذکورہ، انٹریل، لا، خواہ، دہائی، ادارے (۱۹۳۰ء) کے، سر، دیکھا، گیا۔ اسی سے، یہ، بھی، معلوم، ہوا، ہے کہ، مذکورہ، ۵۵

مستند میریاری کے نام اور سفوف دما سے ظاہر ہے کہ اساتذہ نے یہودیوں کے ادیان سے فراہم ہونے والے کے پتھر میں بھی لکھ اسنادی راستہ
 بارہا توں کا تعلق چاہتے تھے ایک۔ اور بتا رہے کہ سرسبز لکھا ہے کہ اقبال نے "تفہیم" "عامیوں" "تفرز" (ambulation, division)
 (separation, splitting up) کی اصطلاحیں استعمال ہیں کرتے ہیں۔ اقبال نے بار بار distinction کا لفظ استعمال کیا ہے جس کا
 اطلاق کے کے غیر ملک کے مانے "قوموں" "برسر" "اہل" اس لیے کہ ہزار کی کوئی راہ نکالنا پڑتی ہے۔ بارشیں یا دوسرے کامنہم
 مہر و سار کی قسم ہے کہ ڈسٹریکٹس کا مفہوم "ہندوؤں اور" "قوموں" سے "ہندوستان" کی قسم ہے۔ اقبال نے اولاً "دانش آراء" (۱۹۳۰ء)
 میں یہ لفظ استعمال کیا۔ تیس سال سرگرمی میں کام میں رہے۔ وہ بچے کی وضاحت کے میں ہیں اور سرسبز سارے تیس سال اور دہائی
 نام حوالہ میں "ہندوستان" کی "ہندوؤں اور" "قوموں" سے "تفہیم" (ambulation, division) کی لکھ۔ لفظ نام حوالہ میں اس کے "مقدمہ
 کے ملاحظہ وفاق کے نام کا ذکر، تاریخ طویل ہو گیا۔ اس "دماغی ڈسٹریکٹس" کا مفہوم واضح ہوتا ہے۔

کے کے ملاحظہ وفاق کے نام کا ذکر، تاریخ طویل ہو گیا۔ اس "دماغی ڈسٹریکٹس" کا مفہوم واضح ہوتا ہے۔
 اقبال نے کہا کہ "ہندوستان" کی "قوموں" سے "تفہیم" (ambulation, division) کی لکھ۔ لفظ نام حوالہ میں اس کے "مقدمہ
 اپنے اختلافات کو دور کرنے کے مقصد سے "ہندوستان" کی "قوموں" سے "تفہیم" (ambulation, division) کی لکھ۔ لفظ نام حوالہ میں اس کے "مقدمہ
 قومیت کا تصور اچھا ہے۔... "ہندوستان" اور "مسلمانوں" کے "تفہیم" (ambulation, division) کی لکھ۔ لفظ نام حوالہ میں اس کے "مقدمہ
 ہے کہ "تفہیم" (ambulation, division) کی لکھ۔ لفظ نام حوالہ میں اس کے "مقدمہ
 کی روشنی میں قومیت ہے کہ کوئی مال ملے۔ "تفہیم" (ambulation, division) کی لکھ۔ لفظ نام حوالہ میں اس کے "مقدمہ
 اس "تفہیم" (ambulation, division) کی لکھ۔ لفظ نام حوالہ میں اس کے "مقدمہ

فروری ۱۹۱۳ء میں اقبال نے "تفہیم" (ambulation, division) کی لکھ۔ لفظ نام حوالہ میں اس کے "مقدمہ
 کی تردید میں لکھ "تفہیم" (ambulation, division) کی لکھ۔ لفظ نام حوالہ میں اس کے "مقدمہ
 کہ اسب تک جو کچھ ملا ہے، اس "تفہیم" (ambulation, division) کی لکھ۔ لفظ نام حوالہ میں اس کے "مقدمہ

۱۹۲۶ء کے باب میں بھی اتحاد اور اتفاق کی باتیں ہیں۔ "تفہیم" (ambulation, division) کی لکھ۔ لفظ نام حوالہ میں اس کے "مقدمہ
 "تفہیم" (ambulation, division) کی لکھ۔ لفظ نام حوالہ میں اس کے "مقدمہ
 "تفہیم" (ambulation, division) کی لکھ۔ لفظ نام حوالہ میں اس کے "مقدمہ
 اور مسلمان اپنے اختلافات کو دور کرنے کے مقصد سے "تفہیم" (ambulation, division) کی لکھ۔ لفظ نام حوالہ میں اس کے "مقدمہ

اسی باتیں آئے ہیں کہ اتحاد اور اتفاق کی باتیں ہیں۔ "تفہیم" (ambulation, division) کی لکھ۔ لفظ نام حوالہ میں اس کے "مقدمہ
 "تفہیم" (ambulation, division) کی لکھ۔ لفظ نام حوالہ میں اس کے "مقدمہ
 "تفہیم" (ambulation, division) کی لکھ۔ لفظ نام حوالہ میں اس کے "مقدمہ
 "تفہیم" (ambulation, division) کی لکھ۔ لفظ نام حوالہ میں اس کے "مقدمہ

روشن مصیبت ہے، جس پر ہر مذہب کا لوگوں میں کے سرخیزے مومنوں کے فتنے کے آگے آگے ہیں۔ انہی کے نزدیک دعا کے بارے میں ایک اہمیت یا ایک غم ایک معیار کی یاد ہے۔ سرحدیں، سطح ہر اس و قویٰ نظر ہے ان معنوں میں کہا جاتا ہے کہ سیدہ اور اس کے دو الگ تہیں۔ انہی کے خطبہ ۱۹۹۹ء میں انہی کے سر میں اس کا پہلا اظہار ہوا^{۱۹۹}۔ چودھری رفیع علی کی طرح ایک وقت بارہ ترقی۔ اس سے پہلے بھی انہی میں "افسوس" "درآمد کا دل" "لہر" "سرا" کے الفاظ استعمال ہوئے^{۱۹۵}۔ حسبِ دل ۱۹۰۹ء کا ہے:

نواہ سارے جہاں سے ایک کو عرب کے طائرے بنایا

بنا طائرے حصارِ ملت کی افتادِ وطن نہیں ہے^{۱۹۶}

"زورِ ادوی" کا موضوع ہی تھا۔ ہے۔ اس میں ایک ایک اب وطنی قومیت کی خبر ہے جس سے "دعوتِ اسلامی" کا اسرار بھی اس کے قومیت سے پہلو سے منظر ہے۔ یہ ہر اس سرباٹھ کر رشتہ ملی ہے پبلٹ (New or Newer) سے پہلے کا ہے۔ اس کی تعریف کے تناظر میں انہی کا کوئی نالی نہیں اور وقت ملی تو اس کی عمر کو بھی نہیں دیتے۔ وقت ملی ہے ایک منظر ہے پبلٹ کے چہرہ میں میں سپردوں اور مسلمانوں کا فرق بنایا ہے اور یہ لکھا ہے کہ وہ مسلمانوں کا منہ ہے ان کی تہمت، ارتح، رشتہ اور مباشرت مسلمانوں سے منظر ہے^{۱۹۷}۔ اس خبر میں کوئی بات نہیں۔ سپردوں اور مسلمانوں کا فرق معلوم و معروف تھا۔ کوئی وارنر، عاصی کا انکشاف پہلی دو وقت میں کیا ہے۔ سپردوں میں مرقے انہی کے سپرد میں ہی رہا چکا تھا۔ انہی کی سلم ریاست، لوہر کی جانب میں انکشاف نے ۱۰ مئی ۱۹۳۲ء کے ادارے میں، دہلی کی کہ سالوں کی پیش نے ہی تسلیم کیا ہے کہ سپردوں اور مسلمانوں کی مباشرت اور رشتہات مختلف ہیں^{۱۹۸}۔ اس فرق و اختلاف کا اظہار "دعوتِ اسلامی" میں ہی ارادہ ہوا ہے۔

اب یہ حقیقت سامنے آچکی ہے کہ وقت ملی، اس پبلٹ (New or Newer) "دعوتِ اسلامی" اور انہی کے بارے میں کی خوش چینی سے تاریکی، وقت ملی کی سیر آرا کا نام اور انہی کی خبر میں ہے۔ سید خول کا قبیلی مثال "طریق" ہر آئے سے سر پر تعلیمات سامنے آئیں گی۔ وقت ملی لوں میں انہی کے معنی یا نہ ہیں۔ وہ عربی ملک لاہور میں رہتے اور اقلیت میں بھی مقام انہی سے ملتا تھا^{۱۹۹}۔

کے سر پر اس پبلٹ کی سیر یہ لکھا ہے کہ وقت ملی کے در قویٰ طور سے پہلے، انہی نے تہذیب و ادب، لہو، نو، کیا ملک وقت ملی کے برعکس ہے۔ پہلے پیش کیا۔ اور اسے انہی نے تہذیب و ادب کے ساتھ پیش کیا۔ سرحد میں مسلم قومیت کے بارے میں حضرت غفر اللہ تعالیٰ، اور محمد ربیع، عالمگیر، تاج ولی اللہ، سید احمدی اور مقدم انہی شامل ہیں۔ انہی کے در قویٰ قومیت کا نو، کر کے اسلامی طریق قومیت کو، فخر، زور اور انہی نے تہذیب و ادب کے ساتھ پیش کیا۔ وقت ملی کے سپردوں اور مسلمانوں کا فرق و اختلاف بیان کیا ہے جو معلوم و معروف تھا۔ اس کا جواب سپردوں کے پاس، حالکہ اس فرق و اختلاف کے ان خود سپرد اور مسلمان صوبوں سے اچھے رہتے ہیں، ہر چہ مستقل میں بھی رہتے ہیں۔ علامہ اسل کا استعمال یہ تھا کہ اسلام فقط ہر قومیت سے نہیں ہے، ایک اجتماعی سیاسی نظام بھی ہے۔ یہ اجتماعی سیاسی نظام کسی قومی (National) سیاسی نظام کے تحت قائم نہیں ہو سکتا^{۲۰۰}۔ حشر، مزاد کے اقبالی ترقی حقیقت میں انہی کے اسی دلیل کو اعارا ہے۔ ایک قومی ماحولیات حسبِ دل ہیں:

ایک طرف، "لم ریاست کے قائم کیے، مقام انبال کے قاتل ترویر اسٹول سے نہ پھر لیا اور دوسری طرف اس کی شاہ ناس سے بہت دور
 ہو گئے اس کی شاہ ناس کی جانب، بڑی عرب کے سرحد ۱۱ میل کی راہیں ہیں "سیا ہرٹی" ہے۔ ہرٹی ٹیٹ ۱۸۱۱ء کوئی ہرٹس ہیں،
 وہ انسانی سیاسی اسلام کو فطرہ سمجھتے ہیں۔ رقت ملی نے "ہارٹس جنس مودست" قائم کی۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس کا طبع صریح لائی رہا
 ہیں بلکہ قوی ریاست قائم کیا۔ حال میں رقت ملی کے وقت ہارٹس کار میں مقام انبال کے وقت یا طریقہ کار سے فرق و اختلاف ہے،
 رقت ملی نے طوکر کائی ہے۔ انبال کے حلقہ الہ آباد میں کہا تھا کہ "میردستان کی تاریخ کا موجودہ سرائے ناما کرا ہے کہ وہاں قوم،
 ملکی طور پر نہ مل کر اور وہ مضروارادہ کے افاد سے بہرہ ور ہوئے"۔ رقت ملی نے مسلم لیگ میں "مولیت کے قائم کیے"۔ اس کی ایک
 سہولت ہے۔ بہرہ ور مقام انبال، "مسلم لیگ اور لڑائی صاف کی فاضلت کی۔ اس طریقہ کار سے بنایا پاکستان میں تو کوئی اور نہ ملی، لہذا
 خود رقت ملی کو اس کا اسٹون ایک فیاضہ بلگنا پڑا"۔

کے کے سرپرست تھے ہیں، انبال کی "لم ریاست کی تو سرپرست فی خد سے منسلک تھیں اسٹول کیا اور اسے پہلے تارہ و ماسٹ
 (Cauldovey) ہو گئے، بلکہ رقت ملی نے ایک "نور کو اپا یا اور اس کے حق میں شریعت" اور اٹھائی ۲۵ کو آگے بل کر
 ایک سے کہ رقت ملی کے الفاظ ریاست اور سرپرست میں ۲۰۶ مقام انبال کے اپنے مکتوب بنام جناح مورخہ ۱۱ جون ۱۹۳۴ء میں "مسلم لیگ
 کے مواضع وفاق کو سام" لکھ کر لکھا ہے۔ کے کے سرپرست "لم ریاست کی تو فرماتے ہیں کہ اس کی "بیٹی" کو رقت ملی کا
 اثر نشان ہے ۲۰۷ کے سرحد رقت ملی کے تحت مقام انبال پر ۱۹۳۲ء کے سرحد شروع ہو گئے تھے اور بتایا جاتا ہے کہ رقت ملی
 پر مقام انبال لاغر تھا اور رقت ملی کا ہیڈکوارٹر (Hawar Newer) ولسٹال آباد کی دوشہ چینی سے تیار ہوا۔ کے کے سرپرست (اور ایک چور)
 مسلم ریاست کے "مصلحتیں اور وقتی ملی سیاست پر، "لم ریاست کے مصلحت کے مابین فرق نہ کرتے۔ رقت ملی
 کے ہیڈکوارٹر (۱۹۳۳ء) سے پہلے انبال کے اثر کے تحت "لم ریاست کا معاملہ، صاف طور پر اور دربار الٹا کر سادہ آئے آپکا تھا۔
 رقت ملی کے نام لیا اوصاف کا اور مقام انبال سے کرتے ہیں یہ ایک لکھنؤ میں دوروں کا کوئی معاملہ ہیں۔ یہ انبال کا "بیٹا"
 تھا، اس سے رقت ملی ہی منتظر ہوئے۔ دوسرے ۳۳ باہر ہاٹس نے رقت ملی سے پہلے اور رقت ملی کی اجبت زیادہ مضاف
 اور راجہ دربار الٹا سے ایک ملک "اور اسلامی سلطنت" کی بات کی۔ رقت ملی کو انبال کے ان اوقات میں کے معاملے پر
 رکھ کر دیکھا جاتا ہے۔ بہرٹس لاٹرس انبال کی تو سرپرست "میردستان" انبال کے سرپرست اور ان کے سرپرست تھے، بہرٹس لاٹرس
 کے مصلحتیں، دوکالی چوک لکھیں، ایک ایل ۱۲ دسمبر ۱۹۳۰ء سے شروع ہو کر، چھ ماہ تک، دے دے سے شائع ہوتی رہی ایک
 کے اصاف صاف اور اثر انگیز ہیں اور مسلمانوں کو ایک ہی سمت میں آگے لڑنے کی تلقین پر مشتمل ہیں۔ اپیل یہ تھی:

• پنجاب، سندھ، سرحد اور اور لوچیاں اسلامی ملک ہیں۔ اس میں اسلام کا علم لکھ کر دے ۲۰۹

حلقہ الہ آباد کے سرحدوں کی طرف سے اٹھائے جانے والے طوائف کا معاملہ کرتے ہوئے، سرحدی ۱۹۳۱ء کو اختلاف کے نکا

• "ہرٹس میں کریں باہر انشاء اللہ شمالی مہر میں اسلامی سلطنت قائم ہو کر دے ۲۱۰

"اسلامی ملک" اور "اسلامی سلطنت" کا کیا مطلب ہے؟ رقت ملی نے "آؤ آؤ نور" میں جو لکھا، اس کا مفہوم اس سے مراد

[illegible]

حق پاکستانی، انڈیازوں، تمام مسلمانوں، فرقہ واریت کی اور پرتشدد جمہور کی عارضہ برائے نقل و حرکت یا قبول نہیں فرماتے کہ ان کے ہر
 معتبر پاکستانی کا اصرار مقدمہ انتقال کے سامنے اور کو دبایا جائے۔ انہوں نے جس ہدایت ایم نکست کو عطا فرمایا ہے یہ کہتے ہیں،
 ہے کہ کسی مذہب کے حصول کے لیے کچھ وقت ہر کچھ فیصلہ کا ضرورت ہے۔ کچھ مسئلہ، عطا وقت ہر کچھ وقت ہر عطا فیصلہ یا مقرر ہوتا ہے۔
 دوسرا کہتے ہیں کہ ہم ریاست کے حصول کے لیے ۱- (۱) کام فرم کو عطا فرمایا، ایک (۲) عطا فیصلہ ہر مذہب اور مذہب کے تمام قوم تیار ہوں تو کچھ ہر
 - جمہور، کچھ ماسخاء، انگریزوں، خبرا کہتے ہیں کہ ہم ان قوم کو ماسخ نکرے و طریق سادہ - اسلامی قومیت اور اسلامی ماسخاء
 کے ماسخا کسی دوسرا - اور ہر سوار، مقرر اور مسلم ماسخا نہیں ماسخا، عموماً اس لیے کہ ہر ماسخا ماسخا، ماسخا اور ماسخا ماسخا ماسخا
 اور دست ماسخا اور ماسخا ماسخا ماسخا قومیت اور آل انڈیا کانگریس کی حمایت کر رہے ہیں۔

منع مطراس کے کہ علامت سال ہیں ہونے، ترمیم ۱۰ ص ۱۰۰ مسلم جہاں کی تحریک فی خیم وقت بہ شروع کو گئی۔ علامت فیصلہ ہوا مسلم
وفا کا جائے ہجرت راہپاروں سے محفوظ ہونے کا ایک د ۱۔ نزہت ۱۱۱۲ء کے لئے (۱۱۱۲ء) ترمیم حدیث کی ناکالی اور نامہ کی
رہائی (۱۱۱۲ء) کے بعد ہجرت کا ایک ڈیک ای ایل ہر آٹھا اور ہجرت مسلم مادت شروع ہونے۔ علامت فیصلہ ہوا۔ ہجرت مسلم آباد کی
وہی لہر سے علامت سال ۱۱۱۲ء رہے اور ہجرت نمود ترمیم کو ہجرت کا ۱۱۱۲ء ۱۱۱۲ء میں ابتداء نے مسلم ریاست کے تمام کی ضرورت کا
اہل ہجرت مرتبہ کی معلوم کیا۔ ۱۱۱۲ء میں، اسلام کی ۱۱۱۲ء ہجرت اہل ہجرت کے تین مضامین، خطہ اور ان کتاب میں شائع ہونے میں
یہ تجویز ہجرت مرتبہ شائع ہونے کی ۱۱۱۲ء میں، سرحد، سرحد اور طوحتان کو یکجا کرنے کے مسلمانوں میں کا دوسرا ۱۱۱۲ء میں یہ کردہ ای ترمیم،

۱۰۱۱ء اور اپنے قتل و ماحشر کو، بن مشا اور حواہن، مطلق ترقی دے سکیں۔ اس خبر کو نہ طرما ہر لے کا مقرر سپرد رتہ اعلیٰ مسلم کا
خارج ہوا لیکن مشرک نہیں تھا۔ ۱۲ دسمبر ۱۹۳۰ء کو، اشال کی ایما پر، ابراہیم کا سرس کے میں میں۔ انھوں نے شائع ہوا کہ "ہمارے مسودہ
سرمہ اور طرقتا اسلامی ملک ہے۔ اس میں اسلام کا نام لکھ کر دیا"

مسلمان مجرموں اور سپردوں دونوں سے مدد نہ۔ مگر تیار اور مالوسی کا کارہ۔ مسلمانوں کی حالت پہلی تھی، "لم یج"۔
مکرر تھی۔ مسلم ریاست کے مطالبے کے لیے، روشت مناسب ہیں۔ اسی مطالبے کو سپردوں اور مجرموں سے سوا محال تھا، وہ یہ ہے کہ
مسلمان سپرد اور غیر مسلم ہیں۔ لیکن "لم یج" قوم کے سامنے حاکم العین پیش کرے گا محض وقت ہی تھا۔ ہاں یہ واقعہ اشال
محض وقت ہوا، اہم شیخ، مسلمانوں کے سامنے محض العین رکھ دیا۔ مگر اشال اور مالوسی نے بعد العین کے وقت مکرر اعداد اور امیر میں
دے دی تھی۔ مسلم سپرد کا مسئلہ سے شراکت کا اشال تھا۔ اشال شافعی اور اسے، اسی مسئلے کی ایک کڑی، "لم ریاست" کے طور سے
مہدی مسلمان شعری اور عربی طور پر ہم، ایک ہر نہ چلے۔ کے کے سریر کا وقت ہے کہ فقور پاکستان اشال سے پہلے نہ ہو جاتا تھا۔ ان
کے اوجود وہ یہ دعویٰ ہی کرتے ہیں کہ "فقور وقت ملی کا ہے۔" "اہم" کے کے سریر کا یہ کہ اشال سے قوم کو سپرد اور فقور پاکستان قبول کرنا
کے لیے تارک، اسی فقور کے پیچھے وقت اشال کی تھی اور اس اشال کا مقام سے وہ با ہے ۲۳

یہ امت قابل توجہ ہے کہ فقور پاکستان کے لیے قوم کو تیار اشال، کہا اور ایک فقور کے پیچھے فقور وقت اشال ہی کی تھی۔ سوال یہ ہے
کہ اس سے پہلے، پورے مہدی کے دوران پیش کی جانے والی تمام کلاموں کا یہ ہے؟ یہ تو درست ہے۔ اس تمام میں فقور پاکستان کے ایک یا دو پہلوؤں
کا سریر دیکر ہے "اہم"۔ وہ پورے فقور پاکستان کا احاطہ کرتی ہیں اور نہ تمام پاکستان کے میں اس کا کوئی سرور ہے۔ اکثر عام کلاموں
مسلمانوں کو کوئی "لم یج" نہیں تھا۔ "کے اشال"۔ جو ہے، سریر میں اس کی طرح جو ہوا میں اڑتے ہیں، اور کہیں مائٹ ہو جاتا ہے۔
مسلم ریاست کا بانہ فقور العین اشال سے دیا۔ مسلم ریاست کا فقور جو اشال سے پیش کیا، ایک فقور میں درست، مالوسی اور مہدی ہے۔ اشال کے
کچھ علم و فہم، فقور مالوسی، مائٹ کے ساتھ موجود ہے۔ "اہم" خطہ اشال اور اشال کے دھواں سامع اور اشال کا معہرہ سواں
"فہرماشی" حدود اور مسلمان، ماضی طور پر "اہم" ہیں "خطہ اشال اور پاکستان کی اسی حالت"۔ "لم یج" کی سرکاری دست و پیر ہے۔ اشال کے دھواں
سامع کی اہمیت بھی سامع ہے۔ اس دھواں میں مسلم ریاست کا فقور بھی ہے اور اشال کے سامع کو مطالبہ پاکستان کے لیے آمادہ بھی
کیا ہے۔ "فہرماشی" حدود اور مسلمان، ایک ایسے عالم دیں کے اشکال و اعتراضات کا حواس ہے جو مہدی وطنی قومیت اور الی اٹرا یا مائٹ
کے سامنے تھے۔ یہ بھی ایک "اہم" دسار ہے اور اسے فقور پاکستان سے الگ نہیں کیا جاسکتا۔ آخر یہی اس دستاویزات، بن نظر رکھی
مائٹ تو فقور پاکستان کی معہرہ، مالوسی، مہدی اور دست کا فقور کیا جاسکتا ہے۔

ایک طرف۔ مالوسی ہے اور دوسری طرف یہ سستی کہ پہاڑی مسلمانوں، دریاؤں، مہنوں اور آئندہ دیم و معہرہ کو "حقیقی فقور پاکستان"
سما اور تیار بار ہے۔ نقل مشورہ پمٹ "لو آریز" کو "فقور پاکستان کی اولین ضرورت" قرار دیا گیا ہے اور تقسیم ملک
کے "اسلام آفرین" مہرے "کو سرا" مائٹ سے ایک خطاب میں تلاش کیا مارا ہے جس کا اصل میں موجود نہیں ہے، یہ خطاب
کیا اخبار میں رپورٹ ہوا اور یہ کسی معہرہ شہادت سے اس کی تشریح ہوئی ہے۔

(۶) تخلیقِ پاکستان انگریزی کی چال تھی

مسئمتن کی آواگو۔ اور خاص طور پر کامٹ ویل سمٹھ نے اسلام، مقام اقبال اور نواز پاکستان کے حالات کو کچھ لکھا ہے، یہ
 سر جسٹس جیڈوٹس، احتضار کیوں اور جیڈوٹس کی بہت مسلمانوں کے بار بار دہرایا ہے۔ پاکستان کو سرطانوی ہال قرار دے کار حال ہی
 سمٹھ کا سر جیڈوٹس سمٹھ ہے۔ سمٹھ کے بیان کردہ خواہر کا نام نہ لیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ قاضی کی طرح وہیں ہی صورت کا سہارا ہے
 بلا عطف دلیل ماری سے کوئی مار محسوس نہیں ہوتی۔ حالانکہ اکثر سر جیڈوٹس کے خیال یا تحریر کا معلق ہے اسے سر جیڈوٹس کی سرکاری ہائیڈرک
 قرار دیا جاسکتا ہے؟ کیا کامٹ ویل سمٹھ کے شرکاء دیالاست کیڈر کی سرکاری ہائیڈرک کے ترہیں تھے؟ یہ بات کہ ۱۹۲۳ء میں سر جیڈوٹس
 عمر ہزار پاکستان سمٹھ ہر اعزاز سر جیڈوٹس تھے، صریح مطلق سالی ہے ۱۹۲۸ء رخصت ملی کے سر جیڈوٹس، آئم کار جیڈوٹس کے حق میں اس کے خلاف
 دلائل دی جاسکتی ہیں ۱۹۲۸ء لیکن سمٹھ کا یہ کیا کہ "سرفیس کیا مانتا ہے کہ رخصت ملی اڈیا آس سے تنخواہ لیا ہے"۔ کوئی دسواویہ ضرور ہیں
 ہے۔ (الرا) مانتا کرے سے پہلے سمٹھ کو ایک میں ہیں، جو انیس سر جیڈوٹس ہے۔ (العرف) اگر یہ ثابت ہو جائے کہ رخصت ملی کو اڈیا آس

کا برہنہ مسلم راسخ کی سرکل کھڑی کر دے۔ فضیلہ آباد ہر مہم کے اپنا تبصروں میں مسلم ماریات کا بہترین حل کے عنوان سے
 قریب کیا۔ پھر انہوں نے لکھا کہ "انحال نامہ مطالبہ ہدایت حق" عائد ہے کہ مسلمانوں کو مسیروستان کے اہل ایک اسلامی مہم کے خیام کا وضع کیا
 چاہیے اور ان کی بہترین شکل کی صورت سے چرکتی ہے کہ جناب، محمود سرحد، مسدود اور طرحان کو، لاکرائیک واحد طاعت نام کی بارے ۲۳۹
 اور ضروری کے ادارے میں مولا بہرے لکھا کہ عقائد انبال "ہا پتے ہیں کہ اسلامی دورے وفد کو کرائیک اسلامی سلطنت کے تمام کا نصب العین اپنے
 سامنے رکھیں۔" اور سر ضروری کے "امکار و نوادست" میں مولا لکھا کہ "اگر مسلمانوں کو ملک میں اجارا دیا جائے تو وہ نادر اسلحہ حق کا
 ہے، کیونکہ ان کی اکثریت ہے، لیکن اگر اس شان مہم سے اپنی سلطنت قائم کر لیا جائے تو وہ ہر حق کا نائب نہیں ہیں، ۱۹۱۱ء وہ کسی ہی مہم
 اکثریت رکھنے ہوں۔" ۲۴۱ عقائد کے راجع امن، مغربی زول قال اور ایس ایم سلیم کا ایک مجموعہ ۱۲، جنوری ۱۹۳۱ء کے "انحال" میں
 شائع ہوا اس مضمون میں عدد لکھتے ہیں کہ "جہاں تک مسلمانوں کو متعلق ہے، اس وفد نے مسیروستان میں اسلامی مہم کو سب
 سے پہلی بار کچھ وضاحت اور پیش کے ساتھ پیش کر دیا ہے۔" ۲۴۲ "سب سے پہلی بار" کے الفاظ قابل توجہ ہیں۔

عقائد الامداد کے عقائد انبال کا رد دست مخالفت ہوئی۔ اس مخالفت کی وجہ مسیروستان کا اسلامی لیڈر مسٹر علیگر کے ایک بیان سے ظاہر ہے
 "سن ۱۹۰۰ء کی ایسی توہم پر غور کرے سے انکار کر دیا اس سے بقول عقائد انبال شان مہم میں اہل راست
 نام ہر اور جس کا ضروری مسیروستان سے علیحدگی اختیار کر لیا ہے۔ ۰۰۰ ہم حق الوجود کو شش کریں گے کہ ہم مسلمانوں کو
 ہاں اسلام کو رعیت کی فضاؤں کو برادر کرنے کی امارت مدین اور مسلمانوں کی طرف سے مسیروستان کی آرزوئے علیحدگی
 کی جو حد انتہائی مذکور ہے۔" ۲۴۳

مخالفت کی شہرت کا سبب اس کا رد ہے۔ ذیل فرسوں سے چرکتا ہے۔ ایک لکھتے ہیں:
 "فائلز انبال سے مسیروستان کے اہل مسلمانوں کی ایسی دھمکی دے کہ کو کھڑا ہے کہ وہ بے نوا ہو کر مسیروستان کے اہل کو
 میں راجہ رہے ہیں اور یہاں تک کہ جہاں تک اپنے اپنے چلے گئے ہیں۔ ہم نے لکھا تھا کہ انحال کی کسی دلیل کا جواب
 مسیروستان سے اس ہیں پھر، اللہ تعالیٰ کی وہ جو چاہے مکی کوئی استیفاء نہیں۔ ملک سر میں کوئی مسیرو اجارا اس ہیں
 جس نے ڈاکٹر صاحب کو پیٹ ہر کر لیا ہاں مذکور ہے۔" ۲۴۴

وہنا ہر لکھتے ہیں:

مصرت عقائد انحال کے عقائد صدارت سے مسیرو دیا س جو بلبل برہا ہوئی، ایک سے تاریخی سزا ہے۔ شامی
 کوئی گویا مسیروستان ہر، جس نے ان خطے کے خلاف ہدایت پاکستان اور اس کی در ہر ہر کی ہر اور ناہر ہی
 کوئی جنرالی مہمیں سلطین لکھے وہاں مسیرو اٹھ ہر جس نے ان خطے کو اپنی مدغم اور قابل مہمیں کوئی کا تعلق ہے۔
 سب سے پہلے ہم کہتے ہیں کہ غالباً مصرت سلطان محمود سوم اور حضرت مائیکیرا مظم رحما اللہ تعالیٰ کے ملک میں مسیرو
 کے ایک وائسرائے کی تسلسل، ایک جاؤ اور ان ہر گیری کے ساتھ منتہ ہر داریاں نہیں گیں، جن کا سرور و مرجع ہے۔
 حضرت عقائد انبال کے خطبہ صدارت کو بنایا گیا۔" ۲۴۵

مقام انبال کے خلاف رہبرائیاں اور سوتیاں اور پھر کیوں ہوئی؟ اس ضمن میں، غلام رسول مہر کے جنرل خٹاؤں تو یہ ہیں:

”حقیقت یہ ہے کہ حضرت مقام انبال کا دھماکہ سپروٹوں کے تقویر قریبیت یا سپروٹوں میں سپرو راج کے تیار کر سب سے پہلی ماقامہ ترکنا رہے، جس سے اک راج کی بنیادیں ہلا دی ہیں۔۔۔ حضرت مقام انبال کی حق پرست آمدارنے سپرو سلطنت۔۔۔ کے عمار کا طعم بال ٹوڑ ڈالا ہے۔ لہذا امر ۱۲ سپروٹوں (ای آر روٹوں) کی۔۔۔ فون مشورگی کا عقد حضرت مقام انبال کے خلاف سوتیاں اور چوکی شکل میں مل رہی ہے تو اس پر منتخب کمرہ کاٹے۔۔۔ ایک ارادہ سپرو سفروں شمار نے سپرو رز جوئے الکا تھا کہ انبال سپروٹوں کا ملک سپروٹوں سے جیس کمرہ لار کے حوالے کرنا چاہتا ہے۔۔۔ خواہ ایک سارک جتنی کو سوت رکھے جس سے پیراگ (الہ آباد) جس سے پہلی ترکہ راہ گم کردہ اور ”قریبیت و قریبیت“ کے مرید کاروانہ دھاری سے محرومیت کے لیے ہراس کی جتنی روشنی کا سرپرست کیا۔ خواہ کو سپرو پیرا نو بہ روشنی رہی کی محم سربرا مفسود تک اسے سیال بہرگی رہی رہی“ ۱۹۱۲

اور یہ روشنی، تیار پاکستان کے اسے سیال بہرگی رہی رہی۔ حضرت الہ آباد کی حمایت اور مخالفت میں جو سیاست اور ہے، کام اور معاہدے آئے، اس میں سے بعض کے بعض حلقے یہاں ہیں کہ جئے ہیں۔ ان اتالیقات سے سپروٹوں کا ختم آخر ہو رہی ہے۔

(۱) سپروٹوں میں اور استعماری مرام رکھے والے سپرو دہس کے سرکب، طبقاتیادیں، کرنی اہل، تھا۔ مشرکیر، جس میں

انتباس درج کیا گیا ہے اور خواہر جنوری ۱۹۲۱ء کے ”انقلاب“۔ سنڈے ایڈیشن میں شائع ہوا، اسکی ابتواہن جوں سے ہوئی:

”حشی کا نظام ہے کہ مقام انبال نے اس قور جاہ علوی سے کا لیا۔ اس کی تقریرے وقت ہوئی تھیں ہر حال قریبیت پر سی ہے۔ انہوں نے مافوق و مفر اس ات کو ماں سربرا خولے مرے سے جودہ نکالت کی تھیں اسکی ہر رہی تھی۔“

(۲) مقام انبال نے شمالی مہر میں ”اسلامی راست“ کا نصب العین بنی کیا۔ یہ مہرستان کے انفرملم ہو جانے کی تجویز بنی

حکیر نے ”شمالی سپروٹوں“ اور ”سپروٹوں سے ملوکی“ کے الفاظ استعمال کیے۔ مدیران انقلاب (ارادہ انقلابی طاقت

کے قیام کا نصب العین“ لکھے ہیں۔ ہر نے ہی ہر دور، کو سار ”ایک واحد طاقت کے قیام“ کی انت کی۔ (جاچہ، ملکا،

ہے کہ تقویر پاکستان جو دھری وقت علی نے نو آر پور میں ۱۹۲۲ء میں پیش کیا۔)

(۳) سپروٹوں کے پاس جس سپر کا جواب ہے قاف مقام انبال اسے مقبول تھا۔ یہ اسدول تقویر پاکستان کا لاری درام

جز ہے۔ اس استقلال کے ضمن میں انبال کا کوئی مرید نہیں۔

(۴) راستہ اس اور ان کے مافوق کے سرکب اسلامی طاقت کو سپروٹوں میں پہلی اور دھانت اور بعض کے مافوق بنی کیا گیا۔

غلام رسول مہر کے الفاظ میں ”طبقاتیاد“ سپروٹوں کے تقویر قریبیت یا سپروٹوں میں سپرو راج کے قیام پر حسب سے پہلی

ماقامہ ترکنا رہے، جس سے اس راج کی ساریں ہلا دی ہیں۔ اس وقت کے من میں ہی انبال کا کوئی مرید نہیں۔

(انبال سے پہلے تقیم مہر کی بات سرے والوں میں سے کوئی بھی یہ اہتیت اور نام نہیں رکھتا)

(۵) مسلم راستہ کے قیام کا تقویر پیش کرے کے پتے ہیں، سپروٹوں کی طرف سے، مقام انبال کی سرپرست مخالفت ہوئی

یہ مخالفت اس وقت ہم سے بڑھ گئی تو اور چند رعبہ - عالمگیر اور علوم مغربی کے لیے اصول بنی - اس کا اثر مشیر علی بن صاحب میں سے کسی کے حصے میں نہ آئے دلوں سے اٹھال سے پہلے ہم سیر کی راستگی تھی اکل کا امان ہے New York کا نام ہم نے بعد لکھے والوں پر ہی ہوتا ہے اقلہ علماء دارالاسلام اور قریب پاکستان کے میں میں تاوانہ ہم ہی مشیر بر مخالفت لاہور ہے

۴۔ دستورِ پاکستان پر بعض دوسرے اعتراضات

تعمیرِ پاکستان پر مشقہ دوسرے امتحانات میں بھی میں عمر صد دوسرے نسل کے ساتھ دہرایا مارا ہے ۔ ۱۔ نالِ حور ہنگ
تعمیرِ پاکستان کے مناظر میں اس میں سے سراسر امتحانات کا ہر طرف - لاقہ اقبال کو دیا گیا ہے ایک اور راستہ ہکتہ میں - انظر آگاہ
کے حلقہ کا قیدی ہوا ہے اس امتحانات کو تبدیل کرنے کے لئے رسمیت لایا جاسکتا ہے ؛

- (۱) میں اسلامی سائنس
- (۲) فلسفہ و آداب میں جہاں کا ذکر نہ تھا
- (۳) ہندوستانی مسلمان فنکاران
- (۴) مسلمان تفسیر و وسیع تر مباحثات سے ضروری
- (۵) مذاہب اور عقل و غایت علمی
- (۶) ایک تفسیر، تفسیر در تفسیر کا دھڑ
- (۷) یہ جو پاکستان نہیں
- (۸) میں اسلامی سائنس

[illegible]

عقلانی اور کے تصور، تصور اور کے تصور، حقائق اور سہا جگر کا تصور، دل میں مطہر کا تصور

[illegible][illegible]

(۲) خطۃ الہ آباد میں شمال کا ذکر نہ تھا

خطۃ الہ آباد میں اقبال نے شمال کا ذکر نہیں کیا تھا۔ اس کا ہر احوال کو چھوڑ کر انشراح لایا جاتا رہا ہے۔ جو حادثات احوال کو قصور پاک کا مالک بنائے، اس کا ذکر نہیں کیا گیا، انشراح کو مانع کرنے سے بچتے ہیں۔ ایسے حادثات کا ذکر انشراح کی دلچسپی بنیاد تک محدود رہی۔ مندرجہ ذیل اس دینی پڑوس طرح احوال حاصل کیا ہے، ایک کے کچھ نمونہ درج کیے جاتے ہیں اقبال سنگھ، لکھا ہے کہ خطۃ الہ آباد میں مشرق کی طرف کا کوئی ذکر نہیں۔ اقبال نے مشرق شمال کے متعلقوں کو محدود کیا۔ مسلمانوں کا مانع ہر حصہ ہے سما (اقبال سنگھ) لکھتا ہے۔ انشراح میں طرہ ہے کہ اقبال نے اپنے خطے میں اقبال کا احوال کو چھو کر دیکھا پاکستان استعمال نہیں کیا ۱۹۵۷ اقبال سنگھ کے علم میں تاریخ مار۔ یہ چونکہ خطۃ پاکستان خطۃ الہ آباد (۱۹۳۰ء) کے ۳۲ ہیں جو خطۃ ۱۹۵۸ [ڈاکٹر شفیق علی خان] خطۃ الہ آباد میں شمال کا ذکر نہیں کرتے ہر احوال کو انشراح طور پر چھوڑ دیا ہے۔ ڈاکٹر محمد اس میں حصہ دوسرے مشرق کی آرا کو بھی پیش کیا ہے۔ اس میں مہینہ نومبر بہت مسائل سے انحراف اہم قرارے ٹیک شامل کیا ہے۔ شمال کا ذکر نہ کر کے کی وجہ لاہوری۔ ماہوں کا سفر نہ کر دیتا ہے۔ ایک شوق اسی دیتے ہے اوت شہر میں تھا، ہر ۱۹۵۹ ڈاکٹر محمد ارار یہ سوال اٹھانے ہیں کہ اقبال نے اپنی صورت علم ریاست میں شمال کو شامل کیوں نہیں کیا؟ اس سوال کا جواب ایک ماہ ہر احوال ہے۔ یہ دیکھ کر اقبال شاید اپنی طرہ ہر احوال منقبت سے آگاہ تھے کہ صورت بنائی رہی اور منافع منکرات جیسے انصاری، مہینہ مساوات کے احوال ہے دور دور امتداد، منقبت زیادہ دیر تک لکھتے ہیں وہ کہیں ۱۹۶۰ ایک اور مقام ہر لکھتے ہیں کہ اقبال کی قوم دھلی۔ ماہوں ہر مشرق کی ایک خطۃ مشرق مشرق مشرق ہندو۔ ہندو، مسلمانوں کی، کالیہ ال کے سیاسی بکریا خطۃ الہ آباد میں کارآمد تھے۔ پاکستان ۱۹۴۷ اسی طرح کالہرا کے کے عربیے کا ذکر کیا ہے۔ جو صورت لکھا۔ چونکہ اقبال ایک خطۃ کی ولایت کر رہے تھے، مگر حاکم ایک قوم کی خطۃ ملک رلی ہی دیکھیں، طرہ ایک تیرہ نے چھوئے، اقبال ہر مشرق کی۔ رلی، لکھا ہے،

محرور، (اقبال) کا احوال ہے کہ مسلمانوں کو قوم (Hindu) سے صرف مسلمان قوم یا اہل ہندو لکھی مراد لیا جاتا ہے جو صورت بنائی حدود اور ایثار کے قابل امور قومیت سے بالکل بے نیاز ہے۔ تاہم ۵۰۶

شمال مشرق مشرق کے مسلمانوں کا ذکر نہ کیا۔ ان کے کرنے کو شمال مشرق کے۔ ماہوں سے حدود میں زیادہ ہیں ۲۱۳

خطۃ الہ آباد میں اقبال نے شمال کا ذکر نہیں کیا؟ اس انشراح میں عرب ہے اور ایک کا سبب دریافت کراہوری۔ یہ دیکھ کر اقبال کا دور کی کوٹھی لائے ہیں اور یہ ظاہر ہے کہ انشراح احوال کے ناگزیر احوال کا ذکر نہیں تھا۔ اقبال مسلم ریاست کو قدر مسلم (پاکیزداری معاف اور ملحق انسان رہیں) کی چاہ۔ ہے آزاد، لکھا جاتے تھے۔ انہوں نے مسلم معاشرے کی ساری خصوصیات احوال مساوات اور برقی تائی ہیں۔ مشرق پاکستان کا احوال مسلمان احوال کو نظر غور کرے کا بنو تھا۔ مشرق پاکستان میں علیحدگی کیوں ہے؟ اقبال کی دہائی تصورات کو مراد لیا۔ ہر مشرقی مسلمان پاکستانی مسلمانوں کے ابے مارو رہیں ہے مشرق مارو کے مقام کو اس کا دورانی سے دور پار کر دیا۔ لکھا جاتا ہے، چونکہ انشراح صرف تاریخی حقیقت تھی اس لیے مشرقی برقی ہوئے۔ نفعی ڈاکٹر مسعود کی کتاب "پاکستان کیوں لوٹا؟" میں دیکھی جاتی ہے

لاڈلٹ، اٹلساں ہے 'لرنی' کی بحیرہ ساحل پر ہے جس کا دوسرا سرحدی قریب، محالہ، پاکستان اور انڈیا کی سرحد ہے۔
 ہے ۲۸۹۔ اچھے مضمون "قدر انبال مارہ حرقت" میں، انبال کو غور پاکستان کا معلق مانتے ہیں۔ انکار کیا ہے۔ اس کے اوپر دواٹے کا ہر کی ہے۔
 انبال کی "ولس" شکیں شاعری کے عصر تنقید ہر لاپرواہ کی ہر وہ نہیں بڑھ سکا۔ یہ اپنی کے ارکان کا شہ ہے کہ آج عمارت۔ (مرد اور اول)
 اچھے ہی دیں ہیں۔ "الولس" ہر مرد۔ "۲۹۰" اس میں ہر وزیر شیرازی نے ہی، دوسرا شیر مہر (مرد) ہر سہ۔ اس کی طرح،
 علاقہ انبال کو تھوڑے تھوڑے لاپرواہ۔ ۲۹۱۔ اس کا خیال ہے کہ، انبال ایک ہر قیام ہر مٹے تھے کہ ہی غور کی کلیموں کو نکالنا۔ کتبہ سالیں اور
 لارڈ مائٹن، اپنا لڑو دوسرا، اپنا لڑو۔ "۲۹۲" انبال کی شہر دیں وہاں کے دم دیکھا ہر جوڑیں جس کے ساتھ وہ چار ہر ہے ۲۹۳۔ پاکستانی دانشور سلیم اللہ
 نے ہی یہ سوال اٹھا یا کہ "جنرل مائٹن کے مضمون انبال کی دانش میں، مسلم لڑا جاتے ہیں کہ ایک مسئلے کا انبال کے پاس کا حل ہے ۲۹۴۔"

نکیرا سال میں بری اور بیت کے مسائل کا حل ہے، اسی مصرع کا آئینہ دار ہرے کے امت - چاہے چاہے، کہ یہودی ستائش کے مسائل کا حل ہی نکیرا سال کی روشنی میں معلوم کیا جاتا ہے۔ اس حل کے دو پہلو ہیں۔ ایک خالق پر اس سے زیادہ آزاد و مالک سے ہے جس کی قوی مسلم آبادی، بیسویں صدی کے اوائل میں، قوت کر دیتے ہیں۔ دوسرے پہلو خالق بالوں کے ہر طرف سے جو ابتداء کی صورت میں، عادت، سمیت، ماند۔ مالک کے اٹھنے ہیں۔ آزاد مسلم دنیا میں غور و معوا اور غور و جہد، کی غور و امتیاز مسلمانوں کی غنویت کا باعث ہوگی۔ عاری مسلمانوں کی دعاوت کا دار و ماں غور و جہد کی مضبوطی میں ہے۔ یہ دو حال مسلمانوں کے علاقہ اشغال کا وضع پیمانہ یہ ہے کہ غور و معوا اور مسلم ہرگز اپنے پاؤں پر کھڑے ہوں۔ منہم اور افادہ کے مقولہ، باعث و صورت اور ک حالت و ایتوں سے ستر ہے۔ مسلمانوں کی حالت کا پروردگار مکرر مقام عاری مسلمانوں کا متبرک راہ ہے۔

مردانہ اور عورتوں کے تناظر میں راہیو، انہی کے لگا رہے کہ نسیم سارو ملک کے بچے ایک اور جہانک نمبر ۲۸۸۴ تھا لیکن اس امر پر حاکم ۱۱/۱۲
 کو یہ برادہ دھکا پہنچا۔ طاہرین رات کو وہ دو سالوں میں نسیم پر چھینے ۲۸۸۴ عورت پہلی قوم جہت۔ عالم دوم اور حوالہ دیں۔ ایک ہی
 "نورہ اشیر اللہ خانی، قادیان اور مشرقی صابح امر اس کیفیت کو جانتے تو وہ ملک کی نسیم کی کمی دہا۔
 دہرتے۔ کہو کہ نسیم سہارن میں مسلمانوں کے بچے نہ موقع تھا کہ ایک لہو، سراسر علم میں وہ شرم کی نطی،
 اقتصادی، صحافتی اور دینی سرگرمیاں ای، رکھ کسی۔ حکم نسیم کے بننے میں وہ سمٹ گئے اور ان تمام علم اور
 وسیع اطلاعات سے یکسر محروم ہو گئے اس محرومی کا ثبوت میں انہیں جو پیر ملی وہ عرب دو چہرے چھوٹے
 طاہرین میں محدود سیاسی انتشار تھا اور بس ۲۸۹

جینٹل ممبروں کی آراء اور سوچ کا مظہر ہوتی ہے۔ - ہر ممبر غیر الٹی ہے سمجھ کہ مراد ہے کہ عادت، باتوں اور محاوروں کے ان
انگ سماعت فالوں سے "ملکی حیثیت" پر تیس گنا لڑو آجڑا ہے۔ ۲۹۔ "میرالدین خان" نے "اخراجا ڈیپٹس" میں بھی لائے "الکھار" کا ہے کہ ان

اسلامی قانون لاہورا اور اسلامی قانون کا اجرا و سرکار۔ مسلمانوں کے مسلم قوم کے حقوق اور مسلم ریاست کے خاتمہ میں مسلم قوم ہرگز کوئی
 کھڑی نہیں ۲۰۲۔ اور یہ مسلم راستہ تاں چڑھی تو خوش آئند ہیں سپردستان کے ملاوٹ پر عمل آور چکے۔ بددستوں بہت و فحش ہے تاں
 و میرا دیں ماں میںے دائیروں سے اسحاق کرا شکل ہے۔ کیا سرچشموں کے ملاوٹ کو پہنچنے کے لئے سپردستان کے رسم و رسم دیگر چھوڑ دیا گیا
 کیا ایک صورت میں اپنی سرچشموں پر چڑھی؟ اور مسلم کس۔ اور۔ دیکھ مانتے؟ جو سماج پاکستان سے پہلے ہی عربی سے تیار تھا۔ ۱۰۱۰
 اس پر مسلم انتظام کے حقوق حوالہ دیے تھے۔ کیا ایک صورت میں انشال کی مسلم سپردستان کی ترکیب کا کوئی حوالہ نہیں تھا؟ ۱۰۱۱ سال ۱۰۱۱ء ملاوٹ
 کو نوی ہونے کی تعلیم ضروری ہے لیکن اس وقت کا مقصد مواضع، نظام اس اور دوسرے معاشرہ صریح۔ انشال غرض واد اور
 عالم و صریح ثابت نہیں کرتے مسئلہ یہ ہے کہ سپردستان کی حالت کی راہیں سمجھنا ہے اور پاکستان کے ایٹمی قوت ہونا ہے۔ ۱۰۱۲
 حوالہ در برابر مسلم، سپار پاکستان اور برابر اصل ہر عامی دی ہے۔ اور سپردستان کو سنت و عادت کے مطابق ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹
 پاکستان تاں ہی ہو گیا تو اس کی وقت تک نہیں ہوا۔ پاکستان کو فتح کرنے کے دوران سپردستان کو قلعہ نہ کرنا ۱۰۲۰
 "ٹریلو پاکستان" کے مقصد و غرضت مسکو کے ایک اسٹریٹجی سے ہی سپردستان کو سمجھنے میں مدد ملتی ہے۔ اس آج امریکہ کو
 اسٹریٹجی دے چکے، ایک سوال کے جواب میں کہ پاس کریں، بل کے مبادات میں تاثرات مسلم، سپرد، حمایتی یا امریکہ کے قانونی مقصد
 ہیں خا، ہر ایک کوں ہوا؟ غرضت مسکو کے ایک کوئی کی طریقہ واد تک مانی ہیں جسے ملاوٹ و سرکار ائے اور انہوں نے
 حکومت کی۔ ۱۰۲۱ امریکہ کے قانون کا آج آیا تو سپردستان اور سپردستان کے ملاوٹ اور سرکار سے آئے۔ ان کا مقصد میں کیا؟ ۱۰۲۲
 یہاں کے ہیں۔ اس کو ملو۔ گویا امریکی سپار ہر سنی سرکار ہوئی اور امریکی سرکار کا انتظام ہی اس کے لئے میں ہوا ۱۰۲۳
 گمراہوں کے مبادات ہیں نہ تو تھے لیکن اس مبادات کو دیکھنا اس کی دہر داری تھی۔ قول انجم، مسلم سپردستان کے قانونی مقصد کے
 اراکھم آزاد کو بین دہا کا ختم سپرد، سطوری کے سر وہوں ہے دے گا۔ سپار ہرے دے گا اور امریکہ اس کو دے گا، امریکی صورت ٹریلو
 ۱۰۲۴، ٹیک اور چوائی ہر اصل سر کے مبادیوں کو بل دے گا لیکن وہ اپنی میں دلی سے معرت ہو گیا اور ایڈورڈ کی ساری، سپار ہرے دے گا
 کہ بیکار شمار! حکم ہر دور کی امیر سے شدہ ہر عامی کا مظہر شرعہ را قضا ۱۰۲۵۔ وہاں تک کہ ملاوٹ کے تاں میں سرکارے اور حکومت سرکارے کا
 نقلی ہے، نہ لکھ لائق تو ہے کہ مسلم دور انتظام میں سپردستان مبادات ہیں چکے۔ معقول کا دور انتظام میں ہر اس را لیکن سپردستان
 کو صرف دورہ انتظام حاصل ہوا تو مدد مت اور اس کے مانتے والوں کو بہت و مالود کر دیا۔ سپردستان سے پہلے ہلا، دواڑ اور تھے آج
 نے انہیں دیکھ کی طرف دیکھل دیا اور اتنی رہ مانتے والوں کو شور مچا دیا۔ خودوں کے بے سپرد وہیں ہلاوٹ سر سے دے دے اور متنازع
 ہے۔ مقدمہ انبال غنم کی حالت ہر زار کی مکاری ان ان مانی کی ہے:

آہ شور کے لیے سپردستان غم مار ہے۔ در دہاں سے اس کی منی لامل بیٹا ہے ۱۰۲۶

یہ لکھ ہی نال تو ہے کہ آج امریکی سر، صحت صحت کے دہاں، اختلائی رد و بدل سے قطع نظر، پاکستان اور ملکہ میں سپردستان
 مبادات۔ ہونے کے سرکار میں اس کی سرے کے دہاں، عادت میں ۱۰۲۷ ہر مسلم کس مبادات چکے۔ لاکھوں سال سپرد کیے گئے اور انہوں
 وہاں کی ملک تاد کی گئی۔ یہ ہی ماحرہ آج امریکہ میں مل بھی ہیں اور بین جو ماحرہ سرکارے کی ہیٹ اسٹ ہر ہے ۱۰۲۸

[illegible]

انہوں نے حکیم فخر مسد کے ۱۱۷۱ء لکھا ہے کہ ۱۱۳۸ء میں اسلام آباد، کراخانہ، پاکستان، نیم درخیم کے جاہل اور ننگ دھڑات
دو بار رہے تا ۱۱۹۱ء جاہل پاکستان سے قلعہ ملک حکیم فخر مسد کے در صبر پاکستان میں ہی اور شے میں متلا ہوئے وہ لکھتے ہیں
تاکہ پاکستان میں معصوموں، مکی، قتل، انہوں، وفائی، الملوں میں عمر نہ ہر جگہ ہے، صولائی آثار انہوں کی مانی
ہر رہی ہیں، ہم ایک ہیں، لاسہ ایہی جو کمرہ عجیب ہے، قزاق و عدت اور اسامہ کی طعانت ہے، اتھر جوتی ہیں اور
رہلا لیا جاتا ہے کہ یہ طاس اسامہ، پاکستان میں اللہ کی رسی کو صوطی سے کڑے رہنے کے لیے سرور ہر جگہ ہے
اور ان میں انتشار و متفرق کو روکے کی مٹر نواٹا اتنی نہیں رہی ہے۔ ۱۱۹۱ء

اس میں شک نہیں کہ ملی، لسانی اور مقامی قومیں پاکستان میں سرگرم ہیں۔ اس میں وہ سیاسی گناہ بکری شامل ہے جو قوم پرستوں کا ہوا۔
 کامیابی اور خیریت پاکستان کا عام نام اور وہ راہ ہے۔ یہ - ایم - موجودہ پاکستان کے حالات سے رکھنا ہے۔
 مختلف ہیں جو مشرق پاکستان میں پیدا ہوئے تھے۔ (۱۱) اور مقامی قومیت کو فروغ دینا۔ (۱۲) قابل مسموم ہیں۔
 مقامی معاملات کے میں میں مشرق پاکستانی قومیت کا سرکاری رہنما، ان کے لیے کہ حکومت ساری کے میں میں مسئلہ یہاں کی قومیت
 ملحقہ کے حق میں تھی۔ پانچ قومی اسمبلی کے میں میں، مولانا محمد اسحاق، ایڈیٹور کیا گیا۔ یہ قومی لادائی ہوئی۔ بھارت کے
 کر دیا کہ مشرقی ہندوستان کو متحد کر دیا اور بھارت کی دولت ہندوستان کی، دوسری طرف پاکستان تھی۔ ٹوٹ چکی ہے۔ بھارت اور
 پاکستان کے ایشیائی تحریکات، ایشیائی جٹ سے بچنے کے، ضرورت کا ادا کرنا کہ ہے جس سے بھارتی حریفیت کا اعلان کم ہوا ہے۔
 پاکستان کی مقامی، لسانی اور ملی قومیتیں کسی اور سے ہیں۔ اسی قوم پرست ہیں۔ حتیٰ مشرق پاکستان میں بھارتی شک تھی۔ ملک پر
 دہلی انتظامات رکھنا ہے۔ قوم پرستوں کا مطالبہ ہوا اور ہندوستان اور پاکستان کا ہے۔ بھارتی حدود بھارتی کا نظام بھارت اور پاکستان کا
 ہے۔ تاہم بھارتی حال کچھ ہی جو ہندوستان سے بہتر ہوگی۔ پاکستان کی دولت بھارت میں ملحقہ کی تحریکیں راہ ہاں
 ہیں۔ پاکستان میں، بھارت کے افراتفر کے بیچ میں، اے، ایم - اسلام کی طاقت ختم نہیں ہوئی، بلکہ، عالمی سطح پر، مروجہ
 جاری ہے۔ ملایا دہلیز پاکستان میں اسلامی معاشرہ سے کے امکانات روشن ہیں۔ اسلامی معاشرہ کے خیام سے بھارتی انتظامی
 کا دہلیز کھلے گا۔ اللہ کی مقرر کی اس کے میں میں کو ساری کی سرگرمی سے فائدہ ملے گی۔ امکانات، یہی ہوگی اور امکانات کو فروغ
 حاصل ہوگا۔ طاقت اور طاقت سے ملی اور پاکستان، ان شاء اللہ، بھارت سے ملے گا اور منظم ہوگا۔

[illegible]

پاکستان، مشرق وسطیٰ، اور افریقہ میں دور ہے۔ وہ یہ ہے کہ اقبال کی اسلامی مصرت کو سروسے کارپس لاؤنگ ہے۔ اقبال کے سر یک بہ صحت، بالائے خمر گم کا منصور رہی۔ اس کے مروجہ ہی سے اسلامی ماضی مشرق کا قیام تھا ہے۔

۱۵۔ دیکھیے ، + effects and working of hyper ... مرفقہ ستر اقرار دارہ انال انکادی پاکستان لاہور ، دوسرا ایڈیشن ، ۱۹۸۱ء ، ص ۱۳۰۔
 "پس اسلام" - سپر اور دیگر سرحدوں کے ایک - ایک - انگریزوں کے طرز - یہ ہر ایک کے اسلام راستہ - کہہ جائے - نظر آئے
 تاہم اسلئے کہ اس سے کھانہ - مسلم راستہ - دوسرے متعلق میں اس میں ہر ایک کا دورانی سے متعلق ہر ایک ہے ، ہر ایک وہ - ہر ایک
 کے فقہ کی صورت میں کر رہی ہیں (نہ مذكور ، ص ۱۱) خاص کے متعلق اور اسلئے کہ اس سے - عام طور پر اسلئے
 دیکھا جائے کہ "مسلم راستہ" لا فقہور : اس کیا ہے - یہ ہی ۱۱ ص ہے کہ "مسلم راستہ" اسلامی آباد کاتیش فیہ حق - اسلئے کہ اس سے
 سائنس کی نشی - چوٹی - چاہے خاص سے ، چاہے اسلئے کہ اس سے ہر ایک کے مسلم راستہ کا فقہور اسلئے کہ اس سے کیا نہیں ہے -
 ہر ایک کے ایک - اسلئے کہ اس سے ہر ایک کے اس سے مسلم ہوئے کی حق - (کتابت کا - ۱۰۱) اسلئے کہ اس سے
 طرز ، ص ۱۱۲) اس سے خاص کی نشی تو ہر ایک کے ، خاص سے اسلئے کہ اس سے ہر ایک کے ایک کی کوئی - ہر ایک
 اسلئے کہ اس سے ہی خاص کے ہر ایک کے اسلئے کہ اس سے ہر ایک کے خاص کے اسلئے کہ اس سے (۱۹۹۹)
 سے چار خاص کی اسلئے کہ اس سے ہر ایک کے اسلئے کہ اس سے ہر ایک کے ایک کی کوئی - ہر ایک
 نہیں بلکہ ستر متان کے اسلئے کہ اس سے ہی -

۱۶-۱۸ اس اسلئے کہ اس سے ہر ایک کے اسلئے کہ اس سے ہر ایک کے ایک کی کوئی - ہر ایک
 (۱) اسلئے کہ اس سے ہر ایک کے اسلئے کہ اس سے ہر ایک کے ایک کی کوئی - ہر ایک
 (۲) اسلئے کہ اس سے ہر ایک کے اسلئے کہ اس سے ہر ایک کے ایک کی کوئی - ہر ایک
 (۳) اسلئے کہ اس سے ہر ایک کے اسلئے کہ اس سے ہر ایک کے ایک کی کوئی - ہر ایک

۱۹۔ Disorgan of India اسلئے کہ اس سے ہر ایک کے اسلئے کہ اس سے ہر ایک کے ایک کی کوئی - ہر ایک
 ۲۰۔ Consequences of Pakistan اسلئے کہ اس سے ہر ایک کے اسلئے کہ اس سے ہر ایک کے ایک کی کوئی - ہر ایک
 ۲۱۔ Friends and Foes اسلئے کہ اس سے ہر ایک کے اسلئے کہ اس سے ہر ایک کے ایک کی کوئی - ہر ایک

۲۲۔ میرا غصہ ہی رہا ہے (اسلئے کہ اس سے ہر ایک کے اسلئے کہ اس سے ہر ایک کے ایک کی کوئی - ہر ایک)
 ہی اسلئے کہ اس سے ہر ایک کے اسلئے کہ اس سے ہر ایک کے ایک کی کوئی - ہر ایک

۲۳۔ دیکھیے ، دوستی ایک - اسلئے کہ اس سے ہر ایک کے اسلئے کہ اس سے ہر ایک کے ایک کی کوئی - ہر ایک
 ۲۴۔ دیکھیے ، دوستی کی کہ - پاکستان - اسلئے کہ اس سے ہر ایک کے اسلئے کہ اس سے ہر ایک کے ایک کی کوئی - ہر ایک

۲۵۔ ۲۶۔ Complete works of Rumi اسلئے کہ اس سے ہر ایک کے اسلئے کہ اس سے ہر ایک کے ایک کی کوئی - ہر ایک
 ۲۷۔ ستر متان میں انبلیات ، مکتبہ علم و دانش لاہور ، ۱۹۸۸ء ، ص ۱۵۰

۲۸۔ The Ateant Pigeon - اسلئے کہ اس سے ہر ایک کے اسلئے کہ اس سے ہر ایک کے ایک کی کوئی - ہر ایک
 ۲۹۔ دیکھیے ، دوستی کی کہ - پاکستان - اسلئے کہ اس سے ہر ایک کے اسلئے کہ اس سے ہر ایک کے ایک کی کوئی - ہر ایک

۳۰۔ دیکھیے ، دوستی کی کہ - پاکستان - اسلئے کہ اس سے ہر ایک کے اسلئے کہ اس سے ہر ایک کے ایک کی کوئی - ہر ایک
 ۳۱۔ دیکھیے ، دوستی کی کہ - پاکستان - اسلئے کہ اس سے ہر ایک کے اسلئے کہ اس سے ہر ایک کے ایک کی کوئی - ہر ایک

۳۲۔ دیکھیے ، دوستی کی کہ - پاکستان - اسلئے کہ اس سے ہر ایک کے اسلئے کہ اس سے ہر ایک کے ایک کی کوئی - ہر ایک
 ۳۳۔ دیکھیے ، دوستی کی کہ - پاکستان - اسلئے کہ اس سے ہر ایک کے اسلئے کہ اس سے ہر ایک کے ایک کی کوئی - ہر ایک

Struggle for Pakistan. ۲۹-۳۸ اشتیاق میں مرنے، (۱۱ مئی ۱۹۴۵ء) مصر کا شہر

۴۰۔ عوامی ترجمہ، ۲۳ مئی ۱۹۸۹ء

۴۱۔ Global's concept of Separate Muslim State (۱۹ مئی ۱۹۴۷ء) اور ۱۹۴۸ء

۴۲۔ دیکھئے: A History of the Idea of Pakistan، طرزی، دیا چ، صفحہ ۱۷

۴۳۔ یہ بات برٹش ریفرنگ ٹریک سے نقل ہوئی۔ یہاں، یہ ملر دشر سے کسی طرح حاصل کرتی تھی جو اے غایت سہی ہے۔

۴۴۔ A History of the Idea of Pakistan، ملر، ص ۹۱-۹۲

۴۵۔ Rahmat Ali, A Biography، دیا چ، صفحہ ۷۱

۴۶۔ "مختار پاکستان کا" ۹ تاریخ مٹائی، پبلیشنگ کمپنی، لاہور، ۱۹۹۷ء، صفحہ ۷۲

۴۷۔ "مختار پاکستان اور جرمی روتھ" کوساں، پبلیشنگ کمپنی، لاہور، ۱۹۹۷ء

۴۸۔ ۴۹۔ فضلہ الرحمٰن، "سیر، چہرہ، چہرہ" ص ۱۷۷-۱۷۸ "مختار پاکستان" ص ۱۷۷-۱۷۸ "مختار پاکستان" ص ۱۷۷-۱۷۸

۵۰۔ "مختار پاکستان" ص ۱۷۷-۱۷۸ "مختار پاکستان" ص ۱۷۷-۱۷۸ "مختار پاکستان" ص ۱۷۷-۱۷۸

۵۱۔ "مختار پاکستان" ص ۱۷۷-۱۷۸ "مختار پاکستان" ص ۱۷۷-۱۷۸ "مختار پاکستان" ص ۱۷۷-۱۷۸

۵۲۔ "مختار پاکستان" ص ۱۷۷-۱۷۸ "مختار پاکستان" ص ۱۷۷-۱۷۸ "مختار پاکستان" ص ۱۷۷-۱۷۸

۵۳۔ "مختار پاکستان" ص ۱۷۷-۱۷۸ "مختار پاکستان" ص ۱۷۷-۱۷۸ "مختار پاکستان" ص ۱۷۷-۱۷۸

۵۴۔ The Political Ideas at Crossroads، ۱۹۷۳ء

۵۵۔ "مختار پاکستان" ص ۱۷۷-۱۷۸ "مختار پاکستان" ص ۱۷۷-۱۷۸ "مختار پاکستان" ص ۱۷۷-۱۷۸

۵۶۔ "مختار پاکستان" ص ۱۷۷-۱۷۸ "مختار پاکستان" ص ۱۷۷-۱۷۸ "مختار پاکستان" ص ۱۷۷-۱۷۸

۵۷۔ The Ancient Religion، ۱۹۷۳ء

۵۸۔ "مختار پاکستان" ص ۱۷۷-۱۷۸ "مختار پاکستان" ص ۱۷۷-۱۷۸ "مختار پاکستان" ص ۱۷۷-۱۷۸

۵۹۔ "مختار پاکستان" ص ۱۷۷-۱۷۸ "مختار پاکستان" ص ۱۷۷-۱۷۸ "مختار پاکستان" ص ۱۷۷-۱۷۸

۶۰۔ "مختار پاکستان" ص ۱۷۷-۱۷۸ "مختار پاکستان" ص ۱۷۷-۱۷۸ "مختار پاکستان" ص ۱۷۷-۱۷۸

۶۱۔ "مختار پاکستان" ص ۱۷۷-۱۷۸ "مختار پاکستان" ص ۱۷۷-۱۷۸ "مختار پاکستان" ص ۱۷۷-۱۷۸

۶۲۔ "مختار پاکستان" ص ۱۷۷-۱۷۸ "مختار پاکستان" ص ۱۷۷-۱۷۸ "مختار پاکستان" ص ۱۷۷-۱۷۸

۶۳۔ "مختار پاکستان" ص ۱۷۷-۱۷۸ "مختار پاکستان" ص ۱۷۷-۱۷۸ "مختار پاکستان" ص ۱۷۷-۱۷۸

۶۴۔ "مختار پاکستان" ص ۱۷۷-۱۷۸ "مختار پاکستان" ص ۱۷۷-۱۷۸ "مختار پاکستان" ص ۱۷۷-۱۷۸

۶۵۔ "مختار پاکستان" ص ۱۷۷-۱۷۸ "مختار پاکستان" ص ۱۷۷-۱۷۸ "مختار پاکستان" ص ۱۷۷-۱۷۸

- مرٹے کا مشترکہ معرکہ ۱۹۴۷ء میں لے کر لایا گیا کوئی شخص کہہ سکتا ہے کہ نائنو مسلم لے کی مطلقاً ہی ذمہ داری
 لا گیا ہے ؟ آپ اس سے اس وقت کوئی نئے ہی مگر وہی جانب لڑنے اور دیکھتے ہوئے ہر طرف ہتھیاروں کے
 اس کا کوئی جواب ڈاکٹر ظیق اعظمی دے سکے ڈاکٹر ذبیح الدین اعظمی نے سرمداد تلیم سرکی ہے (دیکھیے: انجیلیٹ، ۱۹۷۱ء، ص ۱۶۳)
- ۷۵-۷۶. شاہد اقبال رتھو، سیریز برائے احمد، ایڈیٹر، لاہور، اردو، ۱۹۸۸ء، صفحات ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲
۷۷. Iqbal, his Political Ideas at Crossroads. ص ۸، ترجمہ ڈاکٹر یوسف علی، رتھو، اردو، ص ۱۲۱، ۱۲۲ کا ایک حصہ ہے۔
 You call me (a) protagonist of the scheme called 'Pakistan'. Now Pakistan
 is not my scheme
۷۸. اس خط کا ترجمہ منظر میں ملے ہیں کتاب ہے "آپ نے نظریہ پاکستان" کا کافی تیار دیتے ہیں شراب، پاکستان میرا منصوبہ
 نہیں ہے۔ (کلیات کاغذ، اسال، ملہ سوم، ص ۱۲۱) یہ ترجمہ غلط ہے۔ "پاکستان" حکیم سے بیان سرمداد تلیم سرکی کی حکیم
 ہے مگر نظریہ پاکستان۔
۷۹. دیکھیے (۱) رتھو، اردو، (ملہ سوم) صفحہ ۲۲۲ (۲) کلیات کاغذ، اسال، ملہ سوم، صفحات ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳
۸۰. سرمداد تلیم سرکی یہ شروع کرتے ہیں دیکھیے (۱) انجیلیٹ سیریز برائے اسال، ص ۳۰ (۲) سرمداد تلیم سرکی، ص ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳
- (۱) سرمداد تلیم سرکی، صفحات ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰
۸۱. دنان کی حمایت، اردو، حکومت کے خلاف ہے جس کی مشاورت ہیرا دھڑ میں کی گئی تھی۔ یہ ایک ایسے دنان کی حمایت ہے جو
 میں آل پارٹیز مسلم لیگ میں کی قرارداد کے مطابق ملحق میاں صاحب، مولوی کو، بے غائی۔ اور اسامان میں میں مافی
 اختیار سر کے پاس ہیں، کے مطابق، اور ملحق، اسات، پارلیمنٹوں کا مطالبہ ہے، صحیح کی بات تھی۔
۸۲. Autonomous State سے خودمختاری کی مراد، سرمداد تلیم سرکی کے اور اور ملحق، اسات، پارلیمنٹوں کا مطالبہ ہے، صحیح کی بات تھی۔
۸۳. خودمختاری کا مطلب ہے اس کا ملحق "with British Empire or without British Empire" میں سے ہے
 جس کے لئے ہے۔ سرمداد تلیم سرکی کے ساتھ ہیں (سرمداد تلیم سرکی، ص ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳)
۸۴. یہ اس وقت کی ملکی سیاست تھی۔ اسی لئے مذکورہ قرارداد میں شامل مقاصد منظور نہیں ہوئے تھے۔ اس مقاصد کا اجرا ہوا اصل
 نصب العین کی طرف پیش قدمی کے مترادف تھا۔
۸۵. دیکھیے، انجیل کاغذ، ص ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳ (۱) کلیات کاغذ، اسال، ملہ سوم، ص ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳
۸۶. Laties and writings of Iqbal - ص ۷۹
- ۸۷-۸۸. سرمداد تلیم سرکی، ص ۲۸۱
۸۹. کلیات کاغذ، اسال، ملہ سوم، ص ۱۲۱، ۱۲۲
- ۹۰-۹۱. سرمداد تلیم سرکی، صفحات ۲۸۱، ۲۸۲

۸۹. امام بالغورہ کو کہہ سکتے ہیں کہ یہ کتابیں اسرائیلی سلطنت اور مسیحیوں کے حقوق کی راہ قی ہوگی۔

اسرائیلی سلطنت کی اصلاح کی یاد دہانی ہوئی (اگرچہ معتز پاکستان اور ہندوستان اسرائیلی سلطنت کا بڑا راسخ اور عالم ہوتی تھا)

۹۰. بحوالہ، نذرہ رود، صفحہ ۱۸ (۱۰۱ امریکی خط انتقال میرزہ میں مندرجہ)

۹۱-۹۲. سرگشتہ، اقبال، صفحات ۳۱۴-۳۱۸

۹۳. The Sword and the Sceptre، مرتبہ رشتہ من، خال اکبری پاکستان، لاہور، ۱۹۶۷ء، صفحہ ۲۹۰

۹۴. لاہور کے لایہ مشہور خطا بشال کے لاہوری لکھنے والے اس کا نام ہے اس کا نام مسلم لیگ کے امام لاہور کا نام ہے جس کا نام

تغییل کے لیے دیکھیے، اقبال کا سیاسی کارنامہ۔ صفحات ۸۵۷-۸۵۹

۹۵-۹۶. اقبال کے لیے دیکھیے، خال کا سیاسی کارنامہ، صفحات ۲۸۶-۲۸۹، ۲۹۱-۲۹۲۔ (۱۱) Letters and writings of Iqbal، ۱۹۶۷ء

۹۷. اقبال کے خطوط جامع کے نام، ترقی و ترقیب، لاہور، ۱۹۵۴ء

۹۸. The Ardent Pilgrimage، صفحہ ۹۲

۹۹. دیکھیے: Iqbal's concept of Separate N.W Muslim State۔ کی پٹیاں برادر مشرق کے عربی کی تحریر

۱۰۰. Speeches, Writings and Statements of Iqbal، مرتبہ لایہ امریکا میٹروپولیٹن، ۱۹۶۷ء

۱۰۱. اقبال اور مصروف مفکر، مکتبہ عالم دارالاسلام، لاہور، پاکستان، ۱۹۹۲ء، صفحہ ۸۵

۱۰۲. بحوالہ اقبال اور مصروف مفکر، صفحہ ۷۳

۱۰۳. دیکھیے حاشیہ ۲۱۔ راہبر لکھنے والے ایک اور دلیل ہے کہ ڈاکٹر اقبال امر فریق پرست ہوتے یا مطلقاً پاکستان کو چاہتا تھا، ۱۹۷۱ء

ہوتے تو ہرگز لاہور کے گھروں سے نکلے نہ ہوتے۔ موصوف کو شاہد مسلم نہیں کہ پاکستان کے بنام سے آل انڈیا مسلم لیگ اور اس کے صدر نے باقاعدہ اتفاق کر لیا تھا۔

۱۰۴. "معتز پاکستان" نئے صائق، اردو فٹنٹ، کپٹن پٹی کی شہر، لاہور، ۱۹۹۷ء، صفحہ ۱۱

۱۰۵. ۱۰۱ امریکی خط کے لیے دیکھیے Thought and Reflections of Iqbal، مرتبہ سیر سیر، لاہور، ۱۹۶۲ء، صفحہ ۱۱۹

۱۰۶. مثال کے طور پر لکھتے ہیں کہ:

All possible prestige was drawn from Iqbal and his association with the separate state idea, and from his communalism the magnificent Iqbal's reactionary potentialities, now that he was no longer there to refute them were being exploited to the full. The Muslim League was not primarily religious; but those of its devotees who were interested in the religious aspects of a separate Muslim state could find

ample stimulants to their enthusiasm and imagination

(Modern Islam in India, Sh M Ashraf, reprint 1969, P 292-93)

اقبال کے لکھے ہیں:

There is self deception, unconscious, subtle, but unmistakable self deception This applies both to Iqbal in so far as he associated with the Pakistan demand, and to those who turn to Iqbal's philosophy for an ideological justification of Pakistan.

(The Ardent Pilgrim, II ed. P. 95-96)

برادر شیریں اقبال رحمہ فرما رہے:

”بہر حال جب جو سر (جی نواز داد پاکستان) اس بڑی اور بڑی کی انگریزی (ای اچ اور ایم) اور ان دونوں سے
اقتضاد کیا جائے گا تو ان کے لئے دھند میں اس حال کا مظاہرہ آزادی کا آیا۔ (اقبال، ایکٹ لم - سیاسی فکر، ص ۱۰۰)

اسی طرح ہم پر بلاش بھری دے:

”اقبال کے بارے میں ملاحظہ فرمائیے ۱۹۳۰ء سے پہلے کی ماری قی ۰۰۰ اکیں غلطیوں کو روکتے ہیں دھند میں
پاکستان کے مفکران نے اور بیڑا نے کسی خاص مقام کی سائبر اقبال کو پاکستان کے اکی کے طور پر حراج قی و شہید

پیش کرنا ضرورت کر دیا۔ (کتاب - اقبال، قی، ۱۹۶۲ء، ص ۵۸)

۱۰۱۔ دیکھیے: Evolution of Pakistan کے پہلے ایڈیشن کا دیا چہ جو دوسرے ایڈیشن میں ہی شامل ہے۔ برادر لکھتے ہیں:

In this publication an attempt has been made to trace the etymology of Pakistan and to give a survey of the suggestions and schemes coming at the division of the Indo-Pakistan Subcontinent

۱۰۲۔ Complete works of Ramat Ali مرتبہ کے کے مرتبہ، مطبوعہ ۱۹۶۱ء ص ۵۵

۱۰۳۔ مجلہ زفر و زور، ص ۳۳، ۳۴

۱۰۴۔ A History of the Idea of Pakistan، مطبوعہ ۱۹۶۱ء = شریل برادر لکھتے ہیں ۱۹۶۲ء میں کہا جا کہ ہندوستان میں

ص (اشترک) ۱۰۵۔ آقا برادر لکھتے ہیں کہ، اسی قریب سے شہید برادر لکھتے ہیں کہ اس بارے میں تقریر پاکستان کا ایک نقل ۱۹۶۲ء
کیرنٹ، اسلام آباد، قی، ۱۹۶۲ء، پاکستان، اشترک، ۱۰۵ ب کے پتے میں قائم ہوا۔

۱۰۵۔ دیکھیے، اقبال کا سیاسی کارنامہ، صفحہ ۸۲، ۸۳، ۹۲

۱۰۶۔ ۱۰۷۔ زفر و زور، صفحہ ۲۸۵، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲

انتال نے لکھا ہے، "نول برٹش ہیرٹنگ" "پروپیٹری اور ارادے سے اس ملک سے باہر چلے گئے تھے" (عرب، اہل، ۱۹۱۳) لیکن
نول یو سی (مشرق وسطیٰ کی انکس، ۱۹۱۷ء، ۱۹۱۸ء، ۱۹۱۹ء) "پروپیٹری سے اس ملک سے باہر چلے گئے تھے" (نول، ۱۹۱۷ء)
اس ملک کے "پروپیٹری سے اس ملک سے باہر چلے گئے تھے" (نول، ۱۹۱۷ء) "پروپیٹری سے اس ملک سے باہر چلے گئے تھے" (نول، ۱۹۱۷ء)۔

۱۲۸. "نول کے لیے دیکھیے، انتال کا بیسی کارنامہ، صفحات ۲۸۲-۲۸۳

۱۲۹. (۱) Evolution of Pakistan ۱۱۲-۵۱-۵۲ A History of the Idea of Pakistan ۱۲۹

۱۳۰. (۱) Evolution of Pakistan ۹۲-۹۱ A History of the Idea of Pakistan ۱۳۰

۱۳۱. (۱) Evolution of Pakistan ۱۱۲-۱۱۱-۱۱۰-۱۰۹-۱۰۸-۱۰۷-۱۰۶-۱۰۵-۱۰۴-۱۰۳-۱۰۲-۱۰۱-۱۰۰-۹۹-۹۸-۹۷-۹۶-۹۵-۹۴-۹۳-۹۲-۹۱-۹۰-۸۹-۸۸-۸۷-۸۶-۸۵-۸۴-۸۳-۸۲-۸۱-۸۰-۷۹-۷۸-۷۷-۷۶-۷۵-۷۴-۷۳-۷۲-۷۱-۷۰-۶۹-۶۸-۶۷-۶۶-۶۵-۶۴-۶۳-۶۲-۶۱-۶۰-۵۹-۵۸-۵۷-۵۶-۵۵-۵۴-۵۳-۵۲-۵۱-۵۰-۴۹-۴۸-۴۷-۴۶-۴۵-۴۴-۴۳-۴۲-۴۱-۴۰-۳۹-۳۸-۳۷-۳۶-۳۵-۳۴-۳۳-۳۲-۳۱-۳۰-۲۹-۲۸-۲۷-۲۶-۲۵-۲۴-۲۳-۲۲-۲۱-۲۰-۱۹-۱۸-۱۷-۱۶-۱۵-۱۴-۱۳-۱۲-۱۱-۱۰-۹-۸-۷-۶-۵-۴-۳-۲-۱

۱۳۲. "نول کے لیے دیکھیے، انتال کا بیسی کارنامہ، صفحات ۲۸۲-۲۸۳

۱۳۳. "نول کے لیے دیکھیے، انتال کا بیسی کارنامہ، صفحات ۲۸۲-۲۸۳

۱۳۴. "نول کے لیے دیکھیے، انتال کا بیسی کارنامہ، صفحات ۲۸۲-۲۸۳

۱۳۵. "نول کے لیے دیکھیے، انتال کا بیسی کارنامہ، صفحات ۲۸۲-۲۸۳

۱۳۶. "نول کے لیے دیکھیے، انتال کا بیسی کارنامہ، صفحات ۲۸۲-۲۸۳

۱۳۷. "نول کے لیے دیکھیے، انتال کا بیسی کارنامہ، صفحات ۲۸۲-۲۸۳

۱۳۸. "نول کے لیے دیکھیے، انتال کا بیسی کارنامہ، صفحات ۲۸۲-۲۸۳

۱۳۹. "نول کے لیے دیکھیے، انتال کا بیسی کارنامہ، صفحات ۲۸۲-۲۸۳

۱۴۰. "نول کے لیے دیکھیے، انتال کا بیسی کارنامہ، صفحات ۲۸۲-۲۸۳

۱۴۱. "نول کے لیے دیکھیے، انتال کا بیسی کارنامہ، صفحات ۲۸۲-۲۸۳

۱۴۲. "نول کے لیے دیکھیے، انتال کا بیسی کارنامہ، صفحات ۲۸۲-۲۸۳

۱۴۳. "نول کے لیے دیکھیے، انتال کا بیسی کارنامہ، صفحات ۲۸۲-۲۸۳

۱۴۴. "نول کے لیے دیکھیے، انتال کا بیسی کارنامہ، صفحات ۲۸۲-۲۸۳

۱۴۵. "نول کے لیے دیکھیے، انتال کا بیسی کارنامہ، صفحات ۲۸۲-۲۸۳

۱۴۶. "نول کے لیے دیکھیے، انتال کا بیسی کارنامہ، صفحات ۲۸۲-۲۸۳

۱۴۷. "نول کے لیے دیکھیے، انتال کا بیسی کارنامہ، صفحات ۲۸۲-۲۸۳

۱۴۸. "نول کے لیے دیکھیے، انتال کا بیسی کارنامہ، صفحات ۲۸۲-۲۸۳

۱۴۹. "نول کے لیے دیکھیے، انتال کا بیسی کارنامہ، صفحات ۲۸۲-۲۸۳

۱۵۰. "نول کے لیے دیکھیے، انتال کا بیسی کارنامہ، صفحات ۲۸۲-۲۸۳

۱۵۳. دیکھو، "زمین ملی، ایک سوانح عمری" کا چھٹا اب سول۔ "Home is wilderness"

۱۵۵۔ دتی چیشٹ میں اخیل، رواق سکیم کی اس شکل، احوال بقہ حور مانی کو مستند حیدر شاہ کا پاس صاحبہ ۱۰ تہ قی۔ اس نے
خضر المرام میں، اخیل نے، رواق سکیم کے مقام، سمت العباس، مسطور کو حیدر شاہ کیا۔ اخیل، رواق

انگریزوں نے دہلیاں پر راستہ کو دھان میں ختم کر کے ہرے کی دعوت دی تو سپہرہ چڑھ کر باپ اکبر رضا مصر پہنچے
دہلیہ راستہ ایک طرف سے لاکھنؤ اور دہلی کے درمیان ۲۰۰ میل ہے تو دوسری طرف دہلی اسی میں سپہرہ کو اکثریت
مامل جو مانے گی۔ خود دہلیہ راستہ کی مسافت کو جس سے اسی طرح مصروف ہو گئی ان مسافروں کو ان اکیم کو
منظور رہا تو ان کا مایوسی و غم و غم بڑھ ہی کر جس کا لہجہ ہر مایوسی تھا۔

(Thoughts and Reflections of Jyoti P 177-118)

۱۵۶. تفہیم کے پیر کیجیے، ان خیال کا باہمی لکھ کر، ص ۴۴، ۲۰۰۲ء

10. 11 - Thoughts and Reflections of Spald : 1861, 1861

۱۵۸. دیکھئے حیدرآباد کا قلعہ، لاہور، عرب، علی اور آصف آباد کے قلعے، مشرق اور مغرب کی طرح سواری اور ایک سال اور ۱۹۲۰ء اور ۱۹۲۸ء

19. - 129 - or Thoughts and Reflections of Jybal. 161

171-172 = 48 Complete Works of Robert A. 17

۱۶۔ بی ایتھ اور ہی اسٹیم کے دلی نہ تھا کہ سے بیکر مر دیگر ماحولیات تک کسی پی راجس ٹاپی ، ملی، اسلامی اور ملتان قومیوں
۱۷۔ عالم اسلام پر ناز (جہڑی) — انبال ہے اس ساری سے صرار کیا ہے -

نسلِ امیرِ علم کی مدد ہے۔ برہنہ جڑی

از مجا دیا سے کہ ماسٹر جانے، رجبہ (کلماتِ جمال، اردو، ص ۲۹۵)

1121 119A = 107 Thought and Reflections of Iqbal. 119

۱۶۳۔ یہاں کچھ مثالیں دیا مقصود ہے۔ سر: سے قول نے اس خوش چینی کا مفعول مائرد اور اسم مل کے اسی مالے سے لیا ہے۔ -۱۰۰۰

110 sp Complete Works of Ramat Ali .111

١٩٥٥ تا ١٩٦٠. (زمرہ دور، صفحات (بالترتيب) ٢٨٨، ٢٩٢، ٢٩٥)

کی قرب کاری بری طرح آشکار ہو جاتی ہے۔ (دیکھئے گٹار ایشیال، ۲۶، ۲۸، ۲۹) اسی طرح ۱۸ دسمبر ۱۹۲۹ء کی سرسے وہ نتائج حاصل نہیں ہونے کو کے سرسے لکائے ہیں (دیکھئے، اٹلا حاشیہ) کسی محقق کو یہ سہرا جبری زیہ ہیں دئی۔

۱۸۹۲ تا ۱۸۹۳ء گٹار ایشیال، مرتبہ فیروز خان (۱۰۰۱)، صفحہ ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۲۰، ۲۸، ۵۱، ۷۲، ۷۳

۱۔ کے سرسے ایشیال کے مذکورہ اسامات درج کر کے ۱۸ دسمبر ۱۹۲۹ء کی سرسے گٹار، ایشیال کا ہے (۱۰۰۱) صفحہ ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۲۰، ۲۸، ۵۱، ۷۲، ۷۳

۲۔ یہ نتائج دیکھے ہیں کہ، دلائل آوار سے پہلے، ایشیال، غرضی طریقہ، ۱۸ دسمبر کی سرسے سے پہلے اور تبسم ۱۹۲۹ء سے غرضی کے احمد نوردہ تاخیر ملتا اور گڑھ کی ہے۔ ۳۔ مسلم ہوا ہے کہ ۱۸ دسمبر ۱۹۲۹ء کی سرسے کے سرسے سے مل کر دئی گئی مائیں، ایشیال مسلمانوں سے خطاب کرنے چوئے کہا کہ "آپ اُسرا بی صاحب ہر دم ہیں کرنے فرموا کہ یہ آئے دے۔" مائوں کے قہر و خوف کے لیے کچھ کرنا (نام سٹیوں کو سلام اور ایک مفودہ شمع، اور انمول مول سیر کاسر میں مائے سے تبریک کا سرسے کرنا۔ سرسے کو ایک موقع دو، جس ناما حقت کے لیے ایشیال سے معاہدہ، اثر کن ہر تو چوئے مائے، کو لے لے لائیں ہیں۔" (گٹار ایشیال، ۱۰۱) یہ سرسے دلائل آوار سے ایک سال پہلے کی ہے۔ ایشیال مسلمانوں کو مفودہ چوئے، اسی ہیں تو دے والی۔ مائوں کے قہر و خوف کے لیے کچھ کرنے کی تلقین کرتے ہیں۔ مسلم دلائل مائے کے لیے سرسے کو ایک اور موقع دینے ہیں، اگرچہ ایشیال میں ہیں کہ ۱۹۲۹ء میں لیں گے۔ دلائل آوار کے سرسے ہر ہی بی صبر، حال غرضی، ایشیال سے مسلم معاہدہ سے چوئے دیر مائوں کا اظہار کیا۔ ۴۔ اگرچہ معاہدہ لا در دارہ کھارکے کے لیے پراسوں کا اظہار بھی کیا ہے، ۱۲ جمادی الثانی، ۱۳۵۰ء سے مفودہ حکم۔ مسلم راہبیت کی سرسے ایشیال، ۱۲ جمادی الثانی۔ ایک اہم رونے اور شیخ برہم راہب۔ ۵۔ مائوں کی است پئی دینو چوئی غرضی اگرچہ کی مائوں ۳، ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳ کے درمیں (الواسطہ طارہ) سرسے ایشیال پہلے سے بن کر دے ہے (تغییل مکرشہ ۱۳۵۰ء میں بن کر کی جا چکی ہے) یہ کہ سرسے نے گٹار ایشیال سے ایک دلائل کے انتساب چوئے ہیں۔ اس کے باوجود اسامات، اپنے سابق و سابق میں، ۱۲ دسمبر کے احمد نوردہ تاخیر کی مل کر دے ہیں۔ کے سرسے ایشیال کے اپنے بیانات کو سرسے سے مظاہر کا ہے جو ۱۹۲۹ء کو سرسے کے ایک، سیاسی لائسنس کی تلقین ہر مئی ہیں۔ سال کے طرہ پر ۱۲ جمادی الثانی کو (دلائل آوار سے سال پہلے) ایک اہم رونے چوئے (۱۲ جمادی الثانی، ۱۳۵۰ء سے دلائل سے ایشیال نے کہا

"مقصود! آج میں نہایت صاف صاف دلائل ہیں، کہا جا رہا ہوں کہ اگر مسلمانوں کو سرسے سال میں

بیشیت مسلمان ہوں، کے احمد معاہدہ سرسے کو طرہ طرہ، ہی احمد ج و ترقی کے لیے سعی و کوشش کرنا چاہیے

اور طرہ طرہ ایک بلعہ، بلوٹیک ہر عمر (۱۲ جمادی الثانی) بنا چاہیے۔ آپ مائے ہیں کہ سرسے میں سے حق ہے

ہیں، جن میں مسلمانوں کی اکثریت ہے۔۔۔" (گٹار ایشیال، ۱۲، ۱۳)

۱۹۱۱۔ A History of the Idea of Pakistan (۱۲ جمادی الثانی) کے کے سرسے سرسے میں کی

جو مصحفیات بیان کی ہیں، ان میں سے بعض ہیں۔

Everybody writes on the Pakistan movement who has energy, a
 set of opinions to plead and an ambition to see his name in
 the print. Everybody writes confidently, insistently, speedily,
 voluminously. But not truthfully (one marvels at the fossil fragility
 of his prejudices and assertions). Facts are inaccurate. Documents are
 misquoted and garbled. Conclusions are unsound and false.

ان مصروفیات میں سے بیشتر کے لئے ضرور ہے ان وجود ہیں۔ جو صورت سے ایک منظر سے رکھتا ہے تاریخ کو اس سے ملانے والا
 کی کوشش کر رہا ہے۔ مثال کے طور پر ہونے کی صورت کا یہی ثابت ہے کہ ایسی ہی ایک کوشش ہے۔ جو صرف وہی کے پسند
 (Now or Never) میں کرنی چاہتے ہیں۔ جو مسلم راہ۔ جو تقویت دیتے ہیں۔ ان کے ہر ایک نام و رسم۔ جو وہی کے پسند اور تقویت دیتے ہیں۔
 کا نام دیتے ہیں۔ اس پر رکھ دیا۔ حلقہ کے نظریات پر کیا، ملتا ہے کہ اس کے لئے اور ہلاک سے کا لے کے ضرور نام و رسم۔ جو وہی کے پسند
 اتنا (All story of the Idea of Pakistan ۱۹۵۷-۱۹۶۰) سے ملتا ہے اور ہلاک کا نظریہ ان کے لئے ہے۔

"Jhal's admirers have made extravagant claims about his
 influence on Rehmat Ali, even going to the length of saying that Jhal
 coined the name 'Pakistan' for Rehmat Ali's Muslim state, though
 there is absolutely no first hand or reliable evidence to support
 this when Jhal himself had made a firm declaration that his suggestion
 was not for a partition but for a no distribution of provincial boundaries..."

فخر احمد خان سے وقت ملی ہر سال کے اکثر کا ذکر کیا ہے اور مسعود میر کی ایک روایت اور دورانی کی یاد دہانی ہے کہ
 "تقویت پاکستان کے پہلے الٹی یا حلقہ جو صرف وقت دے گا، اس کے علاوہ مثال ہیں اور پاکستان کا وسطی اور (دہلی) کا اکثر
 ہیں کہ دھرتی کا مصلح کو ہے" (اساتذہ باسی کا نام، صفحات ۹۰۴-۹۰۵) کے کے مرتبہ ایک سال کا کوئی دور نہیں
 دے۔ فخر احمد خان لکھتے ہیں کہ "میرا یہ: لا تقویٰ علی مثال کا ہے اور اسے راستہ کا نام ہی مثال کا نام دیا ہے۔ کے کے مرتبہ
 لکھتے ہیں کہ مثال کے متوجہ ہیں کہ انہی نے وقت ملی کی "لم رہا۔ ت کے لیے یا دھرتی کیا۔ اور۔ علی کی "لم رہا۔
 مثال کے کسی توجہ نے نہیں کیا۔ یہ کے کے مرتبہ کی تیاری ہے۔ اگر وہ وہ۔ فخر احمد خان کا نہیں لکھ، مثال کے دوسرے مترادف کا
 کا ذکر کیا ہے کہ وہ دینا چاہتے تھے کہ معلوم ہو سکا کہ مثال کے کو سے توجہ سے ایسی لے سکی گات بھی ہے۔

مثال کے نام رکھ، جس پر انہوں نے ہر ایک نام پر دستوں کو (سہزادوں کی) اور مرتبہ کے کے کی خوب تر پیش کی ہے کہ
 ان کے لئے شواہد کو مسطور کر کے موصوفہ لکھتے ہیں کہ مثال کا یہ "قلی اسلم" ہے کہ میری خوب تر تقسیم کی ہیں جی، لکھ، صوفائی سرحدوں میں

۲۰۹. A History of the Idea of Pakistan, ۲۰۸۱-۲۰۸۲ (انگریزی) ۲۰۸۱، ۲۰۸۲، ۲۰۸۳، ۲۰۸۴

۲۰۹. اس کے گزرنے سے پہلے ہی ہے (کتاب مکرر، ۲۰۸۱) اس کے ارد گرد اعلان ہے کہ پاکستان کے قیام کے لئے

مکرم چودھری رحمت علی ہیں۔ یہ دہلاور است دزدے کو بکٹ چھوٹا دہلاور

۲۱۰. میٹر انبال کے معنی غرضے ۲۰۸۱، ۲۰۸۲، ۲۰۸۳

۲۱۱. کے کے گزرنے کی ہندوستان کا ذکر حسب ذیل ہے:

(۱) اتال کے دہلاور ۲۰۸۱، ۲۰۸۲، ۲۰۸۳، ۲۰۸۴ (اس میں اتال کے دہلاور ۲۰۸۱، ۲۰۸۲، ۲۰۸۳، ۲۰۸۴)

دہلاور ۲۰۸۱، ۲۰۸۲، ۲۰۸۳، ۲۰۸۴ (اس میں اتال کے دہلاور ۲۰۸۱، ۲۰۸۲، ۲۰۸۳، ۲۰۸۴)

دہلاور ۲۰۸۱، ۲۰۸۲، ۲۰۸۳، ۲۰۸۴ (اس میں اتال کے دہلاور ۲۰۸۱، ۲۰۸۲، ۲۰۸۳، ۲۰۸۴)

دہلاور ۲۰۸۱، ۲۰۸۲، ۲۰۸۳، ۲۰۸۴ (اس میں اتال کے دہلاور ۲۰۸۱، ۲۰۸۲، ۲۰۸۳، ۲۰۸۴)

دہلاور ۲۰۸۱، ۲۰۸۲، ۲۰۸۳، ۲۰۸۴ (اس میں اتال کے دہلاور ۲۰۸۱، ۲۰۸۲، ۲۰۸۳، ۲۰۸۴)

دہلاور ۲۰۸۱، ۲۰۸۲، ۲۰۸۳، ۲۰۸۴ (اس میں اتال کے دہلاور ۲۰۸۱، ۲۰۸۲، ۲۰۸۳، ۲۰۸۴)

دہلاور ۲۰۸۱، ۲۰۸۲، ۲۰۸۳، ۲۰۸۴ (اس میں اتال کے دہلاور ۲۰۸۱، ۲۰۸۲، ۲۰۸۳، ۲۰۸۴)

دہلاور ۲۰۸۱، ۲۰۸۲، ۲۰۸۳، ۲۰۸۴ (اس میں اتال کے دہلاور ۲۰۸۱، ۲۰۸۲، ۲۰۸۳، ۲۰۸۴)

دہلاور ۲۰۸۱، ۲۰۸۲، ۲۰۸۳، ۲۰۸۴ (اس میں اتال کے دہلاور ۲۰۸۱، ۲۰۸۲، ۲۰۸۳، ۲۰۸۴)

دہلاور ۲۰۸۱، ۲۰۸۲، ۲۰۸۳، ۲۰۸۴ (اس میں اتال کے دہلاور ۲۰۸۱، ۲۰۸۲، ۲۰۸۳، ۲۰۸۴)

دہلاور ۲۰۸۱، ۲۰۸۲، ۲۰۸۳، ۲۰۸۴ (اس میں اتال کے دہلاور ۲۰۸۱، ۲۰۸۲، ۲۰۸۳، ۲۰۸۴)

دہلاور ۲۰۸۱، ۲۰۸۲، ۲۰۸۳، ۲۰۸۴ (اس میں اتال کے دہلاور ۲۰۸۱، ۲۰۸۲، ۲۰۸۳، ۲۰۸۴)

دہلاور ۲۰۸۱، ۲۰۸۲، ۲۰۸۳، ۲۰۸۴ (اس میں اتال کے دہلاور ۲۰۸۱، ۲۰۸۲، ۲۰۸۳، ۲۰۸۴)

دہلاور ۲۰۸۱، ۲۰۸۲، ۲۰۸۳، ۲۰۸۴ (اس میں اتال کے دہلاور ۲۰۸۱، ۲۰۸۲، ۲۰۸۳، ۲۰۸۴)

دہلاور ۲۰۸۱، ۲۰۸۲، ۲۰۸۳، ۲۰۸۴ (اس میں اتال کے دہلاور ۲۰۸۱، ۲۰۸۲، ۲۰۸۳، ۲۰۸۴)

دہلاور ۲۰۸۱، ۲۰۸۲، ۲۰۸۳، ۲۰۸۴ (اس میں اتال کے دہلاور ۲۰۸۱، ۲۰۸۲، ۲۰۸۳، ۲۰۸۴)

دہلاور ۲۰۸۱، ۲۰۸۲، ۲۰۸۳، ۲۰۸۴ (اس میں اتال کے دہلاور ۲۰۸۱، ۲۰۸۲، ۲۰۸۳، ۲۰۸۴)

دہلاور ۲۰۸۱، ۲۰۸۲، ۲۰۸۳، ۲۰۸۴ (اس میں اتال کے دہلاور ۲۰۸۱، ۲۰۸۲، ۲۰۸۳، ۲۰۸۴)

دہلاور ۲۰۸۱، ۲۰۸۲، ۲۰۸۳، ۲۰۸۴ (اس میں اتال کے دہلاور ۲۰۸۱، ۲۰۸۲، ۲۰۸۳، ۲۰۸۴)

دہلاور ۲۰۸۱، ۲۰۸۲، ۲۰۸۳، ۲۰۸۴ (اس میں اتال کے دہلاور ۲۰۸۱، ۲۰۸۲، ۲۰۸۳، ۲۰۸۴)

[illegible]

کے گناہ کا اعتراف کیا۔ اس کا سرچشمہ ہے... اللہ کی دہائی کو مسوہ کر لیا۔ (پیش، ص ۱۲۲) انگریز حکومت کے پہلے ایسے اور سپریم کی ایک دہشت سے انہیں پہنچا۔ تاہم ان کو سزا کر رہے تھے۔ یکم مئی ۱۹۴۷ء کو سرکٹ ملی۔ اس سے قبل میں انہیں کی تقریر کا بیانیہ موضوع تھا کہ

تقریر میں ان میں ہر لفظ ہے:

آج میں ۳۰ سالوں سے ایک سرکاری اہلکار ہوں۔ کہا جاتا ہے کہ وہ یہ ہے کہ وہ انہیں ہرگز نہیں ایک طرف سپریم کی کوشش میں اس کے ساتھ جوڑ دیا ہے، دوسری طرف حکومت کے موجودہ نظام کی سرکاریاں مسلمانوں کے خلاف مار رہی ہیں ان مضمون میں باڈی صورت میں ہرگز انہیں ہرگز نہیں (پیش، ص ۱۲۰-۱۲۸)

۲۱۲. سیریلیاں سرکاری ۱۰/۱۱/۱۹۴۷ء کو سرکٹ میں ۱۹۴۷ء انہیں کہتے ہیں:

"سیریلیاں سرکاری سرکٹ میں اس کے ساتھ جوڑ دیا ہے، انہیں کہتا ہے کہ انہیں ہرگز نہیں ایک طرف سپریم کی کوشش میں اس کے ساتھ جوڑ دیا ہے، دوسری طرف حکومت کے موجودہ نظام کی سرکاریاں مسلمانوں کے خلاف مار رہی ہیں ان مضمون میں باڈی صورت میں ہرگز انہیں ہرگز نہیں (پیش، ص ۱۲۰-۱۲۸)

۲۱۳. اصل انگریزی متن حسب ذیل ہے:

He picked his people into shape and prepared them for the acceptance of the idea of Pakistan. The idea was not his, but the force behind its acceptance belonged to no one else. In this sense he occupies the highest place in the development of the idea of Pakistan. (کتاب مذکور، ص ۱۲۲)

۲۱۴. سیریلیاں سرکاری ۱۰/۱۱/۱۹۴۷ء کو سرکٹ میں ۱۹۴۷ء انہیں کہتے ہیں: "سیریلیاں سرکاری سرکٹ میں اس کے ساتھ جوڑ دیا ہے، انہیں کہتا ہے کہ انہیں ہرگز نہیں ایک طرف سپریم کی کوشش میں اس کے ساتھ جوڑ دیا ہے، دوسری طرف حکومت کے موجودہ نظام کی سرکاریاں مسلمانوں کے خلاف مار رہی ہیں ان مضمون میں باڈی صورت میں ہرگز انہیں ہرگز نہیں (پیش، ص ۱۲۰-۱۲۸)

۲۱۵. سیریلیاں سرکاری ۱۰/۱۱/۱۹۴۷ء کو سرکٹ میں ۱۹۴۷ء انہیں کہتے ہیں: "سیریلیاں سرکاری سرکٹ میں اس کے ساتھ جوڑ دیا ہے، انہیں کہتا ہے کہ انہیں ہرگز نہیں ایک طرف سپریم کی کوشش میں اس کے ساتھ جوڑ دیا ہے، دوسری طرف حکومت کے موجودہ نظام کی سرکاریاں مسلمانوں کے خلاف مار رہی ہیں ان مضمون میں باڈی صورت میں ہرگز انہیں ہرگز نہیں (پیش، ص ۱۲۰-۱۲۸)

کسی سرکاری سرکٹ میں اس کے ساتھ جوڑ دیا ہے، انہیں کہتا ہے کہ انہیں ہرگز نہیں ایک طرف سپریم کی کوشش میں اس کے ساتھ جوڑ دیا ہے، دوسری طرف حکومت کے موجودہ نظام کی سرکاریاں مسلمانوں کے خلاف مار رہی ہیں ان مضمون میں باڈی صورت میں ہرگز انہیں ہرگز نہیں (پیش، ص ۱۲۰-۱۲۸)

کا مشورہ می کر کے ہوں۔ اسی طرح ایک سیاسی افسر کا سیاسی طور پر دل بڑا چڑائی سے تپاں میں آتا ہے
باہر اسی کی رائے کچھ بھی ہو۔ لیکن وہوں کی کھڑی تار سر آئیں غرض یہ کہ سنا ہے کہ اس کی وجہ سے کسی

سوال کا کوئی صحیح تصدیق نہیں کیا گیا۔ (معاذیں ہرود، مرتبہ آسٹریلیائی، اردو گادی دہلی، ۱۹۹۲ء، صفحہ ۱۱۲)

اسی طرح مقدمہ اسٹیل نے بیان ہرود (۱۹۲۳ء، صفحہ ۱۱۲) کو مرہبی، اری اور قندہارا کے تحت نظر اسی طرح نہ مہر سوشل کو ہوں
شکل میں اسات اور مرتبہ دار کا نام لیا ہے۔ (خود اسٹیل، ص ۱۱۲)۔ (معاذیں ہرود، ۱۹۹۲ء، صفحہ ۱۱۲)۔ میں
ہرود کے کہا جا رہا ہے کہ وہیں کو مرہبی اور ہرود کے نام کا بھی تعلق ہے۔ اسے صرف پیرا سرانجامت نامہ ہے۔ اور ہرودہ دہا
میں ان کی کوئی مماثلت نہیں۔ (معاذیں ہرود، ۱۹۹۲ء، صفحہ ۱۱۲)

موجودہ معاہدہ میں ہرودہ دہا کو مرہبی اور ہرود کے نام کا بھی تعلق ہے۔ اس کا وجہ یہ ہے کہ اسٹیل کے ہاں یہ ہے اور یہ
تعدیل پاکستان کا مرکزی نکتہ ہے۔

۱۱۶۔ لکڑا حرم کا حرمت ہے کہ اسے ریاست کا نام ہے۔ اس میں ہرودہ دہا کا نام بھی ہے۔ اس کے دہلی میں ہرودہ دہا ہے (لکڑا
انڈیا کا سیاسی کارنامہ، ۱۹۳۳ء، صفحہ ۱۱۲)۔ تاہم اسٹیل (۱۹۲۳ء، صفحہ ۱۱۲) کہیں کہیں ہرودہ دہا میں کہیں کہیں اور اسات میں شائع
ہرودہ دہا کو یہ ایک معنی میں ہے۔ رشتہ کی بنا پر یہ کہ ہرودہ دہا کی شکل میں کو مرہبی (۱۹۲۳ء) اسے اسٹیل کے
۲۱۹-۲۲۸۔ Complete History of Pakistan - ۱۱۲ء ہرودہ دہا کی ایک ساری "۱۱۲-۲۵۵-۲۵۸-۲۶۲-۲۶۳-۲۶۴-۲۶۵-۲۶۶-۲۶۷-۲۶۸-۲۶۹-۲۷۰-۲۷۱-۲۷۲-۲۷۳-۲۷۴-۲۷۵-۲۷۶-۲۷۷-۲۷۸-۲۷۹-۲۸۰-۲۸۱-۲۸۲-۲۸۳-۲۸۴-۲۸۵-۲۸۶-۲۸۷-۲۸۸-۲۸۹-۲۹۰-۲۹۱-۲۹۲-۲۹۳-۲۹۴-۲۹۵-۲۹۶-۲۹۷-۲۹۸-۲۹۹-۳۰۰-۳۰۱-۳۰۲-۳۰۳-۳۰۴-۳۰۵-۳۰۶-۳۰۷-۳۰۸-۳۰۹-۳۱۰-۳۱۱-۳۱۲-۳۱۳-۳۱۴-۳۱۵-۳۱۶-۳۱۷-۳۱۸-۳۱۹-۳۲۰-۳۲۱-۳۲۲-۳۲۳-۳۲۴-۳۲۵-۳۲۶-۳۲۷-۳۲۸-۳۲۹-۳۳۰-۳۳۱-۳۳۲-۳۳۳-۳۳۴-۳۳۵-۳۳۶-۳۳۷-۳۳۸-۳۳۹-۳۴۰-۳۴۱-۳۴۲-۳۴۳-۳۴۴-۳۴۵-۳۴۶-۳۴۷-۳۴۸-۳۴۹-۳۵۰-۳۵۱-۳۵۲-۳۵۳-۳۵۴-۳۵۵-۳۵۶-۳۵۷-۳۵۸-۳۵۹-۳۶۰-۳۶۱-۳۶۲-۳۶۳-۳۶۴-۳۶۵-۳۶۶-۳۶۷-۳۶۸-۳۶۹-۳۷۰-۳۷۱-۳۷۲-۳۷۳-۳۷۴-۳۷۵-۳۷۶-۳۷۷-۳۷۸-۳۷۹-۳۸۰-۳۸۱-۳۸۲-۳۸۳-۳۸۴-۳۸۵-۳۸۶-۳۸۷-۳۸۸-۳۸۹-۳۹۰-۳۹۱-۳۹۲-۳۹۳-۳۹۴-۳۹۵-۳۹۶-۳۹۷-۳۹۸-۳۹۹-۴۰۰-۴۰۱-۴۰۲-۴۰۳-۴۰۴-۴۰۵-۴۰۶-۴۰۷-۴۰۸-۴۰۹-۴۱۰-۴۱۱-۴۱۲-۴۱۳-۴۱۴-۴۱۵-۴۱۶-۴۱۷-۴۱۸-۴۱۹-۴۲۰-۴۲۱-۴۲۲-۴۲۳-۴۲۴-۴۲۵-۴۲۶-۴۲۷-۴۲۸-۴۲۹-۴۳۰-۴۳۱-۴۳۲-۴۳۳-۴۳۴-۴۳۵-۴۳۶-۴۳۷-۴۳۸-۴۳۹-۴۴۰-۴۴۱-۴۴۲-۴۴۳-۴۴۴-۴۴۵-۴۴۶-۴۴۷-۴۴۸-۴۴۹-۴۵۰-۴۵۱-۴۵۲-۴۵۳-۴۵۴-۴۵۵-۴۵۶-۴۵۷-۴۵۸-۴۵۹-۴۶۰-۴۶۱-۴۶۲-۴۶۳-۴۶۴-۴۶۵-۴۶۶-۴۶۷-۴۶۸-۴۶۹-۴۷۰-۴۷۱-۴۷۲-۴۷۳-۴۷۴-۴۷۵-۴۷۶-۴۷۷-۴۷۸-۴۷۹-۴۸۰-۴۸۱-۴۸۲-۴۸۳-۴۸۴-۴۸۵-۴۸۶-۴۸۷-۴۸۸-۴۸۹-۴۹۰-۴۹۱-۴۹۲-۴۹۳-۴۹۴-۴۹۵-۴۹۶-۴۹۷-۴۹۸-۴۹۹-۵۰۰-۵۰۱-۵۰۲-۵۰۳-۵۰۴-۵۰۵-۵۰۶-۵۰۷-۵۰۸-۵۰۹-۵۱۰-۵۱۱-۵۱۲-۵۱۳-۵۱۴-۵۱۵-۵۱۶-۵۱۷-۵۱۸-۵۱۹-۵۲۰-۵۲۱-۵۲۲-۵۲۳-۵۲۴-۵۲۵-۵۲۶-۵۲۷-۵۲۸-۵۲۹-۵۳۰-۵۳۱-۵۳۲-۵۳۳-۵۳۴-۵۳۵-۵۳۶-۵۳۷-۵۳۸-۵۳۹-۵۴۰-۵۴۱-۵۴۲-۵۴۳-۵۴۴-۵۴۵-۵۴۶-۵۴۷-۵۴۸-۵۴۹-۵۵۰-۵۵۱-۵۵۲-۵۵۳-۵۵۴-۵۵۵-۵۵۶-۵۵۷-۵۵۸-۵۵۹-۵۶۰-۵۶۱-۵۶۲-۵۶۳-۵۶۴-۵۶۵-۵۶۶-۵۶۷-۵۶۸-۵۶۹-۵۷۰-۵۷۱-۵۷۲-۵۷۳-۵۷۴-۵۷۵-۵۷۶-۵۷۷-۵۷۸-۵۷۹-۵۸۰-۵۸۱-۵۸۲-۵۸۳-۵۸۴-۵۸۵-۵۸۶-۵۸۷-۵۸۸-۵۸۹-۵۹۰-۵۹۱-۵۹۲-۵۹۳-۵۹۴-۵۹۵-۵۹۶-۵۹۷-۵۹۸-۵۹۹-۶۰۰-۶۰۱-۶۰۲-۶۰۳-۶۰۴-۶۰۵-۶۰۶-۶۰۷-۶۰۸-۶۰۹-۶۱۰-۶۱۱-۶۱۲-۶۱۳-۶۱۴-۶۱۵-۶۱۶-۶۱۷-۶۱۸-۶۱۹-۶۲۰-۶۲۱-۶۲۲-۶۲۳-۶۲۴-۶۲۵-۶۲۶-۶۲۷-۶۲۸-۶۲۹-۶۳۰-۶۳۱-۶۳۲-۶۳۳-۶۳۴-۶۳۵-۶۳۶-۶۳۷-۶۳۸-۶۳۹-۶۴۰-۶۴۱-۶۴۲-۶۴۳-۶۴۴-۶۴۵-۶۴۶-۶۴۷-۶۴۸-۶۴۹-۶۵۰-۶۵۱-۶۵۲-۶۵۳-۶۵۴-۶۵۵-۶۵۶-۶۵۷-۶۵۸-۶۵۹-۶۶۰-۶۶۱-۶۶۲-۶۶۳-۶۶۴-۶۶۵-۶۶۶-۶۶۷-۶۶۸-۶۶۹-۶۷۰-۶۷۱-۶۷۲-۶۷۳-۶۷۴-۶۷۵-۶۷۶-۶۷۷-۶۷۸-۶۷۹-۶۸۰-۶۸۱-۶۸۲-۶۸۳-۶۸۴-۶۸۵-۶۸۶-۶۸۷-۶۸۸-۶۸۹-۶۹۰-۶۹۱-۶۹۲-۶۹۳-۶۹۴-۶۹۵-۶۹۶-۶۹۷-۶۹۸-۶۹۹-۷۰۰-۷۰۱-۷۰۲-۷۰۳-۷۰۴-۷۰۵-۷۰۶-۷۰۷-۷۰۸-۷۰۹-۷۱۰-۷۱۱-۷۱۲-۷۱۳-۷۱۴-۷۱۵-۷۱۶-۷۱۷-۷۱۸-۷۱۹-۷۲۰-۷۲۱-۷۲۲-۷۲۳-۷۲۴-۷۲۵-۷۲۶-۷۲۷-۷۲۸-۷۲۹-۷۳۰-۷۳۱-۷۳۲-۷۳۳-۷۳۴-۷۳۵-۷۳۶-۷۳۷-۷۳۸-۷۳۹-۷۴۰-۷۴۱-۷۴۲-۷۴۳-۷۴۴-۷۴۵-۷۴۶-۷۴۷-۷۴۸-۷۴۹-۷۵۰-۷۵۱-۷۵۲-۷۵۳-۷۵۴-۷۵۵-۷۵۶-۷۵۷-۷۵۸-۷۵۹-۷۶۰-۷۶۱-۷۶۲-۷۶۳-۷۶۴-۷۶۵-۷۶۶-۷۶۷-۷۶۸-۷۶۹-۷۷۰-۷۷۱-۷۷۲-۷۷۳-۷۷۴-۷۷۵-۷۷۶-۷۷۷-۷۷۸-۷۷۹-۷۸۰-۷۸۱-۷۸۲-۷۸۳-۷۸۴-۷۸۵-۷۸۶-۷۸۷-۷۸۸-۷۸۹-۷۹۰-۷۹۱-۷۹۲-۷۹۳-۷۹۴-۷۹۵-۷۹۶-۷۹۷-۷۹۸-۷۹۹-۸۰۰-۸۰۱-۸۰۲-۸۰۳-۸۰۴-۸۰۵-۸۰۶-۸۰۷-۸۰۸-۸۰۹-۸۱۰-۸۱۱-۸۱۲-۸۱۳-۸۱۴-۸۱۵-۸۱۶-۸۱۷-۸۱۸-۸۱۹-۸۲۰-۸۲۱-۸۲۲-۸۲۳-۸۲۴-۸۲۵-۸۲۶-۸۲۷-۸۲۸-۸۲۹-۸۳۰-۸۳۱-۸۳۲-۸۳۳-۸۳۴-۸۳۵-۸۳۶-۸۳۷-۸۳۸-۸۳۹-۸۴۰-۸۴۱-۸۴۲-۸۴۳-۸۴۴-۸۴۵-۸۴۶-۸۴۷-۸۴۸-۸۴۹-۸۵۰-۸۵۱-۸۵۲-۸۵۳-۸۵۴-۸۵۵-۸۵۶-۸۵۷-۸۵۸-۸۵۹-۸۶۰-۸۶۱-۸۶۲-۸۶۳-۸۶۴-۸۶۵-۸۶۶-۸۶۷-۸۶۸-۸۶۹-۸۷۰-۸۷۱-۸۷۲-۸۷۳-۸۷۴-۸۷۵-۸۷۶-۸۷۷-۸۷۸-۸۷۹-۸۸۰-۸۸۱-۸۸۲-۸۸۳-۸۸۴-۸۸۵-۸۸۶-۸۸۷-۸۸۸-۸۸۹-۸۹۰-۸۹۱-۸۹۲-۸۹۳-۸۹۴-۸۹۵-۸۹۶-۸۹۷-۸۹۸-۸۹۹-۹۰۰-۹۰۱-۹۰۲-۹۰۳-۹۰۴-۹۰۵-۹۰۶-۹۰۷-۹۰۸-۹۰۹-۹۱۰-۹۱۱-۹۱۲-۹۱۳-۹۱۴-۹۱۵-۹۱۶-۹۱۷-۹۱۸-۹۱۹-۹۲۰-۹۲۱-۹۲۲-۹۲۳-۹۲۴-۹۲۵-۹۲۶-۹۲۷-۹۲۸-۹۲۹-۹۳۰-۹۳۱-۹۳۲-۹۳۳-۹۳۴-۹۳۵-۹۳۶-۹۳۷-۹۳۸-۹۳۹-۹۴۰-۹۴۱-۹۴۲-۹۴۳-۹۴۴-۹۴۵-۹۴۶-۹۴۷-۹۴۸-۹۴۹-۹۵۰-۹۵۱-۹۵۲-۹۵۳-۹۵۴-۹۵۵-۹۵۶-۹۵۷-۹۵۸-۹۵۹-۹۶۰-۹۶۱-۹۶۲-۹۶۳-۹۶۴-۹۶۵-۹۶۶-۹۶۷-۹۶۸-۹۶۹-۹۷۰-۹۷۱-۹۷۲-۹۷۳-۹۷۴-۹۷۵-۹۷۶-۹۷۷-۹۷۸-۹۷۹-۹۸۰-۹۸۱-۹۸۲-۹۸۳-۹۸۴-۹۸۵-۹۸۶-۹۸۷-۹۸۸-۹۸۹-۹۹۰-۹۹۱-۹۹۲-۹۹۳-۹۹۴-۹۹۵-۹۹۶-۹۹۷-۹۹۸-۹۹۹-۱۰۰۰-۱۰۰۱-۱۰۰۲-۱۰۰۳-۱۰۰۴-۱۰۰۵-۱۰۰۶-۱۰۰۷-۱۰۰۸-۱۰۰۹-۱۰۱۰-۱۰۱۱-۱۰۱۲-۱۰۱۳-۱۰۱۴-۱۰۱۵-۱۰۱۶-۱۰۱۷-۱۰۱۸-۱۰۱۹-۱۰۲۰-۱۰۲۱-۱۰۲۲-۱۰۲۳-۱۰۲۴-۱۰۲۵-۱۰۲۶-۱۰۲۷-۱۰۲۸-۱۰۲۹-۱۰۳۰-۱۰۳۱-۱۰۳۲-۱۰۳۳-۱۰۳۴-۱۰۳۵-۱۰۳۶-۱۰۳۷-۱۰۳۸-۱۰۳۹-۱۰۴۰-۱۰۴۱-۱۰۴۲-۱۰۴۳-۱۰۴۴-۱۰۴۵-۱۰۴۶-۱۰۴۷-۱۰۴۸-۱۰۴۹-۱۰۵۰-۱۰۵۱-۱۰۵۲-۱۰۵۳-۱۰۵۴-۱۰۵۵-۱۰۵۶-۱۰۵۷-۱۰۵۸-۱۰۵۹-۱۰۶۰-۱۰۶۱-۱۰۶۲-۱۰۶۳-۱۰۶۴-۱۰۶۵-۱۰۶۶-۱۰۶۷-۱۰۶۸-۱۰۶۹-۱۰۷۰-۱۰۷۱-۱۰۷۲-۱۰۷۳-۱۰۷۴-۱۰۷۵-۱۰۷۶-۱۰۷۷-۱۰۷۸-۱۰۷۹-۱۰۸۰-۱۰۸۱-۱۰۸۲-۱۰۸۳-۱۰۸۴-۱۰۸۵-۱۰۸۶-۱۰۸۷-۱۰۸۸-۱۰۸۹-۱۰۹۰-۱۰۹۱-۱۰۹۲-۱۰۹۳-۱۰۹۴-۱۰۹۵-۱۰۹۶-۱۰۹۷-۱۰۹۸-۱۰۹۹-۱۱۰۰-۱۱۰۱-۱۱۰۲-۱۱۰۳-۱۱۰۴-۱۱۰۵-۱۱۰۶-۱۱۰۷-۱۱۰۸-۱۱۰۹-۱۱۱۰-۱۱۱۱-۱۱۱۲-۱۱۱۳-۱۱۱۴-۱۱۱۵-۱۱۱۶-۱۱۱۷-۱۱۱۸-۱۱۱۹-۱۱۲۰-۱۱۲۱-۱۱۲۲-۱۱۲۳-۱۱۲۴-۱۱۲۵-۱۱۲۶-۱۱۲۷-۱۱۲۸-۱۱۲۹-۱۱۳۰-۱۱۳۱-۱۱۳۲-۱۱۳۳-۱۱۳۴-۱۱۳۵-۱۱۳۶-۱۱۳۷-۱۱۳۸-۱۱۳۹-۱۱۴۰-۱۱۴۱-۱۱۴۲-۱۱۴۳-۱۱۴۴-۱۱۴۵-۱۱۴۶-۱۱۴۷-۱۱۴۸-۱۱۴۹-۱۱۵۰-۱۱۵۱-۱۱۵۲-۱۱۵۳-۱۱۵۴-۱۱۵۵-۱۱۵۶-۱۱۵۷-۱۱۵۸-۱۱۵۹-۱۱۶۰-۱۱۶۱-۱۱۶۲-۱۱۶۳-۱۱۶۴-۱۱۶۵-۱۱۶۶-۱۱۶۷-۱۱۶۸-۱۱۶۹-۱۱۷۰-۱۱۷۱-۱۱۷۲-۱۱۷۳-۱۱۷۴-۱۱۷۵-۱۱۷۶-۱۱۷۷-۱۱۷۸-۱۱۷۹-۱۱۸۰-۱۱۸۱-۱۱۸۲-۱۱۸۳-۱۱۸۴-۱۱۸۵-۱۱۸۶-۱۱۸۷-۱۱۸۸-۱۱۸۹-۱۱۹۰-۱۱۹۱-۱۱۹۲-۱۱۹۳-۱۱۹۴-۱۱۹۵-۱۱۹۶-۱۱۹۷-۱۱۹۸-۱۱۹۹-۱۲۰۰-۱۲۰۱-۱۲۰۲-۱۲۰۳-۱۲۰۴-۱۲۰۵-۱۲۰۶-۱۲۰۷-۱۲۰۸-۱۲۰۹-۱۲۱۰-۱۲۱۱-۱۲۱۲-۱۲۱۳-۱۲۱۴-۱۲۱۵-۱۲۱۶-۱۲۱۷-۱۲۱۸-۱۲۱۹-۱۲۲۰-۱۲۲۱-۱۲۲۲-۱۲۲۳-۱۲۲۴-۱۲۲۵-۱۲۲۶-۱۲۲۷-۱۲۲۸-۱۲۲۹-۱۲۳۰-۱۲۳۱-۱۲۳۲-۱۲۳۳-۱۲۳۴-۱۲۳۵-۱۲۳۶-۱۲۳۷-۱۲۳۸-۱۲۳۹-۱۲۴۰-۱۲۴۱-۱۲۴۲-۱۲۴۳-۱۲۴۴-۱۲۴۵-۱۲۴۶-۱۲۴۷-۱۲۴۸-۱۲۴۹-۱۲۵۰-۱۲۵۱-۱۲۵۲-۱۲۵۳-۱۲۵۴-۱۲۵۵-۱۲۵۶-۱۲۵۷-۱۲۵۸-۱۲۵۹-۱۲۶۰-۱۲۶۱-۱۲۶۲-۱۲۶۳-۱۲۶۴-۱۲۶۵-۱۲۶۶-۱۲۶۷-۱۲۶۸-۱۲۶۹-۱۲۷۰-۱۲۷۱-۱۲۷۲-۱۲۷۳-۱۲۷۴-۱۲۷۵-۱۲۷۶-۱۲۷۷-۱۲۷۸-۱۲۷۹-۱۲۸۰-۱۲۸۱-۱۲۸۲-۱۲۸۳-۱۲۸۴-۱۲۸۵-۱۲۸۶-۱۲۸۷-۱۲۸۸-۱۲۸۹-۱۲۹۰-۱۲۹۱-۱۲۹۲-۱۲۹۳-۱۲۹۴-۱۲۹۵-۱۲۹۶-۱۲۹۷-۱۲۹۸-۱۲۹۹-۱۳۰۰-۱۳۰۱-۱۳۰۲-۱۳۰۳-۱۳۰۴-۱۳۰۵-۱۳۰۶-۱۳۰۷-۱۳۰۸-۱۳۰۹-۱۳۱۰-۱۳۱۱-۱۳۱۲-۱۳۱۳-۱۳۱۴-۱۳۱۵-۱۳۱۶-۱۳۱۷-۱۳۱۸-۱۳۱۹-۱۳۲۰-۱۳۲۱-۱۳۲۲-۱۳۲۳-۱۳۲۴-۱۳۲۵-۱۳۲۶-۱۳۲۷-۱۳۲۸-۱۳۲۹-۱۳۳۰-۱۳۳۱-۱۳۳۲-۱۳۳۳-۱۳۳۴-۱۳۳۵-۱۳۳۶-۱۳۳۷-۱۳۳۸-۱۳۳۹-۱۳۴۰-۱۳۴۱-۱۳۴۲-۱۳۴۳-۱۳۴۴-۱۳۴۵-۱۳۴۶-۱۳۴۷-۱۳۴۸-۱۳۴۹-۱۳۵۰-۱۳۵۱-۱۳۵۲-۱۳۵۳-۱۳۵۴-۱۳۵۵-۱۳۵۶-۱۳۵۷-۱۳۵۸-۱۳۵۹-۱۳۶۰-۱۳۶۱-۱۳۶۲-۱۳۶۳-۱۳۶۴-۱۳۶۵-۱۳۶۶-۱۳۶۷-۱۳۶۸-۱۳۶۹-۱۳۷۰-۱۳۷۱-۱۳۷۲-۱۳۷۳-۱۳۷۴-۱۳۷۵-۱۳۷۶-۱۳۷۷-۱۳۷۸-۱۳۷۹-۱۳۸۰-۱۳۸۱-۱۳۸۲-۱۳۸۳-۱۳۸۴-۱۳۸۵-۱۳۸۶-۱۳۸۷-۱۳۸۸-۱۳۸۹-۱۳۹۰-۱۳۹۱-۱۳۹۲-۱۳۹۳-۱۳۹۴-۱۳۹۵-۱۳۹۶-۱۳۹۷-۱۳۹۸-۱۳۹۹-۱۴۰۰-۱۴۰۱-۱۴۰۲-۱۴۰۳-۱۴۰۴-۱۴۰۵-۱۴۰۶-۱۴۰۷-۱۴۰۸-۱۴۰۹-۱۴۱۰-۱۴۱۱-۱۴۱۲-۱۴۱۳-۱۴۱۴-۱۴۱۵-۱۴۱۶-۱۴۱۷-۱۴۱۸-۱۴۱۹-۱۴۲۰-۱۴۲۱-۱۴۲۲-۱۴۲۳-۱۴۲۴-۱۴۲۵-۱۴۲۶-۱۴۲۷-۱۴۲۸-۱۴۲۹-۱۴۳۰-۱۴۳۱-۱۴۳۲-۱۴۳۳-۱۴۳۴-۱۴۳۵-۱۴۳۶-۱۴۳۷-۱۴۳۸-۱۴۳۹-۱۴۴۰-۱۴۴۱-۱۴۴۲-۱۴۴۳-۱۴۴۴-۱۴۴۵-۱۴۴۶-۱۴۴۷-۱۴۴۸-۱۴۴۹-۱۴۵۰-۱۴۵۱-۱۴۵۲-۱۴۵۳-۱۴۵۴-۱۴۵۵-۱۴۵۶-۱۴۵۷-۱۴۵۸-۱۴۵۹-۱۴۶۰-۱۴۶۱-۱۴۶۲-۱۴۶۳-۱۴۶۴-۱۴۶۵-۱۴۶۶-۱۴۶۷-۱۴۶۸-۱۴۶۹-۱۴۷۰-۱۴۷۱-۱۴۷۲-۱۴۷۳-۱۴۷۴-۱۴۷۵-۱۴۷۶-۱۴۷۷-۱۴۷۸-۱۴۷۹-۱۴۸۰-۱۴۸۱-۱۴۸۲-۱۴۸۳-۱۴۸۴-۱۴۸۵-۱۴۸۶-۱۴۸۷-۱۴۸۸-۱۴۸۹-۱۴۹۰-۱۴۹۱-۱۴۹۲-۱۴۹۳-۱۴۹۴-۱۴۹۵-۱۴۹۶-۱۴۹۷-۱۴۹۸-۱۴۹۹-۱۵۰۰-۱۵۰۱-۱۵۰۲-۱۵۰۳-۱۵۰۴-۱۵۰۵-۱۵۰۶-۱۵۰۷-۱۵۰۸-۱۵۰۹-۱۵۱۰-۱۵۱۱-۱۵۱۲-۱۵۱۳-۱۵۱۴-۱۵۱۵-۱۵۱۶-۱۵۱۷-۱۵۱۸-۱۵۱۹-۱۵۲۰-۱۵۲۱-۱۵۲۲-۱۵۲۳-۱۵۲۴-۱۵۲۵-۱۵۲۶-۱۵۲۷-۱۵۲۸-۱۵۲۹-۱۵۳۰-۱۵۳۱-۱۵۳۲-۱۵۳۳-۱۵۳۴-۱۵۳۵-۱۵۳۶-۱۵۳۷-۱۵۳۸-۱۵۳۹-۱۵۴۰-۱۵۴۱-۱۵۴۲-۱۵۴۳-۱۵۴۴-۱۵۴۵-۱۵۴۶-۱۵۴۷-۱۵۴۸-۱۵۴۹-۱۵۵۰-۱۵۵۱-۱۵۵۲-۱۵۵۳-۱۵۵۴-۱۵۵۵-۱۵۵۶-۱۵۵۷-۱۵۵۸-۱۵۵۹-۱۵۶۰-۱۵۶۱-۱۵۶۲-۱۵۶۳-۱۵۶۴-۱۵۶۵-۱۵۶۶-۱۵۶۷-۱۵۶۸-۱۵۶۹-۱۵۷۰-۱۵۷۱-۱۵۷۲-۱۵۷۳-۱۵۷۴-۱۵۷۵-۱۵۷۶-۱۵۷۷-۱۵۷۸-۱۵۷۹-۱۵۸۰-۱۵۸۱-۱۵۸۲-۱۵۸۳-۱۵۸۴-۱۵۸۵-۱۵۸۶-۱۵۸۷-۱۵۸۸-۱۵۸۹-۱۵۹۰-۱۵۹۱-۱۵۹۲-۱۵۹۳-۱۵۹۴-۱۵۹۵-۱۵۹۶-۱۵۹۷-۱۵۹۸-۱۵۹۹-۱۶۰۰-۱۶۰۱-۱۶۰۲-۱۶۰۳-۱۶۰۴-۱۶۰۵-۱۶۰۶-۱۶۰۷-۱۶۰۸-۱۶۰۹-۱۶۱۰-۱۶۱۱-۱۶۱۲-۱۶۱۳-۱۶۱۴-۱۶۱۵-۱۶۱۶-۱۶۱۷-۱۶۱۸-۱۶۱۹-۱۶۲۰-۱۶۲۱-۱۶۲۲-۱۶۲۳-۱۶۲۴-۱۶۲۵-۱۶۲۶-۱۶۲۷-۱۶۲۸-۱۶۲۹-۱۶۳۰-۱۶۳۱-۱۶۳۲-۱۶۳۳-۱۶۳۴-۱۶۳۵-۱۶۳۶-۱۶۳۷-۱۶۳۸-۱۶۳۹-۱۶۴۰-۱۶۴۱-۱۶۴۲-۱۶۴۳-۱۶۴۴-۱۶۴۵-۱۶۴۶-۱۶۴۷-۱۶۴۸-۱۶۴۹-۱۶۵۰-۱۶۵۱-۱۶۵۲-۱۶۵۳-۱۶۵۴-۱۶۵۵-۱۶۵۶-۱۶۵۷-۱۶۵۸-۱۶۵۹-۱۶۶۰-۱۶۶۱-۱۶۶۲-۱۶۶۳-۱۶۶۴-۱۶۶۵-۱۶۶۶-۱۶۶۷-۱۶۶۸-۱۶۶۹-۱۶۷۰-۱۶۷۱-۱۶۷۲-۱۶۷۳-۱۶۷۴-۱۶۷۵-۱۶۷۶-۱۶۷۷-۱۶۷۸-۱۶۷۹-۱۶۸۰-۱۶۸۱-۱۶۸۲-۱۶۸۳-۱۶۸۴-۱۶۸۵-۱۶۸۶-۱۶۸۷-۱۶۸۸-۱۶۸۹-۱۶۹۰-۱۶۹۱-۱۶۹۲-۱۶۹۳-۱۶۹۴-۱۶۹۵-۱۶۹۶-۱۶۹۷-

کے قلم انعامی طبع کے لئے دیکھ کر (پیشانی) حاکم کو مسلمان راستہ کے دروازے پر آگاہ کرتے ہیں۔ یہ (بعض لوگوں کا) وہ قول ہے جو ہر حال میں

کی مثالوں میں جہاں ایسی اکثریت شامل ہے، چن چن سے حقوق اکثریت کا مطالبہ کر رہے تھے۔
 ۰۰۰ ہیں تو حضرت عتقہ کے قول کے مطابق مالی و نفی میں کے مسلمانوں کی نفوذ میں ہی دھڑکتی ہے کہ اس
 چاروں صورتوں کو مل کر ایک موبہ مادہ بنائے۔ (انتہال کا سیاسی سفر، صفحات ۲۴۷، ۲۴۹، ۲۵۲)

۲۳۹-۲۴۰۔ کتاب منکر، صفحات ۲۴۲، ۲۴۱

۲۴۱۔ جانتہ انتہال کے نفی کر کے، صفحہ ۲۴۲

۲۴۲-۲۴۳۔ انتہال کا سیاسی سفر، صفحات ۲۴۳، ۲۴۸

۲۴۴۔ جانتہ انتہال کے نفی کر کے، صفحہ ۲۴۲

۲۴۵-۲۴۶۔ انتہال کا سیاسی سفر، صفحات ۲۴۳، ۲۴۷

۲۴۷۔ دیکھو، شاہد انتہال، ص ۱۸۱۔ انتہال کو ایک تقریباً ۱۹۱۱ء میں مولانا شبلی نے جہانوں کا ارہنہ کیا اس وقت پر سفر
 کرنا پڑے انتہال نے کہا کہ قسری سطروں کے شوق میں انگریزی زبان نے علماء اپنی تہذیب کر رکھی ہیں اور لہ کو پس اس اسلام کا تقریباً
 پچھلے دو سو تیس سال ہے۔ لہ کو ان اس سسٹ پرے کا انفر ہے۔۔۔

۲۴۸۔ ڈاکٹر کا آسٹریائی برتسرہ دی میں لکھتے ہیں کہ دوسرے ۱۹۲۰ء کو تاریخ ہوا تھا جب دہلی دو حقارتوں پر تھی۔

And if the east once get going to recover by means a free and united
 Islam, it will not stop till it has either conquered the world or failed in that
 attempt in either case there will not be much left of Mr. Spald's philosophy among his
 coreligionists. (Sword and Scepter, مرتبہ رسد جس، انتہال انگریزی پاکستان، ۲۸۹-۲۸۹)

۲۴۹۔ ص ۱۷ کے بے دیکھو (۱) قریب پاکستان اور لکھتے ہیں کہ جو دھڑکی جب، ۱۹۱۱ء میں ۱۱۷ سیسہ پتھر، تقریباً ۱۹۱۰ء

۲۵۰۔ انتہال کا سیاسی سفر، تقریباً تاریخی، صفحات ۲۴۷-۲۴۸

۲۵۱-۲۵۲ Letters and writings of Quaid-e-Azam, مرتبہ خواجہ غلام احمد، ص ۵۵، ۱۰۸، ۱۱۰-۱۱۱

۲۵۳۔ مرزا نے جب شہدائیں کو قتل کیا تو پاکستان مرزا کی دلی مشورہ سے کھل گیا۔ جس میں وہ اردو لکھتے ہیں۔ اخبار کی تمام آگے
 دہلی کر رہے تھے کہ اسے اناد قائم ہونے کے سر پاکستان پر لکھتے ہیں کہ ترک ہو رہے۔

۲۵۵. Has political ideas at crossroads, اس میں پھر صفحہ ۸۰

۲۵۶۔ اس میں ہیں 'مصر' کے اخبار میں لکھتے ہیں کہ جو اردو اخبار میں دہلی کی جاتی ہیں 'پاکستان' میں انتہال لکھتے ہیں۔

۲۵۷۔ ص ۱۷ کے قریب (۱) قریب پاکستان اور لکھتے ہیں کہ جو دھڑکی جب، ۱۹۱۱ء میں ۱۱۷ سیسہ پتھر، تقریباً ۱۹۱۰ء

۲۵۸۔ مرزا نے جب شہدائیں کو قتل کیا تو پاکستان مرزا کی دلی مشورہ سے کھل گیا۔ جس میں وہ اردو لکھتے ہیں۔ اخبار کی تمام آگے

۲۵۹۔ انتہال کے نفی کر کے، صفحہ ۲۴۲

For the present every Muslim nation must sink into her own deeper self, temporarily focus her vision on herself alone until all are strong and powerful to form a living family of republics
(The Reconstruction of Religious Thought in Islam, p. 126)

۱۹۳۳ء میں اقبال نے سرمنٹن ویس کے اس ماحول کی انٹری، ایک مائیکروسکوپک سیاسی نقطہ نظر پر مبنی تھی، کہ اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ہمیں اپنی قوم کو اپنی قوم کے اندر سے ہی اپنا مستقبل بنانا پڑے گا۔ اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ہمیں اپنی قوم کو اپنی قوم کے اندر سے ہی اپنا مستقبل بنانا پڑے گا۔ اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ہمیں اپنی قوم کو اپنی قوم کے اندر سے ہی اپنا مستقبل بنانا پڑے گا۔

اسی ضمن میں، ایک ہفتے کے بعد، اقبال نے فرمایا: "اسے ایک عالمگیر سطح کا بیٹا سمجھئے، جو سلی-ایٹار سے لے کر ہر جگہ اور جس میں شمع اور مطلق اعلیٰ اور شانوں اور سربراہ داروں کی گھنٹوں کی جگہ دبا کاغذ، جو ایسی سطح پر امر ہے۔" میرا خیال ہے کہ اس کی بناء پر اس شاعر نے اس جواب پر کہ "ہمیں اپنا مستقبل بنانا پڑے گا" (پچھلے انیسویں صدی کے دیکھئے، "خود اقبال" صفحہ ۲۰ اور دوسرے کے لیے "مستقبل اقبال" صفحہ ۱۸)

The Ardent Pilgrim, ۱۹۵۱ء۔ اقبال، "آکسفورڈ یونیورسٹی پریس، دہلی، دوسرا طبع، ۱۹۹۷ء، صفحہ ۹۱

۲۰۵۸ء۔ پاکستان کا "آئین" (۱۹۷۳ء) کی اشاعت سے پہلے، "خود اقبال" (۱۹۷۰ء) میں یہ (۱) اقبال پر مبنی تھا۔ اس کے بعد، "خود اقبال"۔

۲۰۵۹ء۔ ۲۰۶۱ء۔ Concept of N.W. Muslim State (الترغیب)۔ ۲۰۶۱ء، ۲۰۶۲ء، ۲۰۶۳ء

A History of the Idea of Pakistan, ۲۰۶۲ء۔ ۲۰۶۳ء

۲۰۶۳ء۔ اقبال اور اس کا پیام، "برسرِ عالم"۔ دہلی، "اعلیٰ ترقی اردو"، پاکستان، کراچی، ۱۹۹۸ء، صفحہ ۲۱

۲۰۶۴ء۔ "مستقبل اقبال"۔ "مستقبل اقبال"۔ "مستقبل اقبال"۔

قوامی واپس لوٹنے میں ہے تیرہ ماہ سے گزر

سرد جہاز سے گزر، پارس و شاہ سے گزر

رہے گا داری و نیل و قوت میں کب تک؟

ترا سید کہ ہے عمر سبکوں کے لیے (مکملات اقبال اردو، جلد ۱، ۲۰۶۱ء، ۲۰۶۲ء)

۲۰۶۵ء۔ دیکھئے، "Religion possible" و "مستقبل اقبال"۔ "مستقبل اقبال"۔

۲۰۶۶ء۔ "ماہنامہ" کے کچھ حصے ہیں، "ماہنامہ" کے کچھ حصے ہیں، "ماہنامہ" کے کچھ حصے ہیں۔

کی ضرورت نہ تھی اور ان مصلحتوں میں، مثال کے طور پر ہے۔ (مثلاً ۸۰-۸۱)

۳۰۴۔ روزنامہ جنگ، راولپنڈی، ۶ جنوری ۱۹۶۸ء، صفحہ ۸

۳۰۵۔ بحوالہ ”جرائد فخر“۔ صفحہ ۵۰۵

۳۰۶۔ کليات اقبال اردو، صفحہ ۲۲۶

۳۰۷۔ فصل کے لیے دیکھئے، ”ماہنامہ سلاطین والہ“، اردو فخر، شمارہ ۱۰، ۱۹۶۸ء، صفحہ ۲۰، راولپنڈی، مورخہ ۲۰، ۱۹۶۸ء

۳۰۸-۳۱۰۔ دیکھئے، جرائد فخر، صفحات ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴

۳۱۱-۳۱۳۔ ایضاً، صفحات ۲۹۵، ۵۸۵، ۵۸۸

۳۱۴۔ اقبال اور ہم، ڈاکٹر اسرار احمد، مکتبہ مرکزی اشرفیاء القرآن، لاہور، طبع پنجم، ۱۹۸۵ء، صفحہ ۶۳

۳۱۵۔ دیکھئے، اقبال، مشرق کا نثر نگار، علی سامانی، دستر شائق، دانش اسلام آباد، لاہور، پاکستان، ۱۹۹۲ء

۳۱۶۔ فخر اقبال، میر کا ترجمہ، نام، مطبوعہ اقبال، کچھ اشعار پیش کیے جاتے ہیں:

دو عالم سے مرنے پہ تیار۔ دل کو جس جبر سے لڑتے آسمانی (کليات اقبال اردو، صفحہ ۳۹۷)

میرا نہیں ہے درگم سرور میرا میرا نہیں ہے تو ساج نہیں ہے زرا (صفحہ ۲۸۲)

کی لڑ سے دنا تو نے قوم خیر سے ہیں

مہاں جبر ہے کہ تو مہاں تسلیم نہ ہیں (کليات اقبال اردو، صفحہ ۳۰۸)

آئیں جوں مردوں حق کوئی وجہ پاک

اللہ کے شہر سے کہ آتی نہیں رو! ہی! (صفحہ ۲۴۹)

بہنیں میرا کرا لے نادوں! نہیں سے! تو آتی ہے

وہ درد منشی، کہ جس کے سامنے بکئی ہے غنوی! (صفحہ ۳۵۱)

سے آئے تہو میرے ماضی کے غمناک۔ ماضی سے ستر ہے بے یقینی! (کليات اقبال اردو، صفحہ ۳۷۲)

وہی مجھ سے وقت! (تجربہ) کہ جس سے ہر لمحہ تجھ پر زرا

نہے باہ کوہِ مہر توڑ کر۔ مہم زباں و مہاں توڑ کر

ہر ایک سطر نہی مہار کا۔ سوا شوقی، مکر و مکر دار کا (صفحہ ۲۲۰)

میں کی دنیا؟ میں کی دنیا سوز و غمی جذب و شوق

توئی دنیا؟ توئی دنیا سوز و غمی مکر و مخد

ہاں ہاں مریاں! کہ تو تلخ کی یہ بات

تو جیسا جب غیر سے آجے نہ من شیر و دقن! (صفحہ ۲۲۳)

۳۱۷۔ کوئی پہلی دولت اور نہ ہی یا اللہ نہ کہ کی رقت دہائی، اردو ماروق القرآن، لاہور، شمارہ ”جنگ“، ۱۲ مارچ ۱۹۹۴ء، صفحہ ۳۲

چالب

ایمال کے فن پر اعترافات لاجائزہ

چٹا باب : اجال کے من پر اعتراضات

- ۱۔ اجال کے من کو ہر کسے کا میار - - - - - ۶۱۵
- ۲۔ منی اعتراضات کے زاویے - - - - - ۶۲۲
 - ا۔ روزِ ترقہ - - - - - ۶۲۲
 - ب۔ بے اے سے اور کو کا احتیال - - - - - ۶۲۶
 - ج۔ عمارہ - - - - - ۶۳۱
 - د۔ تذکیرِ زانیث - - - - - ۶۳۴
 - ه۔ ماحرہ ج - - - - - ۶۳۶
 - و۔ مقررہ کات - - - - - ۶۴۱
 - ز۔ نقد - - - - - ۱۲۳
 - ح۔ نادر الساط - - - - - ۶۴۵
 - ط۔ مائوس تہر آئیب - - - - - ۱۵۳
 - ی۔ مشورہ زوادر - - - - - ۶۵۶
 - ک۔ تہافتِ زمانہ - - - - - ۶۶۰
 - ل۔ تاریت - - - - - ۶۶۲
 - م۔ سنوی لغزشیں اور پہل ہوئی - - - - - ۶۶۴
- ۳۔ منی اعتراضات پر ایک اور نظر - - - - - ۶۶۸

کی شاعری سے فخری طور پر لقب ہے۔ اقبال نے اپنے معجزوں میں "ادب و دولت نامہ" کا ادبی حصہ "میں شاعری" کے تحت شامل کیا ہے۔
 کی وضاحت کی ہے۔ لکھتے ہیں کہ "میں" کا معنی "جائے" اور "ادب" کا معنی "ادب و دولت نامہ" ہے۔ یہ شعر شاعری کی سرمد و دولت نامہ کے لئے لکھا گیا ہے کہ "میں" کا معنی "جائے" اور "ادب" کا معنی "ادب و دولت نامہ" ہے۔
 ہے کہ ہم سے رہی اور فوت ہو گیا ہے۔ "میں" کا معنی "جائے" اور "ادب" کا معنی "ادب و دولت نامہ" ہے۔
 ان میں ہیں "سورہ"۔ "سورہ" کا معنی "سورہ" اور "ادب" کا معنی "ادب و دولت نامہ" ہے۔
 قابل توجہ ہیں۔ اقبال کے معنی وہ "میں" کا معنی "جائے" اور "ادب" کا معنی "ادب و دولت نامہ" ہے۔
 بہت دلربا ہے۔ "میں" کا معنی "جائے" اور "ادب" کا معنی "ادب و دولت نامہ" ہے۔
 مارگنا ۱۰ اقبال کا سب سے بڑا کام "ادب و دولت نامہ" ہے۔ "میں" کا معنی "جائے" اور "ادب" کا معنی "ادب و دولت نامہ" ہے۔
 اس میں اور "سورہ" کا معنی "سورہ" اور "ادب" کا معنی "ادب و دولت نامہ" ہے۔
 کی کتاب کو منظم کیا۔ اقبال نے "میں" کا معنی "جائے" اور "ادب" کا معنی "ادب و دولت نامہ" ہے۔
 کیا تھا۔ "میں" کا معنی "جائے" اور "ادب" کا معنی "ادب و دولت نامہ" ہے۔
 یہ "میں" کا معنی "جائے" اور "ادب" کا معنی "ادب و دولت نامہ" ہے۔
 کے علاوہ "میں" کا معنی "جائے" اور "ادب" کا معنی "ادب و دولت نامہ" ہے۔
 شاعری کی خاص ہے۔ "میں" کا معنی "جائے" اور "ادب" کا معنی "ادب و دولت نامہ" ہے۔
 معترض یہ ہے کہ "میں" کا معنی "جائے" اور "ادب" کا معنی "ادب و دولت نامہ" ہے۔
 ہے کہ ان کے لکھا اور اس طرح ہے۔ "میں" کا معنی "جائے" اور "ادب" کا معنی "ادب و دولت نامہ" ہے۔
 اس طرح لکھا ہے کہ "میں" کا معنی "جائے" اور "ادب" کا معنی "ادب و دولت نامہ" ہے۔
 اقبال کے لکھا اور اس طرح ہے۔ "میں" کا معنی "جائے" اور "ادب" کا معنی "ادب و دولت نامہ" ہے۔
 میں "میں" کا معنی "جائے" اور "ادب" کا معنی "ادب و دولت نامہ" ہے۔
 معترضین جب اقبال کی زبان کو "میں" کا معنی "جائے" اور "ادب" کا معنی "ادب و دولت نامہ" ہے۔
 تو تو ان سے واضح لکھی زبان کے علمی افعال سے مراد ہے۔ یہ کہتے ہیں کہ "میں" کا معنی "جائے" اور "ادب" کا معنی "ادب و دولت نامہ" ہے۔

روفرحان جب مرا پیش ہو دینا

نہ ہی شہر دار جو کہ کوئی شہر دار

ان شعر پر شہر دار کے لئے "میں" کا معنی "جائے" اور "ادب" کا معنی "ادب و دولت نامہ" ہے۔
 ہر "میں" کا معنی "جائے" اور "ادب" کا معنی "ادب و دولت نامہ" ہے۔
 شہر دار ہوا اور لکھی شہر دار "میں" کا معنی "جائے" اور "ادب" کا معنی "ادب و دولت نامہ" ہے۔

صحہ روش کی ترکیب براعزت لکرا رہا ہے جیسا کہ اسی طرح (کیمبرج) انیسٹ کے ضمن میں دہلی و لاہور کے ترقی و اصلاح مسلم و عرب
 ہے، چنانچہ کسی ایک دہائی کی پیری کے پچائے انداز، اسے دونوں کے مابقی، "عارف" یا "ہیرتیز" کو ٹوٹ، "طوبہ" پر
 مستحق ہونا چاہیے۔ اس نے بل کو "رکس" دیا ہے اور "عالیہ" و "اندل" کے اس سے مدد کا ٹوٹ ہے۔ اس سے کوئی ٹراوی
 پس ہوتا ہے۔ ہیرتیز ہے کہ ترقی اردو کے ادارے مشترکہ طور پر، "اصلاحی امور" کا حق میسر کر دیں۔ ایسا کرتے ہوئے۔
 ہے زیادہ اہمیت میر، غالب اور اندل کو ملی چاہیے۔ جو اس طرح متاثر ہوتا ہے رال ہر اس کے ذریعہ اسے ہی رال ہر "ہیرتیز"
 عداوتیں سمجھائی دے گا ہے کہ شیکہ چٹوڑ اور عاصم کا نام "واعد رال" کی پاسی ہوتا ہے۔ یہ تو "واعد رال" کا نام "واعد رال" کی پاسی
 کرتے ۱۹۵۰ء بہ ایک صاحب رائے ہے اور اس کا اطلاق اندل ہر ہی ہوتا ہے۔

شرق مری نے میں ہے ، شرق مری نے میں ہے

وہ عالم سے کفر ہے جہاں لوگوں میں دھرم ہے کفر ہے، انہوں نے (۱۹۷۷ء)

مکاتب شرعی، دسترس نبی، اگر نمک و سرادند به دست و نظر کرد (۱۵۲۳۲۰)

اس فصل میں ماہ کی ضرورت پر کمال کمال کا ذکر ہے۔ - عقیقہ کی مثال کا ذکر ہے۔

۱۰. کلیات بحال ہر دو، صفحہ ۲۶۹

۱۱۔ ۱۲۔ اشعار کی مصحف زبان، صفحات ۲۹۵ - ۲۹۶

سراج ے سیر کے اسرار نقل کر کے ۱۱۰ حصے کہ اسرار نقیض ماضی و مستقبل سے ہی ہوتا ہے۔

۱۱۔ شہر شہر مصر کے کہانی خواتین پر ہے کہ دس سال اچھا نہیں ہیں پورا ملک۔ مابٹ لاکھا ہے کہ تین ہے۔ دوسری تہذیب پر ہے کہ جب یہ اہل سرور جسر ہوا کہ مارا گیا۔ تو "سرس"۔ "سکو" و غیرہ شہر و روستا ہیں۔ ۱۲۔ لاکھا ہے کہ۔ ۱۳۔ تو اس دیکھنے لاکھا ہوا کہ چاہیہ "دیکھ کر" بھی تو اس پر۔ سر دلوں شہروں میں رعب گزیر کر کے ہے در دلاہ مقامات ہے [کہیہ]

اقبال کی اعانت ہزار (۲۶۶)

۱۱۔ "نہاں دیکھیے (۱۱) - اقبال - ۶۔ مطالعہ از ڈاکٹر بی بی سر ستر - مولدہ "اقبال" - مکتبہ "سیرتہ" پشاور، پاکستان، ۱۹۷۵ء، صفحہ نمبر ۲۰۳

میتن، ۱۸۸۸ (۱۹) ایتالیا، مصر، ترکیه، یونان، ایران، پاکستان، لاجورد، ۱۹۹۱

۱۵۔ درجہ ہندی کا نام میں کتب و مقالات کا ۱۷۱ شمارہ تھا۔ انگریزوں میں کی گئی تھی کہ انہیں ان کا حال دیکھی ایک سالہ میں کیا گیا تھا (۱۸۸۱ء)۔

معاہدہ ایسے ہی چکا الا متبعات ما سرہ لیا ایا ہا ہے ، ۱۱۰۵ ذی القعدہ ۱۲۸۱ کے منبر پر گفت و رساں ہوئے ، امتزاجات کلمہ ، چوتھے کی ،

میر پر تعارض سے میر پر مواد بدل کر لیا ہے۔ معنی کے لئے ضروری جزا و اس سے انجمنیات کے علاوہ راجی و اس سے میر پر ایسا ہے۔

سنٹرل سروس۔ اسے لکھنؤ، آگرہ، دہلی، "گوالیار، راجپور، دیکھا پور" کا انتقال کی ناری سامری پر اس کے سس پیا، "۔"

کے مابین ایمان میں یہی استراعات ہوئے۔ دینی اہل زبان کے استراعات تلاش کرنے کے لیے طبعاً جانا ضروری ہے۔

۱۸ شہادۂ رجب تا فیہ کہ اسے اس اہمال کہتے ہیں کہ: "میرا یہ رائے جانبہ کی شرط تو لازمی ہے، اگر ردیب ہی شہادۂ رجب کے لئے

میں اس اور سنی لفظ ٹرھا جا چکا۔ البتہ معلم راہ کی ملاح ہے۔ عرض کے لئے ہی کہ اگر ہم

کی تصدیق۔ اور یہی کہ ان شاعری کا نظریہ سہولت پر مبنی ہے۔ (امثال اسب و حدیث اول، صفحہ ۲۹، ۱۸۰)

۱۷۔ "ملفوظات اسلام" کا مطلع ہے: "وہی صبح روشن ہے ستاروں کی لہر" اس / افق سے آتا ہے اعراف اور عرشِ ربانی! اسلامی اوقاف کا یہ دل
 یہ دلولہ جبر خیر مقرر ہے اور ان کے لیے "صبح روشن" کا نثر اثر، ستارہ استعمال کیا گیا ہے۔ مکرر نصرت کی اہل لہری اور ربانی دلیاں
 کے ان اہل کار کی قریں فرمایا، "ادھو شیخ" اسرار کی لہر "صبح روشن" ہی کی ترکیب ہے۔ دنیا صبح صادق اور صبح کا دے کے
 سوا کسی نہیں صبح سے اور انفعاتی۔ ان میں اس اللہ ربان و ماضی و ماضی ہے۔ سابر صبح روشن اس کا اسرار ہے، غنیمت، غنیمت
 یہ ہے کہ ہم اسے حیرت انگیز نظر میں دوں گے نہ دیکھ سکیں۔" (برادری اور ال کی صوبہ زراں، ۱۳۶۰ء)

پچھلے صبح میں ستاروں کی تنکائی کا ذکر ہے خود لیلی صبح روشن ہے۔ دوسرے دوسرے میں ایک۔ کسی وقت کو ماضی میں
 میں بیان کر رہا ہے اور یہ اسلوبِ سخن حکیم سے ملتا ہے۔ قطعاً ماضی کے کیا "صبح روشن" صبحی طورہ و اثرات فرائی ترکہ۔ کوئی
 اس لیے ہر منہ اعتراف بنانا چاہیے کہ یہ ترکیب نئی ہے؟ بلکہ ہر ترکیب ابتداء میں نئی ہوتی ہے۔
 ۱۸۔ اس کا صراحت ہے۔ اس پر کہ اسرار اس میں اسرار، مثال ہے، ہم ماضی میں اس کی یہ شکستیں چارہ سراجا۔ اگلی میں کہ
 میرے ایک فرزند ہے۔ "صبح ان کی لہریاں"۔ غلطی لکھا ہے۔ اس لکھی ہے۔ (ما) میری لہری، اردو، لکھی، مصداق، مرتبہ، لکھی، لکھی، لکھی، لکھی
 ۱۹۔ ماضی کا غالب، ۱۵۲۰ء

”صحیح و پرہیز“ کا معنی ہے، پرہیز نگاہ سے گزرا ہوا ہے شیخ زادگوں، مسلمان بہت کم کسی کو پیار کر لیتے ہیں۔ یہ پیار، ہر
”خلق اور موت“ کے معنی ہے، اگر تاج پہنی کو قائم رکھے جتنے برا انسان ہیں کہ تاج کو مٹا دے تاج میں ہیں، چاہے ”غیر زمان مادی“ کہ
معنی ہے، روٹی کی تاج سے مراد، کھانے، مسلمان، یہ کہ تاج سے بھڑا مٹا دے تاج میں بھڑا مٹا دے
”کسی سے پیار گزرا“ اور ”۲“ مٹا دے، ”۱۰“ اہل حق کو سہارا ہے میں آمل ہوں، ہر اہل حق ہے۔

4

یہ تصویریں ہی تیری جن کو سمجھا ہے برا کرنے

پتھر کی سڑیوں میں سمیا ہے قو خواہے

[illegible]

عبداللہ مروی کا دھڑا اشتراکی اسٹیج ہر کی "علم سانی" کے ان شعور پر ہے :

نشا پلا کے شعرا تو سب کرم ، یہ ہے مرا تو دے ہے کہ ہر نون کو فنا لے سانی

لکھتے ہیں کہ ، شاہد ، لکھتے کا فائدہ ہیں ۔ انا بخانی فائدہ پہڑا :۲ اشتراکی رہتے ہیں ہے ۔ دوا ، انی مات ہر سچو کے کہ

نشا پلا :۲ ہمارے بل ہے اور اور ترہ کے مطابق بھی ہے :۲

ان کا تیسرا اشتراکی الیٹ پر ہے : خوش تو ہیں ہم یی اور کی ترقی سے مگر ، حریف سے نکل اسی ہے مراد ہی افق ۱۶ :۲

ہیں کہ "ساتھی" ہر :۲ پا ہے ۔ یہ اشتراکی مولیٰ نوعیت کا ہے ۔

ڈاکٹر :۲ چل کاروں (نم طراز ہیں

"اسات" لے اردو کا اور ترہ کافی حرکت مل رہا ہے ۔ :۲ فنا اردو کے دھول میں حسب نوع مضربیت ، اسات مساور ،

نہ ہے ، اب ، غنائی ، حق ، تھیں ، دوسرے الاسرار لوگ مانتے ہیں ان کے سیر لئے ماکمل اور مانیں بچے مانتے ہیں

نک اسات ۔ اپنے کثیر مراد :۲ مار اور دوسروں سے اسات کے سر ضرب ، :۲ دوا معات دوسرے سے سی کا نکالے

کی کوشش کی ہے اور اردو کی اس باتوں کو :۲ دوا مار کر دیا ہے :۲ سے بے دم سرورہ ہر "ہیں" :۲

یہ اشتراکی اسات کہ :۲ :۲ سرورہ ہوئے ہیں کلام اسات کے ایجا دوا بھر سے :۲ انصیب کا شک ہے :۲ دوا دوا کی :۲

ہر با ہے :۲ ہے ہر اشتراکی :۲ لیا ہے :۲ اس کے ہر سرورہ :۲ :۲ دوا دوا :۲ :۲ سرورہ :۲ :۲ ہے

حوالے اور حواشی

۱۔ اردوئے معلّے، حکم الملت، ۱۹۰۲ء، حوالہ: اشبال کی صحت، راولپنڈی، مکتبہ المکتبہ، ۱۰۳

۲۔ فنون، بابت ستمبر ۱۹۰۳ء، جہاد کا پتہ مذکور، صفحہ ۱۲۰

۳۔ م۔ فنون، اکتوبر ۱۹۰۳ء، جہاد کا پتہ اشبال، صفحہ ۱۲۶

۵۔ اشبال کی صحت، زمان، صفحہ ۱۵۰

۶۔ دیکھیے، حوالہ اشبال، صریح اردو، صحت، ۱۹۰۳ء، ص ۱۱۱، راولپنڈی، مکتبہ المکتبہ، ۱۰۳

۷۔ دیکھیے، اشبال، ص ۱۱۱، راولپنڈی، مکتبہ المکتبہ، ۱۰۳

۸۔ دیکھیے، اشبال، ص ۱۱۱، راولپنڈی، مکتبہ المکتبہ، ۱۰۳

۹۔ جہاد، اشبال، ص ۱۱۱، راولپنڈی، مکتبہ المکتبہ، ۱۰۳

۱۰۔ جہاد، اشبال، ص ۱۱۱، راولپنڈی، مکتبہ المکتبہ، ۱۰۳

۱۱۔ جہاد، اشبال، ص ۱۱۱، راولپنڈی، مکتبہ المکتبہ، ۱۰۳

۱۲۔ جہاد، اشبال، ص ۱۱۱، راولپنڈی، مکتبہ المکتبہ، ۱۰۳

۱۳۔ جہاد، اشبال، ص ۱۱۱، راولپنڈی، مکتبہ المکتبہ، ۱۰۳

۱۴۔ جہاد، اشبال، ص ۱۱۱، راولپنڈی، مکتبہ المکتبہ، ۱۰۳

۱۵۔ جہاد، اشبال، ص ۱۱۱، راولپنڈی، مکتبہ المکتبہ، ۱۰۳

۱۶۔ جہاد، اشبال، ص ۱۱۱، راولپنڈی، مکتبہ المکتبہ، ۱۰۳

۱۷۔ جہاد، اشبال، ص ۱۱۱، راولپنڈی، مکتبہ المکتبہ، ۱۰۳

۱۸۔ جہاد، اشبال، ص ۱۱۱، راولپنڈی، مکتبہ المکتبہ، ۱۰۳

۱۹۔ جہاد، اشبال، ص ۱۱۱، راولپنڈی، مکتبہ المکتبہ، ۱۰۳

۲۰۔ جہاد، اشبال، ص ۱۱۱، راولپنڈی، مکتبہ المکتبہ، ۱۰۳

۲۱۔ جہاد، اشبال، ص ۱۱۱، راولپنڈی، مکتبہ المکتبہ، ۱۰۳

۲۲۔ جہاد، اشبال، ص ۱۱۱، راولپنڈی، مکتبہ المکتبہ، ۱۰۳

۲۳۔ جہاد، اشبال، ص ۱۱۱، راولپنڈی، مکتبہ المکتبہ، ۱۰۳

۲۴۔ جہاد، اشبال، ص ۱۱۱، راولپنڈی، مکتبہ المکتبہ، ۱۰۳

اس طرح تو کسی ہی کا۔ م۔ نام کا لکھا ہے کہ میں حقیقتاً انتقاد محض اور ہزل سرے آں اور ملازگی شتر۔ کا سزاورد کر۔ اس طرح اشارہ
پیدا ہوا ہے۔ یہاں سے اس اعتراضات کو بطور حاکم پہلے لکھا گیا ہے۔ (اشغال کی نمایاں، ۱۲۷ تا ۸۱۵) تعصیل کی اس سزاورد سزاورد
تیسری کیے ہیں (۱۷۱، صفحات ۵۲۱ تا ۵۲۲) کچھ موعے ذیل میں پیش کیے جاتے ہیں،

(۱) شکوہ کی تو خود اور ازل سے ہی تھی اور یہ سزاورد۔ م۔ مانی کے خیال میں "اورل ہی سے" کا لکھا ہے۔

(۲) اشغال کی ایک منزل کا معرکہ ہے: "زمرہ کی رد میں ہل،" "کرب دروغ بیخ کے ذیل" (اشتبہ دروغ، ص ۳۸) یہی طرح "کرب کی دکان" کا

ایک معرکہ ہے۔ کرب دروغ دروغ میں ہل لکھا ہے۔ مانی کے سرائیک "راہ" درست ہے "کرب" "راہ" لکھا

(۳) ایک "مانے اور کمری" کے ایک معرکہ کیوں لکھی اس طرح لکھا ہے: "کرب" "مانے اور کمری" "راہ" لکھا ہے۔

۱۴۱ اشغال کی ایک منزل کا معرکہ ہے کچھ دیکھ۔ کرب کا قاتل کا قاتل ہے۔ مانی کا اشارہ ہے کہ "کرب" "کرب" لکھا ہے۔

اس اعتراضات پر سزاورد لکھوں نے مانتی انداز کی ہے اور کچھ سرائیک سزاورد لکھا ہے "کرب" "کرب" "کرب" "کرب" لکھا ہے۔

۱۴۲ اشغال کا معرکہ ہے اشغال کا معرکہ ہے "راہ" "راہ" "راہ" "راہ" لکھا ہے۔ (کرب کی دکان، ص ۳۸)

جانبیہ اور انتہائی "راہ" "راہ" "راہ" "راہ" لکھا ہے۔ "راہ" "راہ" "راہ" "راہ" لکھا ہے۔

۱۴۳ اشغال کا معرکہ ہے اشغال کا معرکہ ہے "راہ" "راہ" "راہ" "راہ" لکھا ہے۔ (کرب کی دکان، ص ۳۸)

۱۴۴ اشغال کا معرکہ ہے اشغال کا معرکہ ہے "راہ" "راہ" "راہ" "راہ" لکھا ہے۔ (کرب کی دکان، ص ۳۸)

۱۴۵ اشغال کا معرکہ ہے اشغال کا معرکہ ہے "راہ" "راہ" "راہ" "راہ" لکھا ہے۔ (کرب کی دکان، ص ۳۸)

۱۵. بانگسور دروغ، صفحہ ۱۳

۱۶. اشغال کی نمایاں، صفحہ ۸

۱۷. اشغال کی نمایاں پر مانتی کہ کرب کی دکان، ص ۳۸

۱۸. اشغال کی نمایاں پر مانتی کہ کرب کی دکان، ص ۳۸

۱۹. اشغال کی نمایاں، صفحہ ۸

۲۰. اشغال کی نمایاں، صفحہ ۸

۲۱. اشغال کی نمایاں، صفحہ ۸

۲۲. اشغال کی نمایاں، صفحہ ۸

۲۳. اشغال کی نمایاں، صفحہ ۸

۲۴. اشغال کی نمایاں، صفحہ ۸

۲۵. اشغال کی نمایاں، صفحہ ۸

۲۶. اشغال کی نمایاں، صفحہ ۸

۲۷. اشغال کی نمایاں، صفحہ ۸

۲۶. اقبال کی غامیاں، صفحہ ۴۹

۲۷. تفصیل کے لیے دیکھیے، اقبال کی صحتِ زبان، صفحہ ۲۲۹

۲۸. اقبال کی غامیاں، صفحہ ۴۱

۲۹. انسان کی صحتِ زبان، صفحہ ۲۴۹ "اعصاب ہوں" کے لفظ میں اور "توڑا" نہ "توڑ"۔ "توڑا" سیتا پوری اپنے معنی "خا"۔ (اقبال کا،

دبچپ پتھر) "توڑا توڑا" (یکم اپریل ۱۹۳۳ء) میں اقبال کے مصرعے: "شرق میں اقبال دیں میں مانتا رہی" (اگست ۱۳، ۱۳۶۵ء) میں "دین" کے اعصابِ نون پر مستتر ہے۔

۳۰. اقبال کی غامیاں، صفحہ ۴۹

۳۱. اقبال کی صحتِ زبان، صفحات ۲۴۹-۲۵۰

۳۲. بالی میز، صفحہ ۱۳

۳۳. اقبال کی صحتِ زبان، صفحہ ۲۸۷

۳۴. "خوابِ بیکوہ" کا شعر ہے: "نامہ ہر دم" "ناگہی و سرورِ قیام" "میراج"۔ "ناگہی" درجہ کچھ ہیں "نامہ" "نرا"

۳۵. اقبال کا لہجہ، صفحہ ۲۴۹

۳۶. اُفت کے لفظ "نامہ" استعارہ ہے۔ "رائی" "سورس" ہے۔ "استعارہ" "نمار" کے ایک استعمال پر "نرا" "نرا"۔

۳۷. اقبال کا لہجہ، صفحہ ۲۴۹۔

۳۸. مفرود دیکھیے، اقبال دشمنی ایک مطالعہ، صفحہ ۱۷۰

۳۹. اقبال کا لہجہ، صفحہ ۲۵۰

۴۰. اقبال مجرورِ عصر، صفحہ ۲۴

ب۔ نے سے اور کو کا استعمال

۱۹۰۱ء میں لکھی گئی اٹال ایک نظم شعروں "درِ دل" یا "تم کا دماغ" ہولِ غیر سے "کے چہرہ شریں،

مستم طائی نے جب تجھے دیکھا کہ دیا خواب کو کہ خواب ہے تو

کم منزلوں کو یہ کہہ رہا ہے ہاں تو میں! شنب غنیمت میرے ہے کل

آرزو یاں کو یہ کہتی ہے اُس نے شہر کا نشانہ ہوں میں

حال اپنا اکر تجھے نہ کہیں اور رکھیں اسے کہیں کے لیے ا

تینبر جہد سے توجہ کی کہ (۱) تمام نوے کم سوں کو اور باقی کو ملکا ہے۔ کوئی کی ملکا ہے۔ ملکا ہے۔

(۱) تجھے غلام ہے۔ تجھ سے ملنا چاہیے۔

کتاب اور تقریریں ۷۰۰ - ۱۰۰۰ صفحات کی - اقبال کی نظمیں (دو دنیا) ۱۹۰۲ء کا سفر ۱۰۵

میں نے یہ پڑھا کہ حضرت آدھ کو مرزا قزاق نے قتل کیا ہے۔ اس کی خبر سے میں نے ایک اور سارا لایا ہے۔

تشیع پروردے مصرعہ نامی میں ہے کہ اس کا لفظ کبریا کا طور پر، پروردہ تسمیہ ہے۔ ا۔ ا۔
 ان کتابت پر ہے کہ ۱۲ سال مصرع

ملکی فی اور انبال سے زخم کربلا ۱۲۰۴م کو اور سے انہوں نے اسلحد کردہ سے فرما دیا اور اسے عرق کی مغزیہ سے لیا۔

کے شہر ملو سونہریں کیے۔ یہ "شعبہ ہیرا" کے سرور و مہمان۔ ہیرے کو نے ہیرے نے بنایا کہ کہاں کو "خود اور" سے "دوسروں کو، اہل اور" سے اور

کہاں 'تے' کا استعمال درست اور نہ 'کا' کا ہے ۵ اسی طرح غمے کے کاٹے 'تے' کی صحت پر اعتراض کیا

الرجوع : من انكره اختلفت اهل راس الش - اذ لم يتركه في ٩ في سيقه عرو - كذا - من كذا

کے مانیٹرنگ میڈیومنٹ قرار دے گا اور اس عملہ کو کامیابہ فائبرس جوائنٹ آفیسر کے لئے کواڈرٹ کے استعمال یا ماسٹر ماسٹر سوڈیا

سات ہفتے کے بعد کہ مکررمہ نامی کار کتاب اہل راہوں کو مقرر ہے۔ میرا حال کے مکررمہ ۱۱۰ شمار ۱ کے ۱۱۰

کا حصہ ہیں۔ اکیس انت ال ہزار اشرا فی ردو جائیکں انڈر لئی اس اسماء ہزار اب اعتراض کرے تو غلط ہو گیا

میرا لے اور حواسی

۱. آیات امانت شریعت بر ائمه معصومین و اطهر مرآت غریبی، ص ۵۶-۷۱ - مریض دیکھی، سرمد رشتہ ۱۳۸۰ ق. ۲۰۱۸.

اسریتی (ک) اتالی، صفحات ۹۵، ۱۰۲

۲. دیکھیے، "تشیع، مہر" کا مضمون "مذہب اور اس کے مسائل" - شمارہ "امثال کی مصیبتیں" - ۱۹۸۱-۱۹۸۲

۳۔ تعمیل کے لیے دیکھیے، اہل کاموں سے ان کو روکنا مناسب ہے۔ ان کا حق اولیٰ صحتاً نہ ہو۔ ان کی جگہ پر ان کے

۵. دیکھئے: تنقیر معررہ کا معنی معررہ اور اصلاح اور اصلاحی ہے۔ "معررہ" نام کی معنی خزانہ "تنقیر معررہ" کے الفاظ۔

مصر میں اغفال ہوا ہے، یہی نوا کا سرسرا ہے، قریب و مال کا نظار، اسی دہری کا ہر پیر ہے کہ کب کا جلد سے ملے گا۔

ہے اور کوئی بھی اللہ ایک اور ایک مرقوں کے امثال میں ضرور ہے اور وہ یہ ہے کہ جس کے کلمہ کا مقولہ معرہ امر کے۔ اہل

(تشریح اعلیٰ و توصیفی دستور) : ”روحے غرکہ باطنی کا“ (۱۷۸۶) [۱۷۸۶] خیال میں کیے جمانے کو کہا گیا۔

یہ بات صحیح اور اصل صحیح ہے اور اس میں ہر آدمی کی رائے کی بنیاد نہیں ہے۔ اس کی بنیاد ہے

مگر ان قولہ ترکہ و اقسامہ میں جو کس اور رسول کی وصیت ہر مال سے جو ہر مال سے قولہ : خدا ہی

محب نام جو ترلہا کاملہ شے اور کو دلوں آتے ہیں۔

یہ بھی محکم ہے اور اس کی سطح پر یہاں ہری اور اور بہت اڑت اور تال لگا رہے کہ اسی ماہ ۱۳۰۳

مفردہ نام یا ٹیٹل پڑھنا اس میں امر بھی کی ضرورت نہیں ہے۔ مثلاً :

نوکر: یہ تو ماری تیار ہے / سرور! یہ ماری اور ہے دروں۔ عجیبی

کپڑوں - کپڑوں ڈالنی لٹائی / ہاروں کو کپڑوں ڈالنی لٹائی

اسیر: مرے رشتہ تو یہی ہے، یہ کمال کا آدمی / آگے بیٹے سے رہا ہیں۔ کہیں تم لڑکھو

بعد ازاں سائپس نے نوہلا ضربہ ساتھ "کو" کا استعمال کیا اور جس کا ہے جوابی سائپس کی اول

جے ڈی

۶. "تعمیر ہو رہا ہے اس کی، اسی کی گونج ہے اُٹھ، گونج کا لود گری ہو دل ہے" "عصرِ مدرِ مدر" کے یہی مضمون

نے ایک مہینوں میں میرے ان نظم کی اصلاح کی۔ "رائٹر موریس" (اینگلینڈ میں ۱۸۷۰ء)

۷۔ نعل کے لئے دیکھیے ۱۱) سرسبز گاندی ۲۰۲۳، اور درج ذیل - "میں نے کمال کی بات سنا لی"

واللہ کے اسماء کی ذرا قسم، * جامع کتبہ الیہ۔ ہر اسماء سے دلیل کی بات ہے۔

میں خاک کے ڈھب مہرا نکلی ہے۔ شمس الہی اللہ کا ایلہ اور اشرفی کی شہر ہے:

دگر پرہار کو پرہار ہیں ڈر کچھ ہیں، موت اک ٹٹس میں ضرر عیوب ہر کچھ نہیں^۸

مستتر کے سرکہ کسی راں کے معاد کا دوسرا راں میں استعمال کرنا، ۱۰ ٹٹ ہے؟ یہی شعر نقل کر کے عبداللہ (۱۸) اردو، لکھا ہے کہ

ہر توڑا اردو فارہ ہے، ماری کا معادہ ہیں، کیہ راں سے دو چار راں کے عادات کا ترجمہ کرنا، ۱۰ ٹٹ ہے؟

جہاں تک کسی راں کے معرکہ کا، دو راں میں استعمال کرے کا تعلق ہے، ماضی کا یہ مصرع، ۱۰ ٹٹ ہے؟ شیبوں میں غور را، ۱۰ ٹٹ ہے؟^{۱۱}
لائی قوم ہے اردو کے دو صحت سے لڑوں شاعروں، نوادہ کا ایک اصول توڑا ہے، نواسے باقی رکھے کا کیا حواز ہے؟ ۱۰ ٹٹ ہے؟ ماری

اور انگریزی عادات کے ترجمے اردو میں دلا سائل ہو رہے ہیں، حال نو چالی فارہوں کو بھی اردو میں استعمال کرے کے مافی ہیں^{۱۲}

۳

بھی میور شیر نغم فلوٹ (اسلام) کے اک شعر ہر مستتر ہیں:

اگر مٹا بیوں ہر کوہ غم لڑا تو کیا غم ہے

کہ فون مہ ہزارا غم سے ہوتی ہے سکر پیرا!

اشرفی یہ ہے کہ "کوہ غم لڑا" فارہ ہیں ہے، غم نہ ہاڑا تو لڑا فارہ ہے۔ دوسرے اور فارہ ہیں "کوہ غم کا معرکہ" اشرفی

ہیں ہے؟^{۱۳} جواب یہ ہے کہ اصل ے یہ نصرت لیا ہے اور ہی اک کا حواز ہے۔

— — —

4

خوش ملیحی کے لکھے کہ "آپ مکر ہے۔ ابراہیمؑ کہ جو کہ آیت ٹوٹا ہے، اس سے مصنف۔ آپ، اسی ٹوٹا
"محمیہ" ۹۔ لکھتے ہیں: "آپ کو مکر ہے لکھا ہے۔ ہم بیت اور آیت جو کہ ایک ہی لفظ ہے ایک سے قراءت ہمارا اور لکھتے ہیں: "آپ
کو دیا ہے کہ آپ کو ٹوٹا لکھا کریں۔"

حوالے اور حواشی

- ۲۸ اقبال کا مصرع ہے : انا ہوں بختی صوفی نے نوٹ لیا میر تقی میر - (الاجل جبریل، ۱۹۵۳ء) میناب کے سرکاری لہ طبرہز * لکھنؤ اور

۲۹-۳۰. اقبال کی ایک فنزل کا شعر ہے:

میت ہے ہے آوازہ انتہا مرا فکر

نبرد است اسب چانگ کی تانواں میں نظر

اس شعر پر سب سے بڑے اعتراضوں اور اعتراض کے جواب کے لیے دیکھیے: اقبال کی صحیفہ جہاں، صفحہ ۲۱۱

۴۱۔ ایچال کے مصرعے ہیں:

(۱۱) بیٹے سالِ اقامت ہو کر اقبال ۷ محرم (آخری کلا اقبال، ص ۴۴)

(۳) بچے لکچر ہاں اپنی بیماری سے یارید! (۱۰ صفحہ ۸۸)

اتر مائے یے دیکھیے، اتر مائی کا (نمل، مائت ۴۴، ۸۱

انبیل کا ایک اور مشورہ شریعہ: ہمارے گناہوں میں ازل کا بدگوار عمل میں / وہ بیگنہ خاکہ جان۔ ہمارے جس بے جا۔ ڈاکٹر قیام جبرے
 لکھا ہے کہ: "پیارے دوست ہے۔ اس کے ساتھ: "خاکہ کے کاغذ" یا ہے۔ (انٹرنیٹ کا) [انٹرنیٹ: ۸۸/۸۶] "رقم کی رائے
 میں جس طرح ڈاکٹر قیام جبرے "خاکہ کاغذ" یا ہے۔ کی "خاکہ کاغذ" یا ہے۔ کی "خاکہ کاغذ" یا ہے۔ کی "خاکہ کاغذ" یا ہے۔ کی "خاکہ کاغذ" یا ہے۔
 ہر گز بھی "خاکہ کاغذ" یا ہے۔ کی "خاکہ کاغذ" یا ہے۔ کی "خاکہ کاغذ" یا ہے۔ کی "خاکہ کاغذ" یا ہے۔ کی "خاکہ کاغذ" یا ہے۔

۳۲۔ تفصیل کے لیے دیکھیے، ایتراوی کلواں اجال، صفحہ ۲۰

انتال کا مصرع ہے: اس چہ میں اک حیثیت اور سوا نثار ہے۔

تیسرے چہرہ نے حکم لگایا کہ "سوا نثار" غلط ہے، "سوا نثار" چاہیے۔^۲ اسی اعتراض کا جواب غیر متبادل اور انتال دونوں نے دیا۔ پہلے
 نے لکھا کہ "سوا نثار" اصل ماضی اور درست ہے۔ "سوا نثار" ہر ایک سو سالوں کی طرح ہے۔ "سوا نثار" کے کئی طریقے ہیں۔
 "سوا نثار" میر سرفراز نے اس طرح لکھا ہے۔ "سوا نثار" کے کئی طریقے ہیں۔

انتال نے لکھا کہ "سوا نثار" میں یہاں "سوا نثار" کی جگہ "سوا نثار" چاہیے۔ "سوا نثار" کے کئی طریقے ہیں۔
 کہ انتال نے "سوا نثار" کے کئی طریقے ہیں۔ "سوا نثار" کے کئی طریقے ہیں۔
 "سوا نثار" کے کئی طریقے ہیں۔ "سوا نثار" کے کئی طریقے ہیں۔
 "سوا نثار" کے کئی طریقے ہیں۔ "سوا نثار" کے کئی طریقے ہیں۔

۲

تیسرے چہرہ نے بھی "سوا نثار" کا جواب دیا۔ "سوا نثار" کے کئی طریقے ہیں۔
 "سوا نثار" کے کئی طریقے ہیں۔ "سوا نثار" کے کئی طریقے ہیں۔
 "سوا نثار" کے کئی طریقے ہیں۔ "سوا نثار" کے کئی طریقے ہیں۔
 "سوا نثار" کے کئی طریقے ہیں۔ "سوا نثار" کے کئی طریقے ہیں۔
 "سوا نثار" کے کئی طریقے ہیں۔ "سوا نثار" کے کئی طریقے ہیں۔

۳

"سوا نثار" کے کئی طریقے ہیں۔ "سوا نثار" کے کئی طریقے ہیں۔

۴۔ "سوا نثار" کے کئی طریقے ہیں۔ "سوا نثار" کے کئی طریقے ہیں۔

۵۔ "سوا نثار" کے کئی طریقے ہیں۔ "سوا نثار" کے کئی طریقے ہیں۔

میر سرفراز نے "سوا نثار" کے کئی طریقے ہیں۔ "سوا نثار" کے کئی طریقے ہیں۔
 "سوا نثار" کے کئی طریقے ہیں۔ "سوا نثار" کے کئی طریقے ہیں۔

سوال یہ ہے کہ "سوا نثار" کے کئی طریقے ہیں۔ "سوا نثار" کے کئی طریقے ہیں۔
 "سوا نثار" کے کئی طریقے ہیں۔ "سوا نثار" کے کئی طریقے ہیں۔

حوالے اور حواشی

۱. بانگ درا ، صفحہ ۲۵
 - ۲۔ ۳. دیکھیے ، اقبال کی صحتِ زبان ، صفحات ۱۰۳ ، ۱۳۰
 ۴. تہذیبِ اقبال ، صفحات ۶۹۔ ۷۰
 ۵. بالو چیریل ، صفحہ ۴۳
 - ۶۔ ۷. اقبال کی صحتِ زبان ، صفحہ ۲۹۲
 ۸. اقبال کا مل ، صفحہ ۲۴۹
-

اجتہالی کے مصرعے ہیں :

۷ ہر کوئی مست ہے ذوقِ تن آسانی ہے!

ع نے اجتہاد کر لی ، نہ کر لی انتہائی قریب^۲

شمس توں اقرے ہو دیک تہ راہی پہا لولے ۱۔ مہر دگر ۲۔ "میر" ۳۔ طے ہے مہر دگر ۴۔ ہے ۵۔ درخ ملیا لی کہتے ہیں:

تاریخ و احوال ان (مال و امر ، تا ، اے کہ ، ملک ، ہر قسمی ایک ، مگر کسی) : اعراب

کی لگنے، گرمی اجڑ، میری ماں کو مری ماں بہ تعلیم لکھنؤ، بہا تاہیں کو بہا تاہیں و میرن و فیروزہ شہر۔

درجہ اول کے لئے ہیں۔ سب ان مقامات پر اتفاق ہے کہ یہ کتابیں شامل ہیں۔^۴

۱۱۔ اے دل کر، سال کے موسمِ ابرار کا دور درجہ کر کے ہے موقع کا نام رکھا ہے ۵

سراج الکدی . ہر شے مایاں کے دھوئیں پر مشتمل کرتے ہیں ۔ لہذا اس کے واسطے ہی وہاں کو حاصل مادے متحرک کیا ہے

۱۔ لکھنؤ میں مس طرح پتے سے اعلیٰ ط منزل غیر مہمآورد، راجا جرج بی «طرح سے ماری ہیں» ۲۔ راجا کمرہ میجر کے ذریعہ

آیامرکز آذربایجان، به می‌شمارد ۱۰۰۰ کیلومتر از مرکز تا غرب، و ۱۰۰۰ کیلومتر از مرکز تا شرق تا مغرب از مرکز

یہاں سے لے کر آتا ہے۔ ایک مجمع یہاں میں سے بھی صہرہ ہے... تاکہ شرک ہے اگرچہ لکھنؤ کے سب سے بڑے (۱)

۱۔ یہ اصل چرنا ہے۔ سر، یعنی شکر، شکر، بجز شکر کہ ہیں اور میں شکر۔ اسے شکر کیا ہے انکی "عقلی"

یہ اس لیے کہ اس کی جگہ اردو میں سرائے بہتر کے لڑائی لڑا نہیں...

تقریبی شاہد اور وہ ہیں سی منقول: ... میں نورسہ اسرافیل عمر اہل ... نہ کی گئے تھے۔

۱۔ استغریٰ صحیح ہے۔ طرہی امیر ہر جہر متروک ہے۔ وہاں کریں مسرین: اعزہ علم نہ جہر کے وہاں ستر ۴

استعمال درست ہے ... ہم لوگ بہر استعمال کرتے ہیں۔

مہرِ خاں : "تذیعِ لہجوں" ص ۷۰ - "ہمارے کلاں میں بکثرت موجود ہے... رہتا آئے رہتا" اُن ہر

محکمہ انٹرنیٹ، لاہور ہے۔ دوسری طرح منسلک ہے، لکھ پڑی مہارتوں پر انٹرنیٹ ہے، یہ مہارتیں ان کے لئے ہیں۔

ہم لوگ پہنانا ہی بولتے ہیں۔“

چہ کہہ قابلِ لوح ہے کہ سراجِ فکری کی موشیخہ کے مطابق ایک دو الفاظ کے سوا دیکھیں گے سب کو غبارِ دہائے اُن کے اس سے

کوئی لحد ضرور کہ اس ہے۔ "مک" کو اسوں نے ضرور کہہ دیا ہے ایم کیو ایم کی ضرورت اسے ضرور نہیں لگائی۔ لے دے کر ضرور

ایک لفظ "میں" ہے جس کے شرک ہو۔ "سراج الکبریٰ" نے انہی کیا ہے۔ وارث سراجی "میں" اور "میں" ہے۔

کر دیکھائی ادا کی طرح درج کیا ہے۔ انہیں اتے ہنرمند، انہیں استعمال کرتے ہیں اور اسبے سے بھی ان سے کام لیا ہے۔^۱

حوالے اور حواشی

۱۔۲. بانگ درا، صفحات ۲۲۲ / ۲۱

۳. اقبال کی صحتِ زمان، ص ۷۰ - ۲۲۳ / ۲۲۴ - ۲۲۵۔ "دال یہ ہے کہ نہ ہر کوئی" اس سرائی کیا ہے اور اس سے بڑے گھر کا حوالہ کیا ہے؟
 اسی طرح اگرتنے "شروع نہیں ہے تو" بجا "کیوں نہیں ہے؟"

۴۔۵. دیکھیے، اقبال کی کتابوں، صفحات ۵۲، ۵۵، ۵۵

۶۔۷. "دل کے" دیکھیے، اقبال کی صحتِ زمان، ص ۷۰ - ۲۲۳ / ۲۲۴ - ۲۲۵

۸. غالب کا شعر ہے:

رو میں ہے دمشقِ عمر، کہاں دیکھتے تھے

(غنائف بر ہے - بانگ درا - ص ۷۰ - ۲۲۳ / ۲۲۴ - ۲۲۵)

ز نعتیر

جوش ملیحانی ہے "نعتیر" کے سران کے نعت، "نعت" سے نعتیر کے فوہونے اکھٹے کیے ہیں اور بار، دال، اپنی طرف سے اصلاح کی ہے۔ ۱۔ اسے ذیل میں درج کیا جاتا ہے:

ابتال: تنہا درد دل کی ہر توکر خدمت نعتیروں کی۔ ۲۔

ملیانی: تنہا درد دل کی ہر توکر خدمت نعتیروں کی

ابتال: کہ جس کے نقش پا سے ہرل ہوں پیرا یا باں میں۔ ۳۔

ملیانی: کہ جس کے نقش پا سے ہرل ہوں پیرا یا باں میں

ابتال: فدا کا آفری پیسا ہے تو با وداں تو ہے۔ ۴۔

ملیانی: فدا کا آفری پیسا ہے تو ہے با وداں تو ہے

ابتال: ایک ہی، مڑے ہندوں کی نہ ہر توکر زسب، ۵۔

: عمرہ کھولی ہنرنے اس کے کو! کار عالم سے۔ ۶۔

: ہر توکر سنی صاحب اپنا اگر پیرا ہوا۔ ۷۔

ملیانی: ہر صاحب اپنا اگر پیلا کرنا کی ہوا

ابتال: نا، اری عورت دیا کا ہے "نعتیر" اور تنہا، کافی اس کی ہے اسرا سے۔ ۸۔

ملیانی: نا، اری عورت دیا کا ہے "نعتیر" اور تنہا، کافی اس کی ہے اسرا سے

ابتال: رور کے دنا کہنے کو! "نعتیر" - امارا - ملیانی - سربک کہے "نعتیر"!

"نعتیر" اچھی و ماتم، کی! "ملیانی" کے سربک - "نعتیر" ہے

: آسمان بادل کا پیچے فرقہ دیرینہ ہے۔ ۹۔

: ڈال گئی تو خدایاں میں شہر سے ٹوٹا۔ ۱۰۔

سفر میں لگا ہے کہ "نعتیر" مصرعہ میں "یہ" اور "ہے" اور "نعتیر" دیرینہ مائل ہر گنا - جو تھے سن لڑائی گئی کوئی ٹوٹ

کہا اور یہ دونوں بگڑے ہی گالے کوسوں پیچک دیے۔

جوش ملیحانی کا صوبہ بہتری اشرفی در: - ہر توکر کی "کو" ہر صاحب اپنا "سے" ہر صاحب اپنا "سے" اشرفی در: -

ابتال: اشرفی در: - ہر توکر کی "کو" ہر صاحب اپنا "سے" ہر صاحب اپنا "سے" اشرفی در: -

ملیانی: اشرفی در: - ہر توکر کی "کو" ہر صاحب اپنا "سے" ہر صاحب اپنا "سے" اشرفی در: -

موس: اشرفی در: - ہر توکر کی "کو" ہر صاحب اپنا "سے" ہر صاحب اپنا "سے" اشرفی در: -

۱. تفصیل کے لیے دیکھیے، اقبال کی غامیاں، صفحات ۳۰، ۳۱، ۳۲

۸۳۲۔ بانگ درا، صفحات (بالترتیب) ۱۰۸، ۲۴۲، ۳۰۶، ۱۵۵، ۱۲، ۲۱۰، ۱۱۱

۸۳۹۔ ایضاً، صفحات (بالترتیب) ۲۴۶، ۲۲، ۱۶۰، ۲۸۰

۱۳. تفصیل کے لیے دیکھیے، اقبال کی صحتِ زمان، صفحہ ۲۲۵

۱۴. بانگ درا، صفحہ ۲۹

۱۵. اقبال کی نظم کاشواں ہے "ہوا کے درد"۔ اس میں آخری سطروں میں ہے "خود ملی قومیت"۔ کلمہ "سہروں" اور "سنا" اور

کی نہیں بلکہ یہ "رگی" کی قسم دی ہیں "عزیز درد" کا ایک۔ مصرع ہے: "یہ تصویریں ہیں تیری" اس کو سمجھا ہے سرتونے۔

ہاتھ اے عطی صبا ہے ترا اے کیا تیرے خطا ہے ترا
شور آوازِ جاں دیراں لبِ نظر اور مرغا ہے ترا

نہیں سمجھ رہے تھے کہ "ہماری صومانی" وہ دھڑلہ ہے جو ہر تازی میں شور و گور سے گھبراہٹ ہے۔ آخر شوری کو کون
س لگا؟ اس سرگرمی کے اس حربہ پر کیا کہ "ہم" درخت ہے اور اعتراض ملتا ہے "اور سر میں دوقی کا مہر چڑھ گیا ہے۔"

دلی ہے آئینہ صفا بنا بیٹھے رکھنا آں کا
رنگ سے جڑتا ہے کیوں ہیں تو کینہ بھر کے؟

انتقال - اسی صحنے کے انتقال کو درست قرار دیا اور سمرانی [۱] فرہ کا کلام - یہ کیا؟ جس میں اسیں کا یہ شعر - (۱) - ہے

دوسرے شر کے جس میں امان ہے وہاں وہاں متعال غمت کی اس کا جواب نصرتیہ تھا کہ لب الظہار میں امان ہے، غمت کی
لایبشر: کمال مہربانی سے ثابت دہرہ (لوچ) صلی خاک میرے آئیے سے جوہر بکھینچ لیں نہ کہ لکھا کہ نصرتیہ امان ہے، غمت کی
ہے تو لب الظہار سے الظہار کوس مراد ہے۔ امان ہے جو یہ لکھا کہ "شرور کوں کے ساتھ الظہار میں نصرتیہ ہے" میں مراد ہے لب
اور استعارہ ہے تلفظ نام معانی ہر ایک صریح ہے ۴۴

[illegible]

میں کہ اوش میں اعتراف - اعلائے پ' میں ہے جہاں - اشراق درجہ - مکن خیر اوطاق -

موجود تھے مگر سب کے چھوڑ کر انکس سال اپنے مہر سب کو چھوڑ کیا گیا۔ ۱۰۔ امانت پر ہم نے ۱۱۔ خط میں ہی لکھا کہ گورنر کی اس انکما ہے۔^{۱۲}

مال کوٹ بھی رہے ہیں لیکن گھروں کی بے گھر قریبی انتشار :۔ اور جہاں کہیں کہیں انتشاری ہر سراج کھڑی لا-میر، اُن کی قوم ہے۔

”اسرائیل انانالی قبول اور لغو ہے۔ ترکہ اکل صحیح ہے۔ ملک ہیں کہ ہیں ماری معرکہ کا ترجمہ ہے۔ (عمر دہا)

آزادی اسرعب را چه علاج اس امرائی کی دلدنیں حاس قراح ے مررا بالب کے قول کا قول ۵

... تو اللہ صاب قزاق کی تہریز بہ علم کا اُتار ہے۔ ایسا کتاب کے ۴۴۴ پر مائل مفاد سے، ایک معیار پر

صبر اہل عمارت انکی ہے۔ خود اہل عامی جراثیم و موت کے مہر میں استعمال کیے گئے ہیں، یہی مہر، اہل عمارت

کتابیں و پتھر عے اور دریا ست کھڑ کنڈوں ک ہر کس ہے ۱۸

بائیں در کی "لم" قابل شرف قرار لائے۔ مصرع ہے۔ کیا ماننا ہے رومی کا مر سے س مانا ہے تو

دشمنوں کی ایک فوج کے ہاتھوں میں لے کر آئے۔ یہ سب طعنہ دہی کے لیے تھا۔ ۱۹۷۵ء میں دہلی کے لیے ایک فوج کے ہاتھوں میں لے کر آئے۔ یہ سب طعنہ دہی کے لیے تھا۔

گود میں کھلی ہوئی اسکی ہزاروں ہڈیاں^{۲۰}، اسی اسٹروٹ کا تھکڑا سر یاں کی ہڈی، تھوڑی جڑی پا رہے، ایشال، مکہ دیل کو مڑا دیا

۲۱۔ "حق ہے تیری مزار کرد۔" اتنی چوٹی "تیرے برابر"۔ اس دور میں حاکم کے استغاثات کو آپس ۲۲

مجلس لطائف تک "تہذیب" سے لکھنؤ اساتذہ رماں ہی نے ۱۹۱۲ء میں امر دینی تمامہ کے لیے جس امور کو مائٹر ضرور رہا ہے اس

نشدہ کی تعبیر شامل ہے^{۱۱} جہاں کچھ لفظ اردو کا نقل ہے، اصل لفظ معر نسویر کے ہے۔ مثالی اور وہاں کے معر کے

مطابق "رہی" (خال کی نشیروں کے ساتھ) غلطاً ہے۔

بائیں دماغی نلیم "بجروں کی شہزادی" کا ایک شعر ہے:

نظرانک کی چاہا میرے اہل قلم کو

نہایتی ہے کہ ہر فردوں کے اپنے-ہم کو

ماہی لکھا ہے کہ آلِ جناب، اہلِ پیر، اہلِ خبر، اہلِ علم، اہلِ ہر درجہ کی حفاظت، مگر ۱۲۵۵ھ میں فریاد کرتے ہوئے وہ

[illegible]

کو پیہر لگائی مگر ادھر سے۔ بل قمرائیں مہمانی میں ہے اور لاءت میں۔ بدھ سر کی معنویہ کا ادھاری ایک ترکیب ہے۔

انسان کی نظم و انکسار کا معیار ہے۔ آہ! شہرہ کے بچے ہندوستان میں خاص ہے

خوش ملیحائی 'سرایف' مشہور کاڑھا جا گاڑ کر سودر ۱۰ عطا ہے ۱۵ ملائکہ اردو میں 'شودر' ہی۔ لفظ ہے لورالہا۔
اور علی اردو لکھتے ہیں 'شودر' ہی لکھا ہے۔ اول الذکر میں 'سرایف' کہہ چکے ہیں یہ لفظ 'شودر' ہے
'بھول' کا قند عطا کرنے پر 'کا پٹا شہر' ہے:

وہ مستعار تو میں میں باکھنی ہے کھلی کھلی کی راں سے، مانگنی ہے

ملیحائی کے 'سرایف' کھلی کے لیے راں میں سرسبز: کھلی کا دہن ہوا ہے، اے دل، کھلی کا دہن ہے کھلی کے دہن میں۔ مانگنی ہے ۲۱
کھلی کے لیے دہن سے زیادہ راں کا لفظ مستعمل ہے۔ 'سرایف' نے لکھا ہے کہ 'راں' طرح کھلی، 'بے دہن' کا ہوا اسی سرسبز ہے، اسی طرح راں
کا مری (سی) سرسبز ہے۔ سرسبز کہ اور یہ 'راں' کی مثال راں ہے، کہہ دہن ہے ۲۲

مانسردا کی 'ملم' مسعود کا 'سرایف' آہل ہے، 'فرنگ' ہے۔ کہہ دہن ہے 'فرنگ' کو

ملیحائی کا 'مقراں' ہے کہہ دہن ہے۔ 'کون' کا 'ملم' ہے۔ 'فرنگ' کا 'ملم' ہے۔ 'فرنگ' کا 'ملم' ہے۔ 'فرنگ' کا 'ملم' ہے۔
'فرنگ' کا 'ملم' ہے۔ 'فرنگ' کا 'ملم' ہے۔ 'فرنگ' کا 'ملم' ہے۔ 'فرنگ' کا 'ملم' ہے۔ 'فرنگ' کا 'ملم' ہے۔
'فرنگ' کا 'ملم' ہے۔ 'فرنگ' کا 'ملم' ہے۔ 'فرنگ' کا 'ملم' ہے۔ 'فرنگ' کا 'ملم' ہے۔ 'فرنگ' کا 'ملم' ہے۔

اقبال کی ایک غزل کا مطلع ہے:

دل ہے لعل شہرِ برہ سزا دہی اے جیتے ہیں اسے اور دروغا اچھی ۲۳

دش ملیحائی 'ملم' طرح ہے کہہ دہن ہے۔ 'ملم' کا 'ملم' ہے۔ 'ملم' کا 'ملم' ہے۔ 'ملم' کا 'ملم' ہے۔ 'ملم' کا 'ملم' ہے۔
'ملم' کا 'ملم' ہے۔ 'ملم' کا 'ملم' ہے۔ 'ملم' کا 'ملم' ہے۔ 'ملم' کا 'ملم' ہے۔ 'ملم' کا 'ملم' ہے۔ 'ملم' کا 'ملم' ہے۔
'ملم' کا 'ملم' ہے۔ 'ملم' کا 'ملم' ہے۔ 'ملم' کا 'ملم' ہے۔ 'ملم' کا 'ملم' ہے۔ 'ملم' کا 'ملم' ہے۔ 'ملم' کا 'ملم' ہے۔
'ملم' کا 'ملم' ہے۔ 'ملم' کا 'ملم' ہے۔ 'ملم' کا 'ملم' ہے۔ 'ملم' کا 'ملم' ہے۔ 'ملم' کا 'ملم' ہے۔ 'ملم' کا 'ملم' ہے۔

۴

مقام اقبال کا شعر ہے:

موا سہو چہ غنیمت ہے اک زمانے میں

کہ فائدہ میں نکلی ہیں ہونہوں کے گرد! ۲۴

سجاء اسرار کی 'استرا' کیا کہہ دہن ہے۔ 'استرا' کی 'استرا' ہے۔ 'استرا' کی 'استرا' ہے۔ 'استرا' کی 'استرا' ہے۔
'استرا' کی 'استرا' ہے۔ 'استرا' کی 'استرا' ہے۔ 'استرا' کی 'استرا' ہے۔ 'استرا' کی 'استرا' ہے۔ 'استرا' کی 'استرا' ہے۔
'استرا' کی 'استرا' ہے۔ 'استرا' کی 'استرا' ہے۔ 'استرا' کی 'استرا' ہے۔ 'استرا' کی 'استرا' ہے۔ 'استرا' کی 'استرا' ہے۔
'استرا' کی 'استرا' ہے۔ 'استرا' کی 'استرا' ہے۔ 'استرا' کی 'استرا' ہے۔ 'استرا' کی 'استرا' ہے۔ 'استرا' کی 'استرا' ہے۔

سمائے مرے سینے میں نعلِ دل جیتے مبارک منسوخ تھو کیا کرد آیا ۲۵

کہ ایک طوطا پر درخیز مہر لٹاں کاغذ ادا ہوئی ہے وہاں سے ملے سریشائی مگر

کمی ہم سے کمی بیسزوں سے سبائی ہے ۔ اے کج کی ہر تو بھی جڑ مائی ۔ جہاں

دائری میسر بتر کتب میسر، در جزوه حسن، کلام ذکاوت، و از میسر هر مائی، اما ما علی هر بی!

اب استغاثت کاغذ پر مری روایات کے ساتھ لکھیں، انا کہتا ہوں کہ اگر یہ ممکن ہو تو ضرور۔ خواہ وہ بڑا ہی نام نہ ہو۔ یہ حال ہے کہ مری

۷۷ کا بیٹے جو کہ ایک استغاثہ تھا، سے کہا جا رہے۔ مہر اور سچہر، یہاں مروی ہے انہی کی شاعری پر، اسے دلوں کا، لہذا، ان کی

سابقہ جرمیسوں اور ان کے بچوں کے لیے ایک نیا ادارہ قائم کیا گیا۔ اس ادارہ کو مال ایتھنز میں سماس (سٹیٹ راولا) ملی محدودی اور مل ایتھنز (نورڈی) نے اپنا

کے دلہات ہر اچھے تعلیمات کا اہلکار۔ لیکن ان ایشیاء کو چاہیے۔ استرازی نہ پایا۔ یہ وہ اناس ہیں جس کی دینی حقہ پر شک نہ ہو۔

کیا مانتے ہیں؟۔ کو دیکھتا ہے کہ اس کا کو اور مکر، دہل رہا ہے می ایسی ہی کہ ہے۔

اللہ ہی حیرت بر ، تعالیٰ اسنام کے میں ہیں ، کچھ اور اسماء ادا ت اسی کے ہیں قرآنال انسا ت ہیں ۔

۱. استواری کلام اقبال، صفحات ۹۹، ۱۰۰

۲۔ اشغال کی صحت پر اثرات ۱۰۲-۱۰۳

۳۔ اہل اہل کی صاحبزادی، ص ۱۳۰ و ۱۳۱ - ۱۴۰ اہل اہل کا دعویٰ محمود احمد مرہٹہ، ج ۲، ص ۱۳۰ اہل اہل، ص ۱۳۱ - ۱۴۰

۵۰. تفہیل کے لیے دیجیے، اور اربابِ محکمہ مرتبہ رسم پیش شاہین، جفا: ۱۴۰-۱۴۱-۱۴۲۔ ۱ = ڈاکٹر سلیم انصاری نے "انالیات کے لغزش" میں

عمر کا مل کیا ہے۔ (صفحات ۲۰۳-۱۵۷) میری دلچسپی اور کھیلوں کا تھ مستعملہ نثر انڈیل چاہے انڈیل کرے۔ میری دلچسپی

۶. باغچه دریا، ص ۱۰۲

۲۲۳ دیکھیے، انبال کی مصیبت زمان، ص ۲۲۳

۸۔ اقبال کی خامیوں، صفحہ ۳۳

۱۴۸ هـ ۱۷۲۰ م

۱-۲۔ اہل کی صحت پران، صفحات ۲۲۳، ۲۲۹

۱۲، ۱۳، ۱۴

۳۔ اقبال کی صحت پران، ۲۲۳

۱۰۔ توجیل کے لیے دیکھیے، "عبر نامہ" کے سرکاری ماسک یا انٹرویو کی ہرودہ راہبان "از لندھور" - "نوبل" میں شریخی خیال، ستمبر ۱۹۷۲ء

۱۵. بل جبریل، ص ۶۰-۶۱

۱۶. دیکھیے، ارجل کی ٹامیاں، مشقات ۷-۷، ۲۸۲۴

٤. أيضا، جزء

۱۸۔ اقبال کی صحت پر امن، سرفہ ۲۲۹

۱۹۷۰ء، انزال کی خاموشی، صفحات ۲۳، ۲۴۔

۲۱. الگ دریا ۱۴۴۵

۲۲ لفظ "سراں" پر مشتمل پہلی انگریزی لغت، "اسٹریٹس" کا (۱۸۱۸ء کی پہلی بارش، صفحہ ۲۲۳) میں اسکا (سری) کے سرگینہ، "زردی" پر "سراں" اور "سراں"

بہارِ سحرؔ کے سحرؔ نہ تھوڑا سا - شہزادؔ سے وہ بیس کام ہوا۔ (۱) (فصلِ ناول، ص ۲۴۹)

۲۳. تفصیل کے لیے دیکھیے، انشائیہ کی سمیت زبان، صفحہ ۱۶۰

۲۲۱۲۔ صفحات (بالترتیب) ۲۲۱۲۰۱۷

۲۷۔ تفہیم کے لیے دیکھیے ، انبال کی صحت پران ، صفحہ ۲۲۳

۲۸۔ انبال کی غائبیاں ، صفحہ ۲۲

۲۹۔ دیکھیے ، ملی اردو لغت

۳۰۔ بانگسہ دریا ، صفحہ ۳۸

۳۱۔ انبال کی غائبیاں ، صفحہ ۲۲

۳۲۔ ۳۳۔ دیکھیے ، انبال کی صحت پران ، صفحات ۲۲۴ ، ۲۹۷

۳۴۔ بال جبریل ، صفحہ ۱۹

۳۵۔ ۳۶۔ ۳۷۔ دیکھیے ، انبال کی صحت پران ، صفحات ۲۸۸ ، ۲۸۹

۳۷۔ انبال کا لال ، صفحہ ۲۴۹

۳۸ تا ۴۰۔ سوانح انبال اردو ، صفحات ۲۷۹ ، ۲۹۸ ، ۱۶۱ ، ۱

۴۱۔ تفہیم کے لیے دیکھیے ، انبال کی صحت پران ، سیرۃ الامم شریعہ ، صفحات ۱۳۷-۱۳۸

b۔ اٹاریں ترکیب

بانگ درا کی نظم "میرا اندر کے ام" میں ایک شعر ہے:

ملو بروسنہم گشتہ دکائیں کو پیش آمارہ را دریں ریمائیں

جودہ شمس القین دیکھا کہ "اردو میں نہیں آمارہ مرادو" لایا۔ "طرزی ترکیب" نام مرقی ہے "جودہ مرصود" کا انزال

ہے۔ خوش ملیں گے "درستہ ترکیب" کے ربرسواں انزل پردہ استراں کچے ہیں اور دروں ملط ہیں۔

بانگ درا کی نظم "ملو بروسنہم" کا شعر ہے:

نہ رشتہ دروں کوڑ رشتہ۔ میں گم ہوا

دروانی رہے اپنی ذہیراں نہ انسانی!

جوش ملیالی کا استراں یہ ہے کہ "لطا ہاں ماعوار سے" موسیٰ ہے مگر ہاں پتھر کے مت مرادو پتھر ہیں، کیونکہ لٹا ہوا کمر تہ بی مات

ہوا ہے۔ اس جے مل چیز کے لئے اصفا "امردو" ماننا کہا جاتا ہے "قا" "سراج لکھوی" کے اک استراں ہر صرہا نے جوئے لکھا ہے کہ

"استراں ملط ہے۔" تاں "بانڈار اور سرما سوار دروں کے بے اسحال ہوتا ہے" "سراج" کے صرہو کا ایک مصرع اور کہ لکھوی۔ امر کے

دو مصرعے بطور صرہ پیش کیے ہیں "انزال کا ایک مصرع ہے" "نکس ہیں ہر ہر حساب ہمارے" "ملیالی کے سرگت اور ہار کی نگہ

نصاب ہمار" انکا درست نہیں "حساب غزل کا لفظ ہے اور امر ناری کا "ہر ہار" اور "حساب ہمار" دروں دروں نہیں۔ تاں "کادہ اردو

میں میراوس نہیں ہے" "سرگت میں ایک سری اور کچے" "سری لفظ ہر استراں کرا اردو نہیں" عربی یا فارسی لفظ کے ساتھ "عین الاستراں" لٹا

کی ترکیب ملط قرار دی جاتی ہے "انزال" "استراں میں ال" "اول کی پاسری کی ہے" "انتہ" "ملیالی کلام کے نام" "بیسے متون کردہ اور لکھا ہے۔

"اختتام پانڈت" "اختلال الفاظ" کے ربرسواں ہی ملیالی کے انزال کی اسحال کردہ شقہ ترکیب کو درستہ استراں لایا ہے "میر" "مکہ"

کے مصرعے: جام گنا خا ہیں اپلی ریں ہے کر، کے من میں دنا ہے "اہل جمع کے لے آتا ہے اور جمع کے معنی ہر ادا کرا ہے" "میر

ہوں دروں کے لیے آیا ہے" "ہر املا اور دروں دروں ہے" "مارہ ای گتہ کس اہل کو راحہ کے لیے ہی اسحال کتا ہے" "لٹا

میں اہل کے انت یہ شرعی درج ہے۔ صراحتہ "کسی اہل و قلم" کے سنا / انوالی میں دی گھر ہی میں گھر کی آواز۔ اپنی تلم، اپنی شمع اور

اپنی "درد الٹا" "تلف" "دور کے لے اسحال کیا مائے ہیں۔ شفا۔ آج کل وہی اہل دست ہے / جو کجی مری ہی اور "سراے" کا

یہ جملہ "جوش ملیالی اپنی زبان ہے"۔ ملط لکھا جائے گا؟

بانگ درا کی نظم "ناله مران" کا مصرع ہے: "کڑے مرگت ہیں، رادی میں گھسنا ہیں میں

اعتراف یہ ہے کہ "گشتہ" "میں صراحتہ لکھا جاتا ہے۔" "گشتہ" "ما... گشتہ" "درا اور گشتہ" "تحت" "درستہ ترکیب" ہیں۔ مراد میں اہل

ضم لکھوئی وصف ہیں جو کتنی سے غور و اجہ تعلق رکھتا ہے۔ اہل بے یہ ترکیب اہل ہے "سراج لکھوی" کے مصرع کی ہے کہ "گشتہ" کے

میں مائیں ہیں لٹہ "گشتہ" "مرگت" "ہر کی استراں شامل ہے اور "کسی لومہ کی صرہ درت"۔

”فصحاء“ کا مصرع ہے: ہے مچی ہاں اور مچی تسلیم ہاں ہے زہنگی

یہاں لے لکھا ہے کہ ”زہنگی مچی ہاں ہے اور مچی تسلیم ہاں۔ تسلیم ہاں ایک بہت ہی غیر متعارف ترکیب ہے جس سے سارا شعر مسموم ہو کر رہ گیا ہے۔“ تسلیم ہاں کی ترکیب میں دیکھو اور غبارِ دو لہروں میں۔ تسلیم ہاں ہے زہنگی، مسموم ہی کہہ سکتے ہاں ہوا ہے جو ”مہلہ شہید کیا ہے؟“ تہ و تابہ ماوراء“ کا ماحول ہے۔ لکھورام کے ساتھ ایک مسئلہ ہے کہ وہ مسائل ہیں ہے اور دوسرا مسئلہ ہے کہ اس کی طرح مرثیہ کا تراکیب ہر سنی ہے۔ (۱-۲) اور مگر انبال، تسلیم کے بغیر ایسی تراکیب کی منسوب سمجھیں جیسے آتی ہے۔ انبال کے اس طرح کے مصرعے لکھ انبال میں بھی معزز چشمہ کے ماحول ہیں۔“

انبال کا ایک شعر ہے:

خفتہ خاکِ بے سپر میں ہے شرارِ اپنا تو کیا؟

عارفی محل ہے یہ مشتِ غبارِ اپنا تو کیا؟

اعتراف ہے کہ ”خاکِ بے سپر کی مرثیہ ترکیب سے مصرعہ کو مٹی میں ملا دیا۔“ حلاجی جو چھوڑ کر گھڑی لگ کر لکھ لکھا ہے۔ وہ خاکِ بے سپر میں ہے لکھ اپنا تو کیا؟“ مرثیہ ایک مصرعہ شرار ہے کہ اس کا کہ خوش ملیاں ادا ط کے بکتر میں مسلا ہیں اور معنوں ہر حال کی طرح ہے اور انبال کے مافی الملح کی دسترس میں ہیں۔ اعتراف ہے کہ ”خاکِ بے سپر“ اور ترکیب ہے اور اصلاح کرتے ہوئے متعارف کی مثال لکھ لکھ ”راہِ دیا ہے اور اس طرح مصرعے کو مٹی میں ملا دیا ہے۔ اس میں ہیں اپنے شعر کو سمجھنے کی کوشش بھی نہیں کی جو صدمہ دہل ہے۔

زہنگی کی آغ کا رنگا خاکستر نہیں!

ٹوٹا جس کا مستقر ہو یہ وہ گوہر نہیں!

غلامِ رسول ہرے ان دو اشعار کا جو طالب لکھا ہے وہ یہ ہے کہ ”اگر چہ چٹائی بائبل ہرے دانی خاک میں سوئی ہوئی ہے تو کیا؟“ اگر بنیاد کی یہ ٹھنی سارا عارفی کجاوہ ہے تو کیا سرا؟ خاکِ بے سپر۔ سرورِ صم خاک کی اور شرار سے مراد روح ہے، عارفی محل ہے مراد عارفی شاعر اور اور مشتِ غبار سے مراد صم خاک ہے۔ لیکن زہنگی کی آغ کا رنگا ہے کہ وہ گوہر ہو کر رہ جائے۔ یہ مونی ایسا نہیں کہ اس کی قسمت میں ٹوٹا جانا ہے۔“

سرے دل نے یہ اک دن اکی کی تربت سے شکایت کی

نہیں ہٹاؤ عالم میں اب سامانِ بنیادی

شعر ہر کی اعتراض کی کوئی غماش اس ہے ہاں کہ وہ شعر ہے جو عالم پر عجیب و غریب اعتراضات کیلئے احوال کا شعر ہے جس
 ہی بنایا ہے زیر نظر شعر میں "ہشامہ" کو "عشر عمر" دیا۔ یہ نتیجہ ہوا بکرا احوال کو کہ "سہن کا اور دعا دعوایہ کو بکارت" اس کے دیکھنے کا
 دعا "ہشامہ" اور کلیری انعام میں ہے کی سزاوت بکرا احوال کی رسائی کی ہے۔ اولاً طوں ہر نہ کر کے چرے کہ بکرا ہشامہ دعا ہے۔
 "نائب فق" سے دعا کر کے چرے کہ "روقی ہشامہ امداد" اور اردو کا صبیحہ دل "متر عمر" میں کا دعا ہے۔

عمری آدم سے چنانہ عالم صرا

سرورجی ہی تماشائی تارے ہی تماشائی !

اسی طرح اساتذہ کرام نے بھی "اربابِ ارکان" کی تعلیم "مہرستانوں" کا آخری شمار لائق قرار دیا ہے :

آخر متعجب کل میں ہرگز نہ بچے سے مارا گیا ہے؟

مرے ہشام نے (وہ خبر کی انتہا کیا ہے؟

2

موسمِ مدیانی نے "صہر و بامالہ اور" دھڑ دھڑ "کے درمیان فرق "خیر و شر" پر بارِ اشرافی کیجے ہیں۔ پہلا "نیکوہ" کہیں "صہر و بامالہ"؛

ہے۔ جا مشیرہ تسلیم میں مشہور ہیں ہم

حقائق درد سنانے ہیں کہ مجبور ہیں ہم

انفرا، ہے کہ شروعات میں ہے بالکل یہ دھڑکاؤ دھڑکتا ہو گیا ہے۔ یہ فکر طبیعت کے راہ اور کچھ نہیں ہے انفراں درست

ایسی ہے مسرے میل نہ کوئی اور ہا ۷ صورت ہے اور نہ معرغہ، لہذا ہے"

سلام میران "در عشق" کا غم ہے:

ماہنامہ : ۱۰۰ سے حیرت انگیز عالم : ۱۰۰
 ۱۰۰ ہر طرف سے ۱۰۰، ۱۰۰، ۱۰۰

اعتراف یہ ہے کہ انہوں نے مسلمانوں میں رد و مبہار کیا اور سرائے بیت آئی ہے۔ یہ اعتراف ہی غلط ہے۔ "کھٹ" ہاں سوم

نکسرت اور جسدِ دار کر کے گئے ہیں۔ لہذا حالات میں "نکسرت" کا یہ استعمال دلوں اور مالی کے اس مصرعوں سے واضح کیا ہے۔

عقل دیے سے جو مرے تو دے نہ اہل کو زہر دیکھو

ع دیکھیں کہ خیراں تار پہ آنا نہ کر دماغ

احمال کی غزل کے شعر ہیں:

۱۔ ہمارے ہاں ہر سال شہر دیکھو
۲۔ ہمارے ہاں ہر سال شہر دیکھو
۳۔ ہمارے ہاں ہر سال شہر دیکھو
۴۔ ہمارے ہاں ہر سال شہر دیکھو
۵۔ ہمارے ہاں ہر سال شہر دیکھو
۶۔ ہمارے ہاں ہر سال شہر دیکھو
۷۔ ہمارے ہاں ہر سال شہر دیکھو
۸۔ ہمارے ہاں ہر سال شہر دیکھو
۹۔ ہمارے ہاں ہر سال شہر دیکھو
۱۰۔ ہمارے ہاں ہر سال شہر دیکھو

مذہبی لکھنے ہیں کہ "مطلع اہل میں" یہ کی سب سے بہتر ہے۔ اس سے شعر کے مصرعہ ثانی میں عی جو کہ تہذیب کے لئے آئی ہے اس کے لئے اسی ہے مگر مصرعہ اول میں "مرد" ہے "۹" سے استراحت کا طلب ہے اور اس میں دو اکرا لگے ہیں، ان کے لئے یہ ہے کہ یہاں بھی لفظ "دیکھ" قریب لانے کے لئے ہے۔

[illegible]

دارالعلوم اسلامیہ میں پڑھتے ہیں

انفرا ریں یہ کہ جس دیکھے کے لیے بھڑکی گی روتی ہر طرف - یہ انہوں نے اس کے لیے اقبال پڑھی ہیں۔ ۱۰۔ ۱۱۔ ۱۲۔ ۱۳۔ ۱۴۔ ۱۵۔ ۱۶۔ ۱۷۔ ۱۸۔ ۱۹۔ ۲۰۔ ۲۱۔ ۲۲۔ ۲۳۔ ۲۴۔ ۲۵۔ ۲۶۔ ۲۷۔ ۲۸۔ ۲۹۔ ۳۰۔ ۳۱۔ ۳۲۔ ۳۳۔ ۳۴۔ ۳۵۔ ۳۶۔ ۳۷۔ ۳۸۔ ۳۹۔ ۴۰۔ ۴۱۔ ۴۲۔ ۴۳۔ ۴۴۔ ۴۵۔ ۴۶۔ ۴۷۔ ۴۸۔ ۴۹۔ ۵۰۔ ۵۱۔ ۵۲۔ ۵۳۔ ۵۴۔ ۵۵۔ ۵۶۔ ۵۷۔ ۵۸۔ ۵۹۔ ۶۰۔ ۶۱۔ ۶۲۔ ۶۳۔ ۶۴۔ ۶۵۔ ۶۶۔ ۶۷۔ ۶۸۔ ۶۹۔ ۷۰۔ ۷۱۔ ۷۲۔ ۷۳۔ ۷۴۔ ۷۵۔ ۷۶۔ ۷۷۔ ۷۸۔ ۷۹۔ ۸۰۔ ۸۱۔ ۸۲۔ ۸۳۔ ۸۴۔ ۸۵۔ ۸۶۔ ۸۷۔ ۸۸۔ ۸۹۔ ۹۰۔ ۹۱۔ ۹۲۔ ۹۳۔ ۹۴۔ ۹۵۔ ۹۶۔ ۹۷۔ ۹۸۔ ۹۹۔ ۱۰۰۔ ۱۰۱۔ ۱۰۲۔ ۱۰۳۔ ۱۰۴۔ ۱۰۵۔ ۱۰۶۔ ۱۰۷۔ ۱۰۸۔ ۱۰۹۔ ۱۱۰۔ ۱۱۱۔ ۱۱۲۔ ۱۱۳۔ ۱۱۴۔ ۱۱۵۔ ۱۱۶۔ ۱۱۷۔ ۱۱۸۔ ۱۱۹۔ ۱۲۰۔ ۱۲۱۔ ۱۲۲۔ ۱۲۳۔ ۱۲۴۔ ۱۲۵۔ ۱۲۶۔ ۱۲۷۔ ۱۲۸۔ ۱۲۹۔ ۱۳۰۔ ۱۳۱۔ ۱۳۲۔ ۱۳۳۔ ۱۳۴۔ ۱۳۵۔ ۱۳۶۔ ۱۳۷۔ ۱۳۸۔ ۱۳۹۔ ۱۴۰۔ ۱۴۱۔ ۱۴۲۔ ۱۴۳۔ ۱۴۴۔ ۱۴۵۔ ۱۴۶۔ ۱۴۷۔ ۱۴۸۔ ۱۴۹۔ ۱۵۰۔ ۱۵۱۔ ۱۵۲۔ ۱۵۳۔ ۱۵۴۔ ۱۵۵۔ ۱۵۶۔ ۱۵۷۔ ۱۵۸۔ ۱۵۹۔ ۱۶۰۔ ۱۶۱۔ ۱۶۲۔ ۱۶۳۔ ۱۶۴۔ ۱۶۵۔ ۱۶۶۔ ۱۶۷۔ ۱۶۸۔ ۱۶۹۔ ۱۷۰۔ ۱۷۱۔ ۱۷۲۔ ۱۷۳۔ ۱۷۴۔ ۱۷۵۔ ۱۷۶۔ ۱۷۷۔ ۱۷۸۔ ۱۷۹۔ ۱۸۰۔ ۱۸۱۔ ۱۸۲۔ ۱۸۳۔ ۱۸۴۔ ۱۸۵۔ ۱۸۶۔ ۱۸۷۔ ۱۸۸۔ ۱۸۹۔ ۱۹۰۔ ۱۹۱۔ ۱۹۲۔ ۱۹۳۔ ۱۹۴۔ ۱۹۵۔ ۱۹۶۔ ۱۹۷۔ ۱۹۸۔ ۱۹۹۔ ۲۰۰۔ ۲۰۱۔ ۲۰۲۔ ۲۰۳۔ ۲۰۴۔ ۲۰۵۔ ۲۰۶۔ ۲۰۷۔ ۲۰۸۔ ۲۰۹۔ ۲۱۰۔ ۲۱۱۔ ۲۱۲۔ ۲۱۳۔ ۲۱۴۔ ۲۱۵۔ ۲۱۶۔ ۲۱۷۔ ۲۱۸۔ ۲۱۹۔ ۲۲۰۔ ۲۲۱۔ ۲۲۲۔ ۲۲۳۔ ۲۲۴۔ ۲۲۵۔ ۲۲۶۔ ۲۲۷۔ ۲۲۸۔ ۲۲۹۔ ۲۳۰۔ ۲۳۱۔ ۲۳۲۔ ۲۳۳۔ ۲۳۴۔ ۲۳۵۔ ۲۳۶۔ ۲۳۷۔ ۲۳۸۔ ۲۳۹۔ ۲۴۰۔ ۲۴۱۔ ۲۴۲۔ ۲۴۳۔ ۲۴۴۔ ۲۴۵۔ ۲۴۶۔ ۲۴۷۔ ۲۴۸۔ ۲۴۹۔ ۲۵۰۔ ۲۵۱۔ ۲۵۲۔ ۲۵۳۔ ۲۵۴۔ ۲۵۵۔ ۲۵۶۔ ۲۵۷۔ ۲۵۸۔ ۲۵۹۔ ۲۶۰۔ ۲۶۱۔ ۲۶۲۔ ۲۶۳۔ ۲۶۴۔ ۲۶۵۔ ۲۶۶۔ ۲۶۷۔ ۲۶۸۔ ۲۶۹۔ ۲۷۰۔ ۲۷۱۔ ۲۷۲۔ ۲۷۳۔ ۲۷۴۔ ۲۷۵۔ ۲۷۶۔ ۲۷۷۔ ۲۷۸۔ ۲۷۹۔ ۲۸۰۔ ۲۸۱۔ ۲۸۲۔ ۲۸۳۔ ۲۸۴۔ ۲۸۵۔ ۲۸۶۔ ۲۸۷۔ ۲۸۸۔ ۲۸۹۔ ۲۹۰۔ ۲۹۱۔ ۲۹۲۔ ۲۹۳۔ ۲۹۴۔ ۲۹۵۔ ۲۹۶۔ ۲۹۷۔ ۲۹۸۔ ۲۹۹۔ ۳۰۰۔ ۳۰۱۔ ۳۰۲۔ ۳۰۳۔ ۳۰۴۔ ۳۰۵۔ ۳۰۶۔ ۳۰۷۔ ۳۰۸۔ ۳۰۹۔ ۳۱۰۔ ۳۱۱۔ ۳۱۲۔ ۳۱۳۔ ۳۱۴۔ ۳۱۵۔ ۳۱۶۔ ۳۱۷۔ ۳۱۸۔ ۳۱۹۔ ۳۲۰۔ ۳۲۱۔ ۳۲۲۔ ۳۲۳۔ ۳۲۴۔ ۳۲۵۔ ۳۲۶۔ ۳۲۷۔ ۳۲۸۔ ۳۲۹۔ ۳۳۰۔ ۳۳۱۔ ۳۳۲۔ ۳۳۳۔ ۳۳۴۔ ۳۳۵۔ ۳۳۶۔ ۳۳۷۔ ۳۳۸۔ ۳۳۹۔ ۳۴۰۔ ۳۴۱۔ ۳۴۲۔ ۳۴۳۔ ۳۴۴۔ ۳۴۵۔ ۳۴۶۔ ۳۴۷۔ ۳۴۸۔ ۳۴۹۔ ۳۵۰۔ ۳۵۱۔ ۳۵۲۔ ۳۵۳۔ ۳۵۴۔ ۳۵۵۔ ۳۵۶۔ ۳۵۷۔ ۳۵۸۔ ۳۵۹۔ ۳۶۰۔ ۳۶۱۔ ۳۶۲۔ ۳۶۳۔ ۳۶۴۔ ۳۶۵۔ ۳۶۶۔ ۳۶۷۔ ۳۶۸۔ ۳۶۹۔ ۳۷۰۔ ۳۷۱۔ ۳۷۲۔ ۳۷۳۔ ۳۷۴۔ ۳۷۵۔ ۳۷۶۔ ۳۷۷۔ ۳۷۸۔ ۳۷۹۔ ۳۸۰۔ ۳۸۱۔ ۳۸۲۔ ۳۸۳۔ ۳۸۴۔ ۳۸۵۔ ۳۸۶۔ ۳۸۷۔ ۳۸۸۔ ۳۸۹۔ ۳۹۰۔ ۳۹۱۔ ۳۹۲۔ ۳۹۳۔ ۳۹۴۔ ۳۹۵۔ ۳۹۶۔ ۳۹۷۔ ۳۹۸۔ ۳۹۹۔ ۴۰۰۔ ۴۰۱۔ ۴۰۲۔ ۴۰۳۔ ۴۰۴۔ ۴۰۵۔ ۴۰۶۔ ۴۰۷۔ ۴۰۸۔ ۴۰۹۔ ۴۱۰۔ ۴۱۱۔ ۴۱۲۔ ۴۱۳۔ ۴۱۴۔ ۴۱۵۔ ۴۱۶۔ ۴۱۷۔ ۴۱۸۔ ۴۱۹۔ ۴۲۰۔ ۴۲۱۔ ۴۲۲۔ ۴۲۳۔ ۴۲۴۔ ۴۲۵۔ ۴۲۶۔ ۴۲۷۔ ۴۲۸۔ ۴۲۹۔ ۴۳۰۔ ۴۳۱۔ ۴۳۲۔ ۴۳۳۔ ۴۳۴۔ ۴۳۵۔ ۴۳۶۔ ۴۳۷۔ ۴۳۸۔ ۴۳۹۔ ۴۴۰۔ ۴۴۱۔ ۴۴۲۔ ۴۴۳۔ ۴۴۴۔ ۴۴۵۔ ۴۴۶۔ ۴۴۷۔ ۴۴۸۔ ۴۴۹۔ ۴۵۰۔ ۴۵۱۔ ۴۵۲۔ ۴۵۳۔ ۴۵۴۔ ۴۵۵۔ ۴۵۶۔ ۴۵۷۔ ۴۵۸۔ ۴۵۹۔ ۴۶۰۔ ۴۶۱۔ ۴۶۲۔ ۴۶۳۔ ۴۶۴۔ ۴۶۵۔ ۴۶۶۔ ۴۶۷۔ ۴۶۸۔ ۴۶۹۔ ۴۷۰۔ ۴۷۱۔ ۴۷۲۔ ۴۷۳۔ ۴۷۴۔ ۴۷۵۔ ۴۷۶۔ ۴۷۷۔ ۴۷۸۔ ۴۷۹۔ ۴۸۰۔ ۴۸۱۔ ۴۸۲۔ ۴۸۳۔ ۴۸۴۔ ۴۸۵۔ ۴۸۶۔ ۴۸۷۔ ۴۸۸۔ ۴۸۹۔ ۴۹۰۔ ۴۹۱۔ ۴۹۲۔ ۴۹۳۔ ۴۹۴۔ ۴۹۵۔ ۴۹۶۔ ۴۹۷۔ ۴۹۸۔ ۴۹۹۔ ۵۰۰۔ ۵۰۱۔ ۵۰۲۔ ۵۰۳۔ ۵۰۴۔ ۵۰۵۔ ۵۰۶۔ ۵۰۷۔ ۵۰۸۔ ۵۰۹۔ ۵۱۰۔ ۵۱۱۔ ۵۱۲۔ ۵۱۳۔ ۵۱۴۔ ۵۱۵۔ ۵۱۶۔ ۵۱۷۔ ۵۱۸۔ ۵۱۹۔ ۵۲۰۔ ۵۲۱۔ ۵۲۲۔ ۵۲۳۔ ۵۲۴۔ ۵۲۵۔ ۵۲۶۔ ۵۲۷۔ ۵۲۸۔ ۵۲۹۔ ۵۳۰۔ ۵۳۱۔ ۵۳۲۔ ۵۳۳۔ ۵۳۴۔ ۵۳۵۔ ۵۳۶۔ ۵۳۷۔ ۵۳۸۔

خوس ملیاں نہ ملنے کے مفہوم اور اسلوب دہود کو مقرر طور کا ہے۔ اٹھریزیر متہ معلقہ کے قریب قرد میں ۔ ماما، عالم سرا
چاہتے تھے۔ اقبال کے سر دیب۔ اٹھریزیر اثرات کا وہ پہلا لاؤ اچھا ہے۔ قطع مقرر کے کہ کہ نہیں اٹھریزیر میں سے دیب کی انی ہے اور اٹھ
بیر چھائی کی طرح ہمہ ہی ہمار منزل کے طور ہر آسان ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ اٹھریزیر خرم جسے کے نے ہا کی تہ کہ اٹھریزیر ہے اور
کسی ہا کی کو "رہسہ ہوں کو اپنے خرم" کی طرف "اور نہ میں مرین" کے لیے میں "چاہے میں سے بے نقاب کیا گیا ہے۔
ملیاتی ہوں تو نام کا سے "ہر صورت اٹھریزیر اور "ہر صورت" کا "کس" میں اسٹریٹ میں ہے کہ ہنہ کی دہود دہود ہا ہے۔

[illegible]

انتہال کم الفا میں کثیر معانی جہاں سہرتے ہیں۔ (۱) انتہال میں ایسا کار کا وصف ایسا نمایاں، کٹر ڈاکٹر، بھل ماروں سے ایسا افسوس
طرح کا سہرتوں کیا ہے۔ اس کا سہرتوں یہ ہے کہ انتہال نے اپنے کثیر تعداد اشعار اور مصرعوں میں ایسا کہا، اس کے مصرعوں، اشعار و
سے کام نکلا ہے۔ ڈاکٹر محمد رفعت نے حسب ذیل شعر بطور مثال پیش کیا ہے:

بہول کی بچی سے کٹ سکتا ہے ہیرے کا بکھر!

مردمان پر کام نرمانازک ہے اثرا! ۱۵

منہوں کے مولد اس خبر۔ دوسرے مصرعے میں کہ وہاں پہاڑ: "مرد پہاڑ جا"۔ مصرعہ ۱۱

حوالے اور حواشی

۱. تنفیل کے لیے دیکھیے، اقبال کی صحت زبان، صفحات ۲۲ تا ۲۴

۲-۳. اسرار و راز، صفحات ۳۵، ۵۱

۴. بال جبریل، صفحہ ۱۶۵

۵. اقبال کی مائیں، ص ۳۴ - مائیاں ۷۰ مصرعہ آتی تو مقررہ ملاح کو تزل کیا ہے، مگر نہ کلم کی کہیں سن، نہ درہن، ہم اور

اگر طرح مسرور، اناج سے شربت میں ہو گیا ہے اقبال کا کہا ہے کہ تم تیرے بچہ کی تکمیل میں مشہور ہیں

۶. مرض مائیاں، اشتراک پر صرہ کرتے ہوئے سراج نگاری لکھتے ہیں کہ "اس شعر ہر دو لہجہ کی صورت میں آتی ہے، انا، کہ

ہیں میں مسرور، متفق موجود ہے۔۔۔ کہیں جبر ہر دو لہجہ کی صورت میں آتی ہے، مگر تیرے بچہ کی کہیں صرہ کو مقررہ ہے، تم تیرے ہیں

[متر بہ تنفیل کے لیے دیکھیے، اقبال کی صحت زبان، صفحات ۲۲۵-۲۲۶]

۷. اقبال کی مائیاں، صفحہ ۳۵

۸. بانجس دریا، ص ۱۰۰

۹. اقبال کی مائیاں، ص ۳۵

۱۰. اقبال کی مائیاں، صفحہ ۲۵

۱۱. دیکھیے، مطالب بانجس دریا، غلام رسول میر، صفحہ ۲۱۹

۱۲. "شہم کا آئینہ آئینہ کا آئینہ" ص ۱۰۰، "ع" و "ک" کے آئینہ "د" ہے [ا. ا. ا. ص ۱۰۰]

شہم کا آئینہ ص ۱۰۰ "د" ہے۔ ڈاکٹر اقبال، "د" کا باغ (نثر) ص ۱۰۰ ہے

میرے [یے] شایاں فحش و ناشائک نہیں ہے۔

نارنگ (نو) نہ بیٹے کا مشترک جنوں میرا

مستن کی ایک دھڑکتے ہوئے گرد با مقہ غما [یے اور تمام ہیں سے ایک لفظ ماستو ہے

مقابلہ دیرد طامہ میں کوئیں ہے تو۔ میں مصرعے میں رہتا ہوں کا لفظ ماستو ہے

نو توں ہے عمرش (شا) و عمر کے درمیان - شہر شہر ہے [اقبال تقریر، ص ۱۵۰]

"میرا صرہ مشترک ماستو نہ بیٹے کا" میں "نو" دہریں ہے۔ "انہاں" اور "عمرش" کا لفظ "ماستو" کا لفظ

ہے اور اشتراکات ملتی ہیں۔ باقی (دراستہ) سے اتفاق کیا جاسکتا ہے

مستور و ماستو کے صرہ میں سے مراد اشتراکات حرکت، ہی حرکت ماستو کے ہیں۔ اس کا ماستو "اقبال" بھی ایک مطالعہ

میں پیش کیا گیا ہے۔ (دیکھیے، صفحات ۱۸۰ تا ۱۸۷)

- ۱۲۔ اجنبانِ محروم عصر، ۳۲: ۳۳ مرورد اشعار میں "سوس، سوس، سوس" انتہائی زور پڑھنے کے آتش نکل چکا ہے۔
- ۱۵۔ "شعرِ بابلِ صریح" کی پیدائش پر "عمر بن عبد العزیز" کے ہاتھ درج پڑا ہے۔
- ۱۶۔ مثال کے طور پر حسبِ ذیل اشعار دیکھیے :

سیرے ہی صم فائے ، سیرے ہی صم فائے
 (بابلِ صریح، صفحہ ۳۲) دوزخ کے صم فائی ، دوزخ کے صم فائی !
 عشقِ دمِ جبرئیل ، عشقِ دلِ معطلہ
 عشقِ خرا کا رسول ، عشقِ خرا کا ملا !
 (۱۲۸: ۳۳)
 فائی دوزخ کی یاد بنوہ ملاحضات
 ہر دوزخ سے فنی اس کا دل بے نیاز
 اس کی امیر بن تیل اس کے منہ صریح
 اس کی ادا دوزخ کے اس کی نگہ دل نواز
 مرا دم گشتگو ، مرا دم جغتو
 دوزخ ہر یا بنرا ہر باکسل دوزخ باز
 منتظر ہر کار عشق مرود خرا کا نہیں
 اور یہ عالم تمام دوزخ و ملسم دوزخ باز
 (۱۳۲ : صفحہ ۱۳۲)
 ہر اک منتظر سری یا مار کا نری مدحی مکر دوزخ باز کا
 (۱۴۲ : صفحہ ۱۴۲)

یہ لہری شاعری ہے ، مکر اور عشقِ دوزخ کے ادا کرنے کی میں ایجا رہی ہے اور اعجاز بھی کوئی مثال اس کا حال ہر
 چرا اور اس کے ادا کوئی مثال دم مرود نہیں ہے ۔ مہمت ہے کہ مرود بلا بیٹ شعر ہر یہ اسرار میں کیا گیا کہ ادا
 نے فقط "دوزخوں" کا ہیجہ غلط لکھا ہے ۔

ک۔ "فالعاب وراہ"

تائبِ درامی نظم "روحِ دریا" کا شعر ہے :

اب میں مثل ہوا مانتا ہے کوس میرا

قاری ہی سے نہ اسکا بھی دامن میرا

ذرا لگیں جو کہتے ہیں کہ مذکورہ مسلم ۱۱۰ برس، ذکر مولود اور جوں ۱۹۱۳ء میں سالہا سال امتزاجی شائع ہوئی، کہ تا کہ وہی
 زیادہ ہوئی ۱۹۱۳ء میں ۱۱۰ سالہ مریدانہ بنی کرتے ہوئے انکا کہ نسبت کے درجہ ضرورتیں میں رہا ہے کا عالم (۱۰۰) ہے، (۱۰۰)
 ورنہ راجم کو کہہ دیتا ہے۔ اس پر کیا شدہ تیر نام ہے ۱۰۰ سالہا میں خواب دیا۔ امتزاجی مولود ۱۰۰ سالہا۔ صحت فی لیب

”شہسزاد“ کہتا ہوں۔ لے لے لے یہ ہے کہ انھوں نے حال میں تو دل امیر لدا اٹھائے تھے، جو کہنے میں تھے۔ مگر وہی امیر لدا کہتا ہے کہ
 یہ نہیں ملتا ہی تھا۔ شہسزاد کا۔ مراد یہ ہوتی ہے کہ اس کے شہسزاد میں کوئی شہسزاد نہیں رہا۔ ”شہسزاد“ کہتا ہے کہ وہی امیر لدا کہتا ہے کہ
 یہ تو دیکھو اس میں کچھ نہیں ہے۔ مگر مراد یہ ہے کہ اس میں کوئی شہسزاد نہیں رہا۔ ”شہسزاد“ کہتا ہے کہ وہی امیر لدا کہتا ہے کہ

4

فرض یہ بھی ہے کہ اگر اصل کے برابر ہوں۔ تو یہ ہے کہ میں سب سے زیادہ اچھے ہیں۔ اصل کے برابر ہوں۔

[illegible]

میں نے ان کو بھی مہر دے اور کہا "میں نے یہ بھی کہنا نہیں چاہتا تھا،"

۱۔ عالم بیکر، مسردینی سے بیچے ہوئے سرکاری دستاویزات میں ملنے والی کمرن اسیر کی اہ

پہلے شعر ہر مصرعوں میں ہے کہ مصرعہ آؤں میں نہوتا ہے نہ آتا ہے مصرعہ الٰہی میں اڑا گا کہ جاتا ہے۔ دوسرے شعر کے مصرعوں میں
دکا ہے کہ "مصرعہ الٰہی میں غنی کے معاملہ کو نہ ہوتا ہے"۔ معانی اور نیاں مٹی میں لٹی ہے شعر ہر مصرعہ الٰہی میں
نہاں ہی مصرعہ الٰہی میں سال کے لئے نظر آئی نہ نظر ہی ہے کہا جاتا ہے "یہ مصرعہ الٰہی میں مصرعوں کو دیکھ کر
نماستہ زمانہ کی ہر نکل دیکھنا" (کلام انبال میں ہے اور ہر مصرعوں کو دیکھ کر مصرعہ الٰہی کے شراروں ہے۔

17

ابتال کے ایک باغ، غزل کا فوجی شہر ہے:

ترجمہ برائے شبنم ۲ صفحہ ۱۰۷

اور چمکتی ہے اکی موتی کو سورج کی کرن

اس شہر ہزار میٹریں گرنے ہوئے مچھا۔ اس کے ارد گرد کھائی اور چھانی ہے، دو طرفہ والے ایک ہی۔ دریں میں چوڑے

ہیں۔^{۹۰} اس اعتراض کا جواب۔ انٹر کھیتی نے اپنا اہل کے معنی میں "مناطق" دوسرے استعارات پر ہی جڑا ہے۔ امریکہ نے

”ایک ہی شعر میں دو مختلف زمانے نظم پورا کرتی گاہ ہیں، اور یہاں تو انسانی زندگی کے مصروفیت میں
 اہمیت ہی نہیں کیا، بلکہ حقیقت سے مطابق نمودار کیونکہ عروج و سربل میں ہر لمحہ جنم کے مورد اور سورج کی کرن پڑنے
 میں یقیناً نام نہاد زمانہ ہوتا ہے۔ یہ ہیں ہر لمحہ سربل و عروج کا موتی آوازیں اور ان کو ہوا ”سورج کی کرن نے
 چمکایا، یہ صداقت تحریر کی“ نفی ہے کہ انسانی زندگی کا تمام اہمیت دہائی“

حالی اور حواشی

- ۱۔ اترائی کلام، اجال، صفحہ ۲۶۹
- ۲۔ اصل کے دیکھئے، ”سربل و عروج“ کا مجموعہ ”تغییر معاد“، ”نور اللغات کے موقوف“، مرتبہ ڈاکٹر مسام احمد، صفحات ۶۹۲-۶۹۳
- ۳۔ ۵۲۳، ”انگ رور“، صفحات (بالترتیب) ۲۷، ۲۲۱، ۲۰۸
- ۴۔ اجال کی نمایاں، صفحات ۲۵-۲۶
- ۵۔ ”بال جبریل“، صفحہ ۴۸
- ۸-۹۔ دیکھئے، ”اجال کی صحت زباں“، صفحہ ۲۹۳

یاں نو دیاں کی جگہ سے امر ٹرے ۱۱ ہے جنوں نام لکھا ہر جگہ ۷ جزد دہاتا ہے شوق ۹

[illegible][illegible]

r

افعال کی علم "نورج" دریا "لاکھ پھر صا

ہیچہ۔۔۔ اس شخص کی تمامائی چور۔ ہیچہ۔۔۔ اس شخص کی تمامائی چور۔

[illegible]

7

[illegible]

راہ ہے اسی جہز میں ملاوٹ اسلام کی تعبیر کے لئے عمال ہیں، لیکن بدلا، سترہویں ویں الم کے حسبِ دِل شمر کیا ہے

ماں تانی بکس آئی ارل تیرا امر تیرا

فلا اذی پیغام ہے تو جاواں تو ہے!

انفرادی ہے کہ "مصرعہ اول ہم اسانی سے لاترہے۔ مصرعہ دہنی میں تو اور تو کو لغو بات میں شامل سمجھا جائے"۔ "مصرعہ اول ہم اسانی سے لاترہے۔ اصل۔" کا کہنا ہے کہ یہی کو دیا میں کہ کا مفتی مرتبہ کیا ہے۔ "آں شعر سے پہلے اور شعر کے دودھ شہزادوں پر نظر ڈالی جائے تو معلوم ہو سکتا ہے اس طرح ہے۔" "مکان مالی" کا مطلب ہے دنیا مالی ہے دنیا میں رہنے

امتیال کی ایک فنل کا شعر ہے :

یا جان کر لی اے شیخ! اٹھو مڑنے کے برابر، غم کس کی چیز بن گیا (کما) کرتے ہیں؟

مدیاں لکھتے ہیں کہ: یہی شعری جملوں اس شعر سے مراد ہیں کہ مائل لا یقہ نہیں اور ستم کس تیرے نام کو سزا سزا ہے: (۱۰۰)

تمام کا مقصد ہے کہل جمعہ، ہفتا، مہینہ، سہ ماہی، سال سے بڑے سے بڑے عمارت بنا جائے۔ ہمارے ہاں ہر
کے وہ ہیں لہذا اے شیخ آؤ، دل نہ کر کوئی سادہانہ بات نہ کریں۔ دل نہ کر کہ لے کہ شاعر کہ روئیں بھی، ہاتھ میں دیوڑھی، چرتی
نظم، شکوہ، کاغذ ہے

کس نے ٹھنڈا کیا؟ جنتس کمرہ! میری کو؟

کس نے ہیرازنہ کیا تیرا سر؟

عش میں یہی ہے اس شعر پر بھی اس امر ہی کیا ہے اور یہی قصیدوں پر خاک و سلاولوں پر ہے اس پر کون موم کا رہا ہوگی اور
دنیا میں یہ ملائی مگر لوطا بڑاں (مالی صرا) ابھریں (مالی بشر) کی صرا ہے اور یہ آتش پر سنوں ہی کا وہ ملائی ملائی ہے۔
آتش پر مٹی تو سرائی کا نر کہہ ہی سکتا ہے۔ یہ وہ صرا کوں طرح ہوا کہ نام کے معنی میں صرا ہے۔ کے سے لوطا بڑاں
کسی طرح پر آنا چاہتے تھے اور یہ معنی مال اسی لوطا استعمال ہے۔ "ہاں کیا ہے"

سراج الکبریٰ کے قراح کی طرح کو حکم دے۔ ستریں کو راج ۔ ضربہ اور تفریق کو نیز مسافری قرار دے۔ سوں نے سیراب قراح ۔ سبزیوں کا بہیم (شراعتی حق کو نیز) درج نہ کر کے لکھا کہ اس کا مدار اس پر ہے جو معمول ہے بلکہ سرخسرو اور مانی ۔ شراعتی حق کا

"باغ و بستان" کی نظم "ماشیق میر جانی" کا شعر ہے :

روحانی البتہ کی دوا عالمیوں سے بچ رہی جس کو آزاد دسویں مارچ کا دن ہے

استغفر اللہ یہ ہے کہ اُسے کی وہ اعجاز کو وہی جس کا ہے۔ اس سے نہ صرف ترغیب و مانا ہو بلکہ مانا کے اہل کا خوشی ہو
ہے۔۔۔ پھر جس کو، سنو، مانا سے آرازی ہاں۔ مانا کے رُخ پر چل کر وہی کے سے عمر وری ٹھہرا۔ جس مصرعہ نامی : مصرعہ اول کا دوسرا کمال
منہ پر ہوتا ہے۔ دوسری حوالی یہ ہے کہ وہ نہ تو ہی کہاں رہا نہ سوہ مانا سے آزاد ہو گیا۔^{۳۳}

[illegible]

۱۲. تغیل کے لیے دیکھیے، اقبال کی مستزین، صفحہ ۲۴۲

۱۳. اقبال کی غامیاں، صفحہ ۱۲

۱۴. من شعر برائے شریں لنگ، ہے، اسے اس کا اس اس واسے امداد کے اغہ دیکھیے:

دوست فکس مانتے نہ رخصت ہو پہن سکتا، کہ دل مرق آتش رکھتا ہوں میں
 مرنا مادی کی نظر لگا ہوں میں نہ ہوں آہ اوہ کائنات علی مدعا رکھتا ہوں میں
 قہر کئی کی لیے جھرتی ہے اندر اس لیے جسے پا اس سے، دردِ دہاد اور رکھتا ہوں میں
 فریاد اس کی دردِ غامیوں سے ہے مری عشق کو آرزو نہ تو رونا رکھتا ہوں میں
 سچ اگر ملے لڑائی نہیں ہے حوا اس میں ہذا اگر کیا ہو تر بار رکھتا ہوں میں

۳ مئی اعتراضات پر قاب اور نظر

انیسویں صدی : انیسویں صدی میں ہی دہلی کی مکہ کی پشت کا مودودی تھی۔ اہمال ۱۸۹۵ء میں لاہور آئے تھے۔ اسی سال ان کی وفات ہو گئی۔ ان کے شاگردوں کا آغاز ہوا۔ مرزا ارشد محمد گمانی اب شاگردوں کی شرکت کے لیے میرزا نور محمد لاہور آئے مگر تھے۔ اس کا تعلق دہلی سے تھا۔ میرزا طریقی اہم گمانی دستار کے دہراد تھے۔ دہلی صاحبان اپنے اپنے گمانوں کے ساتھ دہلی میں مقیم تھے۔ ۰۳

احتمال لکھو ہے، نہ (لی سے ہے فرض

ہم تو اسیر ہیں، ہم زنجیر کمال کے!

کچھ قافل کے سفر ۱۸۹۷ء میں شہر سری سرسائی کا اچھا سوا اس کے احوال یہاں مکر کے غم و غمراہی مریخی لکھتے ہیں :

"سری سرسائی کے یہ شاعر کچھ غم و غمراہی لکھتے ہیں۔ ان کے ہاں شاعرانہ ہمت اور لوگ جو تک کی ماہر ہوں
 میں ان کا کہنا اور کٹ کر باہر ہو گیا جس کے "سری سرسائی" کی صورت اختیار کر لی... سرسائی میں عالم کے یہی
 اس کے سر ادا کرتا ہے... مسافر احوال میں میرا ارشاد گورانی مردم کے شاعرانہ اور مردانوں کا اور تھا ان کا بھی
 در جہیز چار کو بیابانک نرفی ہوئی کہ عالم صاحب کے ایک شاعر، علام حسین قاب کا ہاں ارشاد اور ارشد گورانی کے
 کے ایک شاعر منشی علام قز کا قافل ناظم رکھا گیا۔"

اممال کا تعلق سے غرض انفرادیت پر قائم ہے اور اس کے اسرار اور احوال ہی کی راہ پر کامیاب رہا ہے

14

[illegible]

مطالعہ بھی کرتے تھے اسی دوران میں درخشاں کی شاعری اور یارک اس پر معنی ڈالنے پر نئے شعیر تقاریر سے لکھا ہے۔

"عجب دماغ چپاں تھے کہ بتا سکتا تھا دور اسرار و معنی کا یہ لایب عالم کوئی معمولی شعر گوئی۔" اہوں

لکھ دیا کہ کلام میں اصلاح کی گفتگو جس وقت کم ہے... اشعار اس کی رنگ و بوی میں قبول عام کا دور دورہ مائل کر لیا ہے

کہ اصلاح مردم کی بات پر ضرورت تھی کہ اصل میں ان لوگوں میں شامل ہے جس کے کلام کی اہوں نے اصلاح کی ہے۔

لاہور آنے کے بعد ان کے ۱۷۱ کی صاحبزادی کے دوران ۱۹۱۱ء میں ان کا شمار "نور" نامی شری میں شرکت کی۔ اہوں نے ۱۹۱۲ء کی ایک شعر

میں صبیح شمع، مرقی شمع کے شاعر بھی ہیں لیکن نظر سے جو ہے مرے طرف اشارہ کے... ۱۹۱۲ء تو سرور اور شری گورکھانی ہیں مرقی

کی کہ اشعار "علم" نامی شاعر نے ۱۹۱۲ء میں ان کا شمار لکھی کہ مرقی کی ہے

ایک "علم" نامی شاعر نے ۱۹۱۲ء میں ان کو ان کے اس میں بڑی دوری سے بڑا اور دلہری نے ان کی شاعری کی۔ اہوں

نے لکھا کہ "میں نے دیکھا اور جس کی صورت میں اس سے ہی ہے شری، دل سے علم کی ہے ہی ہے"

فروری ۱۹۱۲ء میں "علیٰ حضرت" نامی شاعر نے "میں مانی گورکھانی" نامی شعروں "دور" نامی شاعر کی "۱۹۱۲ء میں ۱۹۱۲ء

نے لکھا کہ "اشعار کی شاعری میں اسی سے وہ اس میں مانی ہیں جس میں شری کی فروری "علیٰ حضرت" نامی شاعر نے لکھا ہے "میں نے لکھی ہے

ایک مرزا نے لکھا ہے "میں نے لکھا ہے کہ اس میں مانی ہیں جس میں شری کی فروری "علیٰ حضرت" نامی شاعر نے لکھا ہے "میں نے لکھی ہے"

مرزا میں شری کی ایک "علم" نامی شاعر نے ۱۹۱۲ء میں ان کو ان کے اس میں بڑی دوری سے بڑا اور دلہری نے ان کی شاعری کی۔ اہوں

۱۹۱۲ء کی شری میں شری کی فروری "علیٰ حضرت" نامی شاعر نے لکھا ہے "میں نے لکھی ہے"

۱۹۱۲ء کی شری میں شری کی فروری "علیٰ حضرت" نامی شاعر نے لکھا ہے "میں نے لکھی ہے"

۱۹۱۲ء کی شری میں شری کی فروری "علیٰ حضرت" نامی شاعر نے لکھا ہے "میں نے لکھی ہے"

۱۹۱۲ء کی شری میں شری کی فروری "علیٰ حضرت" نامی شاعر نے لکھا ہے "میں نے لکھی ہے"

۱۹۱۲ء کی شری میں شری کی فروری "علیٰ حضرت" نامی شاعر نے لکھا ہے "میں نے لکھی ہے"

۱۹۱۲ء کی شری میں شری کی فروری "علیٰ حضرت" نامی شاعر نے لکھا ہے "میں نے لکھی ہے"

۱۹۱۲ء کی شری میں شری کی فروری "علیٰ حضرت" نامی شاعر نے لکھا ہے "میں نے لکھی ہے"

فروری ۱۹۱۲ء میں شری کی فروری "علیٰ حضرت" نامی شاعر نے لکھا ہے "میں نے لکھی ہے"

۱۹۱۲ء کی شری میں شری کی فروری "علیٰ حضرت" نامی شاعر نے لکھا ہے "میں نے لکھی ہے"

۱۹۱۲ء کی شری میں شری کی فروری "علیٰ حضرت" نامی شاعر نے لکھا ہے "میں نے لکھی ہے"

۱۹۱۲ء کی شری میں شری کی فروری "علیٰ حضرت" نامی شاعر نے لکھا ہے "میں نے لکھی ہے"

۱۹۱۲ء کی شری میں شری کی فروری "علیٰ حضرت" نامی شاعر نے لکھا ہے "میں نے لکھی ہے"

۱۹۱۲ء کی شری میں شری کی فروری "علیٰ حضرت" نامی شاعر نے لکھا ہے "میں نے لکھی ہے"

سے تھوڑے ہوتے ہیں۔^{۱۱۰}

۴

اگر مصر میں اہمال، استراحت پر زور دیا جائے، تو مائٹ اپنی جگہ پر قوی رہے، جس کے سرز مالک کے ساتھ گھومنے کی نئی توانیے جن میں بہر ہوتا۔ زیادہ زور سے استراحت پر زور دیا جائے، لیکن بے کئے ہیں کہ عینیت شاعرہ اہمال کے جوہر تو ہیں پختہ۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ ایک نرگس اور اہمال کے کھلا اہمال میں جو عیالیں لکھیں، ان کا اثر تھا۔ خود ہی کیا ہے

اہمال کا شعر ہے:

کیا ہوں اپنے حق سے میں سو گھر ہوا اور اس پر حلقہ دم ہوا کھر ہوا^{۱۱۱}

اس شعر ہوا متراں کرنے ہوئے مدحیہ کے لکھا ہے کہ "مطالع میں ربط کلام سراسر کے لیے صرف مطلب کی ضرورت پڑے گی"۔^{۱۱۲} عینیت اور کیا ہوگا۔ اس سے تو یہ بہر ہو کہ "اور اس کی جگہ" ان کے سر کہہ دیتے: پائے سر حلقہ دم ہوا کھر ہوا^{۱۱۳}

اہمال کا ایک اور شعر ہے:

ہے شکست انجام بخیرے کا سبب گلزار میں

سبزہ و گل بھی ہیں بھویر غم گلزار میں^{۱۱۴}

روح مالک نے، سبزہ والا استراحت سے صرف ایک مدح آئے، اہمال کے ہی شعر کی، یوں اس کا معنی ہے:

ہے شکست انجام بخیرے کا سبب گلزار میں

اور خزاں ہے سبزہ و گل کی غم گلزار میں

سراج لکھری کہتے ہیں کہ "اس شعر میں مطلب ہوا متراں تھا کہ وہ صاحب نے ہی صحت مرا کرا ہے شعر عجیب کا ثبوت دیا۔"^{۱۱۵}

بشر لکھری نے بھی اس پر صبر انگیز تبصرہ کیا ہے^{۱۱۶}

اہمال کے مصرعے "ماں کے غامضوں کو سمجھ کھلائی ہوئی" میں نہ مانا "کھلائی" پر مبنیائی کو استراحت ہے، اس کے سرخسہ "کھلائی"

نہ مانا رائے ہے^{۱۱۷} اس "علی" کا ارشاد خود ہی کیا ہے اور سب سے کیا ہے۔ سب سے کیا ہے "کچھ صفات آئے ہیں کہ لکھتے ہیں: "کھلائی"

کو طرز قرار سکھانے کے لیے کسی شمع کی ضرورت نہیں ہوتی^{۱۱۸}

"اہمال کی نامیاں" میں مبنیائی کی ستر ستر "مربی" والی مانے تو اس میں دلچسپی ماساں نظر آتی ہیں مثلاً اہمال کی عبارت: "بر"

جس استراحت کیا ہے وہیں خود "لہروں" مالا لہروں کے لکھا ہے "مربی" کی وضاحت کے لیے استراحت کیا ہے^{۱۱۹} "حضور درویش" پر اسرار کے یہ

یہ سوال قائم کیا ہے "مربی" اور "حضور درویش"۔ تاہم یہ کہ "یہ ضرورت (نہ مانا) لکھنے کے لیے "حضور درویش" لکھنے کی ضرورت نہیں

تھی۔ صرف یہ کہ خوش مبنیائی کے کلام اہمال کی ماساں "یاں سرے کے لیے عنوان" اہمال کی نامیاں "تلم" کی ہے

"تسمیر مہرورد"۔ اور وہ "عبر اسام" دہی اور "ہل" اور "عبر" کی "عبر" میں "عبر" سے پاک ہیں^{۱۲۰} اس پر سب مال

میں مصرعین کا، فتوے جاری کرنے کا، اہمال شرمناک ہے۔

حوالے اور حواشی

۱. دیکھئے حیاتِ انبال کی آئینہ شریں، مرتبہ مولانا محمد رفیع، صفحات ۱۵، ۱۶

۲. یہ قلم دیکھئے سے قبل عالمی دیکھو ثابت کرانے، حبیب ایل رائے طاہری

”اور۔۔۔ کے ایک میں دس بند، پل او۔۔۔، سہوا۔۔۔ کا شہر ہے، رائے۔۔۔ میں سرے

مرد ایک، مگر ہے لیکن اثر کرتی موت کو، کا لو میں ان کا سچ ہوں کر سنا جو ساس کو تو۔۔۔ نہ ہو دیا

”موجودہ مہتری“ مرتبہ مقیم قلعے میں نائل، صفحہ ۱۵

۳. ”تراویح طبع“ پر غالب سے ”قالب طبع“، لکھ کر اسے ادا کیجئے اس کے بجائے میں مہتری میں ہی ادا کیجئے۔۔۔

وقت بر باد جا۔

۵. دیباچہ، ۱۔ ۱۔ ۱۔

۶. حیاتِ انبال کی نظم ”شہرہ کڑیں“، صفحہ ۵۲

۷. ”اتراوی“ کا انبال، صفحات ۶۱، ۶۲

۸. ”انبال کی نزل“ برائے اس سرکہ ”المرحومہ“، ”شہرہ“، ”مہتری“، اکتوبر دسمبر ۱۹۹۴ء، ۱۹۹۳ء

۹. ”تعلیل کے سے“ دیکھئے، ”انبال کی صہریاں“، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲

۱۰. ”تعلیلِ حیاتِ انبال میں“، مرتبہ ڈاکٹر قسین نقوی، صفحہ ۹۱

۱۱. ”تعلیل کے لیے دیکھئے“، ”انبال کی صہریاں“، صفحہ ۲۶

۱۲. ”انبال کی قایمیں“، صفحہ ۱۵

۱۳. ”خطہ تہ سوں کا کرملیں“، ”خطہ تہریاں“ (”انبال کی قایمیں“، ۲۲) کے ہیں میں ”خطہ تہ“ ”خطہ تہ“ ”خطہ تہ“

”خطہ تہ“ ”خطہ تہ“ ”خطہ تہ“ ”خطہ تہ“ ”خطہ تہ“ ”خطہ تہ“ ”خطہ تہ“ ”خطہ تہ“

”میں کی نزلے ہیں لیکن ایسا ہے“ ”میں کی نزلے ہیں“ ”میں کی نزلے ہیں“ ”میں کی نزلے ہیں“

”میں کی نزلے ہیں لیکن ایسا ہے“ ”میں کی نزلے ہیں“ ”میں کی نزلے ہیں“ ”میں کی نزلے ہیں“

۱۴. ”دیکھئے“، ”انبال کی صہریاں“، صفحات (”انبال کی صہریاں“، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲)

۱۵. ”انبال کی قایمیں“، صفحہ ۱۵

۱۶. ”انبال کی قایمیں“، صفحات ۶۰-۶۱

۱۷. ”انبال کی قایمیں“، صفحہ ۲۵۲

۱۸. ”انبال کی صہریاں“، صفحہ ۲۵۷

۳۱. جبر کو دري گفتي:

”گوواں شعر کے مصرعہ ال میں ”خرو“ نہ ملے۔ ہائرسٹ اور سلاوہ ”رجوم“ کو لکھا تھا وہ ”اٹسٹھا“ تھا نہ
یا ”اٹسٹھا“ کہ ”معا“۔ ”وش“ اور ”وٹا“ اور ”ال“ ”سلاوہ“ مصرعہ ”اٹسٹھا“ ہے۔ یہ ”خرو“ ”وٹا“ اور
”سلاوہ“ ”اٹسٹھا“ ہے۔ دیکھو ”اٹسٹھا“ (۱۳۱۳ء) (۱۳۱۳ء)

کتابیات

اردو کتب

۱. تزاری ہینر ، الواکھل آرد ، ترجمہ ژن امر دسری ، منہول اکیٹری لاہور ، دوسرا ایڈیشن ، ۱۰۵۹ء
۲. اسٹریٹلہ ، اٹال ، - ترتیب مدد سال ، ڈاکٹر لیاں چر ، ٹکٹہ پیٹنگ ہاؤس ، کراچی ، ۱۰۸۸ء
۳. الواکھل آرد ، ایک تنہائی دمالد ، قائم سیر ، سیر پیٹنگ کمپنی ، دہلی ، ۱۹۹۲ء
۴. الواکھل آرد ، ایک سیمہ غیر شہادت ، مرتبہ رستیا لویں حال ، ترقی اردو بیورو ، نئی دہلی ، ۱۰۶۸۹ء
۵. اثبات دہلی ، - سن ترقی ، دہلی ، دہلی ، ۱۹۸۶ء
۶. اہمیت انشا کی مدرس ، سرانامک { ریلوے } ، طبع دوم ، ۱۹۷۵ء
۷. احوال و تاریخ اٹال ، چر : ڈاکٹر عمر باقر ، اٹال اکادمی پاکستان ، لاہور ، ۱۹۸۱ء
۸. ادبی ناظر ، راج عابد گوڑ ، انجمن ترقی اردو ہینر ، نئی دہلی ، ۱۹۹۱ء
۹. اردو ادب و ادب ، - لایہ ، دانش و ادب ، لاہور ، طبع دوم ، ۱۹۷۳ء
۱۰. اردو کا آخری عمار ، کے کے کھتر ، - نامت چرکاش ، نئی دہلی ، ۱۹۸۲ء
۱۱. اردو کے ادب معرکے ، ڈاکٹر فخر لغویں ، ترقی اردو بیورو ، نئی دہلی ، دوسرا ایڈیشن ، ۱۰۶۰ء
۱۲. ارشدیہ ، اٹال ، - راج عابد گوڑ ، طبع ہینر ، ۱۹۷۱ء
۱۳. اصرار و رموز ، اٹال ، - راج عابد گوڑ ، لاہور ، بار دوم ، ۱۹۷۱ء
۱۴. اسرار و رموز ، (معاونت شدہ ایڈیشن) ترقی - ٹکٹہ ہاؤس ، دہلی ، ۱۹۷۳ء
۱۵. - " اور مدبر ماسی دہلیات ، اور الہ دہلی لودویں ، اسلامک بکلی کھتر لاہور ، انعامت ششم ، ۱۰۰۹ء
۱۶. اسلامی لغت اور انشا ، ڈاکٹر ابو سعید نورانی ، اٹال اکادمی پاکستان ، لاہور ، طبع ثالث ، ۱۰۷۵ء
۱۷. اظہار خیال ، ڈاکٹر - قائم اٹال ، - راج عابد گوڑ ، دہلی ، ۱۹۷۰ء
۱۸. اظہار خیال ، ڈاکٹر - قائم اٹال ، - راج عابد گوڑ ، لاہور ، ۱۹۸۶ء
۱۹. اظہار خیال ، ڈاکٹر - قائم اٹال ، - راج عابد گوڑ ، دہلی ، ۱۹۹۱ء
۲۰. اظہار خیال (تشریفاتی مادہ) ، ڈاکٹر عابد اٹال ، اٹال اکادمی پاکستان ، لاہور ، ۱۹۹۳ء
۲۱. اظہار خیال ، ڈاکٹر فخر ریاس ، ٹکٹہ غیر شہادت لاہور ، ۱۹۹۰ء

- ۲۶۔ اقبال (انجلی نصرہ)، فنون گوشت لوری، ایوانِ اساتذت جو کچھ نور، سول
۱۔ شاہن ارغیہ سلیم، مترجمہ حبیب اللہ الیق احمد سنی، انشائیہ لکچرری گریڈ، ۱۹۵۶ء
۲۔ اشاعتی جہاز پاکستان سرکل ٹرنو صدارتی، فٹنس، شرمزاد اکبرانی، ۱۹۸۵ء
۳۔ ایشیا افسانے، ریاضی ہدیہ، پبلشر محمد حیدرانی، گراپی، ۱۹۸۰ء
۴۔ اقبال اور ادب، مرتبہ بشیر احمد ڈار، آئیڈیاد لاہور، ۱۹۸۴ء
۵۔ اقبال اور ادب، نوح معراج، اسٹوڈنٹس آرگنائزیشن اسلام آباد، لاہور، طبع ثانی، ۱۹۹۳ء
۶۔ ۲۸، قتل و اردو، مرتبہ پرویز امجد علی، اقبال، سٹی ٹیوشن سریکل، ۱۹۸۶ء
۷۔ ۲۹، اقبال اور ان کا نظریہ، شیخ مونس آزاد، ادارہ، لاہور، ۱۹۷۷ء
۸۔ ۳۰، اقبال اور اسلامی روایت، اسماعیل گل، برائے اقبال لاہور، ۱۹۹۵ء
۹۔ ۳۱، اقبال اور ان کی حیثیت اسلام، فخر حسین صاحب، جامعہ اسلامیہ، لاہور، ۱۹۷۶ء
۱۰۔ ۳۲، اقبال اور ان کا خیال، رابع زل، افغان ترقی اور پاکستان، گریڈ ۱۹۹۱ء
۱۱۔ ۳۳، اقبال اور ان کے خیالات، مرتبہ طاہرہ سیدی، کتاب خانہ لاہور، ۱۹۷۷ء
۱۲۔ ۳۴، اقبال اور ان کے خیالات، ایم بی ناصر، فتح منظر، لاہور، ۱۹۸۱ء
۱۳۔ ۳۵، اقبال اور ان کے خیالات، سٹی ٹیوشن سریکل، ۱۹۸۸ء
۱۴۔ ۳۶، اقبال اور ان کے خیالات، برائے اقبال لاہور، طبع سوم، ۱۹۸۴ء
۱۵۔ ۳۷، اقبال اور ان کے خیالات، ڈاکٹر نعیم احمد، اقبال اکادمی پاکستان، لاہور، طبع دوم، ۱۹۸۱ء
۱۶۔ ۳۸، اقبال اور ان کے خیالات، فخر حسین رائے، الساب، لاہور، ۱۹۷۷ء
۱۷۔ ۳۹، اقبال اور ان کے خیالات، فلسفہ ایس ایس سی رحمان، ادارہ، لاہور، ۱۹۷۸ء
۱۸۔ ۴۰، اقبال اور ان کے خیالات، رئیس احمد حسینی، اقبال اکادمی پاکستان لاہور، ۱۹۸۱ء
۱۹۔ ۴۱، اقبال اور ان کے خیالات، سعادت علی، کریئٹو ٹیلی ویژن، گیلا، (بحارت) ۱۹۸۲ء
۲۰۔ ۴۲، اقبال اور ان کے خیالات، جمعیۃ المروج، اقبال اکادمی پاکستان لاہور، ۱۹۷۵ء
۲۱۔ ۴۳، اقبال اور ان کے خیالات، سعادت علی، کمپنی، لاہور، ۱۹۷۷ء
۲۲۔ ۴۴، اقبال اور ان کے خیالات، پرویز امجد علی، اقبال اکادمی پاکستان لاہور، طبع ثانی، ۱۹۸۱ء
۲۳۔ ۴۵، اقبال اور ان کے خیالات، ڈاکٹر نظام مصطفیٰ، اقبال اکادمی پاکستان لاہور، طبع ثانی، ۱۹۸۸ء
۲۴۔ ۴۶، اقبال اور ان کے خیالات، دین محمد، دین محمد، لاہور، ۱۹۷۷ء

- ۴۴۔ اقبال اور لکھنؤ پینار، حق نواز، اقبال اکادمی پاکستان لاہور، ۱۹۸۴ء
- ۴۵۔ اقبال اور محبت رسول، پیر سید محمد ظاہر ماروٹی، اقبال اکادمی پاکستان لاہور، طبع ۱۹۸۸ء
- ۴۶۔ اقبال اور شرق و مغرب کے مکرمین، ڈاکٹر عشرت حسن اللہ، تدوین سید خیر، نثر اقبال لاہور، ۱۹۸۹ء
- ۵۰۔ اقبال اور مغرب مرتبہ آل انڈیا، اقبال انسٹی ٹیوٹ، سرینگر، ۱۹۸۱ء
- ۵۱۔ اقبال اور مغربی استعمار، پیر سید ابرار دومان، سر اقبال، لاہور، ۱۹۸۹ء
- ۵۲۔ اقبال اور مغربی فکر، پیر ضیاء حیدر الدین، اقبال انسٹی ٹیوٹ، سرینگر، ۱۹۸۰ء
- ۵۳۔ اقبال اور مغربی مکرمین، محسن طاہر آزاد، مکتبہ نالید، لاہور، پاکستان فائنٹ ۱۹۹۴ء
- ۵۴۔ اقبال اور خودی کا فاضلی مائتھ، فریاد حیات موری، سرگرمی مکتبہ اسلامی، دہلی، مارچ ۱۹۹۲ء
- ۵۵۔ اقبال اور نئی سل، ڈاکٹر ملک حسن اختر، مدرسہ سر سید لکھنؤ، لاہور، ۱۹۸۸ء
- ۵۶۔ اقبال اور ہم، ڈاکٹر ابرار احمد، سرگرمی انجمن خیرات، لاہور، ۱۹۹۵ء
- ۵۷۔ اقبال ایک نثری مطالعہ، سید معراج خیر، اقبال انسٹی ٹیوٹ، سرینگر، دہلی، ۱۹۹۷ء
- ۵۸۔ اقبال ایک شاعر، سلیم احمد، قوسین، لاہور، مارچ ۱۹۸۷ء
- ۵۹۔ اقبال کیسٹم بیسی مکرم، پیر سید منیر الحق مرتبہ ماہ دولت، اقبال انسٹی ٹیوٹ سرگرمی، دہلی، ۱۹۹۶ء
- ۶۰۔ اقبال ایوب اعلیٰ میں، پیر ضیاء حق نواز، یونیورسٹی کون لاہور، ۱۹۸۸ء
- ۶۱۔ اقبال ویت مکرم پاکستان، ڈاکٹر سید خیر، اقبال اکادمی پاکستان، طبع ۱۹۸۸ء
- ۶۲۔ اقبال ماں شلا مرتبہ محمد عبداللہ قریشی، سر اقبال لاہور، ۱۹۸۱ء
- ۶۳۔ اقبال ۸۵ء مرتبہ ڈاکٹر وحید عشرت، اقبال اکادمی پاکستان لاہور، ۱۹۸۹ء
- ۶۴۔ اقبال پر سہ لکھی نثر، خواجہ لال بہرہ یونیورسٹی، دہلی یونیورسٹی، دہلی یونیورسٹی، دہلی، ۱۹۹۷ء
- ۶۵۔ اقبال مادہ شریعتی نثر، عتیق صدیقی، مکتبہ جامعہ دہلی، ۱۹۸۰ء
- ۶۶۔ اقبال چہرے حادثہ، ڈاکٹر خیر مراد، اقبال اکادمی پاکستان، لاہور، ۱۹۸۷ء
- ۶۷۔ اقبال ۸۴ء مرتبہ ڈاکٹر وحید عشرت، اقبال اکادمی پاکستان لاہور، ۱۹۸۹ء
- ۶۸۔ اقبال ۸۶ء مرتبہ ڈاکٹر وحید عشرت، اقبال اکادمی پاکستان لاہور، ۱۹۹۰ء
- ۶۹۔ اقبال دروب مانہ، خالد خیر صوفی، سر اقبال لاہور، طبع ۱۹۸۳ء
- ۷۰۔ اقبال زمینی ایک مطالعہ، پیر سید ابرار حاکم، ستر لاہور، ۱۹۹۳ء
- ۷۱۔ اقبال سب کے لیے، ڈاکٹر مرزا منجھریا، شعبہ سائنس و ادب، ترقیاتی یونیورسٹی، ۱۹۷۸ء

۷۰. اقبال سیتورنگھان روح کی فطرتیں، مرتبہ و تفسیر، اختر علی، سر اقبال لاہور، ۱۹۷۸ء
۷۱. اقبال کی مرثیہ سوانح ڈاکٹر سنی کریم اختر، مرثیہ سوانح، تاروی، نئی دہلی، (مستقل) ۱۹۶۵ء
۷۲. اقبال کی مرثیہ سوانح، سیتورنگھان، اقبال اکادمی پاکستان، لاہور، ۱۹۹۷ء
۷۳. اقبال کی مرثیہ سوانح، دراصل، مہدی، مہدی، لاہور، ۱۹۹۱ء
۷۴. اقبال کی شخصیت اور ادبی، رشید احمد صدیقی، اقبال گائیڈ، لاہور، ۱۹۷۱ء
۷۵. اقبال کی شخصیت اور ادبی، میرا صدیق، سر اقبال، لاہور، طبع دوم، ۱۹۸۳ء
۷۶. اقبال کی سیاسی، علی سہیل، بی بی، لاہور، ۱۹۷۷ء
۷۷. اقبال کی سیاسی، سر اقبال، سر اقبال، لاہور، (دوم)
۷۸. اقبال کی سیاسی، سر اقبال، سر اقبال، لاہور، ۱۹۸۱ء
۷۹. اقبال کی سیاسی، سر اقبال، سر اقبال، لاہور، ۱۹۶۸ء
۸۰. اقبال کی سیاسی اور ادبی، ڈاکٹر لاہور، سر اقبال، لاہور، ۱۹۸۳ء
۸۱. اقبال کی سیاسی اور ادبی، ڈاکٹر لاہور، سر اقبال، لاہور، ۱۹۸۳ء
۸۲. اقبال کی سیاسی اور ادبی، ڈاکٹر لاہور، سر اقبال، لاہور، ۱۹۸۳ء
۸۳. اقبال کی سیاسی اور ادبی، ڈاکٹر لاہور، سر اقبال، لاہور، ۱۹۸۳ء
۸۴. اقبال کی سیاسی اور ادبی، ڈاکٹر لاہور، سر اقبال، لاہور، ۱۹۸۳ء
۸۵. اقبال کی سیاسی اور ادبی، ڈاکٹر لاہور، سر اقبال، لاہور، ۱۹۸۳ء
۸۶. اقبال کی سیاسی اور ادبی، ڈاکٹر لاہور، سر اقبال، لاہور، ۱۹۸۳ء
۸۷. اقبال کی سیاسی اور ادبی، ڈاکٹر لاہور، سر اقبال، لاہور، ۱۹۸۳ء
۸۸. اقبال کی سیاسی اور ادبی، ڈاکٹر لاہور، سر اقبال، لاہور، ۱۹۸۳ء
۸۹. اقبال کی سیاسی اور ادبی، ڈاکٹر لاہور، سر اقبال، لاہور، ۱۹۸۳ء
۹۰. اقبال کی سیاسی اور ادبی، ڈاکٹر لاہور، سر اقبال، لاہور، ۱۹۸۳ء
۹۱. اقبال کی سیاسی اور ادبی، ڈاکٹر لاہور، سر اقبال، لاہور، ۱۹۸۳ء
۹۲. اقبال کی سیاسی اور ادبی، ڈاکٹر لاہور، سر اقبال، لاہور، ۱۹۸۳ء
۹۳. اقبال کی سیاسی اور ادبی، ڈاکٹر لاہور، سر اقبال، لاہور، ۱۹۸۳ء
۹۴. اقبال کی سیاسی اور ادبی، ڈاکٹر لاہور، سر اقبال، لاہور، ۱۹۸۳ء
۹۵. اقبال کی سیاسی اور ادبی، ڈاکٹر لاہور، سر اقبال، لاہور، ۱۹۸۳ء
۹۶. اقبال کی سیاسی اور ادبی، ڈاکٹر لاہور، سر اقبال، لاہور، ۱۹۸۳ء
۹۷. اقبال کی سیاسی اور ادبی، ڈاکٹر لاہور، سر اقبال، لاہور، ۱۹۸۳ء
۹۸. اقبال کی سیاسی اور ادبی، ڈاکٹر لاہور، سر اقبال، لاہور، ۱۹۸۳ء
۹۹. اقبال کی سیاسی اور ادبی، ڈاکٹر لاہور، سر اقبال، لاہور، ۱۹۸۳ء
۱۰۰. اقبال کی سیاسی اور ادبی، ڈاکٹر لاہور، سر اقبال، لاہور، ۱۹۸۳ء

۱۸۸۰ء میں لکھا۔ یہ کتاب ۱۸۸۰ء میں شائع ہوئی۔

۱۸۸۱ء میں لکھا۔ یہ کتاب ۱۸۸۱ء میں شائع ہوئی۔

۱۸۸۲ء میں لکھا۔ یہ کتاب ۱۸۸۲ء میں شائع ہوئی۔

۱۸۸۳ء میں لکھا۔ یہ کتاب ۱۸۸۳ء میں شائع ہوئی۔

۱۸۸۴ء میں لکھا۔ یہ کتاب ۱۸۸۴ء میں شائع ہوئی۔

۱۸۸۵ء میں لکھا۔ یہ کتاب ۱۸۸۵ء میں شائع ہوئی۔

۱۸۸۶ء میں لکھا۔ یہ کتاب ۱۸۸۶ء میں شائع ہوئی۔

۱۸۸۷ء میں لکھا۔ یہ کتاب ۱۸۸۷ء میں شائع ہوئی۔

۱۸۸۸ء میں لکھا۔ یہ کتاب ۱۸۸۸ء میں شائع ہوئی۔

۱۸۸۹ء میں لکھا۔ یہ کتاب ۱۸۸۹ء میں شائع ہوئی۔

۱۸۹۰ء میں لکھا۔ یہ کتاب ۱۸۹۰ء میں شائع ہوئی۔

۱۸۹۱ء میں لکھا۔ یہ کتاب ۱۸۹۱ء میں شائع ہوئی۔

۱۸۹۲ء میں لکھا۔ یہ کتاب ۱۸۹۲ء میں شائع ہوئی۔

۱۸۹۳ء میں لکھا۔ یہ کتاب ۱۸۹۳ء میں شائع ہوئی۔

۱۸۹۴ء میں لکھا۔ یہ کتاب ۱۸۹۴ء میں شائع ہوئی۔

۱۸۹۵ء میں لکھا۔ یہ کتاب ۱۸۹۵ء میں شائع ہوئی۔

۱۸۹۶ء میں لکھا۔ یہ کتاب ۱۸۹۶ء میں شائع ہوئی۔

۱۸۹۷ء میں لکھا۔ یہ کتاب ۱۸۹۷ء میں شائع ہوئی۔

۱۸۹۸ء میں لکھا۔ یہ کتاب ۱۸۹۸ء میں شائع ہوئی۔

۱۸۹۹ء میں لکھا۔ یہ کتاب ۱۸۹۹ء میں شائع ہوئی۔

۱۹۰۰ء میں لکھا۔ یہ کتاب ۱۹۰۰ء میں شائع ہوئی۔

۱۹۰۱ء میں لکھا۔ یہ کتاب ۱۹۰۱ء میں شائع ہوئی۔

۱۹۰۲ء میں لکھا۔ یہ کتاب ۱۹۰۲ء میں شائع ہوئی۔

۱۹۰۳ء میں لکھا۔ یہ کتاب ۱۹۰۳ء میں شائع ہوئی۔

۱۹۰۴ء میں لکھا۔ یہ کتاب ۱۹۰۴ء میں شائع ہوئی۔

۱۱۲. مثال مروج عالم، مرتبه ڈاکٹر سلیم اختر، سرائی، لاہور، ۱۹۷۹ء

۱۱۳. مثال ام، مرتبہ ہزارح حسن حسرت، تاج کبھی کراچی، دسمبر ۱۹۷۶ء

۱۱۴. مثال ام، دہدہ اول، مرتبہ شیخ محمد، ایڈٹ شیخ محمد اسلم، لاہور، ۱۹۶۶ء

۱۱۵. مثال ام، دہدہ دوم، مرتبہ شیخ محمد، ایڈٹ شیخ محمد اسلم، لاہور، ۱۹۶۶ء

۱۱۶. مثال ام، دہدہ تیسری، مرتبہ شیخ محمد، ایڈٹ شیخ محمد اسلم، لاہور، ۱۹۶۸ء

۱۱۷. مثال ام، دہدہ چوتھی، مرتبہ شیخ محمد، ایڈٹ شیخ محمد اسلم، لاہور، ۱۹۸۸ء

۱۱۸. انشائیات: ستر سال کی بودی، مرتبہ سمیع الدین، ایڈٹ شیخ محمد اسلم، لاہور، ۱۹۷۹ء

۱۱۹. انشائیات: ستر سال کی بودی، مرتبہ شیخ محمد، ایڈٹ شیخ محمد اسلم، لاہور، ۱۹۶۹ء

۱۲۰. انشائیات: ستر سال کی بودی، مرتبہ شیخ محمد، ایڈٹ شیخ محمد اسلم، لاہور، ۱۹۷۵ء

۱۲۱. انشائیات: ستر سال کی بودی، مرتبہ شیخ محمد، ایڈٹ شیخ محمد اسلم، لاہور، ۱۹۷۵ء

۱۲۲. انشائیات: ستر سال کی بودی، مرتبہ شیخ محمد، ایڈٹ شیخ محمد اسلم، لاہور، ۱۹۷۷ء

۱۲۳. انشائیات: ستر سال کی بودی، مرتبہ شیخ محمد، ایڈٹ شیخ محمد اسلم، لاہور، ۱۹۷۳ء

۱۲۴. انشائیات: ستر سال کی بودی، مرتبہ شیخ محمد، ایڈٹ شیخ محمد اسلم، لاہور، ۱۹۷۰ء

۱۲۵. انشائیات: ستر سال کی بودی، مرتبہ شیخ محمد، ایڈٹ شیخ محمد اسلم، لاہور، ۱۹۷۲ء

۱۲۶. انشائیات: ستر سال کی بودی، مرتبہ شیخ محمد، ایڈٹ شیخ محمد اسلم، لاہور، ۱۹۸۵ء

۱۲۷. انشائیات: ستر سال کی بودی، مرتبہ شیخ محمد، ایڈٹ شیخ محمد اسلم، لاہور، ۱۹۸۹ء

۱۲۸. انشائیات: ستر سال کی بودی، مرتبہ شیخ محمد، ایڈٹ شیخ محمد اسلم، لاہور، ۱۹۷۷ء

۱۲۹. انشائیات: ستر سال کی بودی، مرتبہ شیخ محمد، ایڈٹ شیخ محمد اسلم، لاہور، ۱۹۸۵ء

۱۳۰. انشائیات: ستر سال کی بودی، مرتبہ شیخ محمد، ایڈٹ شیخ محمد اسلم، لاہور، ۱۹۸۹ء

۱۳۱. انشائیات: ستر سال کی بودی، مرتبہ شیخ محمد، ایڈٹ شیخ محمد اسلم، لاہور، ۱۹۷۵ء

۱۳۲. انشائیات: ستر سال کی بودی، مرتبہ شیخ محمد، ایڈٹ شیخ محمد اسلم، لاہور، ۱۹۸۲ء

۱۳۳. انشائیات: ستر سال کی بودی، مرتبہ شیخ محمد، ایڈٹ شیخ محمد اسلم، لاہور، ۱۹۷۸ء

۱۳۴. انشائیات: ستر سال کی بودی، مرتبہ شیخ محمد، ایڈٹ شیخ محمد اسلم، لاہور، ۱۹۷۳ء

۱۳۵. انشائیات: ستر سال کی بودی، مرتبہ شیخ محمد، ایڈٹ شیخ محمد اسلم، لاہور، ۱۹۶۶ء

۱۳۶. انشائیات: ستر سال کی بودی، مرتبہ شیخ محمد، ایڈٹ شیخ محمد اسلم، لاہور، ۱۹۷۵ء

۱۰۲۸ - نامه به پادشاه، مبنی بر درخواست عفو و بخشش از طرف سید محمد باقر میرزا، سرکار اصفهان، ۱۳۵۷ هجری قمری

۱۴۸ بیا به مجلس انشان، مرتبه مدرّسین خان، رئیس، تمامه سال، حاضر، مدرّسین، هریز، عیال، ۹۹۰ و

۱۴۹ باکنوں کے معرانی قلعے، سرٹیزیرہ، فورانس، آں، رتات اسٹیک، کوکین ٹانگرس، لاہور، ۱۹۹۱ء

۵. ایک سال انٹرنیشنل سائنس و صنعتی نمبر و ایجوکیشنل سائنس بورڈ میں ، اہل ذہن ، ۱۹۸۷ء

۱۵. یکتہ مدد : اہل اطفال، معمرین، سالانہ ٹیکوں کا منتظر، و غیرہ

۱۵۱ ہارن کلیم، میل مانی، .. زمان یک ذوق، کراچی، ۱۹۹۸ء

۱۵۳ - ج ۱ ، مکتوب مع الاسف ، آذربایجان ، کابل ، ۱۹۶۶ء

۱۵۴ تاریخ قصه - دقده لغز انشال، نرتجب پرو سر سار گللو، بکوشا تغییر انا بیت، ۷ صفر ۹۸۵ هـ.

تقریر تشکیل ایستادہ اہل ، یوسف نانی ، سرگرم سرگاندہ ، ۱۱۷

۱۵۹. محمد بن ابراهیم، مشق الحروف فوق، مکتبہ مغل، عثمانیہ، سرگودھا، لاہور، ۱۳۸۱ھ

۱۵، ترقی پسند ادب، سردار معزی، مکتبہ پاکستان، لاہور، ۱۹۵۳ء

۱۵۸. ترقی پسند ادب ، کاروان ادب ، ملتان سہ ماہی ، ۱۹۸۶ء

۱۵۶. فضائل جبرائیل علیہ السلام، ترجمہ متبرک بن نیاز، سرائی اقبال، لاہور، (مطبع سوم)، ۱۹۸۹ء

۶۰۔ تعالیم اطفال کا تحقیقی توہماتی مطالعہ، ڈاکٹر رفیع مہربانی، اطفال اکیڈمی پاکستان، لاہور، ۱۹۸۲ء

۴. نصوص استنادی، روانا، صلاح الدین احمد مرتبه معراجین احمد، انجمن ترویج و نشر کتب، بنی مله، ۱۹۷۱ء

۱۴۱: قصہ سب سے پہلے انگریز انتہالی کی طرف سے، ڈاکٹر انگریز، نال انگریز، وسیع تانی، ۱۹۸۷ء

۱۲. تصور شرار اشغال کامرما مل، انکڑ قائم اسجون بہار بیزیش، مسعودیور، ۱۹۷۹ء

۱۹۴۱. تعصبات، نفع لہذا ملک، مکتبہ فنون، لاہور، ۱۹۷۳ء

۱۱۵ شمیم میر، عبدالوہید خان، مکتبہ ایران (دس)، ۱۱ جزر، ۱۳۵۹ء

۱۹۶. تفہیم قرآن، ابراہیم علی گودرزی، مکتبہ تعمیران نیت، لاہور، ۱۴۰۱ھ، ج ۱، صفحہ ۱۲۸

۱۹۷۰ء نکاح، انساں، خالد طاہری، ادارۃ شہادتہ فقہ، جامعہ سکر، دہلی، ۱۹۸۰ء

۱۹۸. تلاش، تعمیر، رہنمائی، حال میر تقی میر، دہلی، ۱۹۸۸ء

۱۱. منتقبات انتقام، میرزا یحییٰ الخانی، مایه‌ایه انتقام، تهران، انتشارات (۱۳۸۳)

۲۰۰ مقبرہ، بریلی، مقبرہ، میرات، حسین، لکھنؤ، یو۔ پی، دسمبر، ۱۹۵۲ء

۲۰۱. نسیم عباس، سرنگ جرابینٹ الحق، شدید اور ایسی یونیورسٹی، ۱۹۹۲ء

۲۰۳ سرسراشتی، ڈائری، امی، دیکھو، میرا، سب، ۱۹۹۵ء

۲۰۴ ... میں مرا کا آئین، آیت، قلم، سب، ۱۹۹۵ء

۲۰۵ خبرت حاضرین، قلم، قلم، قلم، قلم، قلم، قلم، ۱۹۹۵ء

۲۰۶ ... قلم، قلم، قلم، قلم، قلم، قلم، ۱۹۹۵ء

۲۰۷ ... قلم، قلم، قلم، قلم، قلم، قلم، ۱۹۹۵ء

۲۰۸ ... قلم، قلم، قلم، قلم، قلم، قلم، ۱۹۹۵ء

۲۰۹ ... قلم، قلم، قلم، قلم، قلم، قلم، ۱۹۹۵ء

۲۱۰ ... قلم، قلم، قلم، قلم، قلم، قلم، ۱۹۹۵ء

۲۱۱ ... قلم، قلم، قلم، قلم، قلم، قلم، ۱۹۹۵ء

۲۱۲ ... قلم، قلم، قلم، قلم، قلم، قلم، ۱۹۹۵ء

۲۱۳ ... قلم، قلم، قلم، قلم، قلم، قلم، ۱۹۹۵ء

۲۱۴ ... قلم، قلم، قلم، قلم، قلم، قلم، ۱۹۹۵ء

۲۱۵ ... قلم، قلم، قلم، قلم، قلم، قلم، ۱۹۹۵ء

۲۱۶ ... قلم، قلم، قلم، قلم، قلم، قلم، ۱۹۹۵ء

۲۱۷ ... قلم، قلم، قلم، قلم، قلم، قلم، ۱۹۹۵ء

۲۱۸ ... قلم، قلم، قلم، قلم، قلم، قلم، ۱۹۹۵ء

۲۱۹ ... قلم، قلم، قلم، قلم، قلم، قلم، ۱۹۹۵ء

۲۲۰ ... قلم، قلم، قلم، قلم، قلم، قلم، ۱۹۹۵ء

۲۲۱ ... قلم، قلم، قلم، قلم، قلم، قلم، ۱۹۹۵ء

۲۲۲ ... قلم، قلم، قلم، قلم، قلم، قلم، ۱۹۹۵ء

۲۲۳ ... قلم، قلم، قلم، قلم، قلم، قلم، ۱۹۹۵ء

۲۲۴ ... قلم، قلم، قلم، قلم، قلم، قلم، ۱۹۹۵ء

۲۲۵ ... قلم، قلم، قلم، قلم، قلم، قلم، ۱۹۹۵ء

۲۲۶ ... قلم، قلم، قلم، قلم، قلم، قلم، ۱۹۹۵ء

۲۲۷ ... قلم، قلم، قلم، قلم، قلم، قلم، ۱۹۹۵ء

۲۲۸ ... قلم، قلم، قلم، قلم، قلم، قلم، ۱۹۹۵ء

۲۲۰ روبرو، صوفیہ، شہداء آباد، مکتبہ یونیورسٹی، ۱۹۴۰ء

۲۱۹ روایت اقبال، راجہ لکھنوی، مکتبہ یونیورسٹی، ۱۹۴۰ء

۲۱۸ روایت اقبال، سید اقبال، مکتبہ یونیورسٹی، ۱۹۴۰ء

۲۱۷ روبرو، صوفیہ، شہداء آباد، مکتبہ یونیورسٹی، ۱۹۴۰ء

۲۱۶ روایت اقبال، راجہ لکھنوی، مکتبہ یونیورسٹی، ۱۹۴۰ء

۲۱۵ روبرو، صوفیہ، شہداء آباد، مکتبہ یونیورسٹی، ۱۹۴۰ء

۲۱۴ روبرو، صوفیہ، شہداء آباد، مکتبہ یونیورسٹی، ۱۹۴۰ء

۲۱۳ روبرو، صوفیہ، شہداء آباد، مکتبہ یونیورسٹی، ۱۹۴۰ء

۲۱۲ روبرو، صوفیہ، شہداء آباد، مکتبہ یونیورسٹی، ۱۹۴۰ء

۲۱۱ روبرو، صوفیہ، شہداء آباد، مکتبہ یونیورسٹی، ۱۹۴۰ء

۲۱۰ روبرو، صوفیہ، شہداء آباد، مکتبہ یونیورسٹی، ۱۹۴۰ء

۲۰۹ روبرو، صوفیہ، شہداء آباد، مکتبہ یونیورسٹی، ۱۹۴۰ء

۲۰۸ روبرو، صوفیہ، شہداء آباد، مکتبہ یونیورسٹی، ۱۹۴۰ء

۲۰۷ روبرو، صوفیہ، شہداء آباد، مکتبہ یونیورسٹی، ۱۹۴۰ء

۲۰۶ روبرو، صوفیہ، شہداء آباد، مکتبہ یونیورسٹی، ۱۹۴۰ء

۲۰۵ روبرو، صوفیہ، شہداء آباد، مکتبہ یونیورسٹی، ۱۹۴۰ء

۲۰۴ روبرو، صوفیہ، شہداء آباد، مکتبہ یونیورسٹی، ۱۹۴۰ء

۲۰۳ روبرو، صوفیہ، شہداء آباد، مکتبہ یونیورسٹی، ۱۹۴۰ء

۲۰۲ روبرو، صوفیہ، شہداء آباد، مکتبہ یونیورسٹی، ۱۹۴۰ء

۲۰۱ روبرو، صوفیہ، شہداء آباد، مکتبہ یونیورسٹی، ۱۹۴۰ء

۲۰۰ روبرو، صوفیہ، شہداء آباد، مکتبہ یونیورسٹی، ۱۹۴۰ء

۱۹۹ روبرو، صوفیہ، شہداء آباد، مکتبہ یونیورسٹی، ۱۹۴۰ء

۱۹۸ روبرو، صوفیہ، شہداء آباد، مکتبہ یونیورسٹی، ۱۹۴۰ء

۱۹۷ روبرو، صوفیہ، شہداء آباد، مکتبہ یونیورسٹی، ۱۹۴۰ء

۱۹۶ روبرو، صوفیہ، شہداء آباد، مکتبہ یونیورسٹی، ۱۹۴۰ء

۲۴۰. تاجہ بنگالہ دار کے نام سے شائع ہوا ایک ساڑھے ساڑھے مائیکرو، مہدی سر، سراپ ۱۹۳۲ء

۲۴۱. علم الانتقاد، شیخ فخر اقبال، اقبال اکادمی، کراچی، ۱۹۵۱ء

۲۴۲. مہر و احسان، ڈاکٹر رشید عسکری، اسٹیشن ایجنسی، لاہور، ۱۹۶۲ء

۲۴۳. مکران، مہدی سر، لاہور، ۱۹۶۱ء

۲۴۴. مکران، مہدی سر، لاہور، ۱۹۶۱ء

۲۴۵. مکران، مہدی سر، لاہور، ۱۹۶۱ء

۲۴۶. مکران، مہدی سر، لاہور، ۱۹۶۱ء

۲۴۷. مکران، مہدی سر، لاہور، ۱۹۶۱ء

۲۴۸. مکران، مہدی سر، لاہور، ۱۹۶۱ء

۲۴۹. مکران، مہدی سر، لاہور، ۱۹۶۱ء

۲۵۰. مکران، مہدی سر، لاہور، ۱۹۶۱ء

۲۵۱. مکران، مہدی سر، لاہور، ۱۹۶۱ء

۲۵۲. مکران، مہدی سر، لاہور، ۱۹۶۱ء

۲۵۳. مکران، مہدی سر، لاہور، ۱۹۶۱ء

۲۵۴. مکران، مہدی سر، لاہور، ۱۹۶۱ء

۲۵۵. مکران، مہدی سر، لاہور، ۱۹۶۱ء

۲۵۶. مکران، مہدی سر، لاہور، ۱۹۶۱ء

۲۵۷. مکران، مہدی سر، لاہور، ۱۹۶۱ء

۲۵۸. مکران، مہدی سر، لاہور، ۱۹۶۱ء

۲۵۹. مکران، مہدی سر، لاہور، ۱۹۶۱ء

۲۶۰. مکران، مہدی سر، لاہور، ۱۹۶۱ء

۲۶۱. مکران، مہدی سر، لاہور، ۱۹۶۱ء

۲۶۲. مکران، مہدی سر، لاہور، ۱۹۶۱ء

۲۶۳. مکران، مہدی سر، لاہور، ۱۹۶۱ء

۲۶۴. مکران، مہدی سر، لاہور، ۱۹۶۱ء

- [illegible]

۲۵۹. کتابتِ حق (ماہنامہ) ، طرہ سرائے قریشی ، اقبال آبادی ، کتب ، لاہور ، طبع دوم ۱۹۸۱ء
۱۱. مکتبہ شیعہ الاسلامیہ مرتبہ ائمہ اربعین ، مجلس ایشیائی شیعہ الاسلامیہ کراچی ، ۱۹۸۲ء
۲۶۱. معلومات اقبال ، مع مکتبہ و تصانیف ڈاکٹر " بیت ۲۶۱ " ، اشاعت اقبال پاکستان ، لاہور ۱۹۷۷ء
۱۱۲. من اسے میرا کہہ دو ، ترجمہ اقبال ، اقبال آبادی ، کتب ، لاہور ، ۱۹۸۶ء
۲۱۰. مکتبہ تصانیف اقبال ، اقبال آبادی ، مرتبہ ڈاکٹر و میر تقی میر ، اشاعت اقبال پاکستان ، لاہور ، ۱۹۸۳ء
۲۶۴. مکتبہ کونرا ، شیعہ طرہ ائمہ ، اد ڈھانڈے اسلام آباد ، لاہور ، طبع ہجری ۱۴۰۴ء
۲۱۵. مکتبہ لاہور ، ڈاکٹر و میر اقبال ، کتاب اقبال پاکستان ، لاہور ، ۱۹۸۱ء
۲۶۶. میر تقی میر ، بہرہ سیر محمد سہروردی ، اشاعت اقبال پاکستان ، لاہور ، طبع دوم ، ۱۹۸۱ء
۱۱۷. مکتبہ اقبال ، اردو مکتبہ سیرنگودا ، ایسٹرن بک سٹال لاہور ، (۱۹۵۷ء)
۱۱۸. مکتبہ اقبال ، مکتبہ اقبال آبادی ، آئیڈیاد ، لاہور ، ۱۹۸۷ء
۱۱۹. مکتبہ اقبال ، مکتبہ اقبال ، مرتبہ ڈاکٹر تقی میر ، مکتبہ اقبال ، لاہور ، ۱۹۶۲ء
۳۰۰. مکتبہ اقبال ، مکتبہ اقبال ، مکتبہ سیرنگودا ، مکتبہ سیرنگودا ، لاہور ، ۱۹۸۶ء
۳۱. مکتبہ اقبال ، مکتبہ سیرنگودا ، مکتبہ اقبال ، لاہور ، ۱۹۸۷ء
۳۰۱. مکتبہ اقبال ، مکتبہ سیرنگودا ، مکتبہ اقبال ، لاہور ، ۱۹۸۷ء
۳۰۲. مکتبہ اقبال ، مکتبہ سیرنگودا ، مکتبہ اقبال ، لاہور ، ۱۹۸۷ء
۳۰۳. مکتبہ اقبال ، مکتبہ سیرنگودا ، مکتبہ اقبال ، لاہور ، ۱۹۸۷ء
۳۰۴. مکتبہ اقبال ، مکتبہ سیرنگودا ، مکتبہ اقبال ، لاہور ، ۱۹۸۷ء
۳۰۵. مکتبہ اقبال ، مکتبہ سیرنگودا ، مکتبہ اقبال ، لاہور ، ۱۹۸۷ء

اردو رسائل و اخبارات

۱. آج کل ، دہلی ۔ ۱۵ اپریل ۱۹۶۶ء ، ۱۵ جون ۱۹۶۶ء ، ۱۵ ستمبر ۱۹۶۶ء ، ۱۵ دسمبر ۱۹۶۶ء
۲. آرزو ، کراچی ۔ اکتوبر ۱۹۵۱ء
۳. ادیب ، علی گڑھ ۔ دسمبر ۱۹۶۰ء
۴. اردو ، کراچی ، " دماغ " راز اقبال "۔ ۱۹۷۷ء (طبع دوم) ۔ ۱۹۳۸ء
۵. اردو ادیب ، نئی دہلی ، اقبال نمبر ۱۹۷۹ء
۶. اخبار ، کراچی ، نومبر ۱۹۷۸ء

۷. اقبال ، مجلہ نیر اقبال لاہور — اکتوبر ۵۳ء ، اپریل ۵۶ء ، اپریل ۷۹ء ، اکتوبر ۷۹ء
 اکتوبر ۸۵ء ، جنوری اپریل ۱۹۸۸ء ، جولائی ۸۸ء ، اپریل ۸۸ء ، اپریل ۹۱ء
 ۸. اقبال ریویو ، مجلہ اقبال اکادمی پاکستان لاہور — جولائی ۱۹۷۹ء ، جنوری ۷۹ء ، جنوری ۷۷ء
 جولائی ۱۹۸۲ء

۹. اقبال ریویو ، اقبال ایگری ، حیدرآباد — اپریل جون ۱۹۸۲ء ، نومبر ۹۲ء ، اپریل ۹۳ء ، نومبر ۹۳ء
 اپریل ۹۵ء ، نومبر ۹۵ء ، نومبر ۹۶ء ، نومبر ۹۷ء

۱۰. اقبالیات ، اقبال اکادمی پاکستان لاہور — جولائی ستمبر ۱۹۸۵ء ، جنوری جون ۸۶ء ، جولائی ستمبر ۱۹۸۶ء
 جولائی ستمبر ۸۸ء ، جنوری مارچ ۸۸ء ، جولائی ۹۰ء - جنوری ۹۱ء ، جنوری مارچ ۹۳ء
 جولائی ستمبر ۹۳ء ، جولائی ستمبر ۹۴ء ، جولائی ستمبر ۹۵ء ، جنوری مارچ ۹۶ء
 جولائی ستمبر ۹۶ء ، جنوری جولائی ۱۹۹۸ء

۱۱. اقبالیات ، اقبال انسٹی ٹیوٹ ، سرینگر — ستمبر ۱۹۸۱ء ، اپریل ۸۶ء ، اپریل ۸۸ء
 ۱۲. انترنیشنل ، ساہیوال ، مئی جولائی ستمبر ۱۹۷۸ء
 ۱۳. انٹا ، ملکنہ ، ادیبوں کی حیات عاشقہ نمبر
 ۱۴. تحریک ، دہلی ، جون ۱۹۷۷ء

۱۵. روزنامہ جنگ لاہور — تم مارچ ۱۹۸۸ء ، تم مارچ ۸۸ء ، تم مارچ ۸۸ء
 ۱۶. خیابان اقبال ، شبلیہ درویش پور نیوزیٹ ، "قیامت کا گھڑا" — ۱۹۷۷ء

۱۷. سپر س ، ایران اردو گروپ ، جنوری ۱۹۷۸ء ، مارچ ۷۸ء

۱۸. سرگوش ، لاہور — جنوری ۱۹۷۱ء

۱۹. ستارہ ، لاہور — اقبال نمبر مئی ۱۹۷۳ء ، سالانہ ۹۵ء

۲۰. شاعر ، ممبئی — اقبال نمبر ۱۹۸۸ء

۲۱. صبح امیر ، ممبئی — ستمبر اکتوبر ۱۹۷۸ء

۲۲. صمیمہ ، مجلس ترقی ادب لاہور — اقبال نمبر حصہ دوم ، جنوری ۱۹۷۷ء ، اقبال نمبر اکتوبر دسمبر ۱۹۸۲ء

اکتوبر دسمبر ۱۹۸۵ء ، جنوری مارچ ۱۹۸۷ء

۲۳. عصر ادب ، نئی دہلی ، جولائی ۱۹۹۰ء

۲۴. علم کی دستک ، عقاد اقبال اردن نیوزیٹ ، اسلام آباد — جولائی ستمبر ۱۹۸۷ء

۲۵. نگرد نظر، مجله اداره تحقیقات اسلامی، اسلام آباد — نومبر دسمبر ۱۹۷۷ء

۲۶. شتون، لاہور — جنوری فروری ۱۹۷۳ء، جولائی اگست ۱۹۷۳ء، جنوری فروری ۱۹۷۴ء، اپریل مئی ۱۹۷۵ء

دسمبر ۱۹۷۴ء، دسمبر ۱۹۷۵ء، جولائی ۱۹۷۶ء، اگست ۱۹۷۶ء، سالانہ بطور دم ۱۹۸۱ء

۲۷. ضیعی الاسلام، راولپنڈی، اقبال نیر، جنوری ۱۹۷۸ء

۲۸. قوی زبان، کراچی — اپریل ۱۹۷۳ء، اپریل ۱۹۷۴ء

۲۹. لٹب ۷، دہلی — فروری ۱۹۹۶ء

۳۰. سیرتی، لاہور [آستان] جنوری ۱۹۹۸ء

۳۱. مرشد، دہلی — اپریل ۱۹۸۸ء

۳۲. فقرو نظر، علی گڑھ — اپریل اکتوبر ۱۹۷۹ء، جون دسمبر ۱۹۸۳ء، جون دسمبر ۱۹۸۴ء، جون دسمبر ۱۹۸۵ء

جون دسمبر ۱۹۸۸ء، جون دسمبر ۱۹۹۵ء

۳۳. نقوش، لاہور — فروری مارچ ۱۹۵۳ء، مارچ ۱۹۵۴ء، اقبال نیر نومبر ۱۹۷۷ء

۳۴. روزنامہ نوائے وقت لاہور — ۲۴ دسمبر ۱۹۸۷ء، ۱۴ دسمبر ۱۹۸۷ء، ۱۹ دسمبر ۱۹۸۷ء، ۲۷ دسمبر ۱۹۸۷ء، ۲۸ دسمبر ۱۹۸۷ء

۱۲ جنوری ۱۹۸۸ء، ۱۶ جنوری ۱۹۸۸ء، ۱۵ تا ۲۲ جنوری ۱۹۸۸ء، ۱۰ مارچ ۱۹۸۸ء، ۱۸ اگست ۱۹۸۸ء

۳۵. قوی زبان، نئی دہلی — ۱۵ جولائی ۱۹۹۳ء، یکم اکتوبر ۱۹۹۶ء

ENGLISH BOOKS

1. A History of the Idea of Pakistan, K.K. Aziz, Vanguard books, Lahore. 1st, 2nd and 3rd Volumes, 1987.
2. A History of Urdu Literature, Dr. Muhammad Sadiq, Oxford University Press, Karachi. 2nd Edition, 1985.
3. Allama Iqbal on Islamic Thought, Prof. Rafi ullah Shehab, Mughal Academy, Lahore, 1990.
4. A Nation of Victims (The Decay of American Character), Charles, I. Sykes, St. Martin Press, New York, 1992.
5. A Voice from the East (The Poetry of Iqbal), Zulfiqar Ali Khan, Iqbal Academy Pakistan, Lahore, 2nd Impression, 1982.
6. Discourses of Iqbal, Compiled and Edited by Shahid Hussain Razzaqi Sh. Ghulam Ali and Sons, Lahore, 1979.
7. Encyclopedia Britannica
8. Evolution of Pakistan, Syed Sharif uddin Pirzada, Real Book Company, Karachi 2nd Edition, 1985.
9. Friends and Foes, K.L. Guaba, Peoples Publishing House, Lahore.
10. Gabriel's Wing, Dr. Annemarie Ischiamel, Iqbal Academy Pakistan, Lahore, 2nd Edition, 1989.
11. Introduction to the Thought of Iqbal, Luce Claude Maitre Iqbal Academy Pakistan, Lahore. 2nd Edition, 1981.
12. Iqbal as I Knew Him, Manzoor H. Khatana, Book Traders, Lahore, 1992.
13. Iqbal Centenary Papers, Compiled by Prof. Muhammad Munawwar Deptt. of Iqbal Studies, University of Punjab, Lahore, 1982.
14. Iqbal Essays and Studies, Edited by Asloob Ahmad Ansari, Ghalib Academy, New Delhi, 1987.
15. Iqbal: His Political Ideas at Crossroads, S. Hassan Ahmad, Printwood Publications, Aligarh, 1979.
16. Iqbal in Final Countdown, Tara Chaad Rustogi, Omsons Publications, Guwati, New Delhi, 1991.
17. Iqbal Poet- Philosopher of Pakistan, Edited by Hafeez malik, Columbia University Press, New York and London, 1971.
18. Iqbal's Concept of God, M.S. Rashid, Kegan Paul International, London & Boston, 1981.
19. Iqbal's Concept of Separate North West Muslim State, Dr. Shafique Ali Khan, Markaz-e-Shaoor-o-Adab, Liaqatabad, Karachi, 1987.
20. Iqbal's Plagiarism, Syed Badshah Mian Hussaini, Taaliani Markaz, Karachi.
21. Iqbal Studies and the journal of Philosophical congress, Dr. Abdul Khaliq, Bazm-e-Iqbal, Lahore, 1993.
22. Iqbal the Poet and His Message, Sachidananda Sinha, Ram Narain Lal, Alkahabad, 1947.
23. Iqbal the Universal Poet, Dr. M.D. Taseer, Edited by Fazal Haq Qureshi, Bazm-e-Iqbal, Lahore, 2nd Edition, 1992.
24. Islam, Alfred Guillaumè, Penguin Books Ltd, Edinburgh, 1954.
25. Islam in Modern History, Wilfred Cantwell Smith, (A Mentor book), The New American Library, New York, 1959.
26. Islamic Modernism in India and Pakistan, 1057-1964, Aziz Ahmad, Oxford University Press, London, Bombay, Karachi, 1967.

27. Letters and Writings of Iqbal, Compiled and edited by B.A Dar, Iqbal Academy Pakistan, Lahore, 2nd Edition, 1981.
28. Letters of Iqbal, Bashir Ahmad Dar, Iqbal Academy of Pakistan, Lahore, 1987.
29. Living Traditions, Pyarelal Rattan, Raja Publications Khanna, 1983.
30. Modern Islam in India, Victor Gollancz Ltd, London, 1946.
31. Modern Islam in India, W.C Smith, Sh. Muhammad Ashraf, Lahore, 1969.
32. Modernity and Iqbal, Edited by Prof. A.A. Suroor, Iqbal Institute, University of Kashmir, Srinagar, 1985.
33. Modern Trends in Islam, H.A.R. Gibbs, The University of Chicago Press, Schicago, 1945.
34. Mohammadanism, H.A.R. Gibbs, Oxford University Press, Butler & Tanner Ltd, London, 1953.
35. Pakistan, Past and Present. Stacey International, London. 1977.
36. Pakistan the Father of Pak Nation by Ch. Rehmat Ali.
37. Rehmat Ali, A Biography. K.K. Aziz. Vanguard, Lahore. 1987.
38. Speeches, Writings and Statements of Iqbal. Compiled and edited by Latif Ahmad Sherwani. Iqbal Academy Pakistan, Lahore. 4th Edition, 1995.
39. Stray Reflections, Allama Iqbal's note book. Iqbal Academy Pakistan, Lahore. 2nd Edition, 1992.
40. Studies in Iqbal's Thought and Art. Edited by M. Saeed Sheikh, Barm-e-Iqbal, Lahore, 1987.
41. The Ardent Pilgrim. Iqbal Singh, Orient Longmans Ltd, Bombay, Calcutta, Madras, 1951. 1st Edition, 1951.
42. The Ardent Pilgrim. An Introduction to the Life and Work of Muhammad Iqbal. Iqbal Singh, Oxford University Press, Delhi. 2nd Edition, 1997.
43. The Reconstruction of Religious Thought in Islam, Allam Muhammad Iqbal. Edited and Annotated by M.Saeed Sheikh. Institute of Islamic Culture, Lahore, 1986.
44. The Emergence of Pakistan, Chandhri Muhammad Ali. Research Society of Pakistan, University of Punjab, Lahore. 9th impression, 1996.
45. The Struggle for Pakistan, Ishtiaq Hussain Qureshi.
46. The Sword and the Sceptre. Collected and edited by Rifat Hussain, Iqbal Academy Pakistan, Lahore, 1997.
47. Thoughts and Reflections of Iqbal. Edited by Syed Abdul Wahid, Sh. Muhammad Ashraf, Lahore, 1964.
48. Thus Spoke Firaq. Sumat Prakash Shanq, Allied Publishers Ltd, New Delhi, Bombay, Calcutta, Madras, Nagpur, Ahmadabad, Bangalore, Hyderabad, Lucknow.
49. Modern Influence in Iqbal. T.C Rastogi, Ashish Publishing House, New Delhi, 1987.
50. Whither Islam. H.A.R. Gibbs, Victor Gollancz Ltd, Convent Garden, 1932.

JOURNALS

1. Journal of Research Society of Pakistan, Lahore Jan 1970, April 1979, April 1988.
2. Iqbal Review, Journal of Iqbal Academy of Pakistan, Lahore. Oct 1962, April 1964, April 1972, Jan 1978, Oct 1982, Oct 1984, Winter 1987, Summer 1988, Winter 1988, April 1984, April 1995, Oct 1995.
3. Liberty. Editor: Anwar Shaikh. Cardiff, United Kingdom. Jan 1998.